# جامع ترمذی

(عربی اردو)

محدث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم

فاضل شہیر مولانا محمد صدیق ہزاروی

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)
۳۸۔ اردو بازار لاہور

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

# جامعِ ترمذی

(مترجم)

مع

# شمائلِ ترمذی


محدّث جلیل امام ابوعیسیٰ محمّد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالےٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)


مترجم


مولانا علّامہ محمّد صدیق سعیدی ہزاروی

تصحیح وتزیین : سید حامد لطیف چشتی



ناشر

فرید بُک سٹال

اردو بازار

لاہور ۲


marfat.com

**Copyright ©**
**All Rights reserved**

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

نام کتاب :الجامع السنن الترمذی (۲ جلد)

تصنیف :امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم وتحشیہ :علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی

(سنیئر مدرس، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

تزئین وآرائش: سیّد اعجاز احمد رحمہ اللہ تعالیٰ

طبع اول :جمادی الآخر ۱۴۰۴ء/ ۱۴۸۴ء

طبع دوئم :شعبان ۱۴۲۲ھ/ اکتوبر ۲۰۰۱ء

مطبع :رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

**ISBN 969-563-030-8**

**Farid Book Stall®**
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار، لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای۔میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

marfat.com

# فہرست مضامین "جامع ترمذی" مترجم جلد دوم


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| | **ابواب القدر** | |
| ۱ | تقدیر میں مباحثہ کی ممانعت | ۱۸ |
| ۲ | عنوان بالا کا دوسرا باب | // |
| ۳ | بدبختی اور خوش بختی | ۱۹ |
| ۴ | اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ | ۲۰ |
| ۵ | ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ | // |
| ۶ | صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے | ۲۱ |
| ۷ | لوگوں کے دل رحمٰن کی انگلیوں کے درمیان ہیں۔ | // |
| ۸ | جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست | ۲۲ |
| ۹ | بیماری متعدی نہیں ہوتی ہامہ و صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔ | ۲۳ |
| ۱۰ | خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان | ۱۰ |
| ۱۱ | موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے۔ | ۲۵ |
| ۱۲ | تقدیر الٰہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے۔ | // |
| ۱۳ | فرقہ قدریہ | ۲۶ |
| ۱۴ | انسانی خواہشات۔ | // |
| ۱۵ | قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔ | ۲۷ |
| ۱۶ | بدعت مذمومہ | // |
| | **ابواب الفتن** | |
| ۱۷ | مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال ہوتا ہے۔ | ۲۹ |
| ۱۸ | جان و مال کا حرام ہونا | ۳۰ |
| ۱۹ | کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں۔ | ۳۱ |
| ۲۰ | مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا | // |
| ۲۱ | ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے | ۳۲ |
| ۲۲ | صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی پناہ میں۔ | // |
| ۲۳ | جماعت سے وابستگی | // |
| ۲۴ | برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے۔ | ۳۳ |
| ۲۵ | بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا | ۳۴ |
| ۲۶ | ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنا | ۳۵ |
| ۲۷ | عنوان بالا کا ایک اور باب | // |
| ۲۸ | جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے | ۳۶ |
| ۲۹ | امت کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سوال | // |
| ۳۰ | زمانۂ فتنہ کے انسان کا عمل کیا ہو | ۳۷ |
| ۳۱ | امانت کا اٹھ جانا | ۳۸ |
| ۳۲ | تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے۔ | ۳۹ |
| ۳۳ | درندوں کا کلام کرنا | // |
| ۳۴ | چاند کا دو ٹکڑے ہونا | ۴۰ |
| ۳۵ | زمین کا دھنس جانا | // |
| ۳۶ | سورج کا مغرب سے نکلنا | ۴۲ |
| ۳۷ | یاجوج اور ماجوج کا نکلنا | // |
| ۳۸ | خارجی گروہ کی نشانی | ۴۳ |
| ۳۹ | کسی کو ناجائز ترجیح دینا۔ | ۴۴ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۰ | رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی | ۴۴ |
| ۴۱ | اہل شام کا ذکر | ۴۶ |
| ۴۲ | امت کو تنبیہ | " |
| ۴۳ | ایک فتنہ کا ذکر | ۴۷ |
| ۴۴ | اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ | " |
| ۴۵ | قتل | ۴۹ |
| ۴۶ | لکڑی کی تلوار بنانا | " |
| ۴۷ | علاماتِ قیامت | ۵۰ |
| ۴۸ | سامانِ ہلاکت | ۵۲ |
| ۴۹ | قربِ قیامت | ۵۳ |
| ۵۰ | ترک قوم سے جنگ | ۵۴ |
| ۵۱ | کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسری نہیں ہوگا | " |
| ۵۲ | قیام قیامت سے قبل حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی | " |
| ۵۳ | جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی | ۵۵ |
| ۵۴ | بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا | " |
| ۵۵ | تیسری صدی | ۵۶ |
| ۵۶ | خلفاء کا بیان | ۵۷ |
| ۵۷ | خلافت کا بیان | ۵۸ |
| ۵۸ | تا قیامت خلفاء قریش سے ہونگے | " |
| ۵۹ | گمراہ کن ائمہ | ۵۹ |
| ۶۰ | امام مہدی کا ذکر | " |
| ۶۱ | عیسیٰ علیہ السلام کا نزول | ۶۰ |
| ۶۲ | دجال | ۶۱ |
| ۶۳ | دجال کہاں سے نکلے گا | ۶۲ |
| ۶۴ | خروج دجال کی علامات | " |
| ۶۵ | دجال کا فتنہ | ۶۳ |
| ۶۶ | دجال کا حلیہ | ۶۶ |
| ۶۷ | دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا | " |
| ۶۸ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے | ۶۷ |
| ۶۹ | کانا کذاب | " |
| ۷۰ | ابن صیاد کا ذکر | ۶۸ |
| ۷۱ | پہلی صدی کے لوگ | ۷۱ |
| ۷۲ | ہوا کو گالی دینے کی ممانعت | " |
| ۷۳ | دجال کا ایک واقعہ | ۷۲ |
| ۷۴ | طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا | ۷۳ |
| ۷۵ | مسلمان کی مدد | " |
| ۷۶ | غفلت اور فتنہ سے بچاؤ | " |
| ۷۷ | عظیم فتنہ | ۷۴ |
| ۷۸ | دین پر استقامت | ۷۴ |
| ۷۹ | اچھا اور برا۔ | ۷۵ |
| ۸۰ | شریر لوگوں کی حکومت | " |
| ۸۱ | عمل کا مشکل دور | ۷۷ |
| | **ابواب الرویا** | |
| ۸۲ | مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے | ۷۸ |
| ۸۳ | نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں | ۷۹ |
| ۸۴ | خواب میں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم | ۸۰ |
| ۸۵ | خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے | " |
| ۸۶ | خواب کی تعبیر | ۸۱ |
| ۸۷ | اقسام خواب | " |
| ۸۸ | جھوٹا خواب بیان کرنا | ۸۲ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۸۹ | دودھ کی تعبیر علم سے | ۸۳ |
| ۹۰ | کرتہ کی تعبیر دین سے | 〃 |
| ۹۱ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا | 〃 |
| | **ابواب الشہادت** | ۸۷ |
| | **ابواب الزھد** | ۹۱ |
| ۹۲ | نیک کام میں جلدی کرنا | ۹۲ |
| ۹۳ | ذکر موت | 〃 |
| ۹۴ | قبر پہلی منزل ہے | ۹۳ |
| ۹۵ | اللہ تعالیٰ کی ملاقات | 〃 |
| ۹۶ | رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا | ۹۴ |
| ۹۷ | خشیتِ الٰہی سے رونے کی فضیلت | 〃 |
| ۹۸ | تھوڑا ہنسنا اور زیادہ رونا | ۹۵ |
| ۹۹ | لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا | 〃 |
| ۱۰۰ | فضول بات اور بخل کی برائی | ۹۶ |
| ۱۰۱ | قلتِ کلام | 〃 |
| ۱۰۲ | اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے | ۹۷ |
| ۱۰۳ | دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے | ۹۸ |
| ۱۰۴ | دنیا چار آدمیوں کی مثل ہے | 〃 |
| ۱۰۵ | دنیا کا غم اور اس کی محبت | ۹۹ |
| ۱۰۶ | مومن کی لمبی عمر | ۱۰۰ |
| ۱۰۷ | اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں۔ | ۱۰۱ |
| ۱۰۸ | زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت | 〃 |
| ۱۰۹ | امیدوں کا کم ہونا | 〃 |
| ۱۱۰ | اس امت کا فتنہ مال میں ہے | ۱۰۲ |
| ۱۱۱ | انسان حریص ہے | ۱۰۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۱۲ | بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے | ۱۰۳ |
| ۱۱۳ | دنیا سے بے رغبتی۔ | 〃 |
| ۱۱۴ | ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر | ۱۰۶ |
| ۱۱۵ | فقر کی فضیلت | ۱۰۷ |
| ۱۱۶ | فقراء مہاجرین، امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ | 〃 |
| ۱۱۷ | رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اوقات | ۱۰۹ |
| ۱۱۸ | صحابہ کرام کا گزران زندگی | ۱۱۱ |
| ۱۱۹ | اصل مالداری نفس کی امیری ہے | ۱۱۵ |
| ۱۲۰ | حصولِ مال | 〃 |
| ۱۲۱ | دنیا کی محبت باعثِ عذاب ہے | 〃 |
| ۱۲۲ | حریص کی مذمت | ۱۰۶ |
| ۱۲۳ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی | 〃 |
| ۱۲۴ | اچھے دوست کی تلاش | 〃 |
| ۱۲۵ | ہمیشہ کی دولت | ۱۱۷ |
| ۱۲۶ | زیادہ کھانا مکروہ ہے | 〃 |
| ۱۲۷ | ریاکاری اور طلب شہرت | 〃 |
| ۱۲۸ | ریاکار قاری | ۱۲۰ |
| ۱۲۹ | اچھی اور بری نیت | 〃 |
| ۱۳۰ | آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا | ۱۲۱ |
| ۱۳۱ | اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا | ۱۲۲ |
| ۱۳۲ | نیکی اور گناہ | 〃 |
| ۱۳۳ | اللہ کے لیے محبت | 〃 |
| ۱۳۴ | محبت کی خبر دینا | ۱۲۴ |
| ۱۳۵ | تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی | 〃 |
| ۱۳۶ | مومن کی مجلس | ۱۲۵ |
| ۱۳۷ | مصیبت پر صبر کرنا | 〃 |
| ۱۳۸ | بینائی کا چلا جانا | ۱۲۶ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۳۹ | زبان کی حفاظت | ۱۲۸ |
| ۱۴۰ | تمام حقداروں کے حقوق ادا کرنا | ۱۳۱ |
| ۱۴۱ | کسی کو راضی کرنا لازمی ہے | // |
| | **ابواب صفة القيامة** | |
| ۱۴۲ | حساب اور بدلہ | ۱۳۲ |
| ۱۴۳ | سورج کا قریب ہونا | ۱۳۴ |
| ۱۴۴ | کیفیت حشر | ۱۳۵ |
| ۱۴۵ | قیامت کی پیشی | ۱۳۶ |
| ۱۴۶ | حساب میں پوچھ گچھ | // |
| ۱۴۷ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۱۳۸ |
| ۱۴۸ | صور پھونکنا | // |
| ۱۴۹ | پل صراط کی کیفیت | ۱۳۹ |
| ۱۵۰ | شفاعت کا بیان | // |
| ۱۵۱ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۱۴۲ |
| ۱۵۲ | حوضِ کوثر | ۱۴۳ |
| ۱۵۳ | حوضِ کوثر کے برتن | ۱۴۴ |
| ۱۵۴ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۱۴۵ |
| ۱۵۵ | دنیا کی بے وقعتی | ۱۵۴ |
| ۱۵۶ | مہمان نوازی اور اچھی گفتگو | ۱۶۶ |
| ۱۵۷ | اچھا مسلمان | ۱۶۷ |
| ۱۵۸ | دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا | // |
| ۱۵۹ | پردہ پوشی | ۱۶۸ |
| ۱۶۰ | مسلمانوں میں رہنا | // |
| ۱۶۱ | بغاوت اور قطع رحم کی مذمت | ۱۷۰ |
| ۱۶۲ | آخرت کا خوف | ۱۷۱ |
| | **ابواب صفة الجنة** | |
| ۱۶۳ | جنت کے درختوں کی کیفیت | ۱۷۴ |
| ۱۶۴ | جنت اور اس کی نعمتیں | ۱۷۵ |
| ۱۶۵ | جنت کے بالاخانے | ۱۷۶ |
| ۱۶۶ | جنت کے درجات | ۱۷۷ |
| ۱۶۷ | جنت کی عورتیں | ۱۷۸ |
| ۱۶۸ | اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا | ۱۷۹ |
| ۱۶۹ | جنتیوں کی صفت | ۱۸۰ |
| ۱۷۰ | اہل جنت کا لباس | // |
| ۱۷۱ | جنت کے پھل | ۱۸۱ |
| ۱۷۲ | جنت کے پرندے | // |
| ۱۷۳ | جنت کے گھوڑے | ۱۸۲ |
| ۱۷۴ | جنتیوں کی عمریں | ۱۸۳ |
| ۱۷۵ | اہل جنت کی صفیں | // |
| ۱۷۶ | جنت کے دروازے | ۱۸۴ |
| ۱۷۷ | جنت کے بازار | ۱۸۵ |
| ۱۷۸ | اللہ تعالیٰ کا دیدار | ۱۸۶ |
| ۱۷۹ | رضائے الٰہی | ۱۸۸ |
| ۱۸۰ | جنت کے بالاخانوں سے ایک دوسرے کو دیکھنا۔ | ۱۸۹ |
| ۱۸۱ | اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا | // |
| ۱۸۲ | جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے | ۱۹۱ |
| ۱۸۳ | جنت اور دوزخ کا جھگڑا | ۱۹۲ |
| ۱۸۴ | ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام | ۱۹۳ |
| ۱۸۵ | بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو | ۱۹۴ |
| ۱۸۶ | جنت کی نہریں | // |
| | **ابواب صفة الجهنم** | ۱۹۷ |
| ۱۸۷ | دوزخ کی صفت | |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۸۸ | جہنم کی گہرائی | ۱۹۷ |
| ۱۸۹ | اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے | ۱۹۸ |
| ۱۹۰ | اہل جہنم کا پینا | ۱۹۹ |
| ۱۹۱ | اہل جہنم کا کھانا | ۲۰۱ |
| ۱۹۲ | دنیوی آگ جہنم کی آگ کا ستروان حصہ ہے | ۲۰۳ |
| ۱۹۳ | عنوان بالا کا دوسرا باب | // |
| ۱۹۴ | دوزخ کے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکلنا۔ | ۲۰۴ |
| ۱۹۵ | جہنم میں عورتوں کی کثرت | ۲۰۷ |
| ۱۹۶ | کمترین عذاب | // |
| ۱۹۷ | جنتی اور جہنمی | // |

## ابواب الایمان

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹۸ | غیر مسلموں سے جہاد | ۲۰۹ |
| ۱۹۹ | کلمہ طیبہ اور نماز نہ پڑھنے والوں سے جہاد | ۲۱۰ |
| ۲۰۰ | اسلام کی پانچ بنیادیں | ۲۱۱ |
| ۲۰۱ | ایمان اور اسلام بزبان جبرئیل | ۲۱۳ |
| ۲۰۲ | فرائض کی ایمان کی طرف نسبت | ۲۱۳ |
| ۲۰۳ | کامل ایمان | ۲۱۴ |
| ۲۰۴ | حیاء، ایمان کا حصہ ہے | ۲۱۵ |
| ۲۰۵ | تعظیم نماز | ۲۱۶ |
| ۲۰۶ | ترک نماز | ۲۱۷ |
| ۲۰۷ | ایمان کی لذت | ۲۱۸ |
| ۲۰۸ | زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔ | // |
| ۲۰۹ | مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ | ۲۲۰ |
| ۲۱۰ | اسلام کی ابتداء و انتہاء غریبوں سے ہے | // |
| ۲۱۱ | منافق کی علامت | ۲۲۱ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۱۲ | مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے | ۲۲۲ |
| ۲۱۳ | کسی مسلمان کو کافر کہنا | ۲۲۳ |
| ۲۱۴ | کلمۂ اسلام پر مرنا | // |
| ۲۱۵ | اس امت کا بٹ جانا | ۲۲۵ |

## ابواب العلم

| | | |
|---|---|---|
| ۲۱۶ | بھلائی اور دین کی سمجھ | ۲۲۷ |
| ۲۱۷ | طلب علم کی فضیلت | ۲۲۸ |
| ۲۱۸ | علم کا چھپانا | // |
| ۲۱۹ | طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت | ۲۲۹ |
| ۲۲۰ | علم کا اٹھ جانا | // |
| ۲۲۱ | علم کو ذریعہ معاش بنانا | ۲۳۱ |
| ۲۲۲ | تبلیغ کرنا | // |
| ۲۲۳ | جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ | ۲۳۲ |
| ۲۲۴ | جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا | ۲۳۳ |
| ۲۲۵ | حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں | ۲۳۴ |
| ۲۲۶ | حدیث لکھنے کی ممانعت | ۲۳۵ |
| ۲۲۷ | حدیث لکھنے کی اجازت | // |
| ۲۲۸ | بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا | ۲۳۶ |
| ۲۲۹ | نیکی میں راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ | ۲۳۷ |
| ۲۳۰ | ہدایت کی طرف بلانا | ۲۳۸ |
| ۲۳۱ | سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا | ۲۳۹ |
| ۲۳۲ | منہیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہنا | ۲۴۱ |
| ۲۳۳ | مدینہ کے ایک عالم | ۲۴۲ |
| ۲۳۴ | عبادت پر فقہ کی فضیلت | // |

## ابواب الاستیذان والآداب

| | | |
|---|---|---|
| ۱۳۵ | سلام کو پھیلانا | ۲۴۵ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۳۶ | فضیلتِ سلام | ۲۴۶ |
| ۲۳۷ | اجازت تین بار مانگنا ہے | ″ |
| ۲۳۸ | سلام کا جواب کیسے دیا جائے | ۲۴۷ |
| ۲۳۹ | سلام پہنچانا | ۲۴۸ |
| ۲۴۰ | پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت | ″ |
| ۲۴۱ | سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے | ۲۴۹ |
| ۲۴۲ | بچوں کو سلام کہنا | ″ |
| ۲۴۳ | عورتوں کو سلام کہنا | ″ |
| ۲۴۴ | گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا | ۲۵۰ |
| ۲۴۵ | پہلے سلام پھر گفتگو | ″ |
| ۲۴۶ | ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے | ۲۵۱ |
| ۲۴۷ | مسلم وغیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کہنا | ″ |
| ۲۴۸ | سوار پیادے کو سلام کرے | ۲۵۲ |
| ۲۴۹ | اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا | ″ |
| ۲۵۰ | گھر کے سامنے سے اجازت مانگنا | ۲۵۳ |
| ۲۵۱ | بلا اجازت کسی کے گھر جھانکنا | ″ |
| ۲۵۲ | سلام پھر اجازت | ۲۵۴ |
| ۲۵۳ | سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے | ۲۵۵ |
| ۲۵۴ | خط کو گرد آلود کرنا | ″ |
| ۲۵۵ | کان پر قلم رکھنا | ″ |
| ۲۵۶ | سریانی زبان کی تعلیم | ۲۵۶ |
| ۲۵۷ | مشرکین سے خط و کتابت | ″ |
| ۲۵۸ | مشرکین کو خط کیسے لکھا جائے | ″ |
| ۲۵۹ | خط پر مہر لگانا | ۲۵۷ |
| ۲۶۰ | سلام کا طریقہ | ″ |
| ۲۶۱ | پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے | ۲۵۸ |
| ۲۶۲ | پہلے "علیک سلام" کہنے کی ممانعت | ″ |
| ۲۶۳ | مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا | ۲۵۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۶۴ | راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری | ۲۶۰ |
| ۲۶۵ | مصافحہ کرنا | ″ |
| ۲۶۶ | گلے ملنا اور بوسہ دینا | ۲۶۲ |
| ۲۶۷ | ہاتھ اور پاؤں چومنا | ″ |
| ۲۶۸ | خوش آمدید کہنا | ۲۶۳ |
| ۲۶۹ | چھینکنے والے کو جواب دینا | ۲۶۴ |
| ۲۷۰ | چھینکنے والا کیا کہے | ۲۶۵ |
| ۲۷۱ | چھینک کا جواب | ″ |
| ۲۷۲ | چھینک کا جواب کب ضروری ہے | ۲۶۷ |
| ۲۷۳ | کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے | ″ |
| ۲۷۴ | چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور منہ ڈھانکنا۔ | ۲۶۸ |
| ۲۷۵ | اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند | ″ |
| ۲۷۶ | نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے | ۲۶۹ |
| ۲۷۷ | کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت | ۲۷۰ |
| ۲۷۸ | کسی جگہ سے اُٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے | ″ |
| ۲۷۹ | بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے۔ | ۲۷۱ |
| ۲۸۰ | حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت | ″ |
| ۲۸۱ | کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت | ″ |
| ۲۸۲ | ناخن کتروانا | ۲۷۲ |
| ۲۸۳ | ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت | ۲۷۳ |
| ۲۸۴ | مونچھیں کتروانا | ″ |
| ۲۸۵ | داڑھی کو درست رکھنا | ۲۷۴ |
| ۲۸۶ | داڑھی بڑھانا | ″ |
| ۲۸۷ | چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا | ۲۷۵ |
| ۲۸۸ | اس طرح لیٹنے کی ممانعت | ″ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۸۹ | پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت | ۲۷۵ |
| ۲۹۰ | شرمگاہ کی حفاظت | ۲۷۶ |
| ۲۹۱ | تکیہ لگانا | // |
| ۲۹۲ | بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھانے اور اس کی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت | ۲۷۷ |
| ۲۹۳ | سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے | // |
| ۲۹۴ | قالین رکھنے کی اجازت | // |
| ۲۹۵ | ایک جانور اور تین سواریاں | ۲۷۸ |
| ۲۹۶ | اچانک نظر کا پڑ جانا | // |
| ۲۹۷ | عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا۔ | // |
| ۲۹۸ | عورتوں کے ہاں اُن کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے | ۲۷۹ |
| ۲۹۹ | عورتوں کے فتنہ سے بچنا | // |
| ۳۰۰ | پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے | ۲۸۰ |
| ۳۰۱ | بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور گودوانے والی | // |
| ۳۰۲ | مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں | ۲۸۱ |
| ۳۰۳ | عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے | // |
| ۳۰۴ | مردوں اور عورتوں کی خوشبو | ۲۸۲ |
| ۳۰۵ | خوشبو واپس کرنے کی ممانعت | ۲۸۳ |
| ۳۰۶ | مرد کا مرد سے عورت کا عورت سے ننگے جسم ملنا منع ہے۔ | // |
| ۳۰۷ | شرمگاہ کی حفاظت | ۲۸۴ |
| ۳۰۸ | ران بھی چھپانے کی چیز ہے | // |
| ۳۰۹ | صفائی و پاکیزگی | ۲۸۵ |
| ۳۱۰ | جماع کے وقت پردہ کرنا | ۲۸۶ |
| ۳۱۱ | حمام میں جانا | // |
| ۳۱۲ | گھر میں کتے اور تصویر کا ہونا | ۲۸۷ |
| ۳۱۳ | زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت | ۲۸۸ |
| ۳۱۴ | سفید لباس | ۲۸۹ |
| ۳۱۵ | مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت | ۲۹۰ |
| ۳۱۶ | سبز کپڑا پہننا | // |
| ۳۱۷ | سیاہ لباس | ۲۹۱ |
| ۳۱۸ | زرد رنگ کے کپڑے | // |
| ۳۱۹ | مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے | ۲۹۲ |
| ۳۲۰ | حریر و دیبا پہننے کی ممانعت | ۲۹۳ |
| ۳۲۱ | قباؤں کی تقسیم | // |
| ۳۲۲ | بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے | ۲۹۴ |
| ۳۲۳ | سیاہ موزے | // |
| ۳۲۴ | سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت | // |
| ۳۲۵ | جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہو ہے | // |
| ۳۲۶ | بدفالی | ۲۹۵ |
| ۳۲۷ | تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔ | ۲۹۶ |
| ۳۲۸ | ایفائے عہد | ۲۹۷ |
| ۳۲۹ | "فداک ابی وامی" کہنا | ۲۹۸ |
| ۳۳۰ | "اے بیٹے" کہنا | // |
| ۳۳۱ | بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا | ۲۹۹ |
| ۳۳۲ | پسندیدہ نام | // |
| ۳۳۳ | ممنوع نام | // |
| ۳۳۴ | ناموں کا بدلنا | ۳۰۰ |
| ۳۳۵ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ | ۳۰۱ |
| ۳۳۶ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا | // |
| ۳۳۷ | بعض اشعار حکمت ہیں | ۳۰۲ |
| ۳۳۸ | شعر گوئی | ۳۰۳ |
| ۳۳۹ | برے اشعار | ۳۰۵ |
| ۳۴۰ | فصاحت و بیان | ۳۰۶ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۴۲ | آداب خانہ | ۳۰۶ |
| ۳۴۳ | آداب سفر | // |
| ۳۴۴ | غیر محفوظ چھت پر منع ہے | ۳۰۷ |
| ۳۴۵ | اعمال پر استقامت | // |
| | **ابواب الامثال** | |
| ۳۴۶ | اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال | ۳۰۸ |
| ۳۴۷ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال | ۳۱۱ |
| ۳۴۸ | نماز روزہ اور صدقہ کی مثال | // |
| ۳۴۹ | قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال | ۳۱۳ |
| ۳۵۰ | پانچ نمازوں کی مثال | ۳۱۴ |
| ۳۵۱ | اس امت کی مثال | ۳۱۵ |
| ۳۵۲ | انسان موت اور امید | // |
| | **ابواب فضائل القرآن** | |
| ۳۵۳ | فاتحہ الکتاب کی فضیلت | ۳۱۷ |
| ۳۵۴ | سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت | ۳۱۸ |
| ۳۵۵ | (ف) نمازی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حاضر ہونا | // |
| ۳۵۶ | سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت | ۳۲۱ |
| ۳۵۷ | سورۂ آل عمران کی فضیلت | // |
| ۳۵۸ | سورۂ کہف کی فضیلت | ۳۲۲ |
| ۳۵۹ | سورہ یٰسین کی فضیلت | ۳۲۳ |
| ۳۶۰ | حٰمٓ دخان کی فضیلت | // |
| ۳۶۱ | سورۂ الملک کی فضیلت | ۳۲۴ |
| ۳۶۲ | (ف) صالحین قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ | // |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۶۳ | سورہ زلزال کی فضیلت | ۳۲۵ |
| ۳۶۴ | سورہ اخلاص اور زلزال کی فضیلت | ۳۲۶ |
| ۳۶۵ | سورہ اخلاص کی فضیلت | // |
| ۳۶۶ | معوذتین کی فضیلت | ۳۳۰ |
| ۲۶۷ | قرآن پڑھنے والے کی فضیلت | // |
| ۲۶۸ | فضیلت قرآن | ۳۳۱ |
| ۳۶۹ | تعلیم قرآن | ۳۳۲ |
| ۳۷۰ | قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب | ۳۳۳ |
| ۳۷۱ | نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر | ۳۳۴ |
| ۳۷۲ | قرآن سے خالی سینہ | ۳۳۵ |
| ۳۷۳ | قرآن بھول جانے کا گناہ | // |
| ۳۷۴ | قرآن کو ذریعہ معاش بنانا | ۳۳۶ |
| ۳۷۵ | سونے سے پہلے قرآن پڑھنا | ۳۳۸ |
| ۳۷۶ | صبح کا وظیفہ | // |
| ۳۷۷ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت | ۳۳۹ |
| ۳۷۸ | فضیلتِ قرآن | ۳۴۰ |
| | **ابواب قرأت** | // |
| ۳۷۹ | سات قرأتیں | ۳۴۶ |
| ۳۸۰ | مسلمان سے ہمدردی | ۳۴۸ |
| ۳۸۱ | ختم قرآن کی مدت | // |
| | **ابواب تفسیر القرآن** | |
| ۳۸۲ | تفسیر بالرائے | ۳۵۰ |
| ۳۸۳ | سورۂ فاتحہ کی تفسیر | ۳۵۲ |
| ۳۸۴ | تفسیر سورۂ بقرہ | ۳۵۵ |
| ۳۸۵ | تفسیر سورہ آل عمران | ۳۷۱ |
| ۳۸۶ | تفسیر سورۂ نساء | ۳۸۱ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۸۷ | تفسیر سورۂ مائدہ | ۳۹۶ |
| ۳۸۸ | تفسیر سورۂ انعام | ۴۰۶ |
| ۳۸۹ | تفسیر سورۂ اعراف | ۴۱۰ |
| ۳۹۰ | تفسیر سورۂ انفال | ۴۱۲ |
| ۳۹۱ | تفسیر سورۂ توبہ | ۴۱۶ |
| ۳۹۲ | تفسیر سورۂ یونس | ۴۲۹ |
| ۳۹۳ | تفسیر سورۂ ہود | ۴۳۰ |
| ۳۹۴ | تفسیر سورۂ یوسف | ۴۳۵ |
| ۳۹۵ | تفسیر سورۂ رعد | ۴۳۶ |
| ۳۹۶ | تفسیر سورۂ ابراہیم | ۴۳۷ |
| ۳۹۷ | تفسیر سورۂ حجر | ۴۳۸ |
| ۳۹۸ | تفسیر سورۂ نحل | ۴۴۰ |
| ۳۹۹ | تفسیر سورہ بنی اسرائیل | ۴۴۱ |
| ۴۰۰ | تفسیر سورۂ کہف | ۴۵۰ |
| ۴۰۱ | تفسیر سورۂ مریم | ۴۵۵ |
| ۴۰۲ | تفسیر سورۂ طٰہٰ | ۴۵۸ |
| ۴۰۳ | تفسیر سورۂ انبیاء | ۴۵۹ |
| ۴۰۴ | تفسیر سورۂ حج | ۴۶۱ |
| ۴۰۵ | تفسیر سورۂ مومنون | ۴۶۴ |
| ۴۰۶ | تفسیر سورۂ نور | ۴۶۶ |
| ۴۰۷ | تفسیر سورۂ فرقان | ۴۷۳ |
| ۴۰۸ | تفسیر سورۂ شعراء | ۴۷۵ |
| ۴۰۹ | تفسیر سورہ نمل | ۴۷۶ |
| ۴۱۰ | تفسیر سورہ قصص | ۴۷۷ |
| ۴۱۱ | تفسیر سورۂ عنکبوت | // |
| ۴۱۲ | تفسیر سورہ روم | ۴۷۸ |
| ۴۱۳ | تفسیر سورہ لقمان | ۴۸۰ |
| ۴۱۴ | تفسیر سورۂ سجدہ | ۴۸۱ |
| ۴۱۵ | تفسیر سورۂ احزاب | ۴۸۲ |
| ۴۱۶ | تفسیر سورۂ سبا | ۴۹۴ |
| ۴۱۷ | تفسیر سورہ ملائکہ | ۴۹۵ |
| ۴۱۸ | تفسیر سورہ یٰسین | ۴۹۶ |
| ۴۱۹ | تفسیر سورۂ والصافات | ۴۹۷ |
| ۴۲۰ | تفسیر سورۂ ص | // |
| ۴۲۱ | تفسیر سورہ زمر | ۵۰۰ |
| ۴۲۲ | تفسیر سورہ مومن | ۵۰۳ |
| ۴۲۳ | تفسیر سورہ سجدہ | ۵۰۴ |
| ۴۲۴ | تفسیر سورۂ شوریٰ | ۵۰۵ |
| ۴۲۵ | تفسیر سورہ زخرف | ۵۰۶ |
| ۴۲۶ | تفسیر سورۂ دخان | // |
| ۴۲۷ | تفسیر سورۂ احقاف | ۵۰۸ |
| ۴۲۸ | تفسیر سورۂ محمد | ۵۰۹ |
| ۴۲۹ | تفسیر سورۂ فتح | ۵۱۱ |
| ۴۳۰ | تفسیر سورۂ حجرات | ۵۱۲ |
| ۴۳۱ | تفسیر سورۂ ق | ۵۱۵ |
| ۴۳۲ | تفسیر سورۂ ذاریات | // |
| ۴۳۳ | تفسیر سورۂ طور | ۵۱۶ |
| ۴۳۴ | تفسیر سورۂ نجم | ۵۱۷ |
| ۴۳۵ | تفسیر سورۂ قمر | ۵۲۰ |
| ۴۳۶ | تفسیر سورۂ رحمٰن | ۵۲۱ |
| ۴۳۷ | تفسیر سورۂ واقعہ | ۵۲۲ |
| ۴۳۸ | تفسیر سورۂ حدید | ۵۲۴ |
| ۴۳۹ | تفسیر سورۂ مجادلہ | ۵۲۶ |
| ۴۴۰ | تفسیر سورۂ حشر | ۵۲۸ |
| ۴۴۱ | تفسیر سورۂ ممتحنہ | ۵۲۹ |
| ۴۴۲ | تفسیر سورۂ صف | ۵۳۱ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۴۳ | تفسیر سورۂ جمعہ | ۵۳۲ |
| ۴۴۴ | تفسیر سورۂ منافقین | ۵۳۳ |
| ۴۴۵ | تفسیر سورۂ تغابن | ۵۳۶ |
| ۴۴۶ | تفسیر سورۂ تحریم | ۵۳۷ |
| ۴۴۷ | تفسیر سورۂ ن والقلم | ۵۴۰ |
| ۴۴۸ | تفسیر سورۂ حاقہ | 〃 |
| ۴۴۹ | تفسیر سورۂ سأل سائل | ۵۴۲ |
| ۴۵۰ | تفسیر سورۂ جن | 〃 |
| ۴۵۱ | تفسیر سورۂ مدثر | ۵۴۳ |
| ۴۵۲ | تفسیر سورۂ قیامہ | ۵۴۵ |
| ۴۵۳ | تفسیر سورۂ عبس | ۵۴۶ |
| ۴۵۴ | تفسیر سورۂ اذا الشمس کورت | ۵۴۷ |
| ۴۵۵ | تفسیر سورۂ مطففین | 〃 |
| ۴۵۶ | تفسیر سورۂ انشقاق | ۵۴۸ |
| ۴۵۷ | تفسیر سورۂ بروج | ۵۴۹ |
| ۴۵۸ | تفسیر سورۂ غاشیہ | ۵۵۲ |
| ۴۵۹ | تفسیر سورۂ فجر | 〃 |
| ۴۶۰ | تفسیر سورۂ والشمس وضحٰھا | ۵۵۳ |
| ۴۶۱ | تفسیر سورۂ واللیل اذا یغشٰی | 〃 |
| ۴۶۲ | تفسیر سورۂ والضحٰی | ۵۵۴ |
| ۴۶۳ | تفسیر سورۂ الم نشرح | 〃 |
| ۴۶۴ | تفسیر سورۂ والتین | ۵۵۵ |
| ۴۶۵ | تفسیر سورۂ اقراء باسم ربک۔ | 〃 |
| ۴۶۶ | تفسیر سورۂ لیلۃ القدر | ۵۵۶ |
| ۴۶۷ | تفسیر سورۂ لم یکن الذین | ۵۵۷ |
| ۴۶۸ | تفسیر سورۂ اذا زلزلت | 〃 |
| ۴۶۹ | تفسیر سورۂ الہاکم التکاثر | 〃 |
| ۴۷۰ | تفسیر سورۂ کوثر | ۵۵۹ |
| ۴۷۱ | تفسیر سورۂ فتح | ۵۶۰ |
| ۴۷۲ | تفسیر سورۂ تبت | 〃 |
| ۴۷۳ | تفسیر سورۂ اخلاص | ۵۶۱ |
| ۴۷۴ | تفسیر سورۂ معوذتین | ۵۶۲ |


## ابواب الدعاء


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۷۵ | فضیلت دعا | ۵۶۴ |
| ۴۷۶ | عنوان بالا کا دوسرا باب | 〃 |
| ۴۷۷ | اسی عنوان کا ایک اور باب | ۵۶۵ |
| ۴۷۸ | فضیلت ذکر | 〃 |
| ۴۷۹ | کثرتِ ذکر | ۵۶۶ |
| ۴۸۰ | قبولیت ذکر | 〃 |
| ۴۸۱ | فضیلت حلقۂ ذکر | 〃 |
| ۴۸۲ | اللہ کے ذکر سے خالی مجلسیں | ۵۶۷ |
| ۴۸۳ | مسلمان کی دعا مقبول ہے | ۵۶۸ |
| ۴۸۴ | دعا اپنے آپ سے شروع کرنا | ۵۶۹ |
| ۴۸۵ | دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا | 〃 |
| ۴۸۶ | دعا میں جلدی کرنا | ۵۷۱ |
| ۴۸۷ | صبح اور شام کی دعا | 〃 |
| ۴۸۸ | عنوان بالا کا دوسرا باب | ۵۷۲ |
| ۴۸۹ | سید الاستغفار | 〃 |
| ۴۹۰ | بستر پر جاتے وقت کی دعا | ۵۷۳ |
| ۴۹۱ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۵۷۴ |
| ۴۹۲ | ایک اور باب | 〃 |
| ۴۹۳ | ایک اور باب | ۵۷۵ |
| ۴۹۴ | بستر پر دوبارہ جائے تو کیا پڑھے | ۵۷۱ |
| ۴۹۵ | سوتے وقت قرآن پڑھنا | 〃 |
| ۴۹۶ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۵۷۷ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۹۷ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۵۷۸ |
| ۴۹۸ | سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا | ۵۷۹ |
| ۴۹۹ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۵۸۰ |
| ۵۰۰ | رات کو بیدار ہونے کی دعا | ۵۸۱ |
| ۵۰۱ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۵۸۲ |
| ۵۰۲ | عنوان بالا کا ایک اور باب | 〃 |
| ۵۰۳ | رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے | 〃 |
| ۵۰۴ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۵۸۳ |
| ۵۰۵ | رات کو نماز شروع کرتے وقت کی دعا | ۵۸۵ |
| ۵۰۶ | عنوان بالا کا دوسرا باب | 〃 |
| ۵۰۷ | سجود قرآن میں کیا پڑھے | ۵۸۹ |
| ۵۰۸ | گھر سے نکلتے وقت کیا کہے | ۵۹۰ |
| ۵۰۹ | عنوان بالا کا دوسرا باب | 〃 |
| ۵۱۰ | بازار جاتے وقت کیا پڑھے | 〃 |
| ۵۱۱ | بیمار کیا پڑھے | ۵۹۱ |
| ۵۱۲ | مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے | ۵۹۲ |
| ۵۱۳ | مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے | ۵۹۳ |
| ۵۱۴ | پریشانی کے وقت کیا پڑھے | ۵۹۴ |
| ۵۱۵ | کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے | ۵۹۵ |
| ۵۱۶ | سفر میں جاتے وقت کیا کہے | 〃 |
| ۵۱۷ | سفر سے واپسی پر کیا کہے | ۵۹۶ |
| ۵۱۸ | حبِ مدینہ | ۵۹۷ |
| ۵۱۹ | رخصت کرتے وقت کیا کہے | 〃 |
| ۵۲۰ | زادِ راہ | 〃 |
| ۵۲۱ | بلا عنوان باب | ۵۹۸ |
| ۵۲۲ | مسافر کی دعا | 〃 |
| ۵۲۳ | چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے | 〃 |
| ۵۲۴ | آندھی کے وقت کی دعا | ۶۰۰ |
| ۵۲۵ | گرج کی آواز سن کر کیا کہے | ۶۰۰ |
| ۵۲۶ | چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے | 〃 |
| ۵۲۷ | غصہ کے وقت کیا پڑھے | ۶۰۱ |
| ۵۲۸ | برا خواب دیکھے تو کیا کہے | 〃 |
| ۵۲۹ | نیا پھل دیکھے تو کیا کہے | ۶۰۲ |
| ۵۳۰ | کھانا کھائے تو کیا کہے | 〃 |
| ۵۳۱ | کھانے سے فراغت پر کیا کہے | ۶۰۳ |
| ۵۳۲ | گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے | ۶۰۴ |
| ۵۳۳ | تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت | 〃 |
| ۵۳۴ | جنت کے پودے | ۶۰۵ |
| ۵۳۵ | جنت میں کھجور | ۶۰۶ |
| ۵۳۶ | بہترین عمل | ۶۰۸ |
| ۵۳۷ | سوجج کا ثواب | 〃 |
| ۵۳۸ | دس کروڑ نیکیاں | ۶۰۹ |
| ۵۳۹ | جامع دعائیں | ۶۱۰ |
| ۵۴۰ | دعا مانگنے کا طریقہ | ۶۱۱ |
| ۵۴۱ | آنکھوں کے لیے دعا | ۶۱۲ |
| ۵۴۲ | پناہ مانگنا | 〃 |
| ۵۴۳ | ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا | ۶۱۴ |
| ۵۴۴ | مختلف دعائیں | ۶۱۵ |
| ۵۴۵ | مصیبت پہنچنے پر دعا | ۶۲۴ |
| ۵۴۶ | افضل دعا | ۶۲۵ |
| ۵۴۷ | کام کے ارادہ پر دعا | ۶۲۶ |
| ۵۴۸ | سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت | ۶۲۶ |
| ۵۴۹ | موقف میں دعا | ۶۲۷ |
| ۵۵۰ | جامع دعا | ۶۲۸ |
| ۵۵۱ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دعا اکثر مانگتے | 〃 |
| ۵۵۲ | بے خوابی کا علاج | ۶۲۹ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۵۳ | بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا | ۶۲۹ |
| ۵۵۴ | اللہ تعالےٰ کی تعریف | ۶۳۰ |
| ۵۵۵ | دعائے مغفرت | 〃 |
| ۵۵۶ | دعائے حاجت | 〃 |
| ۵۵۷ | باوضو ہوکر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا | ۶۳۱ |
| ۵۵۸ | صبح شام کی دعا | ۶۳۲ |
| ۵۵۹ | توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار | ۶۳۳ |
| ۵۶۰ | توبہ کب تک قبول ہوتی ہے | ۶۳۵ |
| ۵۶۱ | اللہ تعالےٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے | ۶۳۶ |
| ۵۶۲ | رحمت خداوندی | 〃 |
| ۵۶۳ | دعا کی اہمیت | 〃 |
| ۵۶۴ | رحمتِ الٰہی | ۶۳۷ |
| ۵۶۵ | رحمت وعذاب | 〃 |
| ۵۶۶ | وسیع رحمت | 〃 |
| ۵۶۷ | درود شریف نہ پڑھنے کی برائی | ۶۳۸ |
| ۵۶۸ | ایک دعا | ۶۳۹ |
| ۵۶۹ | اہمیت دعا | 〃 |
| ۵۷۰ | اس امت کی عمریں | ۶۴۱ |
| ۵۷۱ | ایک جامع دعا | 〃 |
| ۵۷۲ | مظلوم کی فریاد | ۶۴۲ |
| ۵۷۳ | ایک اہم وظیفہ | 〃 |
| ۵۷۴ | مختصر مگر جامع وظیفہ | 〃 |
| ۵۷۵ | قبولیتِ دعا | ۶۴۳ |
| ۵۷۶ | دعاؤں کے بارے مختلف احادیث | ۶۴۴ |
| ۵۷۷ | نماز کے بعد دعا و تعوذ | ۶۴۷ |
| ۵۷۸ | وسیلہ اور ندائے یارسول اللہ (حدیث ۱۵۰۴) | ۶۵۳ |
| ۵۷۹ | ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ | ۶۵۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۸۱ | زہر سے حفاظت کا وظیفہ | ۶۶۲ |
| ۵۸۲ | کلماتِ تشکر | ۶۶۳ |
| ۵۸۳ | قبولیتِ دعا | 〃 |
| ۵۸۴ | اچھی آرزو | ۶۶۴ |
| ۵۸۵ | اعضاء سے حصول نفع کی دعا | 〃 |
| ۵۸۶ | اللہ تعالیٰ سے مانگنا | ۶۶۵ |

## ابواب المناقب

| | | |
|---|---|---|
| ۵۸۷ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل | 〃 |
| ۵۸۸ | قیامت کا دولہا | ۶۶۷ |
| ۵۸۹ | طلب وسیلہ | ۶۶۸ |
| ۵۹۰ | ولادتِ باسعادت | ۶۷۱ |
| ۵۹۱ | آغازِ نبوت | 〃 |
| ۵۹۲ | بعثت نبوی | ۶۷۳ |
| ۵۹۳ | علاماتِ نبوت اور آپکی خصوصیات | ۶۷۴ |
| ۵۹۴ | پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا | 〃 |
| ۵۹۵ | کھجور کے تنے کا رونا | ۶۷۵ |
| ۵۹۶ | دستِ مبارک کی برکت | 〃 |
| ۵۹۷ | کھانے میں برکت | ۶۷۶ |
| ۵۹۸ | کھانے پر کلام الٰہی پڑھنا باعث برکت ہے۔ حدیث ۱۶۶۴ | ۶۷۷ |
| ۵۹۹ | پانی میں برکت | 〃 |
| ۶۰۰ | آغازِ نبوت | 〃 |
| ۶۰۱ | معجزات کی برکت | ۶۷۸ |
| ۶۰۲ | کیفیت نزول وحی | 〃 |
| ۶۰۳ | حلیۂ مبارکہ | ۶۷۹ |
| ۶۰۴ | چاند جیسا چہرہ | 〃 |
| ۶۰۵ | بے مثل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) | 〃 |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۶۰۶ | کلام رسولؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) | ۶۸۱ |
| ۶۰۷ | انداز بیان | ״ |
| ۶۰۸ | عادتِ تبسم | ۶۸۲ |
| ۶۰۹ | مہرِ نبوت | ״ |
| ۶۱۰ | سرمگین آنکھیں | ۶۸۳ |
| ۶۱۱ | کشادہ رو | ״ |
| ۶۱۲ | حسن بے مثال | ״ |
| ۶۱۳ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت | ۶۸۴ |
| ۶۱۴ | عمر شریف | ״ |
| ۶۱۵ | عنوان بالا کا ایک اور باب | ۶۸۵ |
| ۶۱۶ | ״ ״ ״ | ״ |
| ۶۱۷ | ״ ״ ״ | |
| ۶۱۸ | مناقب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ | ۶۸۶ |
| ۶۱۹ | نائبِ رسول | ۶۹۲ |
| ۶۲۰ | امامت صدیق | ۶۹۳ |
| ۶۲۱ | جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا۔ | ״ |
| ۶۲۲ | مناقب حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ | ۶۹۵ |
| ۶۲۳ | مناقب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ | ۷۰۲ |
| ۶۲۴ | مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ | ۷۰۹ |
| ۶۲۵ | بغض علی منافقت کی علامت ہے | ۷۱۱ |
| ۶۲۶ | مناقب حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ | ۷۱۹ |
| ۶۲۷ | مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ | ۷۲۱ |
| ۶۲۸ | مناقب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ | ۷۲۲ |
| ۶۲۹ | مناقب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ | ۷۲۳ |
| ۶۳۰ | مناقب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ | ۷۲۵ |
| ۶۳۱ | مناقب حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ | ۷۲۶ |
| ۶۳۲ | مناقب حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ | ۷۲۷ |
| ۶۳۳ | مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ | ۷۲۹ |
| ۶۳۴ | مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما | ۷۳۰ |
| ۶۳۵ | مناقب اہل بیت | ۷۳۵ |
| ۶۳۶ | مناقب حضرت معاذ بن جبل | ۷۳۷ |
| | زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم | |
| ۶۳۷ | مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ | ۷۳۹ |
| ۶۳۹ | مناقب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ | ״ |
| ۶۴۰ | مناقب حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ | ۷۴۱ |
| ۶۴۱ | مناقب حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ | ״ |
| ۶۴۲ | مناقب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ | ۷۴۳ |
| ۶۴۳ | مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ | ۷۴۵ |
| ۶۴۴ | مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ | ۷۴۶ |
| ۶۴۵ | مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ | ۷۴۷ |
| ۶۴۶ | مناقب حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ | ۷۴۸ |
| ۶۴۷ | مناقب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما | ۷۴۹ |
| ۶۴۸ | مناقب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما | ״ |
| ۶۴۹ | مناقب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما | ۷۵۰ |
| ۶۵۰ | مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ | ״ |
| ۶۵۱ | مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ | ۷۵۲ |
| ۶۵۲ | مناقب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما | ۷۵۵ |
| ۶۵۳ | مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ | ״ |
| ۶۵۴ | مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ | ۷۵۶ |
| ۶۵۵ | مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ | ۷۵۷ |
| ۶۵۶ | مناقب حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ | ״ |
| ۶۵۷ | مناقب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ | ۷۵۸ |
| ۶۵۸ | مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ | ״ |
| ۶۵۹ | مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ | ۷۵۹ |
| ۶۶۰ | مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ | |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۶۶۱ | مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ | ۷۶۰ |
| ۶۶۲ | فضائل صحابہ کرام | // |
| ۶۶۳ | شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت | ۷۶۱ |
| ۶۶۴ | صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت | // |
| ۶۶۵ | فضیلت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا | ۷۶۳ |
| ۶۶۶ | فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا | ۷۶۶ |
| ۶۶۷ | فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا | ۷۶۹ |
| ۶۶۸ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے فضائل | ۷۷۰ |
| ۶۶۹ | فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ | ۷۷۳ |
| ۶۷۰ | انصار وقریش کی فضیلت | ۷۷۴ |
| ۶۷۱ | انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے | ۷۷۷ |
| ۶۷۲ | فضیلت مدینہ طیبہ | ۷۷۸ |
| ۶۷۳ | فضیلت مکہ مکرمہ | ۷۸۱ |
| ۶۷۴ | فضیلت عرب | ۷۸۲ |
| ۶۷۵ | فضیلت اہل عجم | ۷۸۴ |
| ۶۷۶ | اہل یمن کی فضیلت | ۷۸۵ |
| ۶۷۷ | قبیلہ غفار، اسلم، جہنیہ اور مزینہ کی فضیلت | ۷۸۷ |
| ۶۷۸ | ثقیف اور بنو حنیفہ | // |
| ۶۷۹ | شام اور یمن کی فضیلت | ۷۹۱ |
| ۶۸۰ | نجد سے شیطان کے سینگ کا نکلنا۔ حدیث ۱۸۸۸ | // |
| | **کتاب العلل** | ۷۹۴ |
| | **شمائل ترمذی** | |
| ۶۸۱ | رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ | ۸۱۹ |
| ۶۸۲ | مہر نبوت | ۸۲۳ |
| ۶۸۳ | موئے مبارک | ۸۲۶ |
| ۶۸۴ | رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا | ۸۲۷ |
| ۶۸۵ | سفید بال | // |
| ۶۸۶ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگانا | ۸۲۹ |
| ۶۸۷ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا | // |
| ۶۸۸ | لباس مبارک کے بیان میں | ۸۳۰ |
| ۶۸۹ | معشیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ۸۳۲ |
| ۶۹۰ | موزہ مبارک | ۸۳۳ |
| ۶۹۱ | نعلین مبارک | // |
| ۶۹۲ | انگوٹھی مبارک | ۸۳۵ |
| ۶۹۳ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا | ۸۳۶ |
| ۶۹۴ | تلوار مبارک | ۸۳۷ |
| ۶۹۵ | زرہ مبارک | ۸۳۸ |
| ۶۹۶ | خود مبارک | ۸۳۹ |
| ۶۹۷ | دستار مبارک | // |
| ۶۹۸ | تہبند مبارک | ۸۴۰ |
| ۶۹۹ | رفتار مبارک | ۸۴۲ |
| ۷۰۰ | قناع (رومال) مبارک | // |
| ۷۰۱ | نشست مبارک | // |
| ۷۰۲ | تکیہ مبارک | |
| ۷۰۳ | تکیہ لگانا | ۸۴۳ |
| ۷۰۴ | کھانا تناول فرمانا | ۸۴۴ |
| ۷۰۵ | روٹی مبارک | // |
| ۷۰۶ | سالن مبارک | ۸۴۶ |
| ۷۰۷ | کھانا کھانے کے لیے وضو (ہاتھ دھونا) | ۸۵۳ |
| ۸۰۸ | کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد | ۸۵۴ |


marfat.com

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۷۰۹ | پیالہ مبارک | ۸۵۵ |
| ۷۱۰ | پھل تناول فرمانا | // |
| ۷۱۱ | مشروبات مبارکہ | ۸۵۷ |
| ۷۱۲ | پانی نوش فرمانا | // |
| ۷۱۳ | خوشبو لگانا | ۸۵۹ |
| ۷۱۴ | انداز گفتگو | ۸۶۰ |
| ۷۱۵ | تبسم فرمانا | ۸۶۱ |
| ۷۱۶ | خوش طبعی | ۸۶۴ |
| ۷۱۷ | شعر گوئی | ۸۶۶ |
| ۷۱۸ | رات کے وقت قصہ گوئی | ۸۶۸ |
| ۷۱۹ | ام زرع کی حدیث | ۸۶۹ |
| ۷۲۰ | آرام فرمانا | ۸۷۱ |
| ۷۲۱ | عبادت فرمانا | ۸۷۳ |
| ۷۲۲ | نماز چاشت | ۸۷۹ |
| ۷۲۳ | گھر میں نفل | ۸۸۱ |
| ۷۲۴ | روزے رکھنا | ۸۸۱ |
| ۷۲۵ | قرأت فرمانا | ۸۸۵ |
| ۷۲۶ | آلسو مبارک | ۸۸۶ |
| ۷۲۷ | بستر مبارک | ۸۸۹ |
| ۷۲۸ | انکساری فرمانا | // |
| ۷۲۹ | اخلاق حسنہ | ۸۹۵ |
| ۷۳۰ | حیاء مبارک | ۹۰۰ |
| ۷۳۱ | سنگی لگوانا | // |
| ۷۳۲ | اسماء مبارکہ | ۸۰۲ |
| ۷۳۳ | گزر اوقات | // |
| ۷۳۴ | عمر مبارک | ۹۰۷ |
| ۷۳۵ | وصال مبارک | ۹۰۹ |
| ۷۳۶ | وراثت | ۹۱۵ |
| ۷۳۷ | خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت | ۹۱۶ |


marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَبْوَابُ الْقَدَرِ

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ مَاجَآءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ۔

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا نُفِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا اَيْ هٰذَا الْاَمْرَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ لَهٗ غَرَائِبَ يَتَفَرَّدُ بِهَا۔

## بَابٌ ۲۔

۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا اَبِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَ اَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ

# ابوابِ تقدیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

## تقدیر میں مباحثہ کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم تقدیر کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے (یہ دیکھ کر) آپ غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سُرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے مبارک رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہو آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا اسی بات کے لیے میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگوں نے جب اس بارے (تقدیر کے بارے) میں اختلاف کیا تو ہلاک ہوئے میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اس بارے میں مت جھگڑو۔ اس باب میں حضرت عمر، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی صالح مری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صالح مری سے کئی غریب روایات مروی ہیں جن میں وہ متفرد ہے۔

## عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (عالم ارواح میں) حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "اے آدم! تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور تم میں اپنی خاص روح پھونکی پھر تیری لغزش کے باعث لوگوں کو جنت سے نکالا گیا" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حضرت آدم علیہ السلام نے جواباً کہا اے موسیٰ! تُو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شرف ہمکلامی کے ذریعے برگزیدہ کیا تو مجھے

marfat.com

مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ أَتَلُومُنِي
عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَ
فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدُبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ
التَّيْمِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا
الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ایسے عمل پر ملامت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے قبل میرے لیے لکھ دیا تھا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس طرح حضرت آدم علیہ السلام (گفتگو میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ اس باب میں حضرت عمر اور جندب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی سلیمان تیمی کے واسطے سے اعمش سے حسن غریب ہے۔ بعض راویوں نے اس روایت کو اعمش سے ابو صالح اور انہوں نے ابوہریرہ کے واسطہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور بعض نے اعمش سے اس طرح روایت کیا کہ انہوں نے ابو صالح اور انہوں نے ابو سعید کے واسطہ سے رسول کریم سے روایت کیا یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

## بَابُ ۳ مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ۔

## بد بختی اور خوش بختی

۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَا يُعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَعٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يُعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يُعْمَلُ لِلشَّقَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَ أَنَسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا پیدا ہوتا ہے یا نئے سرے سے اس کا آغاز ہوتا ہے یا ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا "اے خطاب کے بیٹے! یہ ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی اور ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا جو شخص، خوش بخت لوگوں سے ہے وہ اعمال سعادت کرتا ہے اور جو بد بختوں سے ہے وہ اعمال شقاوت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ بن اسید، انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عُلِمَ قَالَ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور زمین کرید رہے تھے اچانک آپ نے سر اقدس آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا "تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ جہنم یا جنت میں معلوم ہو چکا یا (وکیع کے الفاظ میں) لکھ دیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم توکل نہ کر لیں (یعنی عمل سے بے نیاز ہو جائیں)

marfat.com

وَكِيعٌ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

آپ نے فرمایا نہیں! بلکہ عمل کرو ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

## اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَخْتِمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کی جاتی ہے چالیس دن بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے اور پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسکی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اسے چار باتوں یعنی اس (بچے) کے رزق، عمر، عمل اور سعادت و شقاوت کے لکھنے کا حکم ہوتا ہے پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک آدمی (عمر بھر) جہنمیوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف دوڑتی ہے اور اس کا خاتمہ جہنمیوں کے اعمال پر ہوتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْأَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَتْ بِعَيْنَيَّ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا دراں حالیکہ آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کی جاتی ہے چالیس دن بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے اور پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسکی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اسے چار باتوں یعنی اس (بچے) کے رزق، عمر، عمل اور سعادت و شقاوت کے لکھنے کا حکم ہوتا ہے پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک آدمی (عمر بھر) جہنمیوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف دوڑتی ہے اور اس کا خاتمہ جہنمیوں کے اعمال پر ہوتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں، احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل (کوئی دوسرا) نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اعمش سے اس کی مثل روایت کی محمد بن علاء نے وکیع کے واسطے سے انہوں نے بواسطہ اعمش حضرت زید سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

## ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں،

marfat.com

ابْنُ رَبِيْعَةَ الْبُنَانِيُّ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُشَرِّكَانِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ بِهٖ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ ملتِ (اسلامیہ) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی اور مشرک بنا دیتے ہیں عرض کیا گیا یارسول اللہ! جو بچے جوان ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں (ان کا کیا حال ہے)؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا تھا۔

۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں لیکن وہاں "یولد علی الملۃ" کی جگہ "یولد علی الفطرۃ" کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ وغیرہ نے اعمش سے یہ روایت بیان کی انہوں نے ابو صالح کے واسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کیا اور اس میں "یولد علی الفطرۃ" کے الفاظ ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ

## صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيْدُ ابْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الضَّرِيْسِ عَنْ اَبِيْ مَوْدُوْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الضَّرِيْسِ وَاَبُوْ مَوْدُوْدٍ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهٗ فِضَّةُ وَالْاٰخَرُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَالْاٰخَرُ مَدِيْنِيٌّ وَكَانَا فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ وَاَبُوْ مَوْدُوْدٍ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اسْمُهٗ فِضَّةُ بَصْرِيٌّ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے اس باب میں ابو اسید سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اس کو صرف یحییٰ بن ضریس کے حوالہ سے جانتے ہیں۔ ابو مودود، دو ہیں ایک نام کا فضہ ہے اور دوسرے عبدالعزیز بن ابی سلیمان ہیں۔ اول الذکر بصری ہیں جبکہ دوسرے مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں اور اس حدیث کے راوی ابو مودود فضہ بصری ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ

## لوگوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں

marfat.com

۱۰- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ اَصَحُّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ" میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! "ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپکو ہمارا (دین سے پھر جانے کا) ڈر ہے" آپ نے فرمایا ہاں (انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہے پھیر دے (یعنی اس کے قبضہ میں ہیں) اس باب میں، نواس بن سمعان، ام سلمہ، عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حدیث پاک مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح متعدد راویوں نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان وجابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، اور ابوسفیان کے واسطہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے روایت زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

## جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست

۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ قَبِيْلٍ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں! (ایک دن) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ آپ نے داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا یہ تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں جنتیوں، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا اس میں اہل جہنم، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں، آخر میں ٹوٹل ہے اور اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر انجام کار (کے لکھنے) سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ

marfat.com

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ صَاحِبُ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاَنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ

اعمال جنت پر ہوگا اگرچہ وہ (زندگی بھر) کیسا ہی عمل کرتا رہا اور دوزخی کا خاتمہ عمل دوزخ پر ہوگا اگرچہ وہ (زندگی بھر) کیسا ہی عمل کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہوگیا ایک جماعت جنتی ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

۱۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ اَبِيْ تُمَيْلٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ تُمَيْلٍ اسْمُهٗ حَيُّ بْنُ هَانِئٍ۔

قتیبہ نے بکر بن مضر سے اور انہوں نے ابو قبیل سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو قبیل کا نام حی بن ہانی ہے۔

ف حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنتیوں، اور جہنمیوں کے ناموں، انکی ولدیت انکے قبائل حتی کہ انکی تعداد سے بھی باخبر ہیں اسی لیے امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے تو دانائے ماکان اور مایکون ہے۔ مگر بے خبر، بے خبر جانتے ہیں (مترجم)

۱۳- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسکو عمل پر لگا دیتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کس طرح اس سے عمل کراتا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے موت سے پہلے اعمال صالحہ کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

## بیماری متعدی نہیں ہوتی اور ہامہ و صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے

۱۴- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ نَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ نَا صَاحِبٌ لَنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِيْ شَيْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ اَجْرَبُ الْحَشَفَةِ يُدْبِنُهٗ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا وَفِي الْبَابِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہوتی ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! خارشی حشفہ والا اونٹ، دوسرے اونٹوں کے قریب ہوتا ہے پھر وہ تمام اونٹوں کو خارشی بنا دیتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔ نہ تو ایک بیمار سے دوسرے کو بیماری لگتی ہے اور نہ ہی صفر کی کوئی حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا فرمایا پھر اس کی زندگی، رزق اور مصائب لکھ دیئے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ،

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِیَّ الْبَصْرِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ ابْنَ الْمَدِیْنِیِّ یَقُوْلُ لَوْ حُلِّفْتُ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اِنِّیْ لَمْ اَرَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ۔

ابن عباس اور انس رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو صفوان ثقفی بصری کو کہتے ہوئے سنا کہ علی بن مدینی کہتے ہیں اگر مجھے مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان کھڑا کر کے قسم دلائی جائے تو میں قسم اٹھا کر کہونگا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

ف۔ ہامہ رات کو ایک اڑنے والا ایک پرندہ ہے بعض نے کہا اُلّو ہے اس سے بعض لوگ بدفالی لیتے تھے (صفر) عربوں کا عقیدہ تھا کہ انسان کے پیٹ میں ایک جانور ہے جو بھوک کے وقت تڑپتا ہے اور بعض اوقات انسان کی جان لے لیتا ہے (طیبی) علاوہ ازیں عرب صفر کے مہینے میں بعض اوقات جنگ حرام سمجھتے اور بعض اوقات حلال حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بات صحیح نہیں (مترجم)

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِیْمَانِ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ

## خیر و شر کے مقدّر ہونے پر ایمان

۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِیَادُ بْنُ یَحْیٰی الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَحَتّٰی یَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْمُوْنٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَیْمُوْنٍ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ اس سے خطا کرنے والی نہیں اور جو مصیبت اس سے خطا کر گئی وہ نہیں پہنچی، وہ اسے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اس باب میں حضرت عبادہ، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث، جابر کی حدیث سے غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبداللہ بن میمون منکر حدیث تھا۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا بندہ، جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے، مومن نہیں ہو سکتا اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ بھیجا۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ

محمد بن غیلان نے نضر بن شمیل کے واسطہ سے

marfat.com

شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ رِبْعِيٌّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيْثُ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ النَّضْرِ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ لَمْ يَكْذِبْ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً۔

شعبہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی البتہ اس نے ربعی سے ایک نامعلوم مرد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شعبہ سے ابوداؤد کی روایت میرے (امام ترمذی کے) نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اسیطرح کئی دوسرے راویوں نے منصور اور ربعی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اور اس میں "عن رجل" نہیں ہے، جارود کہتے ہیں میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا

## موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے

۱۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔

حضرت مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے لیے کسی مقام پر موت لکھ دیتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ عَزَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اس باب میں ابوعزہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطر بن عکامس کی اس حدیث کے سوا کوئی دوسری روایت معروف نہیں۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهٗ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے اور ان سے مؤمل اور ابوداؤد حفری نے سفیان کی روایت اسی کے ہم معنی بیان کی۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً اَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَزَّةَ لَهٗ صُحْبَةٌ اِسْمُهٗ يَسَارُ بْنُ عَبْدٍ وَاَبُو الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ اِسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ اُسَامَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ۔

ابوعزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے کسی مقام کو جائے موت قرار دیتا ہے تو اس طرف اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ) "الیھا حاجۃ" کے الفاظ ہیں یا "بھا حاجۃ" کے الفاظ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعزہ کی صحابیت ثابت ہے۔ ان کا نام یسار بن عبد ہے اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقٰى وَالدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا

## تقدیر الٰہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ

ابوخزامہ کے بیٹے اپنے والد ابوخزامہ سے روایت کرتے

marfat.com

نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رُقًی نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! بتایئے ہم، جو دم جھاڑ، دوا یا کوئی حفظ ماتقدم تدبیر اختیار کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ (علاج وغیرہ) بھی تقدیر الٰہی میں سے ہے۔ یہ حدیث ہم صرف زہری کے حوالے سے جانتے ہیں کئی راویوں نے اس کو سفیان، زہری اور ابوخزامہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اسی طرح کئی راویوں نے اس کو زہری ابوخزامہ کے واسطے سے ان کے باپ سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: جھاڑ پھونک یا دوائی وغیرہ کو بطور اسباب استعمال کرنا جائز ہے موثر حقیقی ذات باری تعالےٰ ہے (مترجم)

## بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِی الْقَدَرِيَّةِ

## فرقہ قدریہ

۲۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيْبٍ وَعَلِیِّ بْنِ نَزَارٍ عَنْ نَزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَيْسَ لَهُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو فرقے ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک فرقہ مرجیہ اور دوسرا فرقۂ قدریہ۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عمر اور رافع بن خدیج سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا سَلَّامُ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ ابْنُ رَافِعٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا عَلِیُّ بْنُ نَزَارٍ عَنْ نَزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

محمد بن رافع نے دو مختلف طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

## بَابُ ۱۴

## انسانی خواہشات

۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِیُّ

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول

---

۱؎ فرقہ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے سب کچھ تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے ۱۲ ۲؎ فرقہ قدریہ کا نظریہ یہ ہے کہ بندوں کے افعال خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالےٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں ۱۲

marfat.com

نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ وَسَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا اَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ۔

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حالت میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے خواہشات ہیں، اگر وہ زندگی بھر ان تمام تمناؤں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسے طریق سے جانتے ہیں۔ اور ابو العوام سے مراد عمران القطان ہیں۔

## بَابُ ۱۵ مَا جَاءَ فِي الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ

## قضائے الٰہی پر راضی ہونا

۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهٗ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَيُقَالُ لَهٗ اَيْضًا حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَهُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْمَدِيْنِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضامندی انسان کی خوش بختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلبِ خیر کو نہ کرنا انسان کی بد بختی ہے۔ نیز قضائے الٰہی پہ ناراض ہونا بھی بد بختی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے محمد بن ابی حمید کے طریق سے پہچانتے ہیں انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ ابراہیم مدنی ہے جو کہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

## بَابُ ۱۶

## بدعت مذمومہ

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ فِيْ اُمَّتِيْ اَلشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ صَخْرٍ اِسْمُهٗ حُمَيْدٌ

نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں (ایسی) نئی بات پیدا کی ہے (جس کی کوئی اصل نہیں) اگر ایسا ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس امت میں یا (فرمایا) میری امت میں (راوی کو شک ہے) زمین میں دھنسا دینا یا چہروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید

marfat.com

بْنُ زِيَادٍ۔

بن زیاد ہے۔

ف۔ ہر وہ نئی بات بدعت مذمومہ ہے جس کی اصل کوئی نہ ہو اور اس سے ترک سنت لازم آئے اور اگر اس کی اصل شریعت میں ہے اور وہ اچھا کام ہے تو وہ بدعت حسنہ ہے۔ علمائے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں بدعت واجبہ (۲) بدعت مندوبہ (۳) بدعت حرام (۴) بدعت مکروہ (۵) بدعت مباحہ۔ اس لیے ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ نہیں کہا جائے گا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو باجماعت تراویح پڑھتے دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے (مترجم)

۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَيَّ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَأْتُ حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ فِيهِ إِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ فِيَّ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللَّهَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ إِنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ تُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَتُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ آیا تو میری ملاقات عطاء بن ابی رباح سے ہوئی، میں نے کہا اے ابو محمد! اہل بصرہ، تقدیر کے بارے میں مباحثہ کرتے ہیں انہوں نے کہا اے بیٹے! کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے؟ میں نے کہا "ہاں"، (میں نے پڑھا ہے) انہوں نے کہا "سورۂ زخرف پڑھو" کہتے ہیں میں نے پڑھا "حٰمٓ والکتاب المبین انا جعلناہ قرانا عربیا لعلکم تعقلون الآیۃ" "روشن کتاب کی قسم ہم نے اسے عربی قرآن بنایا تاکہ تم سمجھو اور یہ ہمارے پاس ام الکتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہے جو بلند اور حکمت بھری ہے"، عطا بن ابی رباح نے کہا کیا تم جانتے ہیں انہوں نے فرمایا وہ ایک کتاب ہے؟ جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے لکھ دیا ہے۔ اس (کتاب) میں ہے کہ فرعون جہنمی ہے۔ اور اسی میں ہے "تبت یدا ابی لھب وتب" (ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں) عطاء کہتے ہیں پھر میں صحابی رسول ولید بن عبادہ بن صامت سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے والد نے وصال کے وقت کیا وصیت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا (میرے والد نے) مجھے بلا کر فرمایا اے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈر اور یہ بات جان لے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ پر اور ہر خیر و شر کے جانب الٰہی سے مقدر ہونے پر ایمان لائے گا۔ اگر تو اس کے خلاف پر مر جائے تو جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا "لکھ" قلم نے کہا کیا لکھوں! فرمایا تقدیر کو لکھ جو ہو چکا اور جو ابد تک ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الصَّنْعَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے میں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ



marfat.com

بْنُ شُرَيْحٍ ثَنِيْ اَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالےٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کو پیدا فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مشرکین قریش، رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شی خلقناہ بقدر" جس دن دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَبْوَابُ الْفِتَنِ

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ

۳۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ابوابِ فتن

## مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال ہوتا ہے

ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن گھر میں محصور تھے، چھت پر سے جھانک کر فرمایا "میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کا خون صرف ان تین باتوں میں سے کسی ایک کے پائے

marfat.com

مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ زَانٍ بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ
ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلَ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ
فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا
فِي إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَلِمَ تَقْتُلُونِي وَفِي الْبَابِ عَنِ
ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَفَعَهُ وَرَوَى يَحْيَى
ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ فَوَقَفُوهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَقَدْ
رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حلال ہوتا ہے۔ نکاح کے بعد زنا کا ارتکاب، اسلام کے بعد مرتد ہونا اور ناحق قتل، اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔ اللہ کی قسم! میں نے نہ تو زمانۂ جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کے بعد دین اسلام سے پھرا اور نہ ہی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ پس تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ (ایک روایت کے مطابق سب نے کہا) ہاں آپ صحیح فرماتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید سے موقوف روایت کیا ہے مرفوعاً روایت نہیں کہا۔ یہ حدیث متعدد طریقوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے

## بَابُ ۱۸ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

## جان و مال کا حرام ہونا۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ
ابْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا
قَالُوا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ
أَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى
نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ
عَلَى وَالِدِهِ أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ
يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُونُ
لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ
فَسَيَرْضَى بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ
عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَخُذَيْمِ ابْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى زَائِدَةُ عَنْ شَبِيبِ
ابْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

حضرت سلیمان اپنے والد عمرو بن احوص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو! آج کونسا دن ہے؟ انہوں نے کہا حج اکبر کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا "بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں حرام ہے! سن لو! انسان کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔ سن لو! انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر ہے۔ سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس گھر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہوگا۔

اس باب میں ابو بکرہ، ابن عباس، جابر اور خذیم بن عمرو سعدی سے بھی روایات مروی ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور زائدہ نے شبیب بن غرقدہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور ہم اسے صرف شبیب بن

marfat.com

شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ۔

## بَابُ ١٩ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

## کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں

۳۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَجَعْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَهٗ صُحْبَةٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّائِبُ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاَبُوْهُ يَزِيْدُ بْنُ السَّائِبِ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ۔

عبداللہ بن سائب بن یزید، اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی کھیلتے ہوئے حقیقتاً نہ لے پس جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اسے چاہیے کہ واپس کر دے اس باب میں ابن عمر، سلیمان بن صرد، جعدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی حدیث سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید کے لیے صحبتِ رسول ثابت ہے۔ انہوں نے بچپن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور آنحضور کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ ابویزید بن سائب، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ہیں اور انہوں نے حضور سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

## بَابُ ٢٠ مَا جَاءَ فِيْ اِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ۔

## مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَرَوٰى اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "جو شخص ہتھیار سے اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابوبکر، عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے خالد حذاء کی حدیث سے غریب سمجھی گئی ہے۔ ایوب نے محمد بن سیرین کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث موقوف روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں وان کان اخاہ لابیہ وامہ (اگرچہ اس کا سگا بھائی بھی ہو)

marfat.com

۳۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا۔

ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بیان کی اور ان سے حماد بن زید نے ایوب سے نقل کی۔

## بَابُ ۲۱ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

## ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے

۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى ابْنُ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ عِنْدِيْ اَصَحُّ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔
اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن لھیعہ نے اپنی حدیث کو بواسطہ ابوالزبیر، جابر اور بنۃ الجہنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۲ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

## صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ کی پناہ میں

۳۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتْبَعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے پس ایسا نہ ہو کہ کسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالےٰ تم پر سے اپنی ذمہ داری اٹھالے۔

## بَابُ ۲۳ فِيْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

## جماعت سے وابستگی

۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَشْفُوا الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام جابیہ میں کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں تمہارے درمیان اس طرح کھڑا ہوں جس طرح ہمارے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا" میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین) پھر جھوٹ



marfat.com

يُسْتَشْهَدَ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عام ہو جائے گا یہاں تک کہ قسم لئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بلا طلب شہادت، شہادت دیں گے۔ آگاہ رہو! کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے۔ جس کو نیکی سے مسرت ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مومن ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح حسن غریب ہے، ابن مبارک نے اسے محمد بن سوقہ سے روایت کیا ہے اور متعدد طریقوں سے یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِي اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَى النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسُلَيْمَانُ الْمَدِينِيُّ هُوَ عِنْدِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو یا (فرمایا) امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا جماعت پر، اللہ تعالیٰ کا دست حفاظت ہے جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں داخل ہوا۔ اس طریق سے یہ روایت غریب ہے اور میرے نزدیک سلیمان مدینی سے مراد سلیمان بن سفیان ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (مدد) جماعت کے ساتھ ہے یہ حدیث غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ اِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ۔

## برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

۴۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو



marfat.com

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّهٗ قَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ۔

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ الایہ" (اے ایمان والو! اپنی حفاظت کرو کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت پر ہو) اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھیں اور اسے (ظلم سے) نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحُذَیْفَةَ هٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ وَرَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ۔

اسماعیل بن خالد نے بھی اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

اس باب میں، حضرت عائشہ، ام سلمہ، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اسی طرح اسماعیل سے متعدد راویوں نے مرفوعاً اور موقوفاً حدیث نقل کی۔

## بَابٌ ۲۵ مَا جَآءَ فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

## بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا یَسْتَجِیْبُ لَکُمْ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیجے پھر تم دعا مانگتے رہو گے مگر قبول نہ ہو گی۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

عمرو بن ابی عمر نے سند مذکورہ کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کر دو اپنی تلواروں

marfat.com

اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں کے ہاتھ میں آجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا شاید ان میں زبردستی لائے ہوئے لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے یہ حدیث اس طریق روایت کے ساتھ حسن غریب ہے۔ حضرت نافع بن جبیر سے بھی یہ حدیث حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

## بَابُ ۲۶ مَا جَآءَ فِيْ تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْ بِالْقَلْبِ

## ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنا

۴۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

طارق بن شہاب کہتے ہیں جس شخص نے (عید کی) نماز سے پہلے خطبے کو رواج دیا وہ مروان تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر مروان سے کہا "تو نے سنت کی مخالفت کی ہے"، مروان نے کہا "اے فلاں! یہ بات اب چھوڑ دی گئی ہے"۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا "جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل سے روکے (یعنی برا سمجھے) اور یہ نہایت ہی کمزور ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۲۷ مِّنْهُ۔

## عنوان بالا کا ایک اور باب

۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حدود الٰہی کو قائم کرنے والے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصہ کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو

marfat.com

اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي الْبَحْرِ اَسْفَلَهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَسْقُوْنَ الْمَآءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا فِيْ اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اوپر والا حصہ ملا اور بعض کو نیچے والا۔ نچلے حصے والے اوپر والے والے حصے میں جاکر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ چنانچہ اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں ایذا پہنچاتے ہو۔ اس پر نچلے حصے والے کہنے لگے اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب نجات پائیں گے اور اگر نہ روکیں تو تمام غرق ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۲۸ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

## جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے

۴۸۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مُصْعَبٍ اَبُوْ يَزِيْدَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد، ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا ہے۔

اس باب میں ابو امامہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

## بَابٌ ۲۹ سُؤَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِيْ اُمَّتِهٖ!

## اُمت کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سوال

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ ابْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا

ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) نہایت طویل نماز پڑھی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے قبل آپ نے کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی جیسے آج پڑھی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ رغبت اور خوف کی نماز تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے اس نماز میں تین چیزوں کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دو عطا فرما دیں اور ایک چیز روک دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا میں نے سوال کیا ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ کرے۔ یہ دعا بھی قبول فرمائی میں نے سوال کیا کہ انہیں ایک دوسرے کا


marfat.com

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

عذاب نہ چکھائے (یعنی باہمی تفرقہ بازی سے محفوظ رہیں) اسے روک دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا تو میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لپیٹی گئی مجھے دو خزانے سرخ اور زرد دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے غیر سے دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے" میرے رب نے فرمایا اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں وہ رد نہیں ہوتا میں نے تیری امت کے بارے میں دعا کو قبول کیا کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر ان کے غیر سے دشمنوں کو مسلط کروں گا جو ان کو تباہ و برباد کر دیں۔ اگرچہ اطراف عالم سے یا اطراف کے درمیان سے تمام لوگ جمع (راوی کو شک ہے) ہو کر ان پر حملہ آور ہوں یہاں تک کہ بعض، بعض کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے (یعنی باہم قتال ہوگا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف۔ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ زمین کے مشارق و مغارب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منکشف تھے اور مستقبل میں ہونے والے واقعات سے آپ کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے خبر دی کہ آپ کی امت کہاں تک حکومت کرے گی اور کس طرح ان میں باہمی جنگ و جدال اور فتنہ و فساد برپا ہوگا (مترجم)

## بَابُ ۳۰ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ

## زمانۂ فتنہ کے انسان کا عمل کیا ہو؟

۵۱۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ

ام مالک بہزیہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ قریب میں بپا ہونے والے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس فتنہ میں بہتر انسان کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے جانوروں میں رہ کر ان کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر دشمن کو ڈرائے اور دشمن اسے ڈرائیں (یعنی مجاہد)، اس باب میں ام بشر،

marfat.com

الْعَدُوَّ وَيَخَافُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَأَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ لَيْثُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث مذکورہ طریق سے غریب ہے اور اس کو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس اور انہوں نے ام مالک بہزیہ کے واسطہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادٍ ابْنِ سِيمِينَ كُوشَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِزِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ فَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَوَقَفَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک (ایسا) فتنہ (برپا) ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اس میں قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اور اس میں زبان تلوار سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم زیاد بن سیمین گوش سے اس روایت کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں جانتے حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو لیث سے مرفوع اور حماد بن زید نے سلمہ سے موقوف روایت کیا ہے۔

## بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

## امانت کا اٹھ جانا

۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ فَيَظَلُّ مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرَةٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ تُؤْخَذُ حَصَاةٌ فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَحَتّٰى يُقَالَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائیں ایک کا تو میں نے مشاہدہ کرلیا اور دوسری بات کی انتظار ہے۔ آپ نے فرمایا "امانت، لوگوں کے وسط قلوب میں نازل ہوئی پھر قرآن پاک اترا تو انہوں نے اُسے قرآن سے سیکھا اور حدیث سے بھی سیکھا" پھر حضور نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک آدمی سویا ہوگا اور اس کے دل سے امانت نکال لی جائے گی تو اس کا چھوٹا سا نشان رہ جائیگا پھر وہ حالتِ نیند میں ہوگا اور اس کے دل سے امانت قبض کرلی جائے گی تو اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائیگا جس طرح ایک پتھر سے پاؤں میں نشان پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ پھولتا ہوا دیکھو گے حالانکہ اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس کے بعد آپ نے ایک کنکری لیکر اپنے پائے اقدس پر لڑھکائی اور فرمایا (رفع امانت کی وجہ سے لوگوں کا حال یہ ہوگا) لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت کی ادائیگی نہیں کریگا۔ یہاں تک کہ کہا جائیگا کہ فلاں قبیلے میں ایک شخص امین ہے اور یہاں تک کہ

marfat.com

لِرَجُلٍ مَا أَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَى دِينِهِ وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَى سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کسی کے متعلق کہا جائیگا کہ وہ کس قدر چالاک، عقلمند اور ہوشیار ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا (یعنی دنیاوی معاملات میں ہوشیاری قابل تعریف بن جائیگی اور بہت کم لوگ امانت دار ہوں گے (مترجم)) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" بیشک مجھ پر وہ زمانہ بھی آیا کہ میں اس بات کی پرواہ نہ کرتا کہ کس سے خریدوں اور کس پر بیچوں۔ اگر مسلمان ہوتا تو وہ اپنے دین کی وجہ سے (غلطی سے دی ہوئی چیز) واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا عیسائی ہوتا تو اپنے سردار کی وجہ سے واپس کر دیتا لیکن آج (وہ زمانہ آچکا ہے کہ) میں صرف فلاں، فلاں سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں (یعنی ان لوگ اسقدر قابل اعتماد نہیں رہے کہ بلا تحقیق ہر ایک سے

## باب ۳۲ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

## تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے

۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (غزوہ حنین کے موقعہ پر) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حنین کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے مشرکین کے ایک درخت سے گزرے جس کو "ذات انواط" کہا جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا "ذات انواط" مقرر فرما دیں۔ آپ نے (تعجب کرتے ہوئے) "سبحان اللہ" کہا اور فرمایا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کیا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایسا خدا بنا دیں جیسا ان کے لیے ہے (پھر حضور نے فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم ضرور پہلی امتوں کا راستہ اختیار کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

## درندوں کا کلام کرنا

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا أَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے کلام کریں گے حتیٰ کہ انسان سے اس کی چابک کی رسی اور جوتے کا تسمہ بھی گفتگو کرے گا اور اس کی ران اسے بتا دے گی کہ اس کے (گھر سے باہر جانے کے) بعد اس کے گھر والوں نے کیا کام کیا۔ اس باب میں

marfat.com

اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَالْقَاسِمُ ابْنُ الْفَضْلِ ثِقَةٌ مَامُوْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَثَّقَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ اور امانتدار ہے۔ یحییٰ ابن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کی توثیق کی ہے۔

## بَاب ۳۴ مَا جَاءَ فِیْ اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ

## چاند کا دو ٹکڑے ہونا

۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس معجزہ پر) گواہ رہو۔ اس باب میں ابن مسعود، انس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَاب ۳۵ مَا جَاءَ فِی الْخَسْفِ

## زمین کا دھنس جانا

۵۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اُسَیْدٍ قَالَ اَشْرَفَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَرَوْا عَشْرَ اٰیَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَالدَّابَّةُ وَثَلٰثُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا۔

حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے دراں حالیکہ ہم، قیامت کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قیام قیامت سے قبل دس نشانیاں ظاہر ہوں گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یاجوج ماجوج (کا ظہور) دابۃ الارض (کا ظاہر ہونا) تین خسف، ایک خسف مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں آگ، جو عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو ہانکے گی یا (فرمایا) جمع کرے گی جہاں وہ رات گزاریں گے وہ بھی گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر کا آرام) کریں گے وہ بھی کرے گی۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِیْهِ وَالدُّخَانَ۔

محمود بن غیلان نے وکیع کے واسطہ سے سفیان سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں "والدخان" (دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ عَنْ شُعْبَةَ

ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص، فرات قزاز سے وکیع کی روایت کے ہم معنی نقل کی محمود بن غیلان نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی، شعبہ اور مسعودی سے روایت کیا کہ ان دونوں نے

marfat.com

وَالْمَسْعُوْدِيِّ سَمِعَا فَرَاتًا الْقَزَّازَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ وَزَادَ فِيْهِ الدَّجَّالَ اَوِ الدُّخَانَ۔

فرات قزاز سے عبدالرحمٰن کی روایت کے ہم معنی حدیث سنی اور اس میں "الدجال او الدخان" (دجال یا دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ فُرَاتٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَالْعَاشِرَةُ اَمَّا رِيْحٌ تَطْرَحُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَاَمَّا نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

شعبہ نے فرات سے ابوداؤد کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں "اور دسویں نشانی یا تو ہوا ہے جو ان کو سمندر میں پھینک دے گی یا حضرت عیسٰے بن مریم کا نزول ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، ام سلمہ اور صفیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْهَرْهَبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس گھر (بیت اللہ شریف) کی لڑائی سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر چڑھائی کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں ہوں گے ان کے اول اور آخر زمین میں دھنسا دئے جائینگے اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے (حضرت صفیہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جو لوگ اس لشکر میں بادل ناخواستہ آئے ہوں گے (ان کا کیا ہوگا؟) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کے آخر میں خسف، مسخ اور قذف (زمین میں دھنسا دینا، چہروں کا بدل دینا اور پتھروں کی بارش) ہوں گے آپ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جبکہ فسق و فجور ظہور پذیر ہوگا۔ یہ حدیث، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور عبداللہ بن عمر (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نہیں ایک اور راوی ہیں) (مترجم) کے حفظ کے بارے میں یحیٰی بن سعید نے کلام کیا ہے،

marfat.com

## بَابُ ۳۶ مَا جَآءَ فِی طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِی السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اُطْلُعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَآءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ اُسَيْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## سُورج کا مغرب سے نکلنا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا "اے ابوذر! کیا تو جانتا ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں" آپ نے فرمایا یہ اپنے رب سے سجدہ کی اجازت لینے جاتا ہے پس اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ ایک وقت اسے کہا جائیگا وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے آیت پڑھی "وذلک مستقر لها" (یہ اس کا ٹھکانہ ہے) راوی کہتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسال، حذیفہ ابن اسید، انس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۳۷ مَا جَآءَ فِی خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ جَوَّدَ سُفْيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ الْحُمَيْدِیُّ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِیِّ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ

## یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ایک مرتبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ انور سرخ تھا آپ نے تین مرتبہ "لا الہ الا اللہ" (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) پڑھا اور پھر فرمایا اہل عرب کے لیے اس شر سے خرابی ہے جو قریب آگئی ہے آج کے دن یاجوج اور ماجوج کا سوراخ اتنا کھل گیا ہے۔ آپ نے انگشت شہادت اور انگوٹھے سے دس کا عقد بنا کر اشارہ فرمایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب خباثت زیادہ ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان نے اس میں عمدگی پیدا کی۔ حمیدی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس اسناد میں چار عورتوں کو یاد رکھا

marfat.com

اَرْبَعَ نِسْوَةٍ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ وَهُمَا رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ حَبِيْبَةَ۔

زینب بنت ابی سلمہ حبیبہ سے راویہ ہیں اور یہ دونوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہیں۔ ام حبیبہ، زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں اور یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا لیکن اس میں حبیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

## بَابُ ۳۸ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْمَارِقَةِ

## خارجی گروہ کی نشانی

۶۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصْفُ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ اِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُوْرِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہو گی جن کی عمریں کم ہوں گی، بے عقل ہوں گے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، احادیث رسول پیش کریں گے دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں، حضرت علی، ابو سعید اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر، کمان سے نکل جاتا ہے ان لوگوں سے حروری اور دیگر خوارج مراد ہیں۔

نوٹ:۔ خوارج کا ظہور ہر دور میں ہوا وہ مختلف ناموں سے ظاہر ہوئے اور تا قیامت ہوتے رہیں گے جس طرح مشکوٰۃ شریف صـ ۳۰۹ میں اسی مضمون کی حدیث ہے اور اس میں "لا یزالون یخرجون" (وہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے) کے الفاظ ہیں۔ اس دور کے خوارج کے بارے میں علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی، رد المحتار شرح در مختار میں فرماتے ہیں "جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب (نجدی) کے متبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر حملہ آور ہوئے کہ وہ حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان ہیں اور باقی تمام لوگ مشرک ہیں چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہل سنت کا قتل مباح قرار دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی (رد المحتار علی الدر المختار جلد ۳، صـ ۳۰۹) خوارج کی ایک علامت، مشکوٰۃ شریف میں سر منڈانا بھی بیان کی گئی ہے اس پر مشہور مورخ علامہ زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں "یہ علامت صراحتاً اس نجدی گروہ میں پائی جاتی ہے اور اس سے پہلے کے خارجیوں میں نہیں تھی (الفتوحات الاسلامیہ جلد ۲ صـ ۲۶۸)

marfat.com

مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا ہے "محمد بن عبدالوہاب نجدی، ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد سے ظاہر ہوا چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا (الشہاب الثاقب صـ۴۲)

## بَابٌ ۳۹ مَا جَاءَ فِي الْأَثَرَةِ

## کسی کو ناجائز ترجیح دینا

۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ایک انصاری نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) آپ نے فلاں شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا آپ نے فرمایا تم میرے بعد ناجائز ترجیح دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض (کوثر) پر مجھ سے ملاقات کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم ناجائز ترجیحات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں (ان حالات میں) کیا (کرنے کا) حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ان (حکام) کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے لیے اللہ تعالےٰ سے سوال کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ مَا أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

۶۸۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَأَيْنَا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے "بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو" یہ بھی ارشاد فرمایا "خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا "واللہ!

marfat.com

أَشْيَاءَ فَهِبْنَاهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ
غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا
غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ
لِوَاءُهُ عِنْدَ اسْتِهِ وَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ
أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ
مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا
وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ
كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا
وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى
كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ
سَرِيعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ
فَتِلْكَ
بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ
أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ
سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَيْءِ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ
الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئَ الْقَضَاءِ حَسَنَ
الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئَ الطَّلَبِ فَتِلْكَ
بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئَ الْقَضَاءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ
أَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ أَلَا وَ
شَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ
جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا رَأَيْتُمْ إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ
وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ
فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ
هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا
مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا
مَضَى مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ
الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ وَ
حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَرْيَمَ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن (حق کہنے سے) ڈر گئے آپ نے یہ بھی فرمایا "خبردار! ہر غدار کے لیے قیامت کے دن اس کی بے وفائی کی مقدار پرچم گاڑا ہوگا اور کوئی بے وفائی امام (حاکم) کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں، اس کا جھنڈا اس کی مقعد کے پاس گاڑا جائے گا" اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں سے یہ بھی تھا "سن لو! اولاد آدم، مختلف طبقات پر پیدا کی گئی۔ بعض مومن پیدا ہوئے، حالت ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے، حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے۔ جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے، مومنانہ زندگی گزاری اور حالت کفر پر رخصت ہوئے اور بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے جلدی ختم ہوتا ہے۔ تو یہ اس کا بدلہ ہے۔ سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اترتا ہے سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔ خبردار! بعض لوگوں کا لین دین اچھا ہے بعض مانگتے تو اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں۔ بعض، ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔ آگاہ رہو! بعض لوگ لینے اور دینے دونوں میں برے ہیں سن لو! جن کا لین دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا لین دین اچھا نہیں وہ برے لوگ ہیں سن لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے کیا تم نے اس کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھا پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہیئے"۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے (یا غروب ہو گیا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! دنیا کا باقیماندہ، گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں اتنا ہی ہے جتنا اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں مغیرہ بن شعبہ، ابوزید بن اخطب، حذیفہ اور ابومریم

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ۔

سے بھی روایات مذکور ہیں ان سب نے ذکر کیا کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔

ف:۔ حدیث مذکورہ بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالٰے نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ماکان ومایکون" جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا سب کا علم عطا فرمایا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتی کہ قیامت تک کے واقعات بالتفصیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے (مترجم)

## بَابُ ۴۱ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

## اہل شام کا ذکر

۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی بہتری نہ ہوگی میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا قیام قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا،

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں، علی بن مدینی نے فرمایا وہ محدثین کا گروہ ہوگا اس باب میں، عبداللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هَهُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ، مجھے کس جگہ کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اس طرف کا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۴۲ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

## امت کو تنبیہ

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَرِيرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَكُرْزِ ابْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَالصُّنَابِحِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے بعد کفار نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، واثلہ بن اسقع اور صنابحی رضی اللہ تعالٰے عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



marfat.com

## بَابُ ۴۳ مَا جَاءَ اَنَّهٗ تَكُوْنُ فِتْنَةُ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلٰى بَيْتِيْ وَبَسَطَ يَدَهٗ اِلَيَّ لِيَقْتُلَنِيْ قَالَ كُنْ كَابْنِ اٰدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَخَبَّابٍ وَابْنِ الْاَرَتِّ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ وَاقِدٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَخُرْشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَزَادَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

## ایک فتنہ کا ذکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ کے موقعہ پر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ بپا ہوگا جس میں بیٹھنے والے کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا، چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، کسی نے پوچھا بتایئے! اگر کوئی میرے گھر داخل ہو اور میری طرف قتل کی نیت سے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟، فرمایا تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا، اس باب میں، حضرت ابوہریرہ، خباب بن ارت، ابو بکرہ، ابن مسعود، ابو واقد، ابو موسیٰ اور خرشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض رواۃ نے یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کی اور اس اسناد میں ایک راوی کا اضافہ کیا۔ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

## بَابُ ۴۴ مَا جَاءَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَحَدُهُمْ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

## اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی مثل فتنہ بپا ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، (اس فتنہ میں) ایک شخص صبح کو مسلمان ہوگا شام کو کافر شام کو مومن ہوگا صبح کا فر ہوگا۔ لوگ دنیاوی عزو جاہ کی خاطر دین کا سودا کریں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے

marfat.com

الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

ایک رات رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کتنے ہی فتنے اترے اور کس قدر خزانے اتارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں کو جگائے بہت سی عورتیں دنیا میں لباس پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدُبٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي مُوسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایک فتنہ ظاہر ہو گا جو اندھیری رات کے ایک حصے کی طرح کا ہو گا اس میں صبح کے وقت ایک آدمی مسلمان ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور کوئی شام کو مومن ہو گا صبح کفر اختیار کرے گا۔ کئی لوگ دنیاوی عزت کی خاطر دین کو بیچ ڈالیں گے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جندب، نعمان بن بشیر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحْرِمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُمْسِي مُحْرِمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ۔

حضرت حسن اس حدیث کے ضمن میں فرمایا کرتے تھے۔ صبح کو ایک شخص مومن ہو گا شام کو کفر اختیار کرے گا اور شام کو مومن ہو گا جبکہ صبح کافر ہو جائے گا فرمایا صبح اپنے بھائی کے خون عزت اور مال کو حرام سمجھنے والا ہو گا اور شام کو حلال سمجھے گا۔ شام کو اپنے بھائی کے خون، عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہو گا اور صبح حلال سمجھے گا۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت علقمہ اپنے والد وائل بن حجر سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے سنا ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! بتائیے اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے ہمارے حقوق روک کر رکھیں اور اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔ تو ہم کیا کریں آپ نے جواباً فرمایا تم ان کی بات سنو اور ان کا حکم

marfat.com

وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## بَابُ ۴۵ مَا جَآءَ فِي الْهَرْجِ

۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَرَآئِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهٗ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ فَرَدَّهٗ اِلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

مانوان کی ذمہ داری ان پر اور تمہارے فرائض تمہارے ذمہ ہیں۔

## قتل

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "قتل"، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور خون ریزی میں عبادت کرنا ایسا (مقبول ومحبوب) ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے معلےٰ بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو تا قیامت اس سے نہیں اٹھائی جائے گی (یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم نہیں ہوگی) یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ ۴۶ مَا جَآءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَدِيْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِلٰى اَبِيْ فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ اَنَّ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنِ اتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهٗ

## لکڑی کی تلوار بنانا

عدیسہ بنت اُھبان بن صیفی غفاری فرماتی ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم، میرے والد کے پاس تشریف لائے اور انہیں اپنے ساتھ جنگ کی طرف نکلنے کا حکم فرمایا میرے والد نے جواب دیا بے شک میرے خلیل اور آپ کے چچازاد بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا کہ جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں (یعنی جنگ

marfat.com

فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتَ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ۔

نہ کروں، پس میں نے وہ بنائی ہے لہذا اگر آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ جاؤں" راوی فرماتی ہیں، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عبداللہ بن عُبید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ۔

حضرت ابو موسٰے رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا دورِ فتنہ میں تم اپنی تلواروں کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ دینا۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھ جانا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا (یعنی اس فتنہ میں حصہ نہ لینا) یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ثروان سے مراد، ابو قیس اودی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

## علاماتِ قیامت

۸۳- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا" قیامت کی نشانیوں سے ہے علم اٹھ جائیگا، (علماء ختم ہو جائیں گے) اور جہالت ظاہر ہو جائے گی۔ زنا عام ہو گا، شراب پی جائے گی، عورتیں زیادہ ہوں گی اور مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد کی نگرانی میں پچاس عورتیں ہونگی اس باب میں ابو موسٰی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا

حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی آپ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے

وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

مقابلے میں برا ہوگا یہاں تک، کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زمین میں "اللہ اللہ" کہا جاتا ہے قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی لِلْخَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ۔

خالد بن حارث نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف روایت بیان کی اور یہ پہلی حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

۸۷۔ **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو ح وَثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْجَلِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُکَعَ بْنَ لُکَعٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سے زیادہ سعادت مند شخص کمینہ ابن کمینہ ہوگا۔
یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے عمر بن ابی عمر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

---

۸۸۔ **حَدَّثَنَا** وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَفِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَیَجِیْءُ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ وَیَجِیْءُ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَتَلْتُ وَیَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَطَعَتْ رَحِمِیْ ثُمَّ یَدَعُوْنَهٗ فَلَا یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زمین اپنے جگر کے خزانے، سونے اور چاندی کے کی طرح اُگلے گی آپ نے فرمایا" چور آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا، قاطع رحم آئے گا اور کہے گا اس کے باعث میں نے (اقارب سے) قطع تعلق کیا پھر وہ (سب) اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

marfat.com

## بَابٌ ۴۸ ۔

۸۹ ۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ اَبُوْ فُضَالَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِ ابْنِ فُضَالَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ ۔

۹۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ رُمَيْحٍ الْجُذَامِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَّ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ

## سامان ہلاکت

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کریم سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت پندرہ (بری) باتوں کو اپنائے گی تو وہ مصائب میں گھر جائے گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائیگی امانت، مال غنیمت شمار ہونے لگے گی۔ آدمی اپنی بیوی کی بات مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا دوستوں سے بھلائی اور باپ سے برا سلوک کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے انسان کی شرارت کے خوف سے اس کی عزت کی جائے گی۔ شراب پی جائے گی، ریشم پہنا جائے گا۔ گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا سامان (گھروں میں) رکھا جائے گا بعد والے افراد امت، پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ اس وقت لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔ نیز یحییٰ بن سعید انصاری سے فرج بن فضالہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں، فرج بن فضالہ کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا اور اُسے حفظ کے اعتبار ضعیف قرار دیا۔ ان سے وکیع اور کئی دوسرے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائے گا امانت مال غنیمت بن جائے گی، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا، علم کا حصول غیر دین کے لیے ہوگا، انسان اپنی بیوی کا مطیع اور ماں کا نافرمان ہو جائے گا دوست کو قریب اور باپ کو دور رکھے گا، مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی قبیلے کی سرداری فاسقوں کے ہاتھ میں آجائے گی ذلیل شخص قوم کا رہبر بن جائے گا۔ اور کسی شخص کو اس کی شر سے ڈرتے ہوئے قابل تعظیم سمجھا

marfat.com

مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

جائے گا گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہو گا شراب پی جائے گی اور پچھلے، پہلوں پر لعن طعن کریں گے اسوقت سرخ ہوا، زلزلے زمین میں دھنسنے چہروں کے بدلنے، پتھروں کی بارش اور کئی دوسری نشانیوں کا انتظار کرنا جس طرح ہار کا پرانا دھاگہ ٹوٹنے کی وجہ سے موتی، سلسلہ وار جھڑ پڑیں۔ اس باب میں حضرت علی سے بھی حدیث مروی ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں،

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذٰلِكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اس امت میں خسف، مسخ اور قذف ہو گا ایک مسلمان شخص نے عرض کیا" یارسول اللہ! وہ کب ہو گا آپ نے فرمایا جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان ظاہر ہو گا اور شراب پی جائے گی یہ حدیث غریب ہے اور اسے اعمش نے بواسطہ عبد الرحمٰن بن سابط، حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

## بَابُ ۴۹ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

## قربِ قیامت

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْاَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ شَدَّادٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

مستورد بن شداد فہری سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں، قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا ہوں مجھے قیامت سے صرف اس قدر سبقت حاصل ہے جس قدر اس انگلی یعنی درمیانی انگلی کو انگشت شہادت پر حاصل ہے۔
یہ حدیث، مستورد بن شداد کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

marfat.com

۹۳- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْدَاؤُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضْلُ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (متصل) بھیجے گئے ہیں ابوداؤد راوی نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۵۰ مَا جَآءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ

## ترک قوم سے جنگ

۹۴- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَمُعَاوِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس قوم سے لڑو جن کی جوتیاں بالوں کی بنی ہوں گی اور اسی طرح قیامت قائم نہ ہوگی تاآنکہ تم ایسی قوم سے لڑو جن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، بریدہ، ابوسعید، عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۵۱ مَا جَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ

## کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا

۹۵- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۵۲ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

## قیامؔ قیامت سے قبل، حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی

۹۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ

سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

marfat.com

مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب قیامت سے پہلے حضر موت یا حضر موت کے دریا سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم (ملک) شام کو لازم پکڑنا وہاں چلے جانا، اس باب میں حضرت حذیفہ بن اسید، انس، ابو ہریرہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابُ ۵۳ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

## جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

۹۷ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ كَذَّابُونَ دَجَّالُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تک تیس کذاب دجال (پیدا) نہ ہولیں قیامت قائم نہ ہوگی۔ ہر ایک کا دعوے ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے، بت پرستی ہوگی اور امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے سن لو! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ ۵۴ مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ

## بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور خون بہانے والا شخص ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ

marfat.com

نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيْكٌ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ وَاِسْرَائِيْلُ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُصْمَةَ وَيُقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفَ قَتِيْلٍ۔

عنہما سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمٰن بن واقد نے شریک سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے عبداللہ بن عصم کہا اور اسرائیل نے عبداللہ بن عصمہ کہا۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابو عبید ہے۔ اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے ہشام بن حسان نے کہا شمار کرو حجاج نے کتنے انسانوں کو قتل کیا تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی۔

## بَابٌ ۵۵ مَا جَآءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

## تیسری صدی

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلُوْهَا هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَلِيَّ بْنَ مُدْرِكٍ۔

ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا" میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر وہ جو ان سے متصل ہیں۔ پھر ان کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو موٹا ہونا پسند کریں گے۔ بن بلائے گواہی دیں گے۔ اسی طرح یہ حدیث محمد بن فضیل نے اعمش اور علی بن مدرک کے واسطہ سے ہلال بن یساف سے روایت کی ہے۔ کئی حفاظ نے اس حدیث کو اعمش کے واسطہ سے ہلال بن یساف سے روایت کیا اور اس میں علی بن مدرک کا ذکر نہیں ہے۔

---

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ نَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدِيْ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

عمران بن حصین نے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور یہ میرے (امام ترمذی کے) نزدیک، محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ عمران بن حصین کے واسطے سے یہ حدیث کئی طریقوں کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی



marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۰۲- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْھِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ وَلَا اَعْلَمُ اَذَکَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ یَنْشَؤُ اَقْوَامٌ یَشْھَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْھَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَفْشُوْ فِیْھِمُ السِّمَنُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

گئی ہے۔

عمران بن حصین سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرے زمانۂ بعثت کے لوگ بہتر ہیں۔ پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کیا تیسرے زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں) آپ نے فرمایا) پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۵۶ مَا جَآءَ فِی الْخُلَفَآءِ۔

## خلفاء کا بیان

۱۰۳- حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا قَالَ ثُمَّ تَکَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ اَفْھَمْہُ فَسَاَلْتُ الَّذِیْ یَلِیْنِیْ فَقَالَ قَالَ کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میری سمجھ میں نہ آسکا میں نے اپنے ہم نشین سے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے فرمایا ہے تمام کے تمام قریش سے ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر بن سمرہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

۱۰۴- حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ یُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ اسی حدیث کے مثل حدیث مروی ہے اور یہ حدیث ابوبکر بن موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۰۵- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا حُمَیْدُ بْنُ مِھْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ زِیَادِ ابْنِ کُسَیْبٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرَۃَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَھُوَ یَخْطُبُ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْبِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرَۃَ اسْکُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں میں، ابوبکرہ کے ہمراہ ابن عامر کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ خطبہ دے رہا اس نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ابوبلال نے کہا" ہمارے امیر کی طرف دیکھو اس نے فاسقوں جیسے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ ابوبکرہ نے کہا خاموش رہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

سے سُنا جو شخص زمین میں اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی توہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو توہین کا بدلہ دیتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابٌ ۵۷ مَا جَآءَ فِي الْخِلَافَةِ

## خلافت کا بیان

۱۰۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ ثَنِيْ سَفِيْنَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِيْ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ اَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَآءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِّنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا لَمْ يَعْهَدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُمْهَانَ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ۔

سعید بن جمہان حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں، خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ پھر مجھے حضرت سفینہ نے کہا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت کو شمار کر پھر کہا حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی خلافت پھر کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کر و پس ہم نے اس مدت کو تیس سال پایا سعید کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ بنی امیہ کا خیال ہے کہ ان میں خلافت ہے تو حضرت سفینہ نے کہا زرقاء کی اولاد جھوٹ کہتی ہے بلکہ وہ برے قسم کے بادشاہ ہیں۔

اس باب میں حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ان دونوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کے بارے میں کوئی تصریح نہیں فرمائی یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید بن جمہان سے کئی راویوں نے بیان کیا اور ہم اسے صرف سعید بن جمہان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاِنْ لَمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اگر آپ کسی کو خلیفہ نامزد فرمائیں (تو کیا ہی اچھا ہے) آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو درست ہے کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد فرمایا اور اگر خلیفہ نہ بناؤں تو یہ بھی صحیح ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو جانشین نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عمر سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔

## بَابٌ ۵۸ مَا جَآءَ اَنَّ الْخُلَفَآءَ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

## تاقیامت، خلفاء، قریش سے ہوں گے

marfat.com

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُزَيْلِ يَقُوْلُ كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَّبِيْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَّتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ فِيْ جَهْوَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قُرَيْشٌ وَلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حبیب بن زبیر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی ہزیل کو کہتے ہوئے سنا، قبیلہ ربیعہ کے کچھ لوگ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے کہا یا تو قریش (فسق و فجور سے) باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ، حکومت ان کے غیر، جمہور عرب کے سپرد کر دے، حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت تک خیر و شر میں قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔

اس باب میں حضرت عمر، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن نہیں جائیں گے (قیامت قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک آدمی برسر اقتدار آئے گا جس کو جہجاہ کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نوٹ:۔ خلافت قریش کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف "ام المعیش فی الائمۃ من قریش" مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

## بَابُ ۵۹ مَا جَاءَ فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ

## گمراہ کن ائمہ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي السَّمَّاءِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِيْ أَئِمَّةً مُّضِلِّيْنَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا ڈر ہے حضرت ثوبان فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا "میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر اور غالب رہے گی ان کو چھوڑنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۰ مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

## امام مہدی کا ذکر

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

marfat.com

نَا اَبِیْ نَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا، بادشاہ نہ بن جائے۔ اس باب میں حضرت علی، ابو سعید، ام سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ قَالَ عَاصِمٌ وَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَلِیَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (ہی) روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے اہل بیت سے ایک شخص جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا حکمران ہوگا، عاصم، ابو صالح کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اگر دنیا میں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دیگا یہاں تک کہ امام مہدی حکمران ہو جائیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدًا الْعَمِّیَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الصِّدِّیْقِ النَّاجِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَشِیْنَا اَنْ یَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَیْدٌ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِیْنَ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْهِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَهٗ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو الصِّدِّیْقِ النَّاجِیُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَیُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَیْسٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں حضور علیہ السلام کے بعد نئی باتیں نہ پیدا ہو جائیں (اس لیے) ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں آپ نے فرمایا "میری امت میں ایک مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو (زید عمی کو شک ہے) زندہ رہے گا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس تعداد سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا "سال" مراد ہیں" پھر آپ نے فرمایا "ان کی طرف ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی! مجھے عطا کیجئے مجھے عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا "پس امام مہدی اس کے دامن کو اتنا بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بواسطہ ابو سعید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔ ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا گیا ہے۔

## بَابُ ۶۱ مَا جَاءَ فِیْ نُزُوْلِ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ

## عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيُكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

میں میری جان ہے عنقریب تم میں (حضرت عیسیٰ) ابن مریم علیہ السلام اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کردیں گے اور (اس وقت) مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۲ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ

## دجّال

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهٗ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (آپ فرماتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ نے اس کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا شاید اسے میرے دیکھنے والوں اور میری کلام سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس کی مثل یعنی آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مغفل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اس کو خالد حذاء کی حدیث سے جانتے ہیں ابو عبیدہ بن جراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ وَلَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف کی (جس کے وہ لائق ہے) پھر دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہارے سامنے اس کے بارے میں ایک ایسی بات کہوں گا جو اس سے پہلے کسی نبی نے

marfat.com

بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةً تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ وَ اَنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اپنی قوم سے نہیں فرمائی۔ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالےٰ اس عیب سے پاک ہے۔ عمر بن ثابت انصاری کہتے ہیں مجھے بعض صحابہ کرام نے یہ خبر دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن لوگوں کو ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا۔ اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا اُسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو اچھا نہیں سمجھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کرام صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سے یہودی لڑیں گے پس تم ان پر مسلط ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر پکاریں گے" اے مسلمان! یہ ہے یہودی جو میرے پیچھے (چھپا ہوا) ہے اسے قتل کر یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابٌ ۶۳ مَا جَاءَ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

## دجال کہاں سے نکلے گا

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ وَلَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي التَّيَّاحِ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ہم سے بیان فرمایا کہ دجال سرزمین مشرق سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کو عبد اللہ بن شوذب نے بھی ابو التیاح سے روایت کیا اور یہ ابو التیاح کی حدیث سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

## بَابٌ ۶۴ مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

## خروج دجال کی علامات

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج

marfat.com

بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ اَبِي بَحْرِيَّةَ صَاحِبِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ اَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ مَحْمُودٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطُنْطِينِيَّةُ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ تُفْتَحُ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَالْقُسْطُنْطِينِيَّةُ قَدْ فُتِحَتْ فِي زَمَانِ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## بَابُ ۶۵ مَا جَآءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ دَخَلَ حَدِيثُ اَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْاٰخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا اِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ لِي عَلَيْكُمْ اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا

دجال سات مہینوں میں ہوگا۔
اس باب میں مصعب بن جثامہ، عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

---

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قسطنطنیہ قیام قیامت کے ساتھ فتح ہوگا۔ محمود نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ، بعض صحابہ کرام کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

---

## دجال کا فتنہ

نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "ایک صبح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کا ذکر فرمایا اس کا ہلکا پن اور (امور غیر عادیہ کے اظہار کی وجہ سے) بلندی (دونوں) کو بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ کے پاس ہے۔ اس کے بعد ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کی بارگاہ) سے واپس لوٹے اور پھر دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں سے اثر خوف جان کر فرمایا "تمہیں کیا ہوا؟" راوی فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر فرمایا اس کی پستی و بلندی دونوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا۔ آپ نے فرمایا "دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کروں گا اور اگر میرے وصال کے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کر کے اسے

marfat.com

فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطُ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ شَبِيهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ اثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِي كَالسَّنَةِ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ اقْدُرُوا لَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُكَذِّبُونَهُ وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ فَيُصْبِحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَمَدِّهِ خَوَاصِرَ وَأَدَرِّهِ ضُرُوعًا ثُمَّ يَأْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَتَتْبَعُهُ كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ يَعْنِي أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ وَرِيحُ نَفَسِهِ

شکست دے گا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ دجال، جوان ہوگا، گھنگریالے بالوں اور کھڑی آنکھوں والا ہوگا۔ عبدعزیٰ بن قطن کا ہم شکل ہوگا تم میں سے جو شخص اسے دیکھے سورہ کہف کے ابتدائی آیات پڑھے" پھر آپ نے فرمایا" شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلائیگا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو ہم نے عرض کیا" یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہریگا؟ آپ نے فرمایا" چالیس دن، ایک دن سال کی مثل ہوگا ایک دن مہینے کے برابر ایک دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہونگے"۔ ہم نے عرض کیا" یارسول اللہ! بتلائیے، وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟" آپ نے فرمایا" نہیں بلکہ (اوقات کا) اندازہ لگا لینا" ہم نے عرض کیا" یارسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟" آپ نے فرمایا" ان بادلوں کی طرح جن کو ہوا ہنکا کر لے جائے پھر وہ ایک قوم کے پاس آئیگا انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی بات کو رد کر دیں گے وہ ان سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔ پھر وہ ایک اور قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دیگا وہ قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کرینگے تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دیگا وہ بارش برسائے گا۔ زمین کو درخت اگانے کا حکم دیگا وہ درخت اگائے گی، شام کو ان کے جانور (چراگاہوں سے) اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے، کولہے چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہونگے۔ پھر وہ ویران جگہ آکر کہے گا "اپنے خزانے نکال دے"، جب واپس لوٹے گا تو خزانے اس کے پیچھے، شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح (کثرت کے ساتھ) چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے جوان کو بلا کر تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیگا۔ پھر اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دیگا۔ وہ انہی باتوں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہلکے زرد رنگ کا جوڑا پہنے جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے جب آپ سر نیچا کریں گے قطرے ٹپکتے ہوں گے۔ اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے

marfat.com

مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ كَذَا إِذْ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُعْجِمُ اللّٰهُ إِلَيْهِ اَنْ حَرِّزْ عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ فَإِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلٰى جَبَلِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُخَمَّرًا دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضَعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَآؤُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى إِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ

ہوں گے۔ آپ نے فرمایا جس کافر تک آپ کے سانس کی بو پہنچے گی مرجائیگا۔ اور آپ کے سانس کی بو حدِ نگاہ تک پہنچتی ہوگی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لُد کے دروازے پر پائینگے اور قتل کر دیں گے (لُد) شام کا ایک گاؤں یا پہاڑ) اسی حالت میں آپ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے"۔ فرمایا "پھر اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاکر جمع کر دیں۔ کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں"۔ آپ نے فرمایا "اور اللہ تعالیٰ، یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد خداوندی کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے" فرمایا "ان کے پہلے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر جب آخری لوگ گزریں گے کہیں گے شاید یہاں کبھی پانی ہوا ہوگا پھر وہ چل پڑیں گے یہاں تک کہ وہ بیت المقدس کے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر لیا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ چنانچہ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود (سرخ) واپس بھیج دیگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک (بھوک کی وجہ سے) گائے کا سر تمہارے آج کے سو دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے رفقاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دیگا یہاں تک کہ وہ سب یکدم مرجائیں گے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے اتریں گے تو ان کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے۔ پھر آپ اور آپ کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے اونٹوں کی مثل پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کے غار میں پہنچا دیں گے۔ مسلمان ان کے تیر و ترکش سات سال تک جلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشہ کی طرح صاف

marfat.com

الْفَيْءَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَاَنَّ الْقَبِيْلَةَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاَنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَبَقِيَ سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدِ بْنِ جَابِرٍ۔

کر دے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا" اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا" چنانچہ اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی۔ دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت بھر کو کفایت کریگا۔ ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ سے سیر ہو جائیگا، اور ایک بکری کا دودھ ایک چھوٹے قبیلہ کیلئے کافی ہوگا اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کرلے گی باقی رہنے والے عورتوں سے گدھوں کی طرح بے پردہ ہم بستر ہوں گے، انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن زید بن جابر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## بَابُ ٦٦ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الدَّجَّالِ

## دجال کا حلیہ

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفُلْتَانِ بْنِ عَاصِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا" سن لو! تمہارا رب کانا ہونے کے عیب سے پاک ہے اور سن لو! وہ (دجال) کانا ہوگا اس کی دائیں آنکھ پانی میں تیرتے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

اس باب میں حضرت سعد، حذیفہ، ابوہریرہ، اسماء، جابر بن عبداللہ، ابوبکرہ، عائشہ، انس، ابن عباس اور فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابُ ٦٧ مَا جَاءَ فِيْ اَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

## دجال، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوسکے گا

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلَآئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَمُحْجَنٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا پس نہ تو طاعون، مدینہ طیبہ میں آسکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ انشاء اللہ۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، فاطمہ بنت قیس، محجن، اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے

marfat.com

جُنْدُبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَآءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ يَاْتِي الْمَسِيْحُ اِذَا جَآءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَآئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يُهْلَكُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان، یمنی ہے اور کفر مشرقی ہے۔ بکریوں والوں کے لیے سکون و اطمینان ہے فخر اور ریا، ان لوگوں میں ہے جو کھیتوں میں زور زور سے چلاتے اور گھوڑے رکھتے اور خیموں میں رہتے ہیں دجال مسیح آئے گا اور جب وہ احد پہاڑ کے پیچھے آئے گا، فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہاں ہی ہلاک ہو گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۸ مَا جَآءَ فِيْ قَتْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو قتل کریں گے

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ قَرِيْبًا فِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَنَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے" میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس باب میں عمران بن حصین، نافع بن عتبہ، ابو برزہ، حذیفہ بن اسید، ابوہریرہ، کیسان، عثمان بن ابی عاص، جابر، ابوامامہ، ابن مسعود، عبداللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب، نواس بن سمعان، عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۹۔

## کاناکذّاب

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ سن لو! بیشک وہ کانا ہے اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے

marfat.com

اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَحِبَنِيْ ابْنُ صَيَّادٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَاِمَّا مُعْتَمِرًا بْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ اَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهٖ اقْشَعَرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهٗ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقِدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِيْ بِلَبَنٍ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِشْرَبْ فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهٖ شَيْئًا لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمُ صَائِفٍ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ فِيْهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوْثِقَهٗ اِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اَخْتَنِقَ لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ لِيْ وَفِيَّ اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثِيْ فَلَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهٗ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَحْيِيْ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ فَلَعَلَّهٗ مَكْذُوْبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ وَالِدَهٗ وَاَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ

اس دجال، کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## ابن صیاد کا ذکر

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "حج یا عمرہ میں، ابن صیاد میرا ہم مجلس ہوا۔ جب لوگ چلے گئے اور ہم دونوں رہ گئے تو میں اس کے ساتھ تنہا رہ کر ڈرا اور مجھے اس سے ان باتوں کے سبب وحشت ہوئی جو لوگ اس کے بارے میں کہتے تھے۔ جب میں اترا تو میں نے کہا اپنا سامان اس درخت کے پاس رکھ دے۔ ابوسعید کہتے ہیں اس نے ایک بکری دیکھی تو پیالہ لے کر اس کی طرف چل دیا اس کا دودھ دوھ کر میرے پاس لایا اور کہنے لگا "اے ابوسعید! اسے پیو" لیکن میں نے اس کے بارے میں مشہور باتوں کے سبب اس کے ہاتھ سے دودھ پینا پسند نہ کیا اور کہا آج گرم دن ہے اور میں دودھ (پینا) پسند نہیں کرتا وہ کہنے لگا "اے ابوسعید! میں چاہتا ہوں کہ ایک رسی لے کر اسے درخت سے باندھوں پھر اسے اپنے گلے میں پھانسی لگا کر مر جاؤں ان باتوں کے باعث جو میرے بارے میں لوگ کہتے ہیں۔ لوگوں پر تو میرا معاملہ پوشیدہ رہ گیا لیکن اے گروہ انصار! تم پر تو پوشیدہ نہیں۔ کیوں کہ تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زیادہ جانتے ہو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ (دجال) کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ وہ لاولد ہوگا جبکہ میں نے اپنے پیچھے مدینہ طیبہ میں ایک لڑکا چھوڑا ہے کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا کیا میں اہل مدینہ سے نہیں ہوں؟ اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ مکرمہ جا رہا ہوں۔ (ابو سعید فرماتے ہیں) اللہ کی قسم وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا شاید اس کے بارے میں جھوٹی باتیں مشہور ہیں۔ پھر اس نے کہا اے ابوسعید! اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں سچی خبر بتاؤں گا اور واللہ! میں اسے جانتا ہوں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں اور یہ کہ اس وقت کہاں ہے؟ میں نے کہا تجھ پر ساسے دن کی

سَائِرَ الْيَوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَّخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّا يَكُ حَقًّا فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ

ہلاکت ہو (یعنی تو نے اتنی باتوں کے بعد پھر معاملہ مشتبہ کر دیا) یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چند صحابہ کرام، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے، اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمایا "کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے" اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں"۔ آپ نے فرمایا "میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "تیرے پاس کیا آتا ہے"، ابن صیاد نے کہا "ایک سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتے ہیں"، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے اور آپ نے دل میں "یوم یاتی السماء بدخان مبین الایہ"، سوچ رکھی ابن صیاد نے کہا وہ بات "دُخ"، ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پست ہو اپنی حد سے آگے نہ بڑھے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دوں"، حضور نے فرمایا اگر یہ حق ہے تو تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے اور اگر نہیں تو اس کے قتل میں تیرے لیے بھلائی نہیں عبدالرزاق کہتے ہیں اس سے مراد دجال ہے (یعنی اگر یہ واقعی دجال ہے)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مدینہ شریف کے ایک راستہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صائد سے ہوئی آپ نے اسے روک لیا وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر پہ بالوں کی چوٹی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ نے فرمایا "کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟" اس نے کہا

marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّكَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا فَوْقَ الْمَآءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقًا وَكَاذِبَیْنِ اَوْ صَادِقَیْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَیْهِ فَدَعَاهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْجُمَحِیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَاُمُّهُ ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ یُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَفْتَرُ شَیْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَاُمُّهُ اِمْرَاَةٌ فِرْضَاخِیَّةٌ طَوِیْلَةُ الثَّدْیَیْنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِیَهُوْدِ فِی الْیَهُوْدِ بِالْمَدِیْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِمَا قُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَفْتَرُ شَیْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا

کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا" پھر آپ نے پوچھا" تو کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا" میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں" آپ نے فرمایا" دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے پھر پوچھا اور کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا" ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے اور ایک جھوٹا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا" پھر آپ اس سے الگ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت عمر، حسن بن علی ابن عمر، ابوذر، ابن مسعود، جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دجال کے ماں باپ تیس سال رہیں گے اور ان کی کوئی اولاد نہیں ہو گی پھر ان کے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہو گا جو سب سے زیادہ نقصان دہ اور سب سے کم نفع بخش ہو گا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی دل نہیں سوئے گا۔ پھر حضور علیہ السلام نے اس کے والدین کا حلیہ بتایا آپ نے فرمایا" اس کا باپ طویل القامت اور چھریرے بدن والا ہو گا ناک، پرندے کی چونچ کی طرح ہو گی۔ اور اس کی ماں موٹے بدن اور لمبے پستانوں والی ہو گی۔ ابوبکرہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا کہ یہود مدینہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے چنانچہ میں اور حضرت زبیر بن عوام وہاں چلے گئے یہاں تک کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے حلیے کے مطابق ہیں۔ ہم نے پوچھا "کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟" انہوں نے کہا" تیس سال تک ہمارے ہاں اولاد نہیں ہوئی پھر ہمارے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوا جس سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں اور وہ سب سے کم نفع بخش ہے۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا راوی فرماتے ہیں پھر ہم ان کے پاس سے چلے گئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا ایک روئیں دار چادر میں (لپٹا ہوا) دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑبڑا رہا ہے۔ اتنے میں اس نے

marfat.com

قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا "تم نے کیا کہا" ہم نے کہا "تو نے ہماری بات کو سنا ہے؟" کہنے لگا ہاں سنا ہے میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے حماد بن سلمہ کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

## بَابٌ

## پہلی صدی کے لوگ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سانس لینے والا نفس اس وقت زمین پر نہیں جس پر سو سال گزریں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوسعید اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات طیبہ کے آخری ایام میں ایک رات عشاء کی نماز ہمیں پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر فرمایا "کیا تم جانتے ہو کہ اس وقت جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سو سال ختم ہونے پر ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث کے متعلق بات کرنے میں غلط فہمی کا شکار ہو گئے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ آج جو لوگ زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا یعنی صدی ختم ہو جائے گی۔

## بَابٌ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

## ہوا کو گالی دینے کی ممانعت

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہوا کو گالی نہ دو اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کہو اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے، کی بھلائی اور جس بات کا اسے حکم دیا گیا ہے، کی بھلائی چاہتے ہیں۔ اور اس کی شر اس کے اندر جو کچھ ہے یا جس کا

marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اسے حکم دیا گیا ہے، کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابو ہریرہ، عثمان بن ابو عاص، انس، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۷۳

## دجال کا ایک واقعہ

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِيْ جَزِيْرَةٍ مِّنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرُهَا فَقَالُوْا مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَاَخْبِرِيْنَا قَالَتْ لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنْ ائْتُوْا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوَثَّقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زَغَرَ قُلْنَا مِلْءُ مَا تَدَفَّقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مِلْءُ مَا تَدَفَّقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِيْ بَيْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اُطْعِمُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَنَزَا نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهٗ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ وَطَيْبَةُ الْمَدِيْنَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو مسکرائے اور فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی اور میں نے پسند کیا کہ وہ تم سے بیان کروں (واقعہ یہ ہے کہ) کچھ فلسطینی دریا میں کشتی پر سوار ہوئے طوفان اور کشتی نے انہیں ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا انہوں نے پوچھا تو کیا ہے؟ اس نے کہا میں "جساسہ" ہوں (ایک جانور کا نام) کہنے لگے ہمیں اپنی خبر بتا اس نے کہا میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی کچھ پوچھوں گی، لیکن بستی کے اس کنارے پر جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دیگا اور کچھ پوچھے گا۔ وہ کہتے ہیں ہم بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس نے کہا "مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ" ہم نے کہا "بھرا ہوا ہے جوش مارتا ہے" پھر کہا "بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ" وہ کہتے ہیں "ہم نے کہا" وہ بھی بھرا ہوا جوش مار رہا ہے پھر اس نے پوچھا بیسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے" ہم نے کہا "ہاں"، کہنے لگا "بتاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی" ہم نے کہا "ہاں"، پوچھا "اس کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟ ہم نے کہا تیزی سے اس کی طرف جا رہے ہیں (یعنی اسلام قبول کر رہے ہیں) راوی کہتے ہیں پھر اتنا اچھلا کہ قریب تھا زنجیروں سے نکل جائے۔ ہم نے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا میں دجال ہوں اور دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ شریف ہے، یہ حدیث شریف قتادہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی راویوں نے اسے بواسطہ شعبی، فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔



marfat.com

## باب ۷۴

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

## باب ۷۵

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصَرْتُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## باب ۷۶

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتٰى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ

## طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مومن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں"، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا "کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟" آپ نے فرمایا "اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے سے باعث یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## مسلمان کی مدد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم"، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا "اسے ظلم سے روک یہی تیری طرف سے اس کی مدد ہے"۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## غفلت اور فتنہ سے بچاؤ

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو جنگل میں رہا اس نے ظلم کیا۔ جو شکار کے پیچھے چلا غافل ہوا۔ اور جو بادشاہ کے دروازے پر گیا فتنہ میں مبتلا ہوا۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری مدد کی جائے گی، تمہیں مال غنیمت حاصل ہوگا اور تمہارے لیے ممالک فتح ہوں گے لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور جو

marfat.com

يَكْذِبُ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کریگا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ

## عظیم فتنہ

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ وَحَمَّادٍ سَمِعُوْا اَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْوَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کون ہے جسے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہو۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا "مجھے یاد ہے"، پھر (بتاتے ہوئے) کہا آدمی کا فتنہ اس کے اہل، مال، اولاد اور پڑوسی میں ہے اور اس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا ہے" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا" میں نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ اس فتنہ کے بارے میں (پوچھا ہے) جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوگا" حذیفہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا حضرت حذیفہ نے عرض کیا" بلکہ توڑا جائیگا" حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو وہ قیامت تک بند نہیں کیا جائیگا۔ ابووائل حماد کی حدیث میں فرماتے ہیں میں نے مسروق سے کہا حذیفہ سے اس دروازے کے بارے میں پوچھو انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر کا وجود ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابٌ

## دین پر استقامت

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ

کہ ہمارے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم نو تھے، پانچ ایک اور چار ایک یعنی ایک گروہ عربوں کا اور دوسرے عجمی۔ آپ نے فرمایا سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ میرے بعد امراء ہوں گے پس جو ان کے پاس گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ظلم میں ان کی مدد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ گیا، ظلم میں ان کی مدد نہ کی اور جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کی وہ میرا اور میں اس کا اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

marfat.com

عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ بِكِذْبِهِ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا
مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ
غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا
الْوَجْهِ قَالَ هَارُوْنُ وَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرٍ
الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هٰرُوْنُ وَثَنِيْ مُحَمَّدٌ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ عَنْ
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ
حَدِيْثِ مِسْعَرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ اِبْنُ
ابْنَةِ السُّدِّيِّ الْكُوْفِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى
دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ
وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

## باب ۷۹

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ
مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ
شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ
وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ هٰذَا
حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

## باب ۸۰

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے مسعر کی حدیث سے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ عاصم عدوی کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے ابراہیم کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسعر کی حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

---

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ دین پر صبر کرنے والا آگ کی چنگاری پکڑنے والے کی مثل ہو گا۔

یہ حدیث روایت سے غریب ہے۔ شیخ بصری عمر بن شاکر سے کئی اہل نے روایت کیا ہے۔

## اچھا اور برا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے برے سے بہتر کی خبر دوں؟ راوی کہتے ہیں وہ خاموش ہو گئے آپ نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہمیں برے سے بھلے کی خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید اور اس کی شر سے امن ہو۔ اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو بھلائی کی امید ہو اور نہ ہی ان کی شر سے لوگ محفوظ ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## شریر لوگوں کی حکومت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میری امت

marfat.com

نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمِطْيَطَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسٍ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ۔

متکبر کی چال اختیار کرے گی اور ایران اور روم کے بادشاہوں کے بیٹے ان کی خدمت کریں گے۔ تو اس وقت (امت کے) شریر لوگ اچھے لوگوں پر مسلط کئے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے ابومعاویہ نے اسے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کیا ہے

---

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَا يُعْرَفُ لِحَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَصْلٌ اِنَّمَا الْمَعْرُوْفُ حَدِيْثُ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

محمد بن اسماعیل واسطی مختلف واسطوں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث اسی کے ہم معنی ذکر کرتے ہیں یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر کے واسطہ سے ابومعاویہ کی حدیث کی کوئی اصل معروف نہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ کی روایت معروف ہے اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے اور اس میں عبداللہ بن عمر سے عبداللہ بن دینار کے واسطہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا اِبْنَتَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث کی وجہ سے بچا لیا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ جب کسریٰ مر گیا تو آپ نے پوچھا "لوگوں نے کس کو اس کا جانشین بنایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا "اس کی بیٹی کو"، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے ہاتھ میں اقتدار دینے والی قوم ہرگز کامیاب نہ ہوگی ابوبکرہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ تشریف لائیں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَامِرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَخِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے حاکموں کے بارے میں خبر دوں۔ اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے۔ تم ان کے لیے دعا کرو گے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے۔ اور تمہارے

marfat.com

يَدْعُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تَبْغُضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدٌ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْقَرُ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ اُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ وَصَالِحٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ غَرَائِبُ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ

## باب ۸۲

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزَجَانِيُّ نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ

برے حاکم وہ ہوں گے جن سے تمہیں بغض ہوگا اور وہ تم سے بغض رکھیں گے۔ تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں گے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو محمد بن حمید کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں، محمد کو حفظ کے بارے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا عنقریب تم پر ایسے بادشاہ مسلط ہوں گے جن سے تم نیکی بھی دیکھو گے اور برائی بھی۔ پس جس نے ان کی برائی کو برا کہا وہ عہدہ برا ہوا اور جس نے برا سمجھا وہ بھی سلامت رہا لیکن جو ان پر راضی ہوا اور ان کی اتباع کی وہ ہلاک ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا "نہیں" جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے حاکم اچھے لوگ ہوں، تمہارے مالدار سخی لوگ اور تمہارے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حاکم، شریر لوگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں اس وقت زمین کا بطن تمہارے لیے اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے (یعنی مرجانا) یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں۔ صالح کی احادیث غریب ہیں اور ان میں کوئی بھی اس کی اتباع نہیں کرتا اور وہ نیک آدمی ہے۔

## عمل کا مشکل دور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی اس کام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کے کرنے کا حکم ہے، تو ہلاک ہوا پھر وہ زمانہ آئے گا کہ اگر کوئی حکم کئے

marfat.com

تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا هٰذَا حَدِيثٌ قَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ۔

گئے کام دسواں حصہ بھی ادا کرے گا نجات پائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے ہیں جو سفیان بن عیینہ سے روایت کی گئی ہے اس باب میں حضرت ابوذر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پہ کھڑے ہوئے اور فرمایا ادھر فتنوں کی زمین ہے اور ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے یا فرمایا سورج کا سینگ نکلتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

ف: بخاری کی ایک روایت کے مطابق سرزمین نجد کو شیطان کا سینگ نکلنے کی جگہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ دور حاضر کے حالات نے بتا دیا کہ آپ کا ارشاد حرف بحرف صحیح ہوا اور یہ سرزمین فتنوں کا مرکز بنی (مترجم)

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ نُبَيْحَةَ بْنِ وُهَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتُ سُودٍ فَلَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ تُنْصَبُ بِإِيلِيَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراسان سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہونگے کوئی چیز ان کو واپس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیا (یعنی بیت المقدس) میں گاڑے جائیں گے۔

---

# أَبْوَابُ الرُّؤْيَا

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوابِ خواب

## عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

### بَابُ ۸۲ أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے قریب مومن کی خوابیں اکثر سچی ہوں گی اور ان میں سے جو زیادہ سچا ہو گا اس کی خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین قسمیں ہیں ایک اچھی خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے۔ دوسری خواب شیطان کی طرف سے ہے اور تیسری خواب انسان کے اپنے خیالات ہیں۔ لہذا جب تم میں سے

marfat.com

بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتَفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

## بَابٌ ۸۳ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ اُسَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ كُرْزٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ.

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر (بائیں طرف) تھوک دے اور لوگوں سے بیان نہ کرے (نیز آپ نے فرمایا) میں، خواب میں قید کو پسند کرتا ہوں لیکن طوق (یا ہتھکڑی وغیرہ) کو ناپسند کرتا ہوں (کیونکہ) قید، دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "مومن کی خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اس باب میں، حضرت ابوہریرہ، ابورزین عقیلی، انس، ابوسعید، عبداللہ بن عمر، عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔

## نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امامت و نبوت ختم ہوگئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی"، راوی کہتے ہیں "یہ بات لوگوں کے لیے باعث رنج ہوئی تو آپ نے فرمایا "لیکن بشارتیں (باقی ہیں) صحابہ کرام نے عرض کیا "یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟" آپ نے فرمایا "مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے"، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حذیفہ بن اسید، ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور مختار بن فلفل کی روایت سے غریب ہے۔

عطاء بن یسار نے ایک مصری سے روایت کیا کہ انس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "هم البشرى في الحيوة الدنيا" (ان کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے

marfat.com

فَقَالَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرَى لَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ الصَّامِتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

فرمایا" جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا ہے تیرے علاوہ ایک اور شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ میں نے حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا" جب سے یہ آیت اتری ہے صرف تو نے اس کے بارے میں سوال کیا ہے اس سے مراد مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ كُزَاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے وقت (دیکھی جانے والی) خوابیں زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرَى لَهٗ قَالَ حَرْبٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لھم البشری" الایہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا" یہ مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ حرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۵۴ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ۔

## خواب میں زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوقتادہ، ابن عباس، ابوسعید، جابر، انس، ابومالک اشجعی بواسطہ اپنے والد، ابوبکرہ اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۵ مَا جَاءَ اِذَا رَاٰى فِي الْمَنَامِ مَا يُكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

## خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

marfat.com

سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خوابیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں اور بری خوابیں شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کوئی (خواب میں) ناپسندیدہ بات دیکھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اس کی شر سے اللہ تعالےٰ کی پناہ چاہے۔ بے شک وہ نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر، ابوسعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۸۶ مَا جَاءَ فِيْ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا

## خواب کی تعبیر

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعَ بْنَ عُدُسٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ سَقَطَتْ قَالَ قَالَ وَلَا تُحَدِّثُ بِهَا اِلَّا لَبِيْبًا اَوْ حَبِيْبًا۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور یہ پرندے کے پاؤں پر ہوتی ہے جبتک بیان نہ کی جائے جب بیان کردی گئی، گر گئی، راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اسے یا تو کسی عقلمند کے سامنے بیان کیا جائے یا دوست سے۔ وکیع بن عدس اپنے چچا ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اور بیان کرنے سے پہلے اسطرح ہے جسطرح کوئی چیز پرندے کے پاؤں پر ہوتی ہے، یہانتک کہ اسے بیان کردیا جائے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ اِسْمُهٗ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ وَكِيْعُ بْنُ عُدُسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور وہ بیان کرنے سے پہلے پرندے کے پاؤں پر ہے جب بیان کردیا گیا گر گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء کے واسطہ سے وکیع بن عدس سے اور شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم نے (بھی) یعلی بن عطاء کے واسطے سے وکیع بن عدس سے روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

## باب ۸۷ اَقْسَامِ الرُّؤْيَا

## اقسامِ خواب

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

marfat.com

الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُوْلُ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِيْ فَاِنِّيْ اَنَا هُوَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَمَثَّلَ بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تَقُصُّ الرُّؤْيَا اِلَّا عَلٰى عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوابیں تین قسم پر ہیں، ایک سچا خواب ہوتا ہے، ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ لہذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے اور طوق کو میں پسند نہیں کرتا (کیونکہ) قید دین پر ثابت قدمی (کی علامت) ہے اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے "جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہمشکل نہیں ہو سکتا۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا خواب، عالم یا خیر خواہ کے سوا کسی کے سامنے بیان نہ کرو۔ اس باب میں حضرت انس، ابوبکرہ، ام علاء، ابن عمر، عائشہ، ابوسعید، جابر، ابوموسیٰ، ابن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۸۸ مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يَكْذِبُ فِيْ حُلُمِهٖ

## جھوٹا خواب بیان کرنا

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِيْ حُلُمِهٖ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو شخص جھوٹا خواب بیان کیا اسے قیامت کے دن جو کے دانے میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

عبدالرحمٰن سلمی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایات کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابوشریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات ہیں۔ اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے قیامت کے دن جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

marfat.com

## باب ۸۹

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اُعْطِيْتُ فَضْلِيْ عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَخُزَيْمَةَ وَالطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

## دودھ کی تعبیر علم سے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اس دوران کہ میں آرام فرما تھا، میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اسے پیا اور اپنا بچا ہوا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دے دیا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا "یارسول اللہ! اس (خواب) کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "علم"۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوبکرہ، ابن عباس، عبداللہ بن سلام، خزیمہ، طفیل بن سخبرہ، سمرہ، ابوامامہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے۔

## باب ۹۰

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَرِيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

## کرتہ کی تعبیر دین سے

حضرت سہل بن حنیف بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے حالت خواب میں دیکھا کہ لوگ مجھ پر پیش کئے جارہے ہیں انہوں نے کرتے پہن رکھے ہیں۔ کسی کا کرتہ پستانوں تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے تک۔ آپ نے فرمایا "پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے کیا دیکھا کہ ان پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "دین"۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

## حضرت سہل بن حنیف بواسطہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

## باب ۹۱ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمِيْزَانِ وَالدَّلْوِ۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ اِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَلٰكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ بَيَاضٍ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ.

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْبَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيْهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ

"تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟" ایک شخص نے عرض کیا حضور! میں نے دیکھا ہے (اور وہ یہ کہ) گویا کہ آسمان سے ایک میزان اترا۔ آپ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا آپ بھاری نکلے پھر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری نکلے پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن زیادہ ہوا۔ پھر میزان اٹھا دیا گیا" صحابہ فرماتے ہیں "ہم نے حضور علیہ السلام کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں "حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ورقہ بن نوفل کے بارے میں پوچھا گیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور وہ آپ کے اظہار نبوت سے پہلے انتقال کر گئے تھے" اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے، وہ خواب میں دکھائے گئے اور ان پر سفید لباس تھا اگر وہ اہل جہنم سے ہوتے تو ان پر کوئی دوسرا لباس ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمن، محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے خواب کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "میں نے لوگوں کا اجتماع دیکھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (پانی کا) ایک یا دو ڈول نکالے اور اس میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ڈول نکالے تو وہ ڈول بڑا ہو گیا میں نے ایسا کوئی قوی آدمی نہیں دیکھا جس نے آپ کی طرح قوت سے پانی نکالا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کو ان کے بیٹھنے کی جگہ بٹھا دیا (یعنی سیراب کر کے)، اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے صحیح غریب ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق بیان فرماتے

marfat.com

اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ اِمْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی قَامَتْ بِمَهْیَعَةَ وَهِیَ الْجُحْفَةُ فَاَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِیْنَةِ یَنْقُلُ اِلَی الْجُحْفَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک سیاہ رنگ کی پراگندہ بالوں والی عورت کو دیکھا جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مقام مہیعہ یعنی جحفہ میں جاکر ٹھہر گئی تو میں نے اس کی تعبیر مدینہ کی بیماری سے کی جو مقام جحفہ کی طرف منتقل ہوئی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۳۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُهُمْ حَدِیْثًا وَالرُّؤْیَا ثَلَاثٌ الْحَسَنَةُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْیَا یُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ رُؤْیَا یَكْرَهُهَا فَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَیُّوْبَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ وَوَقَفَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں مومن کی خوابیں عام طور پر سچی ہوں گی اور جو شخص زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔ خواب کی تین قسمیں ہیں نیک خواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب ہے جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں قید دیکھنا پسند ہے اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں کیونکہ قید، دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ پھر فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے ایوب سے موقوف روایت کی ہے۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْهَرِیُّ الْبَغْدَادِیُّ نَا اَبُو الْیَمَانِ عَنْ شُعَیْبٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِیْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِیْ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ میں اس سے پریشان ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی "کہ انہیں پھونک مار دو"، میں نے پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے۔ ان کی تعبیر میں نے دو جھوٹوں سے کی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے ایک مسیلمہ صاحب یمامہ کہلائے گا جب کہ دوسرا

marfat.com

مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطُفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاَصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ اُعَبِّرُهَا فَقَالَ عَبِّرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهٰذَا الْقُرْاٰنُ لِيْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لِتُحَدِّثَنِّيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بعنسی صاحب صنعا ہو گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا "میں نے آج رات ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ ہاتھوں سے لے لے کر پی رہے ہیں۔ کچھ زیادہ لیتے ہیں اور کچھ کم۔ اور ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے یا رسول اللہ! پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ بھی چڑھ گیا"۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم مجھے اس کی تعبیر بتانے دیجئے آپ نے فرمایا "بتاؤ"، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے برسنے والا گھی اور شہد قرآن پاک کی نرمی اور مٹھاس ہے زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے، قرآن پاک سے زیادہ اور کم نفع حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ آسمان سے زمین تک متصل رسی دین حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار کرے گا وہ بھی بلند ہو گا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہو گا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہو گا پھر ایک اور شخص پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائیگی پھر اس کے لیے ملائی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا یا رسول اللہ! بتائیے میں نے صحیح تعبیر بیان کی یا خطا کی؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ میں خطا واقع ہوئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں آپ کو قسم دیکر کہتا ہوں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے ضرور بتائیں کہ مجھ سے تعبیر میں کہاں خطا

لَا تُقْسِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَوْفٍ وَجَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَهٰكَذَا رَوٰى لَنَا بُنْدَارٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ مُخْتَصَرًا۔

واقع ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم نہ دو، یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عوف اور جریر بن حازم نے ابو رجا اور سمرہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل واقعہ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ بندار نے بھی اس حدیث کو وھب بن جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

# اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

## ابواب شہادت

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَةٍ قَبْلَ اَنْ يَسْاَلَهَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوْا عَلٰى مَالِكٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ جو طلب شہادت سے پہلے شہادت دے۔ عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے یہی حدیث روایت کی ہے۔ ابن ابی عمرہ جن کو اکثر لوگ عبد الرحمان بن ابی عمرہ کہتے ہیں فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ مالک سے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض نے ابی عمرہ سے روایت کی اور بعض نے ابن ابی عمرہ یعنی عبد الرحمان بن ابی عمرہ انصاری سے روایت کی۔ اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ مالک کے علاوہ بھی عبد الرحمان بن ابو عمرہ کی

marfat.com

عَنْ اَبِیْ عَمْرَۃَ وَرَوٰی بَعْضُھُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ وَھُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ الْاَنْصَارِیُّ وَھٰذَا اَصَحُّ عِنْدَنَا لِاَنَّہٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ حَدِیْثِ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ غَیْرُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَھُوَ صَحِیْحٌ اَیْضًا وَاَبُوْ عَمْرَۃَ ھُوَ مَوْلٰی زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ وَلَہٗ حَدِیْثُ الْغُلُوْلِ لِاَبِیْ عَمْرَۃَ۔

روایت زید بن خالد کے واسطہ سے مذکور ہے ابو عمرہ نے زید بن خالد سے اس حدیث کے علاوہ بھی روایت کی ہے اور وہ بھی صحیح ہے۔ ابو عمرہ، زید بن خالد جہنی کے غلام ہیں۔ اور ان سے حدیث غلول بھی مروی ہے

---

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنُ بِنْتِ اَزْھَرَ السَّمَّانِ نَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنِیْ اَبِیْ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ثَنِیْ خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ ثَنِیْ زَیْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُھَنِیُّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ الشُّھَدَاءِ مَنْ اَدّٰی شَھَادَتَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَھَا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بہترین گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے فریضۂ شہادت ادا کر دے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

---

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ الْفَزَارِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ الدِّمَشْقِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَھَادَۃُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَۃٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا مَجْلُوْدَۃٍ وَّلَا ذِیْ غِمْرٍ لِّاَخِیْہِ وَلَا مُجَرَّبٍ شَھَادَۃً وَّلَا الْقَانِعِ اَھْلَ الْبَیْتِ لَھُمْ وَلَا الظِّنِیْنِ فِیْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَۃٍ قَالَ الْفَزَارِیُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ الدِّمَشْقِیِّ وَیَزِیْدُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یُعْرَفُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ حَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خیانت کرنے والے مرد اور عورت کی شہادت جائز نہیں۔ جس مرد اور عورت کو حد میں کوڑے لگائے گئے، دو باہمی دشمن، کسی گواہ، مدعا علیہ کے ماتحت، ملکیت اور قرابتداری سے متہم لوگ، ان سب کی شہادت جائز نہیں۔ فزاری کہتے ہیں قانع سے مراد تابع ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے یزید بن زیادہ دمشقی کی حدیث سے ہی جانتے ہیں اور یزید حدیث میں ضعیف ہے اور زہری کی روایت سے یہ

إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدَنَا مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هٰذَا أَنَّ شَهَادَةَ الْقَرِيبِ جَائِزَةٌ لِقَرَابَتِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي شَهَادَةِ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَالْوَلَدِ لِلْوَالِدِ فَلَمْ يُجِزْ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةَ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَا الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عَدْلًا فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ جَائِزَةٌ وَكَذٰلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِي شَهَادَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ أَنَّهَا جَائِزَةٌ وَكَذٰلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيبٍ لِقَرِيبِهِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الْآخَرِ وَإِنْ كَانَ عَدْلًا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ وَذَهَبَ إِلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حَنَةٍ يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ وَكَذٰلِكَ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ حَيْثُ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ غِمْرٍ يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ۔

حدیث صرف یزید کی حدیث سے معروف ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ہم نہ تو اس حدیث کے مفہوم کو جانتے ہیں اور نہ ہی یہ اسناد کے اعتبار سے ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس بارے (شہادت کے بارے) میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل قرابت کی گواہی ایک دوسرے کے لیے جائز ہے البتہ اہل علم نے باپ اور بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی میں اختلاف کیا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک باپ بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی جائز نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں اگر وہ عادل ہوں تو جائز ہے۔ بھائی کی بھائی کے حق میں گواہی میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ وہ جائز ہے۔ اس طرح ہر قرابتدار کی گواہی دوسرے رشتہ دار کے حق میں جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دو آدمیوں کے درمیان عداوت ہو تو چاہے وہ عادل ہی کیوں نہ ہوں ایک دوسرے کے خلاف ان کی شہادت جائز نہیں اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن اعرج کی مرسل روایت سے استدلال کیا ہے کہ صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں اور اسی طرح اس حدیث کے مفہوم سے کہ آپ نے فرمایا "صاحب غمر یعنی عداوت رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تمہیں کبائر میں سے بھی بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ!" آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا (فرمایا) جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ قَاتِكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنِ الْيَمَانِ بْنِ خُرَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ

ایمن بن خریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا "اے لوگو! جھوٹی شہادت شرک کے برابر ہے پھر آپ نے

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَلَا نَعْرِفُ لِاَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ سِمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آیت کریمہ پڑھی فاجتنبوا الرجس الایۃ (بتوں کی ناپاکی اور جھوٹی بات سے بچو)۔
اس حدیث کو ہم سفیان بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور سفیان بن زیاد سے اس حدیث روایت میں اختلاف ہے نیز ہمارے نزدیک ایمن بن خریم کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سماع بھی معروف نہیں۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ وَاَصْحَابُ الْاَعْمَشِ اِنَّمَا رَوَوْا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں" میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا" میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل لوگ پھر ان سے متصل زمانے والے پھر ان کے دور سے متصل زمانے کے لوگ (تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے) پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو اپنے اندر نہ ہونے والی باتوں کی کثرت کا دعوے کریں گی اور موٹا ہونا پسند کریں گے اس سے پہلے کہ کوئی انہیں کہے، گواہی دیں گے۔ یہ حدیث اعمش کی روایت سے غریب ہے۔ علی بن مدرک اور اعمش کے کئی اصحاب نے اعمش سے روایت نقل کی جو ہلال بن یساف کے واسطہ سے عمران بن حصین سے مروی ہے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا اِنَّمَا يَعْنِيْ شَهَادَةَ الزُّوْرِ يَقُوْلُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَسْتَشْهَدَ وَبَيَانُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لیے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر ان سے

ہلال بن یساف نے عمران بن حصین کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ یہ حدیث، محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ وہ طلب کے بغیر شہادت دیں گے اس سے مراد جھوٹی شہادت ہے کہ ان سے کوئی طلب نہیں کرے گا اور وہ خود بخود گواہی دیں گے اور اس کا بیان

يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَ مَعْنٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ اَنْ يُسْاَلَهَا هُوَ اِذَا اسْتَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ اَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهٗ وَلَا يَمْتَنِعُ مِنَ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

منصل اور پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ از خود گواہی دے گا۔ اسی طرح قسم طلب کئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور اس حدیث کا مطلب کہ بہترین گواہ وہ ہیں جو بن بلائے گواہی دیں، یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے تو بلا تامل گواہی دے بعض اہل علم کے نزدیک حدیث کی توجیہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَبْوَابُ الزُّهْدِ

## عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

## ابواب زہد

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ صَالِحٌ ثَنَا وَقَالَ سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول محتشم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہت سے لوگ، دو نعمتوں، صحت اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ وَرَفَعُوْهُ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ۔

ابو ہند نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن سعید بن ہند سے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کیا ہے۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے

marfat.com

مَنْ يَأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ
اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ
اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَ قَالَ
اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ
اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ
تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ
تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ
تُمِيْتُ الْقَلْبَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا
مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ
مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ شَيْئًا هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبَ وَ
يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوْا لَمْ
يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى اَبُوْعُبَيْدَةَ
النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ
فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں سیکھتا ہوں چنانچہ حضور نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ کی تقسیم پر راضی رہو۔ امیر ترین بن جاؤ گے، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو مومن ہو جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ نہ ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ حضرت حسن کو حضرت ابوہریرہ سے سماع نہیں ابوعبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن حضرت ابوہریرہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

## بَابُ ۹۲ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

## نیک کام میں جلدی کرنا

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ عَنْ مُحَرِّزِ بْنِ هَارُوْنَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا اِلٰى فَقْرٍ مُنْسِيٍ
اَوْ غِنًى مُطْغٍ اَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ اَوْ هَرَمٍ مُفَنِّدٍ اَوْ
مَوْتٍ يُجْهِزُ اَوِ الدَّجَّالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ
السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَرِّزِ بْنِ هَارُوْنَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ
هٰذَا الْحَدِيْثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيْدَ الْمَقْبُرِيَّ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات باتوں کے آنے سے پہلے اعمال (صالحہ) میں جلدی کرو کیا تم، بھلا دینے والے فقر کا انتظار کرتے ہو، یا سرکش کر دینے والی امیری، فاسد کر دینے والی بیماری، مخبوط الحواس کر دینے والے بڑھاپے، جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر ہو، یا دجال جو غائب شر ہے اور اس کا انتظار کیا جاتا ہے، یا قیامت اور قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑوی ہے ان میں سے کس کا انتظار کرتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صرف محرز بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ معمر نے اس حدیث کو ایک ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے سعید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

## بَابُ ۹۳ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

## ذکر موت

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

marfat.com

مُوْسٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

## باب ۹۴

## قبر پہلی منزل ہے

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ نَا یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ نَا هِشَامُ ابْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَکٰی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ تَذْکُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْکِیْ وَتَبْکِیْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَیْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ یَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ یُوْسُفَ ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے روپڑتے یہانتک آپ کی داڑھی مبارک تر ہوجاتی۔ آپ سے پوچھا گیا آپ جنت اور دوزخ کے ذکر سے نہیں روتے اور اس سے روپڑتے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر، آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو بعد کا معاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو مابعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نے قبر سے زیادہ وحشت ناک منظر نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی روایت سے جانتے ہیں۔

## باب ۹۵ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ

## اللہ تعالیٰ کی ملاقات

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَاَنَسٍ حَدِیْثُ عُبَادَةَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس کو اللہ تعالےٰ سے ملاقات محبوب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو، اللہ تعالےٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالےٰ کو اس کی ملاقات پسند نہیں۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ، ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔

marfat.com

## باب ۹۶ مَاجَاءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي مُوسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "جب آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین الایہ (اور اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد! مجھے تمہارے لیے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں۔ میرے مال سے جو تم چاہو مانگو۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے بعض رواۃ نے ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

ف:۔ حدیث مذکورہ بالا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر، مالک نہیں نیز آپ نے یہ بات ان کو ڈراتے ہوئے فرمایا، ورنہ آیات واحادیث کثیرہ سے اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے (مترجم)

## باب ۹۷ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

## خشیت الٰہی سے رونے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس ہو جائے اور اللہ تعالےٰ کے راستے میں (لگی ہوئی) غبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے

اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن، آل طلحہ کے غلام مدنی اور ثقہ ہیں۔ شعبہ سفیان ثوری نے ان سے روایت کیا ہے۔

marfat.com

## باب ۹۸ مَاجَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاَطَّ مَافِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ مَوْقُوْفًا۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

## باب ۹۹ مَاجَاءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِيْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا

## تھوڑا ہنسنا اور زیادہ رونا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے۔ اس میں چار انگلی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لیے سربسجود نہ ہوں۔ اللہ کی قسم! جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جان لیتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت نہ حاصل کرتے، جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کبھی کٹ جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، حضرت ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس سند کے علاوہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کاٹا جاتا۔ حضرت ابوذر سے موقوف روایت بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جانتے ہوتے تو تھوڑا ہنستے زیادہ روتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے سبب سے ستر سال جہنم میں گرتا رہے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے

marfat.com

بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، اس شخص کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کہے اس کے لیے خرابی ہے دو مرتبہ فرمایا اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۱۰

## فضول بات اور بخل کی برائی۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ بَعْضُنَا رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے دوستوں میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا۔ ایک شخص نے کہا تمہیں جنت کی خوشخبری ہے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا شاید اس نے کبھی بے فایدہ بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخیلی کی ہو جس سے اسے کچھ نقصان نہ ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "انسان کے اسلام کی عمدگی سے فضول باتوں کا ترک کر دینا ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے ابوسلمہ اور ابوہریرہ کے واسطہ سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۹۹۔ ثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ ۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے اسلام کی عمدگی سے، لایعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے۔ اسی طرح، اصحاب زہری نے بواسطہ زہری علی بن حسین سے مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

## باب ۱۰ مَا جَاءَ فِيْ قِلَّةِ الْكَلَامِ

## قلتِ کلام

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے

marfat.com

ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِیَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا رِضْوَانَہٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاہُ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا سَخَطَہٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاہُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ ھٰذَا وَقَالُوْا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوٰی مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْہِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ۔

ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "تم میں کوئی، اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی بات کرتا ہے اور وہ اس درجہ کو پہنچتی ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب اس کے لیے اپنی رضا ملاقات کے دن تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شخص خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے وہ اس مقام تک پہنچتی ہے جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا پس اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے اس پر اپنی ناراضگی یوم ملاقات تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔

اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عمرو سے کئی راویوں نے اس طرح روایت کی ہے۔ اور محمد بن عمرو سے بواسطہ ان کے والد اور دادا بلال بن حارث تک سند بیان کی ہے۔ البتہ مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے صرف ان کے والد کے واسطہ سے بلال بن حارث سے روایت کی ہے۔ دادا کا ذکر نہیں ہے۔

## باب ۱۰۲ مَا جَاءَ فِیْ ھَوَانِ الدُّنْیَا عَلَی اللّٰہِ

## اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَا سَقٰی کَافِرًا مِنْھَا شَرْبَۃَ مَاءٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا، مچھر کے پر کے برابر بھی قیمت رکھتی تو وہ کفار کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ الرَّکْبِ الَّذِیْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّخْلَۃِ الْمَیِّتَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ ھٰذِہٖ ھَانَتْ عَلٰی اَھْلِھَا حِیْنَ اَلْقَوْھَا قَالُوْا مِنْ ھَوَانِھَا اَلْقَوْھَا

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں اس جماعت کے ساتھ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، بکری کے ایک مردار بچے کے پاس کھڑی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کس قدر حقیر ہے کہ انہوں نے پھینک دیا"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے اس کے مالک نے

marfat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ الْمُسْتَوْرِدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حقیر سمجھتے ہوئے ہی پھینکا ہے آپ نے فرمایا جسقدر یہ اپنے مالکوں کے ہاں ذلیل وحقیر ہے اس سے زیادہ دنیا، اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قیمت وحقیر ہے، اس باب میں حضرت جابر وابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے مستورد کی حدیث حسن ہے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ الْمُؤَدِّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "دنیا اور جو کچھ اس میں ہے (سب کچھ) ملعون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر، جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے اور عالم یا متعلم۔ (یعنی یہ پسندیدہ ہیں) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَا بَنِيْ فِهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا ذَا تَرْجِعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

فہر کے بھائی مستورد سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال یوں ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ اس میں کیا لگا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

## باب ۱۰۳ مَا جَاءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

## دنیا، مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا، مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت مذکور ہے۔

## باب ۱۰۴ مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

## دنیا، چار آدمیوں کی مثل ہے

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيْدٍ الطَّائِيِّ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَبْشَةَ

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں۔

marfat.com

اَلْاَنْمَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَكَلِمَةً نَحْوَهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ رَبَّهٗ فِيْهِ وَيَصِلُ بِهٖ رَحِمَهٗ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهُوَ بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو۔ آپ نے فرمایا صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا، مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے، جب کوئی سوال کا دروازہ کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے" یا اسی کی مثل کوئی دوسری بات آپ نے فرمائی (پھر فرمایا) اور میں تم سے ایک اور حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو آپ نے فرمایا "دنیا، چار آدمیوں کے لیے ہے۔ ایک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا پس وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے، یہ شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور رزق نہیں دیا یہ سچی نیت سے کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح عمل کرتا پس وہ اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا ثواب ایک جیسا ہے۔ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنا مال، لاعلمی کی بنا پر ضائع کرتا ہے نہ تو رب سے ڈرتا ہے، نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی جانتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے یہ نہایت بری منزل میں ہے ایک شخص وہ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم، اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کیطرح کا عمل کرتا یہ بھی اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان

## باب ۱۰۵ مَا جَاءَ فِيْ هَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

## دنیا کا غم اور اس کی محبت

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيْرٍ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ وَّاٰجِلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص، فاقہ میں مبتلا ہو جائے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اس کا فاقہ ختم نہیں ہوتا اور جو رزق تنگ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

ابو وائل سے روایت ہے، حضرت معاویہ، ابو ہاشم کے عیادت کے لیے آئے (تو ان کو روتے دیکھ کر) پوچھا

قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَعُودُهُ فَقَالَ يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اے ماموں! کیوں رو رہے ہو کیا کوئی درد آپ کو پریشان کر رہا ہے یا دنیا کی حرص؟ انہوں نے کہا دونوں باتیں نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا جس کی میں نے پابندی نہیں کی۔ آپ نے فرمایا تجھے زیادہ مال جمع کرنے کے بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کے لیے ایک گھوڑا کافی ہے" اور اب میں اپنے آپ کو اس حال میں پا رہا ہوں کہ میں نے مال جمع کر رکھا ہے۔ زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے بواسطہ منصور، ابووائل اور سمرہ بن سہم روایت بیان کی کہ" معاویہ، ابوہاشم بن عتبہ کے پاس گئے" اس کے بعد پہلی حدیث کی طرح ہے۔ اس باب میں بریدہ اسلمی کے واسطہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمِرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَحْزَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، باغات اور کھیتیاں وغیرہ نہ حاصل کرو، دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۱۰۶ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ

## مومن کی لمبی عمر

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! بہترین انسان کون ہے؟" آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْعَاشِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں" ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کون شخص اچھا ہے؟" آپ نے فرمایا" جس کی عمر زیادہ اور عمل اچھا ہو"، پھر سوال کیا" کون سا شخص برا ہے؟" آپ نے فرمایا" جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

marfat.com

## بَابُ ۱۰۷ مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى سَبْعِيْنَ.

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ أُمَّتِي سِتُّوْنَ سَنَةً إِلَى سَبْعِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

## اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت (کے لوگوں) کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہو گی۔ یہ حدیث، ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

## بَابُ ۱۰۸ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الْأَمَلِ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَيَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

## زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیام قیامت سے قبل زمانہ باہم قریب ہو جائے گا، سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جتنا، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی جتنا اور ایک گھڑی، آگ بھڑکنے جتنی ہو جائے گی۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کا بھائی ہے۔

## بَابُ ۱۰۹ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ

## امیدوں کا کم ہونا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں "حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کرو" پھر آپ نے فرمایا "اے ابن عمر! صبح کے وقت شام کی باتیں نہ یاد کرو اور شام کے وقت صبح کی باتیں دل میں نہ لاؤ۔ بیمار ہونے سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھاؤ اور

marfat.com

وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا۔

موت سے پہلے زندگی سے نفع حاصل کرو کیوں کہ اے عبداللہ! تو نہیں جانتا کل تیرا نام کیا ہوگا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت مجاہد نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی اور اعمش نے مجاہد کے واسطہ سے ابن عمر سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کا وقت موت ہے، یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا دست اقدس، اپنی گردن مبارک سے ذرا اوپر رکھا اور پھیلایا پھر فرمایا یہاں اس کی امیدیں ہیں یہاں اس کی امیدیں ہیں۔
اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُحَابِرُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو السَّفَرِ سَعِيدُ بْنُ يُحْمِدَ وَيُقَالُ ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم اپنے (مٹی کے بنے ہوئے) مکان کی مرمت کر رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا "حضور! یہ کمزور ہو گیا ہے اور ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں" آپ نے فرمایا "میں پیغام موت کو اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھتا ہوں"، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابوالسفر کا نام سعید بن یحمد اور ابن احمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

## باب ۱۱۰ مَا جَاءَ إِنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ

## اس امت کا فتنہ مال میں ہے

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے "ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم اس کو

marfat.com

يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ
مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

معاویہ بن صالح کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

---

## بَابُ ۱۱۱ مَاجَاءَ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا

## انسان حریص ہے

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِي الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ وَاقِدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر انسان کے لیے سونے کی ایک وادی ہوتی تو وہ دوسری بھی چاہتا اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالے، توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابی کعب، ابو سعید، عائشہ ابن زبیر ابو واقد، جابر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابُ ۱۱۲ مَاجَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

## بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسری مال کی محبت۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزوں، عمر اور مال پر اس کی حرص جوان ہوتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۱۱۳ مَاجَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

## دنیا سے بے رغبتی

marfat.com

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ نَا يُونُسُ بْنُ جَيْسَرَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا زہد اور دنیا سے بے رغبتی صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالےٰ کے پاس ہے۔ اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب (کے حصول) میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ تمنا ہو کہ کاش یہ میرے لیے باقی رہتی۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر حدیث تھا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ حُمْرَانُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جِلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِيْ لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انسان کے لیے ان اشیاء کے سوا کوئی حق نہیں، رہنے کے لیے مکان، ستر عورت کے لیے کپڑا، سالن کے بغیر روٹی اور پانی۔

یہ حدیث صحیح ہے اور حریث بن سائب کی روایت ہے۔ نضر بن شمیل کہتے ہیں "جلف الخبز" سے سالن کے بغیر روٹی مراد ہے۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ پڑھ رہے تھے "الھاکم التکاثر" (زیادہ مال کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا) پھر فرمایا انسان کہتا ہے "یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے" لیکن تیرا صرف وہی ہے جو تو نے صدقہ کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

marfat.com

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا هُنَّادٌ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُكْنٰى اَبَا عَمَّارٍ۔

حضرت شداد بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابوامامہ سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے انسان اگر تو (اپنے اخراجات سے) بچا ہوا خرچ کرے، تیرے لیے بہتر ہے اگر روک رکھے تو برا ہے ضرورت کے مطابق روزی رکھنے پر تمہیں ملامت نہیں کیا جائیگا (صدقہ دیتے وقت) پہلے اپنے گھر سے شروع کرو (بشرطیکہ مستحق ہوں) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيُّ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دیتا جس طرح وہ پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابوتمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

.....

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں دو بھائی تھے ایک بارگاہ رسالت مآب میں حاضر رہتا اور دوسرا کوئی پیشہ کرتا (ایک روز) کاریگر بھائی نے آپ کے ہاں شکایت کی تو آپ نے فرمایا شاید! تجھے اسی کے سبب روزی دی جاتی ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الرَّاسِبِيُّ نَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ شُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخِطْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سلمہ بن عبید اللہ بن محصن اپنے والد سے راوی ہیں اور وہ صحابی تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اس حالت میں صبح کی کہ اس کا دل مطمئن ہو، جسم تندرست ہو اور اس کے پاس ایک دن کی روزی ہو تو گویا کہ

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سَرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَوْلُهٗ حِيْزَتْ يَعْنِيْ جُمِعَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهٗ۔

اس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی۔
یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔
"حیزت" کے معنی "جمع کی گئی" کے ہیں۔

---

## بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

## ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَ اَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَ اَجُوْعُ يَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک دوست وہ ہے جو" قلت مالی کی وجہ سے، ہلکے بوجھ والا ہو نماز سے اسے حصہ ملا ہو، اچھا عبادت گزار ہو۔ خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، حسب ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر ہو، پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا "اس کی موت قریب آگئی، اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا "میرے رب نے میرے سامنے یہ بات پیش کی کہ وہ وادی مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے، میں نے عرض کیا اے رب! نہیں بلکہ میں ایک دن کھاؤں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا یا فرمایا "تین دن" یا اسی کی مثل کچھ فرمایا آپ نے عرض کیا اے اللہ! اگر میں بھوکا رہوں گا تیرے ہاں گڑگڑاؤں گا تجھے یاد کروں گا اور جب شکم سیر ہوں گا تیرا شکر ادا کروں گا اور تیری حمد کروں گا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے قاسم سے مراد ابن عبدالرحمٰن ہے اس کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا شامی غلام ہے جو ثقہ ہے علی بن یزید حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی کنیت ابو عبدالملک ہے۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے



marfat.com

نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسلام لایا، اسے حسب ضرورت روزی دی گئی اور دولت صبر عطا کی گئی، وہ کامیاب ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣١۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَ بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اِسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

## بَابُ ١١٥ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْفَقْرِ

## فقر کی فضیلت

٢٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ لَهْنَوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ نَا شَدَّادٌ اَبُوْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ۔

روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا "یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں" آپ نے فرمایا "سوچو! کیا کہہ رہے ہو" کہنے لگا "اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں" اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا "اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ میرے محبین کی طرف فقر ہے سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

٢٣٣۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبِيْ عَنْ شَدَّادٍ اَبِيْ طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ اِسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِيٌّ۔

نضر بن علی نے اپنے والد کے واسطہ سے، شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

## بَابُ ١١٦ مَا جَاءَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ

## فقراء مہاجرین، امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

٢٣٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مہاجرین،



marfat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْكُوْفِيُّ نَا الْحَارِثُ ابْنُ النُّعْمَانِ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

امراء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، حالت مسکینی میں ہی رحلت ہو اور قیامت کے دن مساکین ہی کی جماعت سے اٹھانا"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیوں (ایسا ہو؟)" آپ نے فرمایا مساکین، امیر لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین (کے سوال) کو کبھی رد نہ کرنا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ اے عائشہ! مساکین سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب کر (ایسا کرنے سے) اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فقراء جنت میں، اغنیاء سے پانچ سو سال یعنی نصف دن پہلے داخل ہوں گے (قیامت کا دن ایک ہزار سال کا ہوگا)"

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان فقراء جنت میں اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ (نصف دن) پانچ سو سال کا ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

marfat.com

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ بْنُ نَا الْحُمَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقراء مسلمان، اغنیاء سے نصف دن پہلے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۱۷ مَا جَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهٖ

## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اوقات

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو رونے کو جی چاہتا ہے اور پھر رو پڑتی ہوں، مسروق کہتے ہیں میں نے پوچھا "آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟" ام المؤمنین نے فرمایا "میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی دو دن متواتر جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا الْحُمَارِبِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔

marfat.com

حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ نَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کبھی جو کی روٹی بھی نہیں بچی۔ (قلت کی طرف اشارہ ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَاَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسلسل کئی راتیں بھوک سے رہتے اور آپ کے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا اور عام طور پر ان کا کھانا، جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عِمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا رزق صرف قوت لایموت ہو"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا غَيْرُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لیے کچھ بھی جمع نہ کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ جعفر بن سلیمان کے غیر نے بھی یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر نہ تو کبھی دسترخوان پہ کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔ یہ حدیث، سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے

marfat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ عُرْوَبَةَ۔

حسن صحیح غریب ہے۔

---

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حِيْنَ الْجَوَارِيْ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَثَرَّيْنَاهُ فَنَعْجِنُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا؟ حضرت سہل نے جواب دیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا؛ پھر پوچھا گیا کیا تمہارے پاس عہد رسالت میں چھنیاں ہوتی تھیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پوچھا گیا تم جو کے آٹے کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونک مارتے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔

---

## باب ۱۱۸ مَا جَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## صحابہ کرام کا گزران زندگی

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِيْ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتّٰى اِنْ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ۔

حضرت قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خون بہایا اور میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا۔ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ ہم صحابہ کرام کی جماعت جہاد کر رہے تھے اور ہم صرف درختوں کے پتے اور خاردار جھاڑیوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ مینگنیوں اور اونٹوں کی مینگنی کی طرح ہوتا اب بنو اسد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو اس وقت میں نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہوئے یہ حدیث حسن صحیح اور بیان کی روایت سے غریب ہے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ نَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں

marfat.com

سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَهٰذَا السَّمُرَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ۔

تیر پھینکا میں دیکھتا ہوں کہ ہم حضور کی معیت میں جہاد کر رہے تھے ہمارے پاس کھانے کے لیے خاردار درختوں کے پتوں اور پھلوں کے سوا کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں کی مینگنیوں کی طرح ہوتا لیکن اب بنو اسد مجھے طعنہ دیتے ہیں اگر میں واقعی ایسا ہی ہوں تو ناکام رہا اور میرے اعمال ضائع ہو گئے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ يَرٰى اَنَّ بِيَ الْجُنُوْنَ وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں ہم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ آپ پر گلاب میں رنگی ہوئی کتان کی دو چادریں تھیں ایک چادر سے ناک صاف کرتے ہوئے آپ نے فرمایا واہ، واہ، ابو ہریرہ کتان کی چادر سے ناک صاف کر رہا ہے بیشک میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بھوک کے باعث غشی کھا کر گر پڑا ایک آدمی آیا اور اس نے اپنا قدم میری گردن پر رکھ دیا اس کا خیال تھا کہ مجھے جنون ہے حالانکہ مجھے جنون نہ تھا بلکہ یہ سب کچھ بھوک کی وجہ سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْحُبُلِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فُضَالَةُ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہوتے تو اصحاب صفہ میں سے کئی افراد بھوک کے باعث کمزوری کی وجہ سے گر پڑتے۔ اعراب کہتے یہ لوگ پاگل ہیں جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے "اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (ثواب) ہے تو تم فقر اور فاقہ کا اضافہ چاہتے۔ حضرت فضالہ فرماتے ہیں "میں اس دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

marfat.com

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ نَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِاِمْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ اِنْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْدِيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ قَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِیْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْیٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (ایک دن) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کسی سے ملاقات فرماتے اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا "اے ابوبکر! کیسے آنا ہوا؟" عرض کیا "یا رسول اللہ! صرف آپ کی ملاقات، زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا "اے عمر! تم کیسے آئے" عرض کیا "یا رسول اللہ! بھوک کی وجہ سے آیا ہوں"، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے بھی کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے"، پھر وہ سب ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے ابوہیثم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد میں بکریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا۔ وہ گھر میں موجود نہ تھے ان کی بیوی سے پوچھا تمہارے خاوند کہاں ہیں؟ کہنے لگیں ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں تھوڑی دیر میں ابوالہیثم پانی کی مشک لیے آپہنچے، مشک رکھ کر حاضر خدمت ہوئے اور آتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لپٹ گئے اور کہتے جاتے تھے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ازاں بعد ابوالہیثم ان تینوں حضرات کو لے کر اپنے باغ میں چلے گئے ان کے لیے کپڑا بچھایا اور درخت سے کھجور کا گچھا توڑ کر حاضر کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کیا "میں اس ارادہ سے تازہ پختہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں اختیار فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور وہ میٹھا پانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی، پھر جب ابوالہیثم رضی اللہ عنہ آپ کے لیے کھانا تیار کرنے کے لیے جانے لگے

marfat.com

فَاِنَّا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِمْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ هُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

تو آپ نے فرمایا دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا چنانچہ انہوں نے بکری یا بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور کھانا لائے۔ کھانا کھانے کے بعد حضور نے فرمایا "کیا تمہارے ہاں خادم ہے" عرض کیا "حضور نہیں" آپ نے فرمایا "جب میرے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا چنانچہ جب آپ کے پاس دو غلام آئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا تو حضرت ابوالہیثم حاضر ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان میں سے ایک پسند کر لو" انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ خود ہی میرے لیے اختیار فرمائیں" حضور نے فرمایا "جس سے مشورہ لیا جائے امین ہوتا ہے یہ لے لو کیونکہ میں اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں میں تمہیں اس سے بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں جب ابوالہیثم نے بیوی کے پاس جا کر آپ کا ارشاد پاک سنایا تو وہ کہنے لگیں اس کے بارے میں جو کچھ حضور نے فرمایا ہے۔ اس کے آزاد کئے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔ ابوالہیثم کہنے لگے "یہ آزاد ہے" اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جس نبی اور خلیفہ کو بھیجا اس کے ساتھ دو راز دار ہوتے ہیں ایک نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے اور ایک راز دار اس کے نقصان میں کمی نہیں کرتا پس جو برے راز دار سے بچایا گیا وہ واقعی بچ گیا، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ شَيْبَانَ اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَاَطْوَلُ وَشَيْبَانُ ثِقَةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن حضرت ابوہریرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث، ابوعوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے اور شیبان، محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحبِ کتاب ہیں۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

ہم نے بارگاہ رسالت میں بھوک کی شکایت کی اور پیٹ پر سے کپڑا اٹھا کر باندھے ہوئے پتھر دکھائے تو آپ نے اپنے شکم اقدس پر دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت



marfat.com

بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهِ بَطْنَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ

نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا "کیا تمہیں تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میسر نہیں ہے میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو (بعض اوقات) پیٹ بھر کر ردی کھجوریں بھی حاصل نہ ہوتی تھیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۱۹ مَا جَاءَ اَنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

## اصل مالداری، نفس کی امیری ہے

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَمَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقیقی مالداری، مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا غنی ہونا ہی اصل مالداری ہے۔

## باب ۱۲۰ مَا جَاءَ فِيْ اَخْذِ الْمَالِ

## حصول مال

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوَّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْوَلِيْدِ اِسْمُهٗ عُبَيْدٌ سُنَطَا۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ خولہ بنت قیس فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس کو اس کا حق ملا اسے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوالولید کا نام عبید سنطا ہے۔

## باب ۱۲۱

## دنیا کی محبت باعث عذاب ہے

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار و درہم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے

marfat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمُّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلُ۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کئی راویوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے جو اس روایت سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔

## باب ۱۲۲

## حریص کی مذمت

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ۔

حضرت ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیئے، بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دین کے لیے نقصان دہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی حدیث مروی ہے لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔

## باب ۱۲۳

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما ہوئے جب بیدار ہوئے تو پہلو پر چٹائی کے نشانات تھے، ہم نے عرض کیا "یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے لیے آرام دہ بچھونا نہ بنالیں" آپ نے فرمایا میرا دنیا سے کیا تعلق ہے۔ میں دنیا میں ایک سوار کی مثل ہوں جو درخت کے سائے میں بیٹھا پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## باب ۱۲۴

## اچھے دوست کی تلاش

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِيْ مُوْسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی، اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔

marfat.com

فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۱۲۵

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## ہمیشہ کی دولت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے۔ اس کے پیچھے اس کا مال، اولاد اور عمل جاتے ہیں۔ اولاد اور مال واپس آجاتے ہیں اور عمل (اس کے ساتھ) باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۲۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ وَحَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِ يَكْرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## زیادہ کھانا مکروہ ہے

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "انسان نے پیٹ سے زیادہ برا برتن نہیں بھرا انسان کے لیے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو (پیٹ کے تین حصے کرے) ایک تہائی کھانے کے لیے، ایک پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے۔

اسماعیل بن عیاش نے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی اور کہا کہ مقدام بن معدیکرب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی" میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا" کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

## ریاکاری اور طلب شہرت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ دے گا اور جو شہرت طلب کرے گا قیامت کے دن اس کے عیوب کی تشہیر ہوگی۔ راوی کہتے ہیں حضور نے یہ بھی فرمایا" جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ

marfat.com

وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اس پر رحم نہیں فرماتا۔ اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

---

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ اَسْاَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهِ فَاَسْنَدْتُهُ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ ثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْ بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ

ولید بن ابی ولید ابوعثمان مدائنی سے مروی ہے ان سے عقبہ بن مسلم نے شفی اصبحی سے نقل کیا کہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک آدمی کے گرد کچھ لوگ جمع ہیں انہوں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں" (فرماتے ہیں) میں ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا آپ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے جب خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے تو میں نے عرض کیا" میں آپ سے بحق فلاں و فلاں عرض کرتا ہوں کہ مجھے کوئی حدیث سنائیں جسے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جان لیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اچھا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جانا پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو گئے ہم نے تھوڑی دیر انتظار کی پھر آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر مجھ سے بیان فرمایا ہم دونوں کے سوا کوئی تیسرا آدمی یہاں نہ تھا۔ پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو منہ پونچھا اور فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور نے مجھ سے اس مقام پر بیان فرمایا یہاں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو کر منہ کے بل جھک گئے۔ میں نے کافی دیر تک آپ کو سہارا دیا پھر جب ہوش آیا تو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف متوجہ ہوگا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تمام امتیں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوں گی سب سے پہلے تین آدمیوں کو بلایا جائے گا (۱) جس نے قرآن یاد کیا ہوگا (۲) جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیا گیا ہوگا (۳) اور زیادہ مالدار شخص۔ اللہ تعالیٰ اس قاری سے فرمائے گا" کیا میں نے تمہیں وہ کلام نہ سکھائی جسے میں نے



marfat.com

فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَا تَحْتَاجَ إِلَى أَحَدٍ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ فِيمَا ذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الْوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ أَنَّ شَفِيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالَ أَبُو عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهَؤُلَاءِ هَذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هَذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَنْ كَانَ

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا" عرض کرے گا "ہاں یا رب"، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا "میں رات دن اس کی تلاوت کرتا رہا" اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا، فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں قاری ہے پس تجھے کہا گیا" دولتمند کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے میں نے (مال میں اتنی) وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا" وہ عرض کرے گا "ہاں یا رب" اللہ تعالیٰ فرمائے گا "میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا"۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے" فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے" اللہ تعالیٰ (مزید) فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے سو ایسا کہا جا چکا" (پھر) شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا "تو کس لئے قتل ہوا؟ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ تعالےٰ اس سے فرمائے گا "تو نے جھوٹ کہا" فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالےٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے پس یہ بات کہی گئی"، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے زانو پر مارتے ہوئے فرمایا "اے ابوہریرہؓ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ولید ابوعثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ نے بتایا کہ یہی شفی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں حدیث سنائی۔ ابوعثمان کہتے ہیں مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ یہ شفی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جلاد تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر آپ بہت روئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید جان دے دیں گے۔ اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے۔ پھر جب حضرت معاویہؓ کو ہوش آیا تو آپ نے



marfat.com

يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

چہرہ پونچھا اور کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا "جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتے ہیں ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی پورا دے دیتے ہیں اور اس میں ہم کچھ کمی نہیں کرتے ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں انہوں نے جو کچھ دنیا میں کیا ضائع ہو گیا اور انکے اعمال باطل ہو گئے" یہ حدیث غریب ہے۔

## باب ۱۲۸

## ریا کار قاری

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ الضَّبِّيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَانٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غم کے کنویں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! غم کا کنواں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "جہنم میں ایک وادی ہے جس سے (خود) جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟" آپ نے فرمایا ریاکاری سے قرآن پڑھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

## باب ۱۲۹

## اچھی اور بری نیت

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا اَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسُرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى الْاَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَاَعْجَبَهُ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنْ يُعْجِبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی عمل (پوشیدہ) کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے پھر جب وہ عمل لوگوں میں مشہور ہوتا ہے تو دوبارہ خوش ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دو اجر ہیں چھپ کر عمل کرنے کا ثواب اور علانیہ عمل کا ثواب۔ یہ حدیث غریب ہے اعمش وغیرہ نے اسے بواسطہ حبیب ابن ابی ثابت اور ابو صالح، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اعلان پر اس کی خوشی سے مراد لوگوں کا اس کی اچھائی بیان کرنا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو" لہذا وہ لوگوں کی تعریف سے اس مقصد کے تحت خوش ہوتا ہے۔ اور اگر اس کی نیت یہ ہو کہ

marfat.com

فِي الْاَرْضِ فَيُحِبُّهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ هٰذَا فَاِمَّا اِذَا اَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ وَيُكْرَمُ وَيُعَظَّمُ عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا رِيَاءٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَاَعْجَبَهُ وَجَاءَ اَنْ يُعْمَلَ بِعَمَلِهٖ فَتَكُوْنُ لَهٗ مِثْلُ اُجُوْرِهِمْ فَهٰذَا لَهٗ مَذْهَبٌ اَيْضًا ۔

لوگوں کو اس کی نیکی کا پتہ چل جائے تاکہ وہ اس وجہ سے عزت و احترام کریں تو یہ ریا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر لوگوں کی اطلاع پر وہ اس لئے خوش ہوتا ہے کہ شاید وہ بھی ایسا عمل کریں تو اسے بھی ان کی مثل ثواب ملے گا۔

## بَابُ ۱۳ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

## آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامِ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اور اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ عبداللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابوہریرہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن بصری بواسطہ انس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا "قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟" اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہوں" آپ نے فرمایا تو نے اسکے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اسکے لئے نہ تو بہت نمازیں پڑھی ہیں اور نہ ہی زیادہ روزے رکھے ہیں البتہ میں اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور تو بھی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا (حضرت انس فرماتے ہیں) اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی اور بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات سے خوش ہوئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ

صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک بلند آواز دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا "اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر ابھی تک وہ ان سے مل نہیں سکا" رسول کریم

marfat.com

الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَحْمُوْدٍ۔

احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید، عاصم، اور زر بن صفوان بن عسال، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث محمود کی مثل روایت نقل کی۔

## باب ۱۳۱ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى۔

## اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بھی پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ۔

## نیکی اور گناہ

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اچھا اخلاق نیکی ہے اور جو چیز تیرے دل میں کھٹکے یا جس پر لوگوں کا مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو وہ گناہ ہے۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَحْوَهُ أَلَّا أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

معاویہ بن صالح نے عبدالرحمٰن سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے (خود) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

## اللہ کے لئے محبت

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ نَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے لئے آپس میں محبت



marfat.com

ثَنِیْ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَجَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ اِسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ثَوْبٍ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ کَانَ قَلْبُہٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ فَاجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھٰکَذَا رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ مِثْلَ ھٰذَا وَشَکَّ فِیْہِ وَقَالَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَوَاہُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ یَشُکَّ فِیْہِ فَقَالَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْعَنْبَرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ مَالِکِ ابْنِ

کرنے والوں کے لئے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء، ابن مسعود، عبادہ بن صامت، ابو مالک اشعری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

حفص بن عاصم حضرت ابو ہریرہ، یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو عبادت خداوندی میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد سے جانے کے بعد واپسی تک اسی سے لگا رہے وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے (آپس میں محبت رکھی اسی پر ملاقات کی اور اسی پر جدا ہوئے) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا پس (خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ وہ شخص جسے کسی حسینہ جمیلہ اچھے نسب والی عورت نے (زنا کے لئے) بلایا تو اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے۔ اور وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس سے یہ حدیث متعدد طرق سے اسکی مثل شک کے ساتھ مروی ہے کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا یا حضرت ابو سعید نے، عبیداللہ بن عمر نے حبیب بن عبدالرحمٰن سے بغیر شک کے روایت کیا ہے۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مالک بن انس کی حدیث کی طرح روایت بیان کی البتہ اس روایت میں "بالمسجد" کی جگہ "بالمساجد" اور "ذات حسب وجمال" کی جائے "ذات منصب وجمال" کے الفاظ



marfat.com

اَنَسٍ مَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَقَالَ ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

## بَابُ ۳۴ مَا جَاءَ فِي إِعْلَامِ الْحُبِّ

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْاَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهُ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِيَزِيْدَ بْنِ نُعَامَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهُ.

## بَابُ ۳۵ كَرَاهِيَةِ الْمَدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰى عَلٰى اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى زَائِدَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ

ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## محبت کی خبر دینا

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے بتادے۔ اس باب میں حضرت ابوذر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث مقدام حسن صحیح غریب ہے۔

یزید بن نعامہ ضبی سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی کسی دوسرے سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس سے اس کا اس کے والد کا اور اس کے خاندان کا نام پوچھ لے کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ قائم کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں یزید بن نعامہ کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس حدیث کی مثل مرفوع روایت منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

## تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی۔

حضرت ابو معمر سے مروی ہے ایک شخص نے اٹھ کر ایک امیر کی تعریف کی تو حضرت مقداد بن اسود اس کے چہرے پر مٹی ڈالنے لگے اور فرمایا ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے مونہوں پر مٹی ڈالیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زائدہ نے بواسطہ یزید بن ابی زیاد اور مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث

marfat.com

زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ اَصَحُّ وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا مَعْبَدٍ وَاِنَّمَا نُسِبَ اِلَى الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ لِاَنَّهٗ كَانَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ۔

روایت کی مجاہد کی ابو معمر سے روایت اصح ہے، ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے مقداد بن اسود سے مقداد بن عمرو کندی مراد ہیں ان کی کنیت ابو معبد ہے اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لئے منسوب ہیں کہ اس نے بچپن میں آپ کو متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ الْخَيَّاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِيْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث غریب ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

## باب ۱۳۶ مَا جَاءَ فِيْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

## مومن کی مجلس۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ نَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَالِمٌ اَوْ عَنْ اَبِيْ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا صرف مومنوں کی مجلس اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار کھائے"۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۱۳۷ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

## مصیبت پر صبر کرنا۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے جلد ہی دنیا میں سزا دیدیتا ہے اور اگر کسی بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو گناہ کے سبب اس کا بدلہ روک رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دیگا اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے آپ نے فرمایا "بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ہے! اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے انہیں آزماتا ہے۔ پس جو اس پر راضی ہوا اس کے لئے (اللہ تعالیٰ

marfat.com

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

تعالیٰ) رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضگی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اعمش کہتے ہیں میں نے ابو وائل کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت کسی کا درد نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ اُبْتُلِيَ عَلٰى قَدْرِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا انبیاء کی پھر درجہ بدرجہ مقربین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اگر دین میں کمزور ہو تو حسب دین آزمائش کی جاتی ہے بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُخْتِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور عورت کو مال اور اولاد میں مسلسل آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔

## باب ۱۳۸ مَا جَاءَ فِيْ ذِهَابِ الْبَصَرِ

## بینائی کا چلا جانا۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِيْ اِلَّا الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں دنیا میں کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں تو میرے نزدیک اس کا بدلہ صرف جنت ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول



marfat.com

اَرْقَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ظِلَالٍ اِسْمُهٗ هِلَالٌ۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ اَبُوْ زُهَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا

ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور ابو ظلال کا نام ہلال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں جس شخص کی آنکھیں لے لوں پھر وہ ان پر صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پہ راضی نہیں ہوں اس باب میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب اور ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض محدثین نے اس روایت میں سے کچھ بواسطہ اعمش اور طلحہ بن مصرف، حضرت مسروق سے بیان کیا۔

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو بھی مرتا ہے روز قیامت شرمندہ ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا ندامت ہوگی؟" آپ نے فرمایا اگر نیک ہے تو نادم ہوگا کہ میں نے زیادہ عمل کیوں نہ کیا اور اگر گناہ گار ہے تو اس بات پر ندامت ہوگی کہ میں گناہ سے کیوں نہ بچا۔ اس حدیث کو ہم صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں یحییٰ بن عبید اللہ کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو



marfat.com

هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ عِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ۔

۲۹۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا حَمْزَةُ بْنُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دھوکہ و فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے! انکی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل بھیڑیوں کے دل ہونگے اللہ تعہ فرماتا ہے کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کر دیگا! اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی اور ان کے دل مصبر سے زیادہ کڑوے ہیں مجھے اپنی ہی قسم ہے میں انہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جو ان میں سے بردبار آدمی کو بھی حیران کر دے گا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کیا میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کر دکھاتے ہیں۔

## باب ۱۳۹ مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ

## زبان کی حفاظت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ فرمایا "اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روک رکھو، چاہیئے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ف۱: مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقبل کے بارے میں یہ خبر حرف بحرف ثابت ہو رہی ہے۔ امت مسلمہ کی بدقسمتی سے ان ہی میں سے بعض ایسے حکم گو پیدا ہو چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور صلحاء امت کے بارے نہایت گھٹیا نظریات رکھتے ہیں اور اپنی کتابوں میں بھی لکھ چکے ہیں! ان کے عقائد ملت اسلامیہ کے عقائد سے یکسر متصادم ہیں اور ہر وہ بات جس میں محبوبانِ خدا کی تعظیم و احترام پایا جاتا ہو اسے شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اسلام کی بطل جلیل مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎ ذیابٌ فی ثیابٍ لب بہ کلمہ دل میں گستاخی، سلام، اسلامِ ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے آمین (مترجم)



marfat.com

وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ.

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ اَبُوْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدَنِيٌّ وَاسْمُهٗ سَلْمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ وَاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اسْمُهٗ سَلْمَانُ الْاَشْجَعِيُّ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ كُوْفِيٌّ.

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

---

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں۔ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں اگر تو سیدھی رہے گی ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

ھناد نے بواسطہ ابواسامہ، حماد بن زید سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع روایت نقل کی اور یہ محمد بن موسیٰ کی روایت سے اصح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور متعدد راویوں نے اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے داڑھوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کو برائی سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابوحازم، ابوحازم زاہد مدنی ہیں اور ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ابوحازم کا نام سلمان اشجعی ہے جو عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفی ہیں۔

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت



marfat.com

الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ۔

ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑے رکھوں آپؐ نے فرمایا "کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے زیادہ خطرناک چیز کیا ہے"؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا "یہ ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبداللہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلْجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر کثرت کلام دل کی سختی (کا باعث ہے) اور سخت دل آدمی اللہ تعالےٰ سے بہت دور رہتا ہے۔

---

حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ۔

ابونضر نے بواسطہ ابراہیم بن عبداللہ حاطب اور عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح کی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ حَسَّانٍ الْمَخْزُوْمِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم برائی سے مخالفت اور اللہ تعالےٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن زید بن خنیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

---



marfat.com

## باب ۱۴۰

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً قَالَ مَا شَاْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُوْمَ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُوْمَ قَالَ لَهٗ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ لَهٗ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعُمَيْسِ اِسْمُهٗ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ اَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيِّ۔

## تمام حقداروں کے حقوق ادا کرنا۔

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ و حضرت ابو درداؓ رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا (ایک مرتبہ) حضرت سلمان، حضرت ابو درداء کی ملاقات کے لئے گئے تو ام درداء کو معمولی حالت میں دیکھا آپ نے فرمایا "تجھے کیا ہوا؟" ام درداء نے کہا تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا کی کوئی حاجت نہیں" فرماتی ہیں جب حضرت ابو درداء گھر لوٹے تو حضرت سلمان کے سامنے کھانا رکھا اور فرمایا کھائیے میں تو روزے سے ہوں حضرت سلمان نے فرمایا جبتک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤنگا۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے (بھی) کھایا جب رات ہوئی تو ابو درداء عبادت کے لئے جانے لگے حضرت سلمان نے فرمایا سو جائیں پس وہ سو گئے۔ پھر جب (اٹھکر) عبادت کے لئے جانے لگے تو حضرت سلمان نے فرمایا سو جائیں وہ پھر سو گئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت سلمان نے ان سے فرمایا اب اُٹھیں پھر دونوں نے اٹھکر نماز ادا کی (ازاں بعد) حضرت سلمان نے فرمایا تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اللہ تعالیٰ کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے اور تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے لہذا ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ پھر وہ دونوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بیان کی۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا حضرت سلمان نے سچ کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو عمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

## باب ۱۴۱

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ

## کس کو راضی کرنا لازمی ہے

مدینہ طیبہ کے ایک آدمی سے روایت ہے حضرت امیر معاویہؓ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو ایک خط لکھا کہ آپ مجھے ایک مختصر (مگر جامع) نصیحت پر مشتمل تحریر عنایت فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت عائشہ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا آپ پر سلام ہو اس کے بعد (واضح ہو) میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی اللہ تعالیٰ لوگوں کی ایذا رسانی سے اسے کفایت کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرکے لوگوں کو راضی کرے اللہ تعالیٰ



marfat.com

اَلتَّمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ والسلام علیک۔

---

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَتَبَتْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو لکھا اس کے بعد گذشتہ حدیث کے ہم معنی روایت موقوفاً منقول ہے

---

# اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

# ابواب قیامت

## باب ۱۴۲ مَا جَاءَ فِيْ شَانِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

## حساب اور بدلہ

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَتَّقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ نَا وَكِيْعٌ يَوْمًا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكِيْعٌ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ فَلْيَحْتَسِبْ فِيْ اِظْهَارِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِخُرَاسَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى لِاَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ قیامت کے دن کلام فرمائے گا درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا (یعنی براہ راست گفتگو ہوگی) پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو کوئی نئی چیز نہیں پائے گا بلکہ وہی کچھ دیکھے گا جو اس نے پہلے بھیجا پھر بائیں طرف دیکھے گا تو وہاں بھی وہی اعمال نظر آئیں جو پہلے (دنیا سے) بھیج چکا۔ پھر سامنے دیکھے گا تو سامنے سے آگ آتی نظر آئے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے آپ کو اس آگ کے مقابلے سے بچا سکتے ہو تو بچاؤ چاہے کھجور (کے صدقہ) سے ہی ہو۔ ابو سائب سے روایت ہے کہ وکیع نے ایک دن یہ حدیث حضرت اعمش سے (روایت کرتے ہوئے) ہم سے بیان کی جب وکیع بیان کر چکے تو فرمایا اگر کوئی خراسانی کا باشندہ یہاں ہو تو وہ یہ حدیث اہل خراسان کو سنا کر ثواب حاصل کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ جہمیہ اس بات (یعنی خدا سے ہی کلام ہوتے) کے منکر ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ اَبُوْ مُحْصِنٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرُّحَبِيُّ نَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان قیامت کے دن اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے جب تک



marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ۔

اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے (۱) اس نے اپنی زندگی کس کام میں گزاری (۲) اپنی جوانی کو کہاں گنوایا (۳) مال کہاں سے کمایا (۴) اور کہاں خرچ کیا (۵) اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت ابن مسعود سے مرفوعاً صرف حسین بن قیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور حسین، حدیث میں ضعیف ہے اس باب میں حضرت ابو برزہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ مَوْلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَاَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِسْمُهٗ نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے گا جب تک اس سے پوچھ نہ لیا جائے کہ اس نے اپنی زندگی کہاں صرف کی، اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ اور اپنا جسم کس کام میں پرانا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن عبداللہ بن جریج، ابو برزہ اسلمی کے غلام ہیں۔ اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ کرام!) تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ تو کوئی روپیہ پیسہ ہو اور نہ ہی کوئی سامان، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے پاس نماز، روزہ اور زکوٰۃ ہوگی لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس وہ بیٹھا ہوگا اور



marfat.com

حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَصَّ مَاعَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ قَالَا نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِيْهِ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ فِيْ عِرْضٍ اَوْ مَالٍ فَجَاءَهٗ فَاسْتَحَلَّهٗ قَبْلَ اَنْ يُّؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ حُمِلَ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّاٰتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا حَتّٰى تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## باب ۱۴۳

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ثَنِيْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ نَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

یہ لوگ (ان جرائم کے) بدلے اس کی نیکیاں لے جائیں گے اگر گناہوں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر اسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کے پاس اپنے بھائی کی عزت اور مال کا حق ہے اور وہ پکڑے جانے سے پہلے صاحب حق سے معافی مانگ کر سبکدوش ہو جائے اور اس جگہ نہ تو دینار ہوں گے اور نہ ہی درہم۔ اور اس کی نیکیاں ہوں گی تو نیکیوں میں بدلہ چکایا جائے گا اور اگر نیک اعمال نہیں ہوں گے تو ان (مظلومین) کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اس کے معنی حدیث بواسطہ سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اہل حق کو اس کا حق ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری، سینگ والی بکری کے بدلے میں دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت ابوذر اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

## سورج کا قریب ہونا۔

حضرت مقداد (صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن سورج بندوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک یا دو میل



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ أَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا أَدْرِيْ أَيَّ الْمِيْلَيْنِ عَنٰى أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيْلُ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى فِيْهِ أَيْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کی مسافت پر ہوگا۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ کونسا میل مراد لیا زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے فرمایا پھر سورج ان کو پگھلائے گا یہاں تک کہ ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوب جائے گا۔ بعض ٹخنوں تک، بعض گھٹنوں تک، کچھ لوگ کمر تک پسینے میں شرابور ہوں گے۔ بعض لوگوں کو پسینہ لگام دے دیگا۔ راوی فرماتے ہیں میں نے دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے یعنی (کہاں) لگام دے گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (بقول حماد مرفوع حدیث ہے) کہ "جس دن لوگ تمام جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے"، فرمایا اس طرح کھڑے ہوں گے کہ پسینہ ان کے کانوں کے نصف تک ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

معاذ نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، ابن عون اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

## باب ۱۴۴ مَا جَاءَ فِيْ شَأْنِ الْحَشْرِ

## کیفیت حشر۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے جیسا کہ پیدا کئے گئے۔ پھر آپ نے پڑھا (ترجمہ) "جیسا کہ ہم نے پہلے دن پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے بے شک ہم کرنے والے ہیں" مخلوق میں سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور کئی لوگ میرے



marfat.com

إِبْرَاهِيمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ أَصْحَابِي بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

اصحاب سے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے جائیں گے میں کہوں گا اے رب! یہ تو میرے صحابی ہیں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا برائیاں کیں آپ کے وصال کے بعد یہ لوگ (دین اسلام سے) اپنی ایڑیوں پر پھر گئے پھر میں وہی بات کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے (علیہ السلام) نے کہی (اے اللہ) اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخشدے پس تو بیشک غالب حکمت والا ہے

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا تم قیامت کے دن پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور (کئی لوگوں کو) منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ۔

## قیامت کی پیشی۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ الرِّفَاعِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے دو مرتبہ کی پیشیوں میں جھگڑا اور (اعتراف و) عذر خواہی ہوگی تیسری پیشی پر اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں پر آجائیں گے یعنی بعض لوگ داہنے ہاتھ میں پکڑیں گے اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ یہ حدیث اس وجہ سے صحیح نہیں کہ حسن کو ابوہریرہ سے سماع حاصل نہیں بعض محدثین نے اسے بواسطہ علی بن علی رفاعی اور حسن نے حضرت ابوموسیٰ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

## باب ۱۲۶ منه

## حساب میں پوچھ گچھ۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ



marfat.com

عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیْرًا قَالَ ذَاکَ الْعَرْضُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاہُ اَیُّوْبُ اَیْضًا عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ۔

آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کے دائیں ہاتھ میں کتاب دی گئی اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد پیش ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب نے بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

## باب ۱۴۷ منہ۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَکِ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہٗ بُنْدُجٌ فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَعْطَیْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ فَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَہٗ وَلَمْ یُسْنِدُوْہُ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن انسان کو اس طرح لایا جائیگا گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے کھڑا کیا جائیگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھے (سب کچھ) دیا اور طرح طرح کے انعام کئے تو نے کیا کیا۔ وہ کہے گا میں نے اسے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑا پس تو واپس کر تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے یہ بتا کہ تو نے آگے کیا (عمل) بھیجا وہ پھر کہے گا میں نے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ ہو گیا اے اللہ! تو مجھے واپس بھیج تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں پس اگر اس بندے نے نیکی آگے نہ بھیجی ہو گی تو اسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد راویوں نے یہ حدیث حسن سے ان کے قول کے طور پر بیان کی۔ مسند نہیں بیان کی۔ اسماعیل بن مسلم، حدیث میں ضعیف ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِیُّ الْبَصْرِیُّ نَا مَالِکُ بْنُ سُعَیْرٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْکُوْفِیُّ التَّمِیْمِیُّ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَلَمْ اَجْعَلْ لَکَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ (بارگاہ الٰہی میں) حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے سننے اور دیکھنے کی قوت نہ دی کیا میں نے تجھے مال، اولاد نہ دیئے، کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیاں مسخر نہ کئے، کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا



marfat.com

وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ يَوْمِكَ هٰذَا فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي الْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ وَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْآيَةَ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ قَالُوْا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ.

کہ تو سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگا کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کریگا وہ کہے گا "نہیں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اسی طرح چھوڑتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلایا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے اس قول کہ میں تجھے چھوڑ دونگا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈالونگا۔ بعض علماء نے اس آیت "آج ہم ان کو چھوڑ دیں گے" کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

## باب ۱۴۸ منه

## عنوان بالا کا ایک اور باب۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ نَا يَحْيٰى بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ پڑھی (ترجمہ) جس دن زمین اپنی تمام خبریں بتا دے گی" اور فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں" آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر انسان مرد اور عورت کے بارے میں ان کے اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کئے۔ آپ نے فرمایا زمین کو اسی کام کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۱۴۹ مَا جَاءَ فِي الصُّوْرِ۔

## صور پھونکنا۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ لَا سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شِغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "صور کیا چیز ہے"؟ آپ نے فرمایا ایک سینگ جس میں پھونک ماری جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اور ہم اسے صرف اسی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَالِدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیسے خوشی آئے



marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَ اسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حالانکہ صور والے فرشتے نے صور لیا اور وہ کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ وہ پھونکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری تو آپؐ نے فرمایا تم کہو "اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا" یہ حدیث حسن ہے اور متعدد طریقوں سے بواسطہ عطیہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔

## بابؔ ۱۵ مَاجَاءَ فِيْ شَانِ الصِّرَاطِ

## پل صراط کی کیفیت۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر مومن کی نشانی یہ دعا ہوگی "اے رب سلامتی سے گزار سلامتی سے گزار" یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحاق ؒ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا بِلَالُ بْنُ الْمُخَيَّرِ نَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُوْنَ الْاَنْصَارِيُّ اَبُو الْخَطَّابِ نَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن شفاعت کا سوال کیا آپؐ نے فرمایا "میں کروں گا" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپؐ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پلصراط پر ڈھونڈنا" میں نے عرض کیا اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں آپؐ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا" میں نے عرض کیا اگر میزان کے پاس بھی نہ پاؤں؟ حضورؐ نے فرمایا "پھر مجھے حوض کوثر کے پاس ڈھونڈنا کیونکہ میں ان مقامات سے اِدھر اُدھر نہیں ہوں گا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## بابؔ ۱۵۱ مَاجَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ۔

## شفاعت کا بیان۔



marfat.com

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا أَبُوْحَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَأَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ لَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَمَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ آدَمُ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا إِبْرَاهِيْمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا کسی نے اس سے ایک بازو اٹھا کر آپؐ کو دیا آپؐ نے تناول فرمایا اور دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کہ کیوں؟ پھر فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک جگہ جمع فرمائے گا تو وہ ایک پکارنے والے کی پکار سنیں گے نگاہ ان سب کو دیکھ لے گی اور سورج ان کے قریب ہوگا اس حالت میں لوگوں کو اس قدر غم اور تکلیف پہنچے گی جس کی انہیں طاقت نہیں ہوگی اور وہ اسے برداشت نہیں کر سکیں گے ایسے میں لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے دیکھتے نہیں تمہیں کس قدر تکلیف پہنچی کیا تم کوئی سفارشی نہیں تلاش کرتے جو تمہارے لئے بارگاہِ الٰہی میں سفارش کرے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی خاص روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ہماری سفارش فرمائیں کیا دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں کیا آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کس قدر تکلیف پہنچی" آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے "میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے اس نے درخت (کے قریب جانے) سے منع فرمایا پس مجھ سے (بظاہر) حکم عدولی ہوگئی مجھے اپنی فکر ہے (تین مرتبہ فرمایا) کسی اور کی طرف جاؤ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ" پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے "اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ



marfat.com

رَبَّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ
يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ
كَلِمَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَيَّانَ فِي الْحَدِيْثِ نَفْسِيْ
نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى
فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ
اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ
اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ
قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ
نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى
فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَ
كَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ
اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّيْ قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ
لَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِيْ
نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا
تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ
فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ
وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ
ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ
اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ
اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ

رکھا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کیا پریشانی لاحق ہو گئی" حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا مجھے ایک دعا دی گئی تھی میں نے وہ قوم کے خلاف کر دی اپنے نفس کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دو" پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ کے خلیل ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں حضرت ابراہیمؑ فرمائیں گے آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ اسکے بعد فرمائیگا میں نے تین مرتبہ ظاہری واقعہ کے خلاف بات کی ابوحیان نے وہ باتیں حدیث میں بیان کیں اپنی اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو" وہ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے موسےٰؑ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت اور کلام کے ذریعے آپ کو لوگوں پر فضیلت بخشی ہماری سفارش فرمائیں آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں آپ فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غصہ فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی بعد میں فرمائیگا۔ میں نے ایک نفس کو قتل کیا حالانکہ مجھے قتل کا حکم نہ تھا (یہ قتل نبوت کے ملنے سے پہلے تھا اور بلا ارادہ تھا اس لئے محل اعتراض نہیں، مترجم) ہر کسی کو اپنا اپنا فکر ہے تم کسی اور ایک کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں جاؤ، پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اسکا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم کی طرف ڈالا اور آپ اسکی طرف سے روح ہیں آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا اپنے رب سے ہماری سفارش کریں آپ دیکھتے ہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں" حضرت عیسیٰ فرمائیں گے آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ اسکے بعد فرمائے گا آپ اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں فرمائیں گے ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہے تم کسی اور طرف جاؤ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ پس وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے محمدؐ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آخری نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے



marfat.com

اُدْخِلُ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ وَاَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

## بَابٌ ۱۵۲ مِنْهُ

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِي جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعِينَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُونَ اَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

آپؐ اپنے رب سے ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں پس آپؐ عرش الٰہی کے نیچے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائینگے آپ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریفوں اور خوبیوں کا دروازہ کھول دیگا جو اسنے مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولا پھر کہا جائیگا اے محمدؐ اپنا سر مبارک اٹھایئے مانگیں دیا جائیگا سفارش کریں قبول کی جائیگی پھر میں سر اٹھاؤنگا اور کہونگا اے رب! میری امت (کو بخشدے) تین مرتبہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے محمدؐ! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں جنت کے داہنے دروازے سے داخل کیجئے یہ لوگ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہونگے پھر آپؐ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔ محمد بن علی کہتے مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے محمدؐ! جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان کی شفاعت کا کیا ہوگا؟ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

---

ابوامامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب کی مٹھیوں (جیسا اس کے شایانِ شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



marfat.com

۲۳۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَفِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِاَرِيْحَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ هُيَيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَائِيْ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ اَبِي الْجَدْعَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ اَبِي الْجَدْعَاءِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ۔

عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں بیت المقدس میں ایک جماعت کے ہمراہ تھا ان میں سے ایک نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے ایک آدمی کی سفارش سے بنی تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے علاوہ؟ آپ نے فرمایا "ہاں میرے علاوہ" جب وہ راوی اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا "یہ کون ہیں؟" حاضرین نے کہا ابن ابی جذعاء ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابن ابی جذعاء کا نام عبداللہ ہے ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۲۳۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۲- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِيْ بِالْجَنَّةِ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ ابوملیح نے ایک دوسرے صحابی کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی اور عوف بن مالک کا ذکر نہیں کیا۔

## باب ۱۵۳ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الْحَوْضِ۔

## حوض کوثر

۲۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت



marfat.com

بْنِ حَمْزَةَ ثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر لوٹے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

---

۳۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَلْخِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک حوض ہے اور وہ آپس میں فخر کرتے ہیں کہ کس کے حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث بواسطہ حسن، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی اور حضرت سمرہ کا ذکر نہیں کیا یہ زیادہ صحیح ہے۔

---

## باب ۱۵۴ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ.

## حوض کوثر کے برتن۔

۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبُ الْبَرِيدِ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَّامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَّامٍ ثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ بَعْدَهَا

ابو سلام حبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا پس میں خچر پر سوار ہوا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں پہنچا تو عرض کیا اے امیر! مجھے خچر کی سواری سے مشقت اٹھانی پڑی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے ابو سلام! میرا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہ تھا لیکن مجھے آپ سے ایک حدیث پہنچی جو آپ نے حضرت ثوبان کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے متعلق روایت کی میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے وہ حدیث بیان کریں ابو سلام نے کہا مجھ سے حضرت ثوبان نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پیئے گا اس کے



marfat.com

اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ
الشُّعْثُ رُؤُسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ
الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ
نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ
فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَاَجَرَمَ اِنِّيْ لَا اَغْسِلُ
رَاْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِيْ يَلِيْ
جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ
هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ
مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اِسْمُهُ مَمْطُوْرٌ.

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَبْدِ
الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ نَا
اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ
عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ
الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ
مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ
مُصْحِيَةٍ مِنْ اٰنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ
يَظْمَاْ اٰخِرُ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهُ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ
عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ
وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ
حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَرُوِيَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ
كَمَا بَيْنَ الْكُوْفَةِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ.

## باب ۱۵۵

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ
بْنِ يُوْنُسَ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں جنکے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہیں وہ ناز و نعمت میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور انکے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا لیکن میں نے تو ناز و نعمت میں پرورش پانے والیوں سے نکاح کیا اور میرے لئے بند دروازے کھولے گئے۔ میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا یقیناً جبتک میرا سر اگرد آلود نہ ہو جائے میں اسے نہیں دھوتا یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ معدان بن ابی طلحہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ ثوبان، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابوسلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) حوض کوثر کے برتن کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ان ستاروں اور سیاروں سے زیادہ ہیں جو بادل سے صاف اندھیری رات میں دکھائی دیتے ہیں وہ جنت کے برتنوں سے ہیں جو آدمی حوض کوثر سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے (یعنی چوکور ہے) اور یہ عمان سے ایلہ تک کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب میں حضرت حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن عمرو، ابوبرزہ اسلمی، ابن عمر، حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک جتنا ہے۔

## ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی اور کئی نبیوں کے پاس سے گزرے اور ان کے ساتھ ایک قوم تھی۔



marfat.com

عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَمُرُّ بِالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَمَعَہُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَمَعَہُمُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَلَیْسَ مَعَہُمْ اَحَدٌ حَتّٰی مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِیْمٍ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قِیْلَ مُوْسٰی وَقَوْمُہٗ وَلٰکِنِ ارْفَعْ رَاْسَکَ فَانْظُرْ قَالَ فَاِذَا ھُوَ سَوَادٌ عَظِیْمٌ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِیْلَ ھٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ وَسِوٰی ھٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِکَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ یُسْاَلُوْہُ وَلَمْ یُفَسِّرْ لَھُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ ھُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ ھُمْ اَبْنَاءُ الَّذِیْنَ وُلِدُوْا عَلَی الْفِطْرَۃِ وَالْاِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَکْتَوُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اَنَا مِنْھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَہٗ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَا مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

کئی نبیوں کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کئی نبیوں کے ساتھ کوئی نہ تھا یہاں تک کہ آپ ایک بہت بڑی جماعت کے پاس سے گزرے آپ فرماتے ہیں میں نے پوچھا "یہ کون ہیں"؟ کہا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم ہے۔ لیکن آپ سر مبارک اٹھا کر دیکھیں اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جم غفیر ہے جس نے ہر طرف سے افق کو گھیر رکھا ہے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے ان کے علاوہ ستر ہزار اور ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ یہ فرما کر (حجرہ میں) تشریف لے گئے نہ تو صحابہ کرام نے تفصیل پوچھی اور نہ آپ نے ان سے بیان فرمائی پس صحابہؓ نے کہا وہ لوگ ہم ہیں بعض نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو فطرتِ اسلام پر پیدا ہوئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ علاج کراتے ہیں نہ تعویذ لیتے ہیں اور نہ ہی بدفالی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں" عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں" پھر دوسرا آدمی آیا اور پوچھا "میں بھی ان میں سے ہوں"؟ آپؐ نے فرمایا اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بَزِیْعٍ الْبَصْرِیُّ نَا زِیَادُ بْنُ الرَّبِیْعِ نَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَیْئًا مِمَّا کُنَّا عَلَیْہِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَیْنَ الصَّلَاۃُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِیْ صَلٰوتِکُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ اَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں تم میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھتا جس پر ہم زمانۂ رسالت میں تھے۔ ابو عمران نے کہا اور نماز کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے نمازمیں وہ کام نہیں کئے جن کا تمہیں علم ہے۔ (یعنی سستی اور بے پرواہی) یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی طریق سے مروی ہے۔

ف ۱:- حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بتانے سے جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی؟ یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے اسکے خلاف عقیدہ بدعت ہے اور قرآن وسنت سے الگ راہ ہے نیز دوا اور تعویذ وغیرہ اسباب جائز ہیں یہاں مقربین



marfat.com

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ ثَنِي زَيْدٌ الْخَشْعَمِيُّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا وہ بندہ بہت برا ہے جس نے اپنے آپ کو (دوسروں سے) اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند و بالا ذات کو بھول گیا وہ بندہ بھی برا ہے جو جابر و ظالم بن گیا اور اعلیٰ جبّار کو بھول گیا اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو لہو و لعب میں مشغول ہو کر قبرستان اور قبر میں گل سڑ جانے کو بھول گیا وہ بندہ بھی برا ہے جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنے آغاز و انجام کو بھول گیا۔ وہ انسان بھی برا ہے جس نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ انسان بھی برا ہے جو دین کو شبہات کے ذریعے طلب کرے وہ بندہ برا ہے جس نے حرص کو راہ نما بنا لیا اور وہ شخص بھی برا ہے جو خواہش کا پجاری ہو گیا جو اسے گمراہ کئے جا رہی ہے اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا أَبُو الْجَارُودِ الْأَعْمَى وَاسْمُهُ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَوْقُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَأَشْبَهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن، کسی دوسرے ایماندار کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھانے کے لئے دے گا۔ جو ایماندار کسی ایماندار کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور بواسطہ عطیہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے یہ ہمارے نزدیک اصح اور اشبہ ہے۔

---

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو النَّضْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے



marfat.com

نَا اَبُوْ عَقِيْلِ الثَّقَفِيُّ نَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ التَّمِيْمِيُّ ثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ فَيْرُوْزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈرا وہ پہلی رات چلا اور جو پہلی رات چلا منزل پر پہنچ گیا، سن لو! اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت ہے۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابو نضر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ نَا اَبُو النَّضْرِ ثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُقَيْلٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ ثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کے لئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

---

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی طریقہ پر رہے جس طرح میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کرتے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت حنظلہ اسیدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

---

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَلْمَانَ اَبُوْ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک خوشی و شادمانی ہے اور ہر خوشی کے لئے ایک سستی ہے پس جو شخص سیدھا رہا اور اس کے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی (بہتری کی) امید رکھتا ہوں اور اگر



marfat.com

وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَلَا تَعُدُّوهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ۔

اس کی طرف انگلیاں اٹھیں تو تم اس کو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے حضرت انس بن مالک کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انسان کی برائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسکے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جسکو اللہ تعالیٰ بچالے۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِي وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِي فِي الْوَسَطِ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ الْإِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُهُ إِنْ نَجَا مِنْهُ يَنْهَشْهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع (چوکور) خط کھینچا اس لکیر کے درمیان ایک اور لکیر کھینچی اس سے باہر بھی ایک خط کھینچا پھر درمیان والی لکیر کے ارد گرد کئی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا وقت موت اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے یہ (ارد گرد کی) لکیریں انسانی حوادث ہیں اگر ان سے بچ نکلا تو یہ اسے ڈسے گا اور فرمایا باہر والا خط انسان کی امید ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

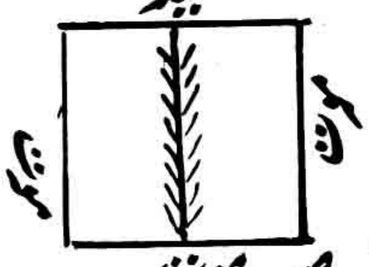


۳۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال اور عمر کی حرص یہ حدیث صحیح ہے۔

---

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا دَفَعَ فِي الْهَرَمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حال میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے آرزوئیں ہیں اگر آرزوؤں سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں جا گرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ



marfat.com

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ اذْكُرُوا اللهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أُبَيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

کھڑے ہوتے اور فرماتے "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو" اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو (قیامت کا) پہلا نفخہ آچکا، دوسرا نفخہ اسکے تابع ہوگا موت اپنی ہولناکیوں سمیت آپہنچی موت اپنی سختیوں سمیت آچکی حضرت ابی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں میں کسقدر درود شریف پڑھا کروں! آپؐ نے فرمایا "جتنا چاہو" میں نے عرض کیا "ایک چوتھائی؟" آپؐ نے فرمایا "جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے"؛ میں نے عرض کیا "نصف" آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا "دو تہائی" آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا میں سارے کا سارا وظیفہ آپ کے لئے کیوں نہ کردوں آپ نے فرمایا اب تیرے غموں کی کفایت ہوگی اور گناہ بخش دیئے جائیں گے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا نَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَمَا تَذَكَّرُ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَى يَعْنِي مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبَانِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو جیسا حیاء کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم حیاء کرتے ہیں اور (توفیق عطا فرمانے پر) تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ حیاء نہیں بلکہ حیاء یہ ہے کہ تو اپنے سر اور جن پر وہ مشتمل ہے (ناک کان آنکھ وغیرہ) کی حفاظت کرے پیٹ اور جن کو وہ حاوی ہے کو محفوظ رکھے موت اور اس کے بعد پرانا ہونے کو یاد رکھے اور جو کوئی آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑتا ہے اور جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیاء کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ ابان بن اسحٰق، صباح بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُرَيْحٍ وَثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُرَيْحٍ عَنْ ضَمْرَةَ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے عاجز وہ ہے جو اپنے آپ کو خواہشات کے



marfat.com

بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُوْلُ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ يُحَاسَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُرْوٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ وَاِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا وَيُرْوٰى عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتّٰى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيْكَهُ مِنْ اَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ۔

پیچھے لگا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور "من دان نفسہ" کا مطلب حساب قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) نفس کا محاسبہ کرنا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا میں ہی اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے آپ نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔

---

۳۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدْوَيْهِ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلّٰی پر تشریف لائے آپؐ نے دیکھا گویا کہ لوگ ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو یاد کرتے تو تمہیں اس بات کی فرصت نہ ملتی جو میں دیکھ رہا ہوں لذتوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو یہ (زبان حال سے) کہتی ہے میں مسافرت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں اور جب مومن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو تو اپنے ہی گھر آیا۔ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو۔ آج جب تم میرے سپرد کیئے گئے اور میرے پاس آئے تو تم عنقریب دیکھو گے میں تم سے کیا (اچھا) سلوک کرتی ہوں چنانچہ اس کے لئے حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے قبر کہتی ہے نہ تو مجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ تیرا گھر ہے۔ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے زیادہ برا ہے آج جب تو میرے سپرد کیا گیا اور تو میرے پاس آیا عنقریب تو



marfat.com

لَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلَى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَاْمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر قبر سمٹ جائے گی یہاں تک کہ مل جائے گی اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی راوی کہتے ہیں یہ بات فرماتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا آپ نے فرمایا اس کے لئے ایسے ستر اژدہا مسلط کئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک زمین میں پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک اس میں کچھ نہ اُگے وہ اژدہا اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔ راوی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

---

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ مِنْ جَنْبِهٖ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں (حضرت فاروق اعظم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کھجوروں کی چٹائی پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے میں نے آپ کے پہلو میں اس کے نشانات دیکھے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ وَيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو ابْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن عوف بدری جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا۔ آپ بحرین سے مال لے کر واپس لوٹے تو انصار کو آپ کے آنے کا پتہ چل گیا انہوں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے جب انصار آپ کے سامنے آئے آپ ان کو دیکھ کر مسکرا پڑے پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابو عبیدہ کے بارے میں سنا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کیا۔



marfat.com

فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ لَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

"ہاں یارسول اللہ"! آپ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش رکھے اللہ کی قسم! مجھے تمہاری محتاجی کا ڈر نہیں اگر مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے تو صرف اس بات کا کہ تمہارے لئے دنیا پھیلا دی جائے گی جس طرح پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کردی گئی تم اس میں اسی طرح رغبت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ اس کی طرف راغب ہوئے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح وہ ہلاک ہوئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

۳۵۴۔ اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَقَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْا حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَهٗ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عروہ بن زبیر اور ابن مسیب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حکیم بن حزام فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ) مانگا آپ نے عطا فرمایا پھر مانگا تو آپ نے عطا کیا پھر فرمایا اے حکیم! یہ مال سبز باغ اور میٹھا ہے جس نے اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اسے نفس کے غلبہ کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی اور یہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے حضرت حکیم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو برحق نبی بنایا میں آپ کے بعد تا دم آخر کسی کا مال کم نہیں کروں گا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو کچھ دینے کے لئے بلاتے لیکن آپ قبول کرنے سے انکار فرما دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا تو آپ نے کچھ بھی لینے سے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے قوم مسلم! میں تمہیں حضرت حکیم پر گواہ بناتا ہوں میں نے انہیں مال فی میں سے ان کا حصہ دینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا" چنانچہ حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی سے کچھ نہ لیا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے



marfat.com

يُونَسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

روایت ہے فرماتے ہیں ہم لوگ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصیبتوں میں آزمائے گئے تو ہم نے صبر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب نعمتوں میں آزمائے گئے تو ہم صبر نہ کر سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت کا فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اس کے مجتمع کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کا مال) بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ هُرْمُزُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ مشاغل سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہ کر دوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

## باب ۱۵۶

## دنیا کی بے وقعتی۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ سَتَرْنَا فِيهِ تَمَاثِيلَ عَلَى بَابِي فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے دروازے پر تصویروں والے ایک باریک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا "اسے اتار دو یہ مجھے دنیا یاد دلاتی ہے" آپ فرماتی ہیں ہمارے پاس



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِعِيْهِ فَاِنَّهُ يُنَاكِّرُنِي الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيْفَةٍ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

ایک پرانی کملی تھی جس پر ریشم سے بیل بوٹے بنے ہوئے تھے اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک جس پر آرام فرماتے چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے یہ حدیث صحیح ہے ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَيْسَرَةَ هُوَ الْهَمْدَانِيُّ اِسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيْلَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "کیا اس سے کچھ بچا ہے"؟ میں نے عرض کیا "صرف ایک بازو بچا ہے"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بازو کے سوا باقی سب بچ گیا ہے" یہ حدیث صحیح ہے ۔ ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے ۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے ایک ایک مہینہ اس حالت میں رہتے کہ چولہے میں آگ نہ جلتی اور صرف پانی اور کھجوروں پر گزارہ ہوتا ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ شَطْرٌ يَعْنِيْ شَيْئًا مِنْ شَعِيْرٍ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہمارے پاس کچھ جو تھے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس سے کھاتے رہے پھر میں نے لونڈی سے کہا ان کا وزن کرو اس نے وزن کیا تو جلد ہی ختم ہو گئے۔ آپ فرماتی ہیں اگر ہم اسی طرح چھوڑ دیتے تو مدت دراز تک ان سے کھاتے رہتے، یہ حدیث صحیح ہے اور "شطر" کے معنی "کچھ" کے ہیں ۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی



marfat.com

بْنُ سَلْمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحَاقَ ثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ ثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَبْتُ وَسْطَهٗ فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ وَشَدَدْتُ وَسَطِيْ فَخَزَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّيْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَهٗ وَهُوَ يَسْقِيْ بِبَكَرَةٍ لَهٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَا اِعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِيْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاُفْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهٗ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاْتُ كَفِّيْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَبِّيْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مَعًا مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدٌ

راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھے اتنی تکالیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے اور بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر اتنی چیز جسے بلال کی بغل چھپا لیتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ مکہ مکرمہ سے (ہجرت کے علاوہ) تشریف لے گئے تو حضرت بلال کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جسے انہوں نے اپنی بغل کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سردیوں کے موسم میں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس سے باہر نکلا میں نے ایک چمڑا لیا جس پر بال نہ تھے اس کے درمیان سوراخ کیا اور اپنی گردن اس میں ڈال دی اور کھجوروں کے پتوں سے اپنی کمر کس کر باندھ دی اس وقت مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کچھ بھی کھانے کے لئے ہوتا تو میں کھا لیتا۔ کچھ کھانے کی تلاش میں میں چل رہا تھا کہ میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا جو اپنے مال کے پاس تھا وہ (باغ کو) مٹ سے پانی دے رہا تھا۔ میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا اے اعرابی! کیا بات ہے؟ کیا تو ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی نکالے گا؟ میں نے کہا "ہاں" (نکالوں گا) تو دروازہ کھول تاکہ میں اندر آجاؤں اس نے دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو گیا یہودی نے مجھے ڈول تھمایا جب میں ایک ڈول نکالتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا یہاں تک کہ جب میری مٹھی بھر گئی تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور کہا یہ کافی ہیں پھر میں نے وہ کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر مسجد میں آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔



marfat.com

بْنِ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

ہم بھوکے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ تَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا فَأَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَجَبْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تین سو آدمیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے لئے بھیجا ہم اپنا سامان اپنی گردنوں پر لٹکائے ہوئے تھے۔ جلد ہی وہ سامان ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس یومیہ ایک ایک کھجور باقی رہ گئی۔ پوچھا گیا اے ابوعبداللہ! ایک کھجور ایک آدمی کو کیا کفایت کرتی ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے جواب دیا ہمیں اس کی افادیت کا اس وقت پتہ چلا جب وہ بھی ختم ہو گئی پھر ہم سمندر کے کنارے آ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مچھلی پڑی ہے جسے سمندر نے باہر پھینک دیا ہے ہم اس سے اٹھارہ دن تک حسب منشاء کھاتے رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النَّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَتُكْفَى الْمُؤْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے ان پر صرف ایک پیوند لگی چادر تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کی گزشتہ امیرانہ اور موجودہ فقیرانہ حساب دیکھ کر رو پڑے پھر فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی ایک صبح کے وقت اور لباس پہنے گا اور شام کے وقت اور لباس اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا تمہارے گھروں پر اس طرح پردے (لٹکتے) ہوں گے جس طرح کعبہ مکرمہ پر پردہ ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان دنوں ہم آج کی بنسبت اچھے حال میں ہوں گے کیونکہ عبادت کے لئے فراغت ہوگی۔ اور تکالیف تفکرات سے آزادی ہوگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں" بلکہ آج تم اس دن سے اچھی حالت میں ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہ یزید بن زیاد مدینی ہیں۔ مالک بن انس اور دوسرے علماء نے ان سے روایات لی ہیں۔ یزید بن زیاد دمشقی جو زہری سے



marfat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ الدِّمَشْقِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ كُوْفِيٌّ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ

۳۶۸- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ نَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّمَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّ بِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِّنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ اِلْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا

روایت کرتے ہیں ان سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔ یزید بن زیاد کوفی سے سفیان عیینہ ابن عیینہ اور کئی دوسرے ائمہ روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کے گھر تھے اور نہ ہی وہ مال رکھتے تھے جن میں وہ پناہ لیتے۔ مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دیتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا ایک دن میں راستہ میں آ بیٹھا جہاں سے لوگوں کا گزر ہوتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد محض یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے۔ مگر وہ چلے گئے اور ایسا نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا نہ ہو سکا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گذرے مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا "ابوہریرہؓ!" میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا "میرے ساتھ چلو" پس آپؐ کے پیچھے چل پڑا اور آپ خانۂ اقدس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی (میں اندر داخل ہوا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آیا؟ عرض کیا گیا فلاں نے تحفہ بھیجا ہے" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوہریرہ!" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! حاضر ہوں" آپؐ نے فرمایا جاؤ اور اہل صفہ کو بلا لاؤ یہ مسلمانوں کے مہمان ہیں نہ ان کے گھر ہیں اور نہ مال جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں" جب آپ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ تناول فرماتے" اور اگر آپ کے ہاں



marfat.com

الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهٗ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِيْ اَنْ اُوْرِدَهٗ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَا يُغْنِيْنِيْ وَلَوْ يَكُ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهٗ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اِشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

کوئی ہدیہ آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور (اس طرح) انہیں شریک فرما لیتے۔ (جب حضور نے مجھے انکو بلانے کے لئے بھیجا تو) مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہے اور چونکہ حضور نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے ہی فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پلاؤ لہذا مجھے اس سے ملنے کی کوئی امید نہیں حالانکہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے۔ لیکن اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت لازمی تھی اس لئے میں انکے پاس آیا اور انکو بلا کر لے گیا جب وہ نبی کریم کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ پیالہ پکڑو اور انکو دیتے جاؤ فرماتے ہیں میں نے پیالہ لیکر ایک کو دیا انہوں نے سیر ہو کر دوسرے کو دیا یہانتک کہ میں حضور اکرم کے پاس پہنچ گیا۔ حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے نبی اکرم نے پیالہ اپنے دست مبارک میں رکھا پھر سر اقدس اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہ! پیو میں نے پیا پھر فرمایا "پیو" میں مسلسل پیتا رہا اور آپ فرماتے رہے پیو پھر میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جسنے آپکو دین حق کے ساتھ بھیجا اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی پھر حضور اکرم نے پیالہ پکڑا ۱۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے ڈکار لی تو آپ نے فرمایا ہم سے اپنی ڈکار کو روکو کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے رہیں گے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ نَا يَحْيٰى الْبَكَّاءُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّاَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ۔

حضرت ابوہریرہ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے بیٹے! اگر تم لوگ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھتے کہ ہم

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف ۱۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پینے کی ترغیب دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت ابوہریرہ کی قلبی کیفیت پر مطلع ہو چکے تھے۔ نیز ایک پیالہ دودھ جملہ اصحاب صفہ (غالباً ستر تھے) نے سیر ہو کر پیا اور پھر بھی بچ گیا یہ جناب رسول کریم کی دست اقدس کی برکت تھی! امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں: اے جناب ابوہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر جس سے ستر صحابیوں کا دودھ سے منہ بھر گیا ۱۲۔



marfat.com

وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ وَلَحِسِبْتَ اَنَّ رِيْحَ رِيْحِ الضَّانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوْفَ فَكَانَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيْئُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيْحُ الضَّانِ ۔

بارش برستی تو ہماری بو کو بھیڑ کی بو سمجھتے ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کپڑے اونی ہوتے تھے اور جب بارش ہوتی تو اُن سے بھیڑوں کی سی بُو آتی ۔

۳۷۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا ۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تواضع کے پیشِ نظر لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان (والوں) کا جو جوڑا چاہے پہنالے ۔

---

۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ شَبِيْبُ بْنُ بَشِيْرٍ وَاِنَّمَا هُوَ شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب خرچ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے مگر گھر (بنانا کہ) اس میں کوئی بہتری نہیں ۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ محمد بن حمید نے (راوی کا نام) شبیب بن بشیر (یاء کے ساتھ) بیان کیا جبکہ صحیح نام (بغیر یاء کے) شبیب بن بشر ہے ۔

۳۷۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ وَقَالَ بُوْجُرُ الرَّجُلُ فِيْ نَفَقَةٍ اِلَّا التُّرَابَ اَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ہم حضرت جناب رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے آئے (تو دیکھا کہ) وہ سات داغ لگوا چکے ہیں انہوں نے فرمایا میری بیماری طویل ہوگئی اور اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا کہ "موت کی تمنا نہ کرو" تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا آپ (حضرت خباب) نے فرمایا انسان کو مٹی یا (فرمایا) مٹی میں خرچ کرنیکے سوا باقی ہر جگہ خرچ کرنے پر ثواب ملتا ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔

۳۷۴ - حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا ہر عمارت تجھ پر وبال ہے، میں نے عرض کیا وہ بھی جو ضروری ہو"؟ آپ نے فرمایا اس



marfat.com

قَالَ لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ شَيْخٌ حُصَيْنٌ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَاَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اِنَّ اللّٰهَ لَحَقٌّ عَلَيْنَا اَنْ نَّصِلَكَ فَاَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ

ہیں نہ ثواب ہے نہ عذاب۔

ابو العلاء خالد بن طہمان حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں ایک سائل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا "اے مانگنے والے! کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں" اس نے عرض کیا "ہاں" آپ نے فرمایا کیا گواہی دیتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" اس نے کہا "ہاں" (میں گواہی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا رمضان کے روزے رکھتا ہے کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے سوال کیا اور سائل کا بھی حق ہے اب ہم پر لازم ہے کہ ہم تجھ سے اچھا سلوک کریں پھر آپ نے اسے کپڑا عطا فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے جب تک کہ پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جب میں نے غور سے آپ کا چہرہ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام یہ تھا اے لوگو! سلام پھیلاؤ (کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرو) کھانا کھلاؤ، نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے یہ حدیث صحیح ہے۔

---

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (ایک دن) مہاجرین نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے زیادہ ایثار کرنے



marfat.com

أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مَوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْهَنَاءِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

والی اور تھوڑے مال سے زیادہ ہمدردی کرنے والی، اس قوم سے بڑھ کر کوئی قوم نہیں دیکھی جس کے پاس ہم اترے ہیں انہوں نے ہمیں تکالیف کے ازالہ میں کفایت کی اور ہمیں کھانے پینے میں شریک کرلیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر پیدا ہوگیا کہ کہیں سارا ثواب یہ ہی نہ لے جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم ان کے لئے دعا مانگتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے ایسا نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدِينِيُّ الْغِفَارِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکرگزار، صبر کرنے والا روزہ دار کے برابر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ الْأَدْوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں بتاؤں جو آگ پر حرام ہے اور آگ اس پر حرام ہے یہ وہ شخص ہے جو (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے نرم خو ہے اور خوش اخلاق ہے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَصَلّٰى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

اسود بن یزید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لانے کے بعد کیا عمل کیا کرتے تھے؟ ام المومنینؓ نے فرمایا گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہوجاتا اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلَبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا آپؐ اس سے مصافحہ کرتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے۔ اور جب تک وہ چہرہ نہ پھیرتا آپ نہ پھیرتے اور کبھی بھی آپ کو سامنے بیٹھنے والے



marfat.com

يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَعْرِفُهُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

کی طرف پاؤں بڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہ حدیث غریب ہے۔

---

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں تکبر کرتے ہوئے نکلا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا پس وہ اب زمین میں تا قیامت دھنسا چلا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

---

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن متکبرین، چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بولس ہے، ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں دوزخیوں کا پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

---

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ ثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ جاری کرنے پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

---

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغِفَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ تین صفات ہوں اللہ تعالیٰ اس پر



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

رحمت کے بازو پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ کمزور سے نرمی برتاؤ، ماں باپ پر شفقت کرنا اور غلام پر احسان کرنا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي يَكْرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہاری راہ نمائی کرونگا تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں نے مالدار کیا پس مجھ سے اپنا رزق مانگو میں تمہیں رزق دونگا تم سب گنہگار ہو مگر جس کو میں معافی دوں پس جسے معلوم ہے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں وہ مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دونگا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، مردہ اور تر و خشک سب کے سب میرے بندوں میں سے بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں مچھر کے پر جتنا اضافہ نہیں کر سکیں گے اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک میرے بندوں میں سے کسی بے نصیب بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری سلطنت سے مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکیں گے۔ اور اگر تمہارے اول، آخر، جن، انسان، زندہ، مردہ اور تر و خشک ایک زمین میں جمع ہو جائیں پھر ہر انسان اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اس کی خواہش کے مطابق دوں تو میری حکومت و سلطنت میں کچھ کم نہ ہوگا مگر اتنا کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی ڈال کر پھر اسے اپنی طرف اٹھا لے۔ یہ اس لئے کہ میں سخی ہوں پانے والا ہوں اور بزرگی والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا ہے (حکم دینا) اور میرا عذاب بھی ایک کلام (حکم) ہی ہے میرا حکم کسی چیز کے لئے یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں "ہو جا" پس وہ ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے اسے بواسطہ شہر بن حوشب و معدیکرب۔ ابوذرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔



marfat.com

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ أَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِينَ أَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِيهِ إِذْهَبِي فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شَيْبَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَرَفَعُوهُ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ وَكَانَتْ جَدَّتُهُ سَرِيَّةً لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے ایک حدیث بیان فرمائی میں نے ایک دو مرتبہ نہیں سات مرتبہ نہیں بلکہ بارہا سنا آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل سے کفل نامی ایک شخص کسی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ ایک دن ایک عورت اس کے پاس آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار دیئے تاکہ اس سے ہمبستر ہو جب وہ اس سے جماع کرنے کے لئے وہاں بیٹھا جہاں ایک مرد اپنی بیوی سے جماع کے لئے بیٹھتا ہے۔ تو وہ عورت کانپنے لگی اور رو پڑی کفل نے پوچھا تو کیوں روتی ہے کیا میں تجھ سے زبردستی کر رہا ہوں؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اس سے پہلے میں نے نہیں کیا لیکن ضرورت نے مجھے مجبور کیا۔ کفل نے کہا تو ضرورت کے تحت ایسا کرنے لگی ہے حالانکہ تو نے یہ کام نہیں کیا جا یہ اشرفیاں لے جا میں نے تجھے دے دیں۔ اور پھر کفل نے کہا "اللہ کی قسم! میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا" اسی رات اس کا انتقال ہو گیا صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا" یہ حدیث حسن ہے شیبان اور کئی دوسرے لوگوں نے اسے اعمش سے مرفوعاً روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کرتے ہوئے غلطی کی اور کہا عبداللہ بن عبداللہ نے بواسطہ سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی کوفی ہے اور اس کی دادی حضرت علی بن ابی طالبؓ کی لونڈی تھیں عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبید اللہ ضبی حجاج بن ارطاۃ اور کئی دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ

حارثہ بن سوید کہتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ نے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں مومن اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے ہے اور اسے



marfat.com

الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهٖ قَالَ بِهٖ هٰكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اِرْجِعُ اِلٰى مَكَانِ الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ فَغَلَبَتْهٗ عَيْنُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ رَاْسِهٖ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس پر گر پڑیگا اور بدکار اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی ہوئی ہو ہاتھ ہلایا اور اڑ گئی۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک خطرناک چٹیل میدان میں ہو اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا سامان کھانا پانی اور ضرورت کی اشیاء رکھی ہوں پس وہ گم ہو جائے اور وہ شخص اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے موت آنے لگے تو کہے میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے میری سواری گم ہوئی تاکہ وہاں ہی مروں جب وہ اپنے مقام پر لوٹ کر آئے تو اس پر نیند طاری ہو جائے جاگنے پر اسکی سواری اس کے سرہانے کھڑی ہو اور کھانے پینے کا سارا سامان موجود ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوہریرہ، نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات منقول ہیں۔

---

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص خطاکار ہے اور بہتر خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ علی بن مسعدہ باہلی، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

## باب ۱۵۷

## مہمان نوازی اور اچھی گفتگو

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ وَهُوَ الْخُزَاعِيُّ وَاسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، انس رضی اللہ عنہم، شریح کعبی عدوی (ان کا نام خویلد بن عمرو ہے) سے بھی روایات منقول ہیں۔



marfat.com

۳۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۱۵۸

## افضل مسلمان۔

۳۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هٰذَا حَدِيثٌ مُخَرَّجٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسٰى۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا مسلمان افضل ہے"؟ آپؐ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ابوموسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔

۳۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّهُ أَدْرَكَ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو گناہ پر عیب لگایا تو وہ مرنے سے پہلے خود اس عمل کو کرے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں یعنی وہ گناہ جس سے توبہ کرلی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے، خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خالد بن معدان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی۔

## باب ۱۵۹

## دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا۔

۳۹۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا أُمَيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مصیبت کو ظاہر نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے مبتلا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مکحول کو حضرت واثلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابوہند داری رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ



marfat.com

فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَبِبَيْتِيكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَكْحُوْلٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ هِنْدِ الدَّارِيِّ وَيُقَالُ اَنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ وَمَكْحُوْلُ الشَّامِيُّ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدًا فَاُعْتِقَ وَمَكْحُوْلُ الْاَزْدِيُّ بَصْرِيٌّ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَيَرْوِيْ عَنْهُ عُمَارَةُ ابْنُ زَاذَانَ۔

انہوں نے ان تینوں (مذکورہ بالا) کے علاوہ کسی دوسرے صحابی سے نہیں سنا۔ مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ آزاد کردہ غلام ہیں۔ مکحول ازدی، بصری ہیں انہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل ہے۔ عمارہ بن زاذان سے روایت کی ہے۔

---

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ تَمِيْمٍ عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ مَكْحُوْلًا يُسْاَلُ فَيَقُوْلُ نَدَانَمْ۔

حضرت عطیہ کہتے ہیں میں اکثر سنا کرتا تھا مکحول سے کوئی بات پوچھی جاتی تو کہتے "میں نہیں جانتا"۔

## باب ۱۶۰

## پردہ پوشی۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ اس کے بدلے یہ یہ ملے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ اِمْرَاَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمَزَجَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں یہ، یہ فائدہ حاصل ہو ام المومنینؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صفیہ ایسی عورت ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی چھوٹے قد کی ہے آپ نے فرمایا تو نے ایسی بات ملا دی کہ اگر سمندر کا پانی بھی اس سے مل جائے تو بدل جائے۔

## باب ۱۶۱

## مسلمانوں میں رہنا۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ

ایک بوڑھے صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان جو



marfat.com

عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ كَانَ شُعْبَةُ يَرٰى اَنَّهُ ابْنُ عُمَرَ۔

دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلگ رہتا ہے اور ان کی تکالیف و مصائب پر صبر نہیں کرتا۔ ابن عدی فرماتے ہیں شعبہ کے خیال میں اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ هُوَ مِنْ وُلْدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسُوْءُ ذَاتِ الْبَيْنِ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَوْلُهُ الْحَالِقَةُ اَنَّهَا تَحْلِقُ الدِّيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ ہی مونڈنے والی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے اور "سوء ذات البین" کا مطلب بغض عداوت ہے اور "حالقہ" کے معنی "دین کو مونڈنے والی" کے ہیں۔

---

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں، روزے، نماز اور زکوٰۃ سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! (بتایئے) آپ نے فرمایا "باہمی تعلقات کو خوشگوار رکھنا" کیونکہ آپس کے تعلقات کا بگاڑ مونڈنے والا ہے، یہ حدیث صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا یہ مونڈنے والا ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والا ہے بلکہ دین کو مونڈتا ہے۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض تمہیں لگ گئی اور یہ (بیماری) مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین



marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

کو مونڈتی ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک باہمی محبت نہ رکھو کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسے قائم رکھنے والا کونسا عمل ہے؟ آپس میں سلام (کرنا) عام کرو۔

## باب ۱۶۲

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

## بغاوت اور قطع رحم کی مذمت

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغاوت اور باہمی کشیدہ کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل اس بات کے زیادہ لائق نہیں کہ اس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی سزا دے اور آخرت کے لئے بھی (اس کی سزا) اٹھا رکھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُونَا فِيهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدٰى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے شاکر و صابر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں لکھے گا (وہ دو خصلتیں یہ ہیں) جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اسکی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے۔ اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ نَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ

عمرو بن شعیب واسطہ والد اپنے دادا سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے سوید نے اپنی حدیث میں والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔



marfat.com

سُوَيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو اور اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے اوپر حقیر نہ سمجھو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## باب ۱۶۳

## آخرت کا خوف۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسَدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا كَذٰلِكَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حنظلہ اسدی رضی اللہ عنہ (کاتبینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے) فرماتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرا انہوں نے فرمایا "اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا! حضرت حنظلہ نے جواب دیا "اے ابوبکر! حنظلہ منافق ہو گیا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں ہوتے ہیں اور آپ ہم سے دوزخ اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا کہ ہم انکو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب ہم گھر لوٹتے ہیں تو اپنی بیویوں اور کھیتی باڑی میں مصروف ہو کر اکثر باتیں بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا بھی یہی حال ہے۔ میرے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو پس ہم چلے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا "اے حنظلہ! تجھے کیا ہوا؟" عرض کیا یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہو گیا" (یا رسول اللہ! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ (وعظ و نصیحت میں) جنت و دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ ان دونوں کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جب ہم واپس لوٹتے ہیں تو بیویوں اور مال و اسباب میں مصروفیت کی وجہ سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں" نبی کریم نے فرمایا "اگر تم اسی حال پہ باقی رہو جس حال میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری مجلسوں، بستروں اور راستوں میں تم سے ہاتھ ملائیں لیکن اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے"



marfat.com

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ قَيْسِ الْحَجَّاجِ قَالَ وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَبُو الْوَلِيْدِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِيْ قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن میں (سواری پر) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپؐ نے فرمایا "اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، مدد چاہے تو اسی سے طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالےٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ اَبِيْ قُرَّةَ السَّدُوْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيٰى وَهٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپؐ نے فرمایا باندھ کر توکل کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی اس کے ہم معنی مرفوع حدیث مروی ہے۔



marfat.com

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيُّ اِسْمُهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهٗ۔

ابو حوراء سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا بات یاد رکھی انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا یہ ارشاد پاک یاد رکھا "شک وشبہ والی چیز چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو بے شک سچ سکون ہے اور جھوٹ شک وشبہ ہے، اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ بواسطہ محمد بن بشار محمد بن جعفر اور شعبہ، برید سے اس کے معنی حدیث منقول ہے۔

---

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُنَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْكَدِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْدِلُ بِالرِّعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بارگاہ رسالت میں ایک شخص کی عبادت اور مشقت کا ذکر کیا گیا اور ایک دوسرے آدمی کی پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا آپؐ نے فرمایا "کوئی چیز پرہیزگاری کے برابر نہیں"۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

---

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَاَبُوْ زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا قَبِيْصَةُ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ فَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاکیزہ کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! یہ بات آج کل لوگوں میں بہت پائی جاتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث اسرائیل سے جانتے ہیں۔



marfat.com

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ نَحْوَ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ۔

عباس بن محمد نے بواسطہ یحییٰ بن ابی بکیر اور اسرائیل، ہلال بن مقلاص سے قبیصہ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی جو انہوں نے اسرائیل سے نقل کی ہے۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

حضرت سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دیا۔ اللہ کے لئے روکا۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کی اور اسی کے لئے (کسی سے) دشمنی کی اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔ یہ حدیث منکر ہے۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# صفتِ جنت کے ابواب

## بَابُ ۶۴ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

## جنت کے درختوں کی کیفیت

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہو گا۔ "ظل ممدود" پھیلے ہوئے سائے سے یہی مراد ہے۔

---

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایات منقول ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔



marfat.com

۲۵۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ الْفُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

## باب ۱۶۵ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيْمِهَا

## جنت اور اس کی نعمتیں

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ زِيَادٍ الطَّائِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَزَهَدْنَا وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَنَسْنَا اَهَالِيْنَا وَشَمَمْنَا اَوْلَادَنَا اَنْكَرْنَا اَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِیْ كُنْتُمْ عَلٰى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِیْ بُيُوْتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَيْ يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَالِكَ الْقَوِیِّ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِیْ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ جب ہم آپؐ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم زہد و تقوی اختیار کرتے ہیں اور ہم آخرت والوں سے ہوتے ہیں اور جب آپؐ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور گھر والوں سے مانوس ہوتے اور اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو ہمارے دل بدل جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئیگا تاکہ وہ گناہ کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخشدے" حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی؟ آپ نے فرمایا پانی سے" میں نے پوچھا جنت کس چیز سے بنی ہے؟ آپ نے فرمایا ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی۔ اسکا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے۔ اسکے کنکر موتی اور یاقوت (سے) ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ جو اسمیں داخل ہوگا نعمتوں میں رہے گا کبھی مایوس نہ ہوگا ہمیشہ رہیگا اسے موت نہیں آئے گی۔ نہ انکے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ ہی انکی جوانی ختم ہوگی۔ پھر فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی عادل بادشاہ، روزہ دار جب افطار کرتا ہے اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں پر اٹھاتا ہے اور اسکے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ کچھ وقت لگے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور نہ ہی یہ میرے نزدیک متصل ہے دوسری سند سے بھی یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔



marfat.com

## باب ۱۶۶ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

## جنت کے بالاخانے

۴۱۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ إِعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ كُوفِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ مَدِينِيٌّ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے" ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ کس کے لئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا "یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جب کہ لوگ سوتے ہوئے ہوں اللہ کے لئے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق مذکور کے حفظ میں کلام کیا ہے یہ کوفی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن اسحٰق قریشی مدینی ہیں اور وہ ان سے اثبت ہیں۔

۴۲۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے، چاندی کے ہیں۔ دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کے ہیں جنت عدن میں لوگوں اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کے چادر حائل ہوگی جو اس کے چہرے پر ہے اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا جنت میں موتی کا خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ایک کونے والے دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے (اور) ان کے پاس ایمان والے آتے جاتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے ابوبکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں انکا نام مشہور نہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔



marfat.com

## بَابُ ١٦٧ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

## جنت کے درجات

٤٢١ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجے کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

٤٢٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا اَدْرِي اَذَكَرَ الزَّكٰوةَ اَمْ لَا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ اِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ مَكَثَ بِاَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ اَلَا اُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَاِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ هٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهٰذَا عِنْدِي اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَمُعَاذٌ قَدِيمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھے، نماز ادا کرے، بیت اللہ شریف کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں، تو اللہ (کے ذمہ کرم) پر واجب ہے کہ بخش دے چاہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے یا اپنے پیدائشی مقام پر ٹھہرا رہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا میں (یہ بات) لوگوں کو بتا نہ دوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو لوگوں کو عمل کرنے دو۔ بہشت میں سو درجے ہیں دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ فردوس سب سے اوپر والا جنت ہے اس سے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کرو۔ اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ہشام بن سعد، زید بن اسلم اور عطا بن یسار حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث ہمام کی روایت سے اصح ہے جو انہوں نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطا بن یسار، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔ عطا نے حضرت معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ حضرت معاذ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہو چکا تھا۔

٤٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



marfat.com

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ نَحْوَهٗ۔

جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے، جنت فردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے۔ اس سے جنت کی چار نہریں پھوٹتی ہیں اس سے اوپر عرش ہے۔ جب تم اللہ تعالےٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس ہی مانگا کرو۔ احمد بن منیع نے بواسطہ یزید بن ہارون اور ہمام، زید بن اسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِي اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اگر کسی درجہ میں تمام جہان جمع ہو جائے تو سما جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

## باب ۱۶۸ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

## جنت کی عورتیں

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهٗ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهٗ لَاُرِيْتَهٗ مِنْ وَرَائِهٖ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی عورتوں کی پنڈلیوں کی سفیدی ستر جوڑوں کے نیچے سے نظر آئے گی یہاں تک کہ پنڈلیوں کا گودا بھی نظر آئے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر اس میں دھاگہ ڈال کر باہر سے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔ ہم سے ہناد نے بواسطہ عبیدہ بن حمید، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا

ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث



marfat.com

اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبِيْدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ وَهٰكَذَا رَوٰى جَرِيْرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

بیان کی اور یہ عبیدہ بن حمید کی حدیث سے اصح ہے۔ اسی طرح جریر وغیرہ نے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع حدیث بیان کی۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِىْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مِثْلِ مَنْوِءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِى السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کی مانند ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہونگی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے جن کے باہر سے پنڈلیوں کا مغز نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلٰى لَوْنِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِى السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُبْدٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ، چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ دوسرا گروہ، آسمان کے نہایت روشن ستارے کے رنگ پر ہوگا۔ ہر مرد کے لئے دو دو بیویاں ہوں گی اور ہر عورت پر ستر جوڑے ہونگے جن میں سے اس کی پنڈلی کا مغز نظر آتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۶۹ مَا جَاءَ فِىْ صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

## اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِىُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِى الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی"۔ عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟" آپ نے فرمایا اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔



marfat.com

## بَابُ ۱۷ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَتَمْتَخَطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأُلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ تَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## جنتیوں کی صفت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے جانے والا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا نہ وہ تھوکیں گے نہ انہیں رینٹھ آئے گی اور نہ ہی وہ پاخانہ پھریں گے جنت میں ان کے برتن چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہونگی، ان کے اگردانوں میں گرنتیاں سلگتی ہونگی اور انکا پسینہ (خالص) مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہونگی جنکی خوبصورتی کی وجہ سے پنڈلیوں کا مغز گوشت کے باہر سے نظر آتا ہوگا۔ نہ انکا آپس میں جھگڑا ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں عداوت ہوگی۔ وہ ایک دل ہونگے صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کریں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت کی ناخن بھر چیز بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو پوری دنیا جگمگا اٹھے اور اگر کوئی جنتی (زمین کی طرف) جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح سورج کے سامنے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا۔

## بَابُ ۱۸ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

## اہل جنت کا لباس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے



marfat.com

عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ کُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا رِشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِیْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ رِشْدِیْنِ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَعْنَاهُ اَنَّ الْفُرُشَ فِی الدَّرَجَاتِ وَبَیْنَ الدَّرَجَاتِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ۔

بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے، ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی، ان کی جوانی فنا نہ ہوگی اور ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول "وفرش مرفوعۃ" کے بارے میں فرمایا ان کی بلندی اتنی ہے جتنی مسافت زمین و آسمان کے درمیان ہے اور وہ پانچ سو سال کا راستہ ہے یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ درجاتِ (جنت کے فرش) کا فاصلہ اور دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔

## بَابُ ۱۷۲ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

## جنت کے پھل

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاکِبٍ شَکَّ یَحْیٰی فِیْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ کَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا (فرمایا) اس کے سائے میں سو، سوار آرام کر سکتے ہیں۔ (یحییٰ کو شک ہے) اس میں سونے کے گھونسلے ہیں اور اس کے پھل مٹکوں جتنے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابُ ۱۷۳ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ طَیْرِ الْجَنَّةِ

## جنت کے پرندے

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ ذَاکَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد



marfat.com

نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَحْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ۔

سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جانور بڑے خوش بخت ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے کھانے والے ان سے بھی زیادہ خوش نصیب ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم، ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

## بَابُ ۱۷۴ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

## جنت کے گھوڑے

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَحْمِلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں (بھی) گھوڑے ہوں گے آپؐ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم اس میں سرخ یاقوت کے جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہو گے وہ تمہیں لے کر جنت میں (جہاں چاہو گے) اڑا کر لے جائے گا راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ آپؐ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو پہلے کو دیا تھا بلکہ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت لے جائے تو جو کچھ تمہارا جی چاہے گا اور جس سے تمہاری آنکھیں محفوظ ہونگی، تمہیں وہی کچھ ملے گا۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْمَسْعُوْدِيِّ۔

سوید نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک، سفیان اور علقمہ بن مرثد، عبدالرحمٰن بن سابط سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اور یہ، مسعودی کی روایت سے اصح ہے۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِيُّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ سُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھوڑوں سے محبت ہے کیا جنت میں گھوڑے ہونگے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو جنت میں داخل کیا گیا تو تیرے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار ہوگا پھر جہاں تو



marfat.com

فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَبِكَ حَيْثُ شِئْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ سُوْرَةَ هُوَ ابْنُ اَخِيْ اَيُّوْبَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جِدًّا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سُوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا۔

چاہے گا تجھے اڑا کر لے جائے گا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور ہم اسے حضرت ابوایوب کی روایت سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابوسورہ، ابوایوب کے بھتیجے ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں، یحییٰ بن معین نے انہیں بہت ہی کمزور قرار دیا ہے، میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ ابوسورہ حدیث کا منکر ہے۔ ابوایوب سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے جن کا کوئی متابع نہیں۔

## بَابُ ۱۷۵ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

## جنتیوں کی عمریں

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا عِمْرَانُ اَبُوالْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَبَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يُسْنِدُوْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے سرمہ لگا ہوا تیس یا تینتیس سال کی عمر کے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب قتادہ نے اسے حضرت قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے مسند نہیں روایت کیا۔

## بَابُ ۱۷۶ مَا جَاءَ فِيْ كَمْ صَفٍّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

## اہل جنت کی صفیں

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الطَّحَّانُ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسّی صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ علقمہ بن مرثد اور سلیمان بن بریدہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ بعض محدثین نے اسے متصل بیان کیا یعنی سلیمان بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں ابن سنان کے واسطہ سے محارب بن دثار کی حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے



marfat.com

عَنْ اَبِیْهِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ وَاَبُوْسِنَانٍ اِسْمُهٗ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَاَبُوْسِنَانِ الشَّیْبَانِیُّ اِسْمُهٗ سَعِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ بَصْرِیٌّ وَاَبُوْسِنَانِ الشَّامِیُّ اِسْمُهٗ عِیْسَی بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِیُّ۔

ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور بصری ہیں۔ ابوسنان شامی کا نام عیسےٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہیں۔

---

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِی الشِّرْکِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تقریباً چالیس افراد ایک قصبہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ عرض کیا "ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تم جنتیوں کا تیسرا حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ عرض کیا "جی ہاں" آپؐ نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا نصف حصہ ہونا پسند کرتے ہو، جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا۔ تم شرک میں صرف اس قدر مبتلا ہو جس قدر سفید بال، سیاہ بیل کے چمڑے میں یا سیاہ بال سرخ بیل کے چمڑے میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## باب ۱۷۰ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

## جنت کے دروازے

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِیُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِیْسَی الْقَزَّازُ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِیَ الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِیْرَةُ الرَّاکِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَیَضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی تَکَادَ مَنَاکِبُهُمْ تَزُوْلُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ وَقَالَ لِخَالِدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ مَنَاکِیْرُ عَنْ سَالِمٍ

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہونگے اس قدر ہے کہ تیز سوار اس مسافت کو تین دن میں طے کرے پھر بھی اس قدر بھیڑ ہوگی کہ مونڈھے بدن سے الگ ہونے کے قریب ہو جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا انہوں نے فرمایا خالد بن ابی بکر سالم بن عبداللہ سے منکر روایتیں نقل



marfat.com

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

## بَابُ ۱۷۸ مَاجَاءَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَاهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِيْنَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَسَأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ أَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ مِنْ أَدْنٰى عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا أَفَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا

کرتا ہے۔

## جنت کے بازار

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے ملاقات کی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں اکٹھا کرے حضرت سعید بن مسیب نے پوچھا کیا اس میں بازار ہونگے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا "ہاں" (ہونگے) مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہونگے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے پھر دنیاوی جمعہ کے دن کے برابر وقت میں آواز دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے لئے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغاتِ جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا جنتیوں کے لئے منبر بچھائیں جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہونگے ان میں سے ادنیٰ مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی شخص ادنیٰ نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم رب کا دیدار کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں" کیا تمہیں سورج اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کچھ شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا "نہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھی شک وشبہ نہیں کروگے۔ اس مجلس کے ہر آدمی سے اللہ تعالیٰ بلا حجاب گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں فلاں بات کہی تھی۔ پس وہ اسے اسکے بعض گناہ یاد دلائے گا وہ شخص عرض کریگا اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں کیوں نہیں اور میری بخشش ہی کی وجہ سے تو اس مقام پر پہنچا لوگ اسی



marfat.com

وَمِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبَّنَا قَوِّمُوْا اِلٰى مَا
اَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ
فَنَاتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَا لَمْ يَنْظُرِ
الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ
عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ اِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ
يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى
اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ
ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا
فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا
يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ
اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ
يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَتَتَلَقَّانَا
اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ
لَكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ
اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّ لَنَا اَنْ نَنْقَلِبَ
بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ
اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا
اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ
النُّعْمَانِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوْقًا مَا فِيْهَا
شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

## باب ۱۰۹ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ تَعَالٰى

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ
اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

حالت میں ہونگے کہ ان پر ایک بادل چھا جائے گا اور ایسی خوشبو برسائی جائے گی جیسی اس سے پہلے انہوں نے کبھی بھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر ہمارا پروردگار فرمائے گا اس انعام واکرام کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور اس سے جو تمہارا جی چاہے لے لو پھر ہم بازار میں آئیں گے جہاں فرشتے ہی فرشتے ہونگے ایسا بازار نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا جو چیز ہم چاہیں گے ہماری طرف اٹھائی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے باہم ملاقات کرینگے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلند مرتبے والا آگے بڑھ کر ادنیٰ درجے والے سے ملیگا اور وہاں کوئی ادنیٰ درجہ کا نہ ہوگا وہ اسکا لباس دیکھ کر پریشان ہو جائے گا ابھی انکی گفتگو ختم ہوگی کہ اپنے جسم پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لئے کہ وہاں کسی کو رنج وغم نہ ہوگا پھر ہم اپنی اپنی منزل میں آئیں گے ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی اور خوش آمدید کے ساتھ کہیں گی (کیا وجہ ہے) آپ کا حسن اس سے کہیں زیادہ ہے کہ آپ سے رخصت ہوئے تھے ہم کہیں گے آج ہمیں اپنے رب کے دربار میں بیٹھنا نصیب ہوا پس ہم کو ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جہاں خرید و فروخت نہ ہوگی وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی صورت کی خواہش کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## اللہ تعالیٰ کا دیدار

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا تم اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے تو اسے اس طرح



marfat.com

فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهٗ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسکے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ کرو گے پس اگر سورج کے طلوع و غروب سے پہلے کی نمازوں (عصر اور صبح) سے مغلوب ہو سکتے ہو تو انہیں پڑھا کرو پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِنَّمَا اَسْنَدَهٗ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَرَفَعَهٗ وَرَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَوْلَهٗ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول "جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے" کے بارے میں فرمایا جب جنتی، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ کہیں گے "کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہ کئے؟ اور ہمارے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہ کیا؟" وہ (فرشتے) کہیں گے "ہاں کیوں نہیں" پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا (اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! خدا نے ان کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں دی۔ حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو مسند اور مرفوع بیان کیا اور سلیمان بن مغیرہ نے اسے ثابت بنانی کے واسطہ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کے قول کے طور پر نقل کیا۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ ثُوَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَزَوْجَاتِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ

حضرت سویر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا ادنیٰ درجے کا جنتی وہ ہے جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تختوں کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا۔ اور ان میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ پڑھی (ترجمہ) "اس دن بعض چہرے تر و تازہ ہونگے (اور) اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے" متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ اسرائیل، ثویر اور



marfat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ تُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۴۴۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا جَابِرُ بْنُ نُوْحٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا .

## باب ۱۸۰

۴۴۹ ۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ

---

مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوع منقول ہے ۔ ابو کریب نے بھی اسے بواسطہ محمد بن علاء ، عبید اللہ اشجعی ، سفیان ، ثویر اور مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

---

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا بس بے شک وشبہ عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی شک وشبہ نہ ہوگا ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ اسی طرح یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا، عبداللہ بن ادریس بواسطہ اعمش اور ابو صالح حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں ۔ ابن ادریس کی روایت غیر محفوظ ہے اور بواسطہ ابو صالح ، حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت اصح ہے، سہیل بن ابی صالح بھی بواسطہ ابو صالح ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں حضرت ابو سعید سے یہ حدیث متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے ۔ اور وہ بھی صحیح حدیث ہے۔

## رضائے الٰہی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا



marfat.com

بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَ سَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اے جنت والو! وہ کہیں گے اے رب ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں" اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا"۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا "میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا عرض کریں گے یا اللہ! اس سے بہتر اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا "میں نے تمہیں اپنی رضامندی عطا کر دی اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۸۱ مَا جَاءَ فِيْ تَرَائِيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

## جنت کے بالاخانوں میں سے ایک دوسرے کو دیکھنا۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ وَالْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ اَوِ الطَّالِعَ فِيْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُولٰئِكَ النَّبِيُّوْنَ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی اپنے اپنے درجات کے مطابق بالاخانوں میں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرقی تارے کو یا مغرب میں غروب ہونے والا تارے کو یا طلوع ہونے والے تارے کو دیکھتے ہیں"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب پیغمبر ہوں گے"؟ آپ نے فرمایا "ہاں کیوں نہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہونگے جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور تمام رسولوں کی تصدیق کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## باب ۱۸۲ مَا جَاءَ فِيْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

## اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَلَا يَتْبَعُ كُلُّ اِنْسَانٍ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فَيَمْثُلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيْبِ صَلِيْبُهٗ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (تمام) لوگوں کو ایک جگہ میں جمع فرمائیگا پھر تمام جہانوں کا پالنہار ان کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا "ہر انسان اسکے پیچھے کیوں نہیں جاتا جس کو دنیا میں پوجتا تھا"؟ اتنے میں صلیب والوں کے لئے صلیب کی صورت بن جائے گی، بت پرستوں کے لئے بتوں کی تصاویر اور آتش پرستوں کے لئے آگ کی شکل بن جائے گی پھر اسے



marfat.com

تَصَاوِيرُهُ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتْبَعُونَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا تَتْبَعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا وَهٰذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيَقُولُ أَلَا تَتْبَعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا وَهٰذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ قَالُوا وَهَلْ نَرَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِي فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّونَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى إِذَا أُوعِبُوا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهُ فِيهَا وَأُزْوِيَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَطْ قَطْ فَإِذَا دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوقَفُ إِلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُونَ خَائِفِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِأَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوءِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ

وہ اپنے اپنے معبودوں کے پیچھے ہو جائیں گے صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انکی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا تم لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں جاتے؟ وہ کہیں گے "پناہ بخدا! پناہ بخدا! اللہ ہمارا رب ہے اور یہ ہماری منزل ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کا دیدار کر لیں وہی انکو حکم دیتا ہے اور وہی ثابت قدم رکھتا ہے" صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا ہم اسے دیکھیں گے؟" حضورؐ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ عرض کیا "نہیں یا رسول اللہ!" آپؐ نے فرمایا پھر تم اس وقت اس کے دیکھنے میں بھی شک کرو گے پھر اللہ تعالیٰ مخفی ہو جائیگا پھر متوجہ ہو کر انہیں اپنی پہچان کرائیگا اور فرمائیگا "میں تمہارا رب ہوں پس میرے پیچھے چلو" مسلمان اٹھیں گے اور پل بچھا دیا جائیگا۔ یہ لوگ اس پر سے اچھے (تیز رفتار) گھوڑوں اور اونٹوں کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط پر وہ کہیں گے اے رب! سلامتی سے گزار۔ اے رب! سلامتی سے گزار۔ صرف دوزخی رہ جائیں گے اور انمیں سے ایک فوج جہنم میں ڈالدی جائیگی اور کہا جائیگا کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی "کیا اور بھی ہیں؟" پھر ایک اور فوج پھینکی جائیگی اور پوچھا جائیگا کیا تو بھر گئی؟ پھر کہے گی "کیا اور بھی ہیں؟" بالآخر جب تمام دوزخی اس میں ڈالدیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ (اپنے شایان شان) اسمیں اپنا قدم رکھے گا۔ تو وہ سمٹ جائیگی پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کافی ہے وہ کہے گی کافی ہے (دو مرتبہ کہے گی) اور رب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دیگا تو موت کو گھسیٹتے ہوئے لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کی درمیانی دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائیگا اے اہل جنت! وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے۔ پھر پکارا جائیگا اے دوزخ والو! وہ سفارش کی امید سے خوشی خوشی جھانکیں گے۔ پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو کہا جائے گا کیا اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے یہ وہی ہے یہ وہی ہے ہم اسے جانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر مقرر کی گئی تھی۔ پھر اسے لٹا کر دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا اور پکارا جائے گا اے اہل جنت! اب ہمیشگی ہے مرنا نہیں



marfat.com

خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہے۔ اور اے دوزخ والو! اب ہمیشہ اسی میں رہنا ہے مرنا نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ بِصُوْرَةِ الْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ كَثِيْرَةٌ مِثْلَ هٰذَا مَا يُذْكَرُ فِيْهِ اَمْرُ الرُّؤْيَةِ اَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذَكَرَ الْقَدَمَ وَمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِيْ هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٍ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ رَوَوْا هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ وَقَالُوْا تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ اَنْ يُرْوَوْا هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا تُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا اَمْرُ اَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِيْ اخْتَارَهُ وَذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فِي الْحَدِيْثِ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهٗ يَعْنِيْ يَتَجَلّٰى لَهُمْ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لاکر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور پھر ذبح کر دیا جائے گا دراں حالیکہ وہ دیکھ رہے ہوں گے۔ پس اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنتی مرتے اور غم سے مرتا تو جہنمی مرتے۔ یہ حدیث حسن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی بہت سی روایات مروی ہیں جن میں یہ بات مذکور نہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قدم اور اس جیسی دوسری باتوں کے بارے میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ ان کا ذکر جائز ہے، وہ فرماتے ہیں ہم ان احادیث کو روایت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں بات نہ کی جائے محدثین کا مختار مذہب یہی ہے کہ ان احادیث کو من وعن روایت کیا جائے اور ان پر ایمان لایا جائے لیکن نہ ان کی تفسیر کی جائے نہ شک وشبہ کیا جائے اور نہ کیفیت کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات علماء نے اختیار فرمائی اور یہی ان کا مذہب ہے اور یہ بات کہ "وہ ان کو پہچان کرائے گا" اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ظاہر ہوگا۔

## بَابُ ۱۸۳ مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

## جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تکلیف دہ کاموں اور جہنم خواہشات سے گھیری ہوئی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن



marfat.com

وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ صَحِيْحٌ۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَجَاءَهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

غریب صحیح ہے۔

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرئیلؑ کو جنت کی طرف بھیجا کہ جنت اور اس کے ساز و سامان کو بغور دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت جبرئیل آئے اور جنت اور اسکے ساز و سامان کو دیکھ کر واپس ہوئے اور عرض کیا "اے اللہ! تیری عزت کی قسم! جو بھی اسکے بارے میں سنے گا اس میں داخل ہونے کی کوشش کریگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے تکلیف دہ امور کے ساتھ گھیر دیا گیا پھر حضرت جبرئیلؑ کو حکم ہوا کہ دوبارہ جاکر جنت والوں کے لئے تیار کیا گیا سامان دیکھو جب وہ دوبارہ آئے تو دیکھا کہ اسے مصائب سے گھیر دیا گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاکر عرض کیا یا اللہ تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاکر جہنم اور جو کچھ اس میں جہنمیوں کے لئے تیار کیا گیا ہے، کو دیکھو، جبرئیل کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے واپس آکر عرض کیا تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بارے میں سنے گا داخل ہونے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے شہوات سے گھیر دیا گیا۔ پھر فرمایا اب جاکر دیکھو حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا مجھے تیری عزت کی قسم ہر کوئی اس سے پیچھے نہیں رہیگا سب داخل ہونیکی کوشش کریں گے، یہ حدیث صحیح ہے۔

## جنت اور دوزخ کا جھگڑا

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِيْ اُنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور محتاج لوگ داخل ہوں گے، جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے" اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جس سے چاہوں گا بدلہ لوں گا اور جنت سے فرمایا تو میری



marfat.com

اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

رحمت ہے تیرے سبب جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۹۵ مَاجَاءَ مَالِاَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

## ادنیٰ جنتی کی عزت واحترام

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا رُشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ كَمَا بَیْنَ الْجَابِیَةِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلَاثِیْنَ فِی الْجَنَّةِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلَیْهِمُ التِّیْجَانَ اَنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ رِشْدِیْنَ بْنِ سَعْدٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجے کا جنتی وہ ہوگا جس کے لئے اسّی ہزار خدمتگار اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ اس کے لئے موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا خیمہ نصب کیا جائے گا وہ مقام جابیہ سے صنعاء تک کی مسافت جتنا بڑا ہوگا۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اہل جنت میں سے جو مرجائے چھوٹا ہو یا بڑا جنت میں تیس سال کی عمر کا کر دیا جائے گا کبھی اس سے زیادہ عمر کا نہ ہوگا اور یہی حال جہنمیوں کا ہے۔ اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے آپؐ نے فرمایا ان کے سر پر تاج ہوں گے اور ان (تاجوں) کا ادنیٰ موتی مشرق سے مغرب تک کو روشن کر دے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِی الصِّدِّیْقِ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِیْ سَاعَةٍ كَمَا یَشْتَهِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِی الْجَنَّةِ جِمَاعٌ وَلَا یَكُوْنُ وَلَدٌ هٰكَذَا یُرْوٰی عَنْ طَاؤُسٍ وَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو حمل، پیدائش اور افزائش جنتی چاہے گا ایک ساعت میں ہوگی یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہ ہوگی۔ حضرت طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے اسی طرح مروی ہے امام بخاری فرماتے ہیں اسحاق بن ابراہیم نے حدیث یوں بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ



marfat.com

مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ وَلَدًا فِي الْجَنَّةِ كَانَ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي وَلَكِنْ لَا يَشْتَهِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُونُ لَهُمْ فِيهَا وَلَدٌ وَأَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ۔

علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی خواہشات کے مطابق سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن وہ (ایسی) خواہش نہیں کرے گا امام بخاری فرماتے ہیں ابو رزین عقیلی سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جنتیوں کی اولاد نہیں ہوگی۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے

## باب ۱۸۶ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ الْحُورِ الْعِينِ

## بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے جہاں یہ جمع ہو کر آواز بلند کرتی ہیں ایسی آواز کہ اسکی مثل مخلوق نے نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہ مریں گی، نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی محتاج نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی خوش بخت ہے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی، غریب ہے۔

## باب ۱۸۷ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

## جنت کی نہریں

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْزٍ۔

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کے دریا ہیں پھر ان سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حکیم بن معاویہ، بہز کے والد ہیں۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں



marfat.com

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ هٰكَذَا رَوٰى يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلُهٗ.

داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے دوزخ کہتی ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے پناہ دے اسی طرح یہ حدیث یونس نے بواسطہ اسحاق اور بریدہ بن ابی مریم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی. ابو اسحاق سے حضرت انس بن مالک کے قول کے طور پہ بھی مروی ہے۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَبُو الْيَقْظَانِ اِسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ وَيُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی مشک کے ٹیلے پر ہونگے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا قیامت کے دن ان پر پہلے اور پچھلے رشک کریں گے (وہ تین آدمی یہ ہیں) جو شخص ہر دن یا پنج نمازوں کے لئے اذان کہے۔ وہ شخص جو قوم کا امام ہو اور قوم اس پر راضی ہو اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے. یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو یقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ابن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا قَالَ اُرَاهُ عَنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت رکھتا ہے، جو شخص رات کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے، جو شخص خفیہ طور پر دائیں ہاتھ سے خیرات کرے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے (چھپا کر دے) اور وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو باقی ساتھی بھاگ جائیں اور وہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے۔ یہ حدیث غریب اور غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے شعبہ نے متعدد واسطوں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابوبکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت



marfat.com

خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فرات سونے کا خزانہ اگلے گی جو وہاں ہو اسے چاہیئے کہ اس سے کچھ نہ لے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ابوزناد نے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع روایت کی البتہ اس میں یہ ہے کہ عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرِ ابْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِیَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهٗ اِلٰى اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِیْ وَيَتْلُوْا اٰيَاتِیْ وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَ هٰذَا هٰذَا اَصَحُّ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے نفرت کرتا ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ کا واسطہ دیکر مانگا اس قرابتداری کی وجہ سے نہیں مانگا جو انکے درمیان ہے انہوں نے نہ دیا پھر انمیں سے ایک شخص الگ ہوا اور اسے چپکے سے کچھ دیا جسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا وہ جس نے اسے دیا۔ دوسری وہ جماعت جو رات کے وقت روانہ ہوئی جب انہیں نیند ہر مقابل چیز سے پیاری ہوئی اور انہوں نے (سونے کے لئے) سر رکھ دیا تو انمیں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا، دعا مانگنے لگا اور میری آیات پڑھنے لگا۔ تیسرا وہ شخص جو لشکر میں تھا دشمن سے مقابلے میں باقی لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ سینہ تان کر مقابلہ کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہوگیا یا فتح پائی۔ جن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں۔ بوڑھا زانی، متکبر غریب اور ظالم مالدار۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ نضر بن شمیل، شعبہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ شیبان نے منصور سے اسی طرح اس کی مثل روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ابوبکر بن عیاش



marfat.com

مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ .

کی روایت سے اصح ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ

# صفت جہنم کے ابواب

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ ۱۸۸ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ النَّارِ

## دوزخ کی صفت

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا اَبِیْ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِیِّ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالثَّوْرِیُّ لَا يَرْفَعُهٗ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے ۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ثوری نے اسے مرفوع نہیں بیان کیا ۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ لَمْ يَرْفَعْهُ .

سفیان نے بھی علاء بن خالد سے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت نقل کی ۔

---

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِیُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی. دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور زبان ہوگی جو بولے گی. کہے گی مجھے تین آدمیوں پر مسلط کیا گیا ہے، ہر متکبر سرکش، مشرک پر اور تصویریں بنانے والوں پر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔

---

## بَابُ ۱۸۹ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

## جہنم کی گہرائی

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں عتبہ بن مروان نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر آنحضرت



marfat.com

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ اِلٰى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَاِنَّمَا قَدِمَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ وَوُلِدَ الْحَسَنُ لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا آپ نے فرمایا ایک بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے گی اور وہ ستر برس گرتی رہے گی پھر بھی اپنے ٹھکانے پر نہیں پہنچے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جہنم کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت ہے وہ بہت گہری ہے اور اس کے گرز لوہے کے ہیں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمیں عتبہ بن غزوان سے حسن بصری کے سماع کا علم نہیں کیونکہ عتبہ بن غزوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بصرہ آئے تھے اور خلافت فاروقی کے دو سال باقی تھے کہ حضرت حسن بصری پیدا ہوئے۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے کافر ستر سال اس پر چڑھتا اور گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح ہو گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

## باب ۱۹ مَا جَاءَ فِيْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ

## اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ شَيْخٌ جَدِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلَ الرَّبَذَةِ قَوْلُهُ مِثْلَ الرَّبَذَةِ يَعْنِيْ بِهٖ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہو گی، ران بیضاء پہاڑ جتنی اور جہنم میں اس کی مقعد تین دنوں کی مسافت جتنی ہو گی جیسے ربذہ۔ یعنی مدینہ شریف اور ربذہ کے درمیان کا فاصلہ۔ بیضاء ایک پہاڑ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُصْعَبُ ابْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہو گی یہ حدیث حسن ہے۔ ابو حازم، اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور وہ



marfat.com

اِسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ.

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْمَخَارِقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيْدَ كُوْفِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَاَبُو الْمَخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ.

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ.

## بَابُ ۱۹ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ شَرَابِ اَهْلِ النَّارِ

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِيْنُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِيْ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلِتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا

عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو ایک دو فرسخ تک کھینچے گا۔ لوگ اسے (اپنے پاؤں تلے) روندیں گے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں فضل بن یزید کوفی ہیں اور ان سے کئی ائمہ نے روایت لی ہے۔ ابو المخارق مشہور نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا چمڑا بیالیس گز موٹا ہوگا اس کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان جتنی ہوگی یہ حدیث، اعمش کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

---

## اہل جہنم کا پینا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "کالمہل" کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہے جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور رشدین کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم پانی ان (دوزخیوں) کے سر پر ڈالا جائے تو وہ سرایت کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی "صہر" (گل جانا) ہے بار بار اسی طرح کیا جائے گا ابن جحیرہ سے



marfat.com

كَانَ وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ وَلَا يُعْرَفُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُسْرٍ لَهٗ اَخٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْتُهٗ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدِيْثَ اَبِيْ اُمَامَةَ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ۔

مراد، عبدالرحمٰن حجیرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "(ترجمہ) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا" کے بارے میں فرمایا وہ اسے منہ کے قریب کریگا تو اسے ناپسند کریگا اور جب تھوڑا سا بھی قریب کرے گا منہ بھن جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑیگی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ جائیں گی یہاں تک کہ اس کی مقعد سے نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ دیگا" اور فرماتا ہے "اگر پانی مانگیں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھن دے گا کیسا ہی برا پینا ہے اور کیا ہی برا ساتھی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی طرح عبیداللہ بن بسر سے روایت کی۔ عبیداللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے ساتھ مشہور ہیں۔ صفوان بن عمر نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے بھی ایک دوسری حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن بسر کے بھائی اور بہن کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے۔ اور عبیداللہ بن بسر جن سے صفوان بن عمرو نے ابوامامہ کی روایت بیان کی شاید وہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہوں۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا تُوِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کالمہل" یعنی "تیل کی تلچھٹ جیسا" اور جب اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑیگی۔ اس سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "دوزخ کا احاطہ چار دیواریں (کررہی) ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند کے ساتھ



marfat.com

مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَاقِ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ وَفِيْ رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ مَقَالٌ۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ مَنْ يَكُوْنُ طَعَامُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## باب ۱۹۲ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ نَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا خَزَنَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا "اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہایا جائے تو پوری دنیا میں بدبو پھیل جائے"۔ اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور رشدین بن سعد کے بارے میں کلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالتِ اسلام میں ہی موت آئے"۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تھوڑ کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کے لئے ان کی زندگی برباد کر دے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کا یہی کھانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## اہل جہنم کا کھانا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اہل جہنم پر بھوک ڈالی جائے گی پس یہ ان عذابوں کے برابر ہوگی جن میں وہ مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ وہ فریاد کریں گے تو انہیں ضریع کا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو دور کرے گا۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں کانٹے دار کھانا دیا جائے گا انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں گلے میں اٹکنے والے کھانے کو پانی سے نگل جاتے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو لوہے کے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی انکی طرف پھینکا جائیگا جب منہ کے قریب کریں گے تو وہ بھن جائیگا جب پیٹ میں داخل ہوگا تو پیٹ کی ہر چیز کو کاٹ دیگا۔ وہ کہیں گے جہنم کے دربانوں کو بلاؤ۔ دربان کہیں گے "کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح معجزات لے کر نہیں آئے تھے"۔ وہ کہیں گے "ہاں کیوں نہیں" دربان کہیں گے اچھا اب پکارو



marfat.com

جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَمِرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَوْلَهُ وَلَيْسَ بِمَرْفُوْعٍ وَقُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

مگر کافروں کی پکار بیکار ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ کہیں گے مالک (داروغہ جہنم) کو پکارو، پھر وہ پکاریں گے اے مالک! تمہارا رب ہمارا قصہ ختم کردے، حضور فرماتے ہیں مالک انکو جواب دیگا تم یونہی رہو گے (موت نہیں آئے گی) حضرت اعمش فرماتے ہیں خبر دی گئی ہے کہ انکی پکار اور مالک فرشتہ کے جواب دینے میں ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا حضور فرماتے ہیں۔ اب کہیں گے اپنے رب کو پکارو کیونکہ تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں۔ پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدقسمتی غالب آگئی اور ہم گمراہ ہوگئے اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نجات دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ظالم ہونگے حضور صلعم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو جواب دیگا دور ہو جاؤ اور اسی میں ذلت کے ساتھ رہو اور مجھ سے بات مت کرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس وقت وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے چیخیں گے اور حسرت و افسوس کریں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں لوگوں نے اس حدیث کو مرفوع نہیں بیان کیا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث اعمش سے بواسطہ شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب اور ام درداء حضرت ابودرداء کا قول منقول ہے اور مرفوع نہیں ہے۔ قطبہ بن عبدالعزیز، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ شُجَاعٍ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهِ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْهَيْثَمِ اِسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حَجْرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ اس میں ترش رو ہوں گے" کا مطلب یہ ہے کہ آگ ان کے چہروں کو بھون دے گی اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھوئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابوالہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے یہ یتیم تھے اور ابوسعید کی پرورش میں رہے۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما



marfat.com

انا سعید بن یزید عن ابی السمح عن عیسیٰ بن هلال الصدفی عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ان رصاصة مثل هذه واشار الی مثل الجمجمة ارسلت من السماء الی الارض وهی مسیرة خمس مائة سنة لبلغت الارض قبل اللیل ولو انها ارسلت من رأس السلسلة سارت اربعین خریفا اللیل والنهار قبل ان تبلغ اصلها او تعرها هذا حدیث اسنادہ حسن صحیح۔

سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اگر اس جیسا سیسے کا گولہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے، تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (لٹکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

## باب ۱۹۳ ما جاء ان نارکم هذه جزء من سبعین جزء من نار جهنم

## دنیوی آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے

۴۸۳۔ حدثنا سوید بن نصر انا عبد الله بن المبارک انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نارکم هذه التی توقدون جزء واحد من سبعین جزء من حر جهنم قالوا والله ان کانت لکافیة یا رسول الله قال فانها فضلت بتسعة وستین جزء کلهن مثل حرها هذا حدیث حسن صحیح وهمام بن منبه هو اخو وهب بن منبه وقد روی عنه وهب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی حرارت ستر اجزاء میں سے ایک ہے"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہی کافی ہے"۔ آپ نے فرمایا "اس کو انہتر اجزاء بڑھایا گیا (اب) ہر جز کی گرمی اس کے برابر ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں وہب بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

## باب ۱۹۴ منه

## عنوان بالا کا دوسرا باب

۴۸۴۔ حدثنا عباس بن محمد الدوری انا عبید الله بن موسیٰ انا شیبان عن فراس عن عطیة عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نارکم هذه جزء من سبعین جزء من نار جهنم لکل جزء منها حرها هذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی سعید۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے ہر جزء کی گرمی اس کی گرمی کے برابر ہے۔ یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۴۸۵۔ حدثنا عباس بن محمد الدوری البغدادی نا یحیی بن ابی بکیر نا شریک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ



marfat.com

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ.

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَوْ رَجُلٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ هٰذَا مَوْقُوْفٌ اَصَحُّ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَیْرُ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ بُكَیْرٍ عَنْ شَرِیْكٍ.

کی آگ ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی پس (اب) وہ نہایت ہی سیاہ ہے۔

---

سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ، شریک، عاصم اور ابوصالح (یا کوئی دوسرے راوی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی غیر مرفوع روایت بیان کی اس بارے میں حضرت ابوہریرہؓ کی موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ کسی اور نے بھی اسے مرفوع بیان کیا ہو۔

## باب ۱۹۵ مَا جَاءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَیْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِیْدِ

## دوزخ کے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکلنا

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْكِنْدِیُّ الْكُوْفِیُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَیْنِ نَفَسًا فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِی الصَّیْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِی الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِیْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِی الصَّیْفِ فَسَمُوْمٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ لَیْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ بِذَاكَ الْحَافِظِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے سامنے شکایت کی کہ اس کے بعض نے بعض کو کھا لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دو سانس بنا دیئے ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے سردیوں کا سانس نہایت ٹھنڈا ہے اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام (راوی) نے کہا آگ سے نکالا جائیگا اور شعبہ کی روایت میں ہے آگ سے نکالو اس شخص کو جس نے "لا الہ الا اللہ" کہا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکالو جس نے "لا الہ الا اللہ" کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے



marfat.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهٗ اِنْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اِنْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ

نکالو جس نے "لا الہ الا اللہ" پڑھا اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ شعبہ نے کہا اس کو بھی جس کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی موقعہ پر بھی مجھ سے ڈرا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے بعد نکلے گا ایک آدمی سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا اور عرض کریگا اے رب! لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ حضور فرماتے ہیں اس سے کہا جائے گا جنت کی طرف جا اور اس میں داخل ہو۔ آپ فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل ہونے جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ واپس آکر کہے گا اے رب! لوگ اپنے اپنے مقام پر قابض ہو چکے ہیں۔ اسے کہا جائیگا کیا تجھے وہ وقت یاد ہے جس میں تو تھا۔ وہ کہے گا "ہاں" (یاد ہے) کہا جائیگا کوئی تمنا کر۔ حضور فرماتے ہیں وہ تمنا کریگا کہا جائیگا تجھے آرزو کے مطابق اور (اس کے ساتھ) دنیا کا دس گنا اور دیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (آخری دانت مبارک) ظاہر ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکلنے اور جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے آخری ہوگا۔ ایک آدمی لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا



marfat.com

الْجَنَّةِ دَخُوْلَا الْجَنَّةِ يُؤْتٰى بِرَجُلٍ فَيَقُوْلُ سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَاخْبُوْا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ مَا اَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِيْ حَمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَاْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ اَنْعُمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ

اس کے صغیرہ گناہوں کے متعلق پوچھو اور بڑے گناہوں کو چھپا دو" اس سے کہا جائیگا تو نے فلاں فلاں دن یہ عمل کیا" حضور فرماتے ہیں پھر کہا جائے گا آج تیرے لئے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ عرض گا اے رب! اس کے علاوہ بھی میں نے بہت سے عمل کئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا اس بات پر حضور ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے آخری دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اہل توحید کو جہنم میں عذاب ہو گا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے پھر ان پر رحم کیا جائے گا اور انہیں نکال کر جنت کے دروازے پر ڈالا جائے گا حضور فرماتے ہیں جلتی ان پر پانی چھڑکیں گے پس وہ اس طرح کھلیں گے جس طرح ندی نالوں کی مٹی میں درخت اگتے ہیں۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا جہنم سے نکالا جائے گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں جسے شک ہو وہ یہ حدیث پڑھے (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ ذرہ بھی ظلم نہیں فرماتا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور سے چلانے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان دونوں کو نکالو" جب نکالے گئے تو پوچھا "تمہاری چیخ و پکار کیوں بلند ہوئی"؟ کہنے لگے ہم نے یہ اس لئے



marfat.com

طَالِبُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ

## بَابُ ۱۰۶ مَا جَاءَ اِنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعَطَارُدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوْا نَا عَوْفٌ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعَطَارُدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا يَقُوْلُ عَوْفٌ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَيَقُوْلُ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكِلَا الْاِسْنَادَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا مَقَالٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَبُوْ رَجَاءٍ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ عَوْفٍ اَيْضًا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ۔

## بَابُ ۱۹۷

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ۔

## بَابُ ۱۹۸

وقت گزارنا چاہیے جبکہ لوگ غفلت اختیار کرتے ہیں مترجم (امام ترمذی فرماتے ہیں) اس حدیث کو ہم یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے شعبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

## جہنم میں عورتوں کی کثرت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں غریبوں کو زیادہ دیکھا اور جہنم میں جھانکا تو عورتوں کو زیادہ پایا۔

---

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو عورتوں کو زیادہ پایا اور جنت میں جھانکا تو زیادہ جنتی غریب لوگ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عوف نے متعدد واسطوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے دونوں سندوں میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا ہے، ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو عوف کے علاوہ بھی کچھ لوگوں نے یہ حدیث ابو رجاء کے واسطہ سے عمران بن حصین سے روایت کی ہے۔

---

## کمتر بن عذاب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے سب سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے آگ کے دو انگارے ہوں گے جن سے دماغ کھولتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عباس بن عبد المطلب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

## جنتی اور جہنمی



marfat.com

تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْرِجُوهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنِّيْ لَا اَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ضَعِيْفٌ لِاَنَّهٗ عَنْ رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ اَنْعُمَ وَهُوَ الْاِفْرِيْقِيُّ وَالْاِفْرِيْقِيُّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

کیا تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری رحمت تمہارے لئے ہے تم دونوں وہاں ہی جہنم میں جاؤ جہاں تھے وہ دونوں جائیں گے ایک اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیگا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو سرد اور سلامتی بنا دے گا دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا وہ عرض کریگا اے رب! مجھے امید ہے کہ تو نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تیرے لئے تیری امید (کا پھل) ہے پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں ہوں گے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ یہ رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے رشدین ابن انعم افریقی سے روایت کرتا ہے اور وہ بھی علماء حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءِ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ رَجَاءِ الْعُطَارِدِيُّ اِسْمُهٗ عِمْرَانُ ابْنُ تَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ مِلْحَانَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بعض لوگ جو جہنمی کہلاتے ہوں گے، میری شفاعت سے نجات پائیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اسے ابن ملحان بھی کہا جاتا ہے۔

---

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور جنت کی طرح کی ہوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس کا طالب سو رہا ہو (یعنی جہنم سے بچنے اور جنت کے حصول کے لئے جاگنا اور اطاعت الٰہی میں

---

ف۱: شفاعت برحق ہے ملت اسلامیہ کا یہی عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب و برگزیدہ بندے اس کی اجازت سے شفاعت فرمائیں گے شفاعت کی مکمل تحقیق و تفصیل کے لئے شفاعت کی حقیقت مصنفہ استاذ العلماء حضرت مولانا مہر الدین جماعتی دامت برکاتہم اور تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی مولفہ علامہ فضل حق خیر آبادیؒ مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور کا مطالعہ کیجئے (مترجم)



marfat.com

۵۰۰ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں جنتی لوگ نہ بتاؤں ہر وہ کمزور اور (لوگوں کی نگاہوں میں) گرے ہوئے اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور انکی قسم کو سچی کر دیگا (پھر فرمایا) اور کیا تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں ہر سرکش حرام خور اور متکبر شخص (جہنمی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

# اَبْوَابُ الْاِيْمَانِ

# ابواب ایمان

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۱۹۹ مَا جَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

## غیر مسلموں سے جہاد

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہا ہوں جب تک کہ وہ "لا الہ الا اللہ" نہ کہہ لیں اور اگر یہ کلمہ پڑھ لیں تو انہوں نے مجھ سے (مسلمانوں سے) اپنی جان و مال کو بچالیا سوائے اسلامی حق کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے۔

---

ف: "ضعفاء و مقربین اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ انکی قسم کو سچی کرتا ہے" اس کا سبب بیان کرتے ہوئے صاحب مجمع البحار فرماتے ہیں انکی عزت و اکرام اور عظمت کے پیش نظر ایسا ہوتا ہے اگرچہ لوگ انہیں حقیر سمجھتے ہوں"۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے بندے اسکے دربار میں وجاہت اور قدر و منزلت رکھتے ہیں ایسا نہیں جس طرح امام وہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع لاہور کے ص ۱۰ پر لکھا" اور یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے" العیاذ باللہ من ہذہ الکلمات الخبیثۃ۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرماتا ہے وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ (اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک باوقار تھے) ۱۲



marfat.com

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ
اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ
وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ
مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ
اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ
مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ
رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ
لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هٰذَا
الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ خَطَاٌ وَقَدْ
خُوْلِفَ عِمْرَانُ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ مَعْمَرٍ۔

## بَابُ مَا جَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ
نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَمِيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ
اَنْ يَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَيَاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَاَنْ
يُصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی سے فرمایا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس کا مال اور نفس مجھ سے محفوظ ہو گیا سوائے حقوق اسلام کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر اس آدمی سے لڑوں گا جو نماز اور زکوۃ میں تفریق کریگا بیشک زکوۃ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر مجھ سے ایک رسی بھی روکیں گے جو حضور کے زمانے میں دیتے رہے تو اس رکاوٹ پر میں ان سے جنگ کرونگا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی فرماتے ہیں قسم بخدا! میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ لڑائی کے لئے کھول دیا ہے۔ میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے عمران قطان نے یہ حدیث بواسطہ معمر، زہری اور حضرت انس بن مالک، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ یہ غلط ہے۔ عمران کی اس روایت میں ہے جو معمر سے لی ہے، مخالفت کی گئی ہے۔

## کلمہ طیبہ اور نماز نہ پڑھنے والوں سے جہاد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیں، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری نماز پڑھیں۔ جب یہ کام کریں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہیں البتہ اسلام کا حق باقی ہے ان کے حقوق



marfat.com

عَلَيْنَا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ

وفرائض وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اس باب میں حضرت معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے، یحییٰ بن ایوب نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی روایت کیا ہے۔

## باب ۲۰۱ مَا جَاءَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ

## اسلام کی پانچ بنیادیں

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيرِ بْنِ الْخُمُسِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَسَعِيرُ بْنُ الْخُمُسِ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور خانہ کعبہ کا حج کرنا، اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔ سعیر بن خمس، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو کریب نے بواسطہ وکیع حنظلہ بن ابی سفیان جمحی اور عکرمہ بن خالد مخزومی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے معنی مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۲۰۲ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ جِبْرِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ

## ایمان اور اسلام بزبان جبرئیلؑ

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلُقِّينَاهُ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے تقدیر میں سب سے پہلے کلام کرنے والا شخص معبد جہنی ہے اس نے کہا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری مدینہ طیبہ گئے اور کہا کیا اچھا ہو کہ ہم کسی صحابی سے ملاقات کر کے اس مسئلے کے بارے میں پوچھیں جو اس قوم نے پیدا کر رکھا ہے چنانچہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی آپ مسجد کے باہر تھے۔ میں اور میرے ساتھی نے آپ کو گھیر لیا، میں نے کہا اے عبدالرحمٰن کے باپ! بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور علم بھی تلاش کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور حکم بروقت ہوتا ہے، حضرت ابن عمر رضی



marfat.com

مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِيْ فَقُلْتُ
يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ
وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ
الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ فَاِذَا لَقِيْتَ اُولٰئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ
اَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَاَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَاءٌ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ
بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ
ذَهَبًا مَا قَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ
وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ
شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ
وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ
يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ
مَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ
خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ
وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ
تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ
يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ
قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتٰى
السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
قَالَ فَمَا اَمَارَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا
وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ
يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ
هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

نے فرمایا ان سے ملاقات ہو تو کہدینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، عبداللہ بن عمرؓ جس ذات کی قسم اٹھاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ لوگ اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کریں تو جب تک تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائیں، قبول نہ ہوگا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک نہایت سفید کپڑوں اور بہت زیادہ سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا نہ تو اس پر سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہی ہم اسے جانتے تھے جب وہ حضور صلعم کے پاس آیا تو آپؐ کے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گیا پھر کہا "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے"؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ، اسکے فرشتوں، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں، آخرت کے دن اور ہر خیر و شر کے مقدر ہونے کی تصدیق کرنا" پوچھا "اسلام کیا ہے"؟ حضور صلعم نے فرمایا "گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمدؐ اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا" اس (آنے والے) نے پوچھا "احسان کیا ہے"؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ بھی دیکھتا ہو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے" راوی کہتے ہیں ہر بات میں اس نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا" حضرت عمرؓ فرماتے ہیں "ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے" پھر اس نے پوچھا "قیامت کب ہوگی" حضور صلعم نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ (اس بارے میں) سائل سے زیادہ نہیں جانتا" اس نے سوال کیا "قیامت کی نشانیاں کیا ہیں"؟ آپؐ نے فرمایا "لونڈی اپنے مالک کو جنے گی ننگے پاؤں اور ننگے جسم والے غریبوں اور بکریاں چرانے والوں کو عمارتوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کرتے دیکھو گے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں تین دن بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا "اے عمرؓ! کیا تجھے معلوم ہے سائل کون تھا؟ وہ



marfat.com

نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوُ هٰذَا وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

جبرئیلؑ تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے"۔ احمد بن محمد نے بواسطہ ابن مبارک اور کہمس بن حسن اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس باب میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ انس بن مالک اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے (بلاواسطہ حضرت عمرؓ) بھی مرفوعاً مروی ہے لیکن صحیح روایت وہ ہے جس میں حضرت عمرؓ کا واسطہ ہے۔

## باب ۲۰۳ مَا جَاءَ فِي اِضَافَةِ الْفَرَائِضِ اِلَى الْاِيْمَانِ

## فرائض کی ایمان کی طرف نسبت۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ مُضَرَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ اِسْمُهٗ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ اَيْضًا وَزَادَ فِيْهِ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد قیس کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور (مضر قبیلہ کے راستے میں ہونے کی وجہ سے) حرام مہینوں کے سوا آپ کے پاس نہیں آسکتے پس آپؐ ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں جسے ہم سیکھ لیں۔ اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اس کی طرف بلائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کی تفصیل بیان فرمائی، اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید اور ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوجمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے بھی ابوجمرہ سے روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے "کیا تم جانتے ہو ایمان کیا ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

ف۔ اس حدیث میں حضور صلعم کے علم کی نفی نہیں ورنہ فرمایا جاتا میں نہیں جانتا بلکہ علم کی زیادتی کی نفی ہے، یعنی اسکا مجھے تم سے زیادہ علم نہیں مقصد یہ ہے کہ اے جبرئیل یہاں لوگوں کا مجمع ہے اور قیامت کا علم اسرار الٰہیہ میں سے ہے یہ راز مجھ سے کیوں فاش کراتے ہو حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو قیامت کا بھی علم دیا تفسیر صاوی وغیرہ میں ایسا ہی ہے) مرآۃ شرح مشکوٰۃ ج اول ص ۲۶ مصنفہ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمہ اللہ (مترجم)



marfat.com

سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ الْاَشْرَافِ الْاَرْبَعَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ وَ كُنَّا نَرْضٰى اَنْ نَرْجِعَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدَ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ بِحَدِيْثَيْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وُلْدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ۔

اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں الخ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ان چار فقہاء کرام جیسا کسی کو نہیں دیکھا مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی رحمہم اللہ۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم پسند کرتے تھے کہ حضرت عباد بن عباد سے ہر روز دو حدیثیں لے کر واپس ہوں۔ عباد بن عباد، مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد سے ہیں۔

## بَابُ ۲۰۴ مَا جَاءَ فِيْ اِسْتِكْمَالِ الْاِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ

## کامل ایمان

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْبَغْدَادِيُّ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعٍ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ قِلَابَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ اَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْاَلْبَابِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عائشہ رضہ سے ابوقلابہ کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔ ابوقلابہ نے حضرت عائشہ رضہ کے دودھ بھائی عبداللہ بن یزید کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضہ سے اس حدیث کے علاوہ روایات نقل کی ہیں۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ ابن ابی عمر رضہ نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول ہم سے بیان کیا، کہ انہوں نے ابوقلابہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا "اللہ کی قسم وہ عقل و سمجھ والے فقہاء میں سے تھے"۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ الْاَزْدِيُّ التِّرْمَذِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "اے عورتو! صدقہ کیا کرو، بیشک تم میں سے زیادہ جہنمی ہیں" ایک عورت نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیوں؟ آپ نے فرمایا تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو، اور فرمایا میں نے تم سے زیادہ کم عقل اور کم دین والی عورتوں کو جو بڑے بڑے



marfat.com

لَكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِي وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيرَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتْ إِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانِ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

عقلمندوں اور مدبروں کی عقل پر غالب ہو جاتی ہیں، انہیں دیکھا ایک عورت نے پوچھا ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقص حیض ہے کہ عورت تین تین چار چار دن نماز کے بغیر رہتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا فَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ بَابًا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان کے ستر سے کچھ زائد دروازے ہیں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند دروازہ کلمہ طیبہ پڑھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہیل بن ابی صالح نے بواسطہ عبداللہ بن دینار اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث بواسطہ ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں" ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔

## باب ۲۰۵ مَا جَاءَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

## حیاء ایمان کا حصہ ہے

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا حیاء ایمان سے ہے، احمد بن منیع نے اپنی روایت میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے



marfat.com

فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

میں نصیحت کر رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

## بَابُ ۲۰۶ مَا جَاءَ فِيْ حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

## تعظیم نماز

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ کے قریب ہوگیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے اس کے لئے آسان ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو" پھر فرمایا "کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو بجھا (مٹا) دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیان نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) انکے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں" "یعلمون" تک یہ آیت پڑھکر آپ نے فرمایا "کیا میں تمہیں تمام امور کا سردار، ستون اور کوہان کی بلندی نہ بتادوں؟ میں نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ! بتایئے" نبی اکرم نے فرمایا "تمام اعمال کا سردار اسلام ہے، ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام (وابستہ) ہے" میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور بتایئے یا رسول اللہ! راوی فرماتے ہیں نبی کریم نے زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریم نے فرمایا "اے معاذ! تجھے تیری ماں روئے، لوگوں کو جہنم میں منہ کے بل گھٹنوں کے بل گرانے والی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی (گفتگو) کے سوا اور کیا ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



marfat.com

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْھَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ الْاٰیَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو بار بار مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

## باب ۲۰۷ مَا جَاءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ۔

## ترک نماز

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا جَرِیْرٌ وَاَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر اور ایمان کے درمیان، فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ اَوِ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ سُفْیَانَ اِسْمُہٗ طَلْحَۃُ بْنُ نَافِعٍ۔

ہناد نے بواسطہ اسباط بن محمد، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی آپنے فرمایا بندہ (مسلم) اور مشرک یا (فرمایا) کفر کے درمیان امتیاز، نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الزُّبَیْرِ اِسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن قدرس ہے۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ وَیُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ ح وَثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْہِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِیْقِیُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا (انکار کے ساتھ ترک کفر ہے محض ترک کفر نہیں۔ مترجم) اس باب میں حضرت



marfat.com

اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

---

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُهٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔

---

## باب ۲۰۸

## ایمان کی لذت

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کرلیا، جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں کسی سے محض اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے محبت کی جائے اور کفر میں دوبارہ لوٹنا ناپسند ہو اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی جیسا کہ اسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت قتادہ نے بھی اسے بواسطہ حضرت انس بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

## باب ۲۰۹ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

## زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی (کامل) ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چور (کامل) ایمان کی



marfat.com

لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا خُرُوجٌ عَنِ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ رَوَى ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا كَفَّرَ أَحَدًا بِالزِّنَا وَ

حالت میں چوری نہیں کرتا لیکن توبہ پیش کی جانے والی چیز ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، عائشہ، عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی شخص زنا کرتا ہے ایمان نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے جب وہ اس حرکت سے فارغ ہوتا ہے ایمان لوٹ آتا ہے۔ ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں وہ اس وقت ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آجاتا ہے۔ متعدد طرق سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے زنا اور چوری کے بارے میں فرمایا جو آدمی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے پھر اس پر حد قائم کی جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے، اور جس نے یہ گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو روز قیامت اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔ یہ حدیث حضرت علی بن ابی طالب، عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر حد لازم ہوئی اور اسے جلد ہی دنیا میں سزا دے دی گی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ اپنے بندے کو آخرت میں زیادہ عذاب دے اور جو حد کو پہنچا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لطف و کرم والا ہے کہ کسی بات کو معاف فرمانے کے بعد لوٹائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے یہ علماء کا قول ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے چوری، زنا اور شراب پینے والے کو کافر کہا ہو (انکو حلال



marfat.com

السَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ.

## بَابُ ۲۱۰ مَا جَاءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ فَقَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## بَابُ ۲۱۱ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا.

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَ

کہنے والا کافر ہے ورنہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ مترجم)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور (کامل) مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے خون اور مال مامون رہیں" ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا "کون سا مسلمان افضل ہے؟" آپ نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔

---

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا "کون سا مسلمان افضل ہے؟" آپ نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں" یہ حدیث حضرت ابو موسےٰ اشعری کی روایت سے صحیح غریب ہے اس باب میں حضرت جابر، ابو موسےٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

## اسلام کی ابتداء و انتہا غربیوں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اسلام غربت کے ساتھ شروع ہوا اور عنقریب غریبوں ہی کی طرف لوٹ (کر رہ) جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا پس غرباء کے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے۔ اس بات میں حضرت سعد، ابن عمر، جابر، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم



marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَاَبُو الْاَحْوَصِ اِسْمُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ تَفَرَّدَ بِهٖ حَفْصٌ.

سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم اسے بواسطہ حفص بن غیاث، اعمش کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت میں وہ متفرد ہیں ابو احوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اس حدیث میں یہ متفرد ہیں۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ ثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ فِي الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرو بن عوف بن زید بن مسلحہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔ اور دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ دین غریبوں سے شروع ہوا اور انہی کی طرف لوٹے گا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے جو میرے بعد میری بگڑی ہوئی سنت کی اصلاح کریں گے یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ ۲۱۲ مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

## منافق کی علامت

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدے کی خلاف ورزی کرے اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ یہ حدیث علاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، انس اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سُهَيْلٍ هُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاسْمُهُ نَافِعٌ

حضرت ابو سہیل بن مالک نے بواسطہ والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ ابو سہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں۔ ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی



marfat.com

بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَوْلَانِيُّ الْأَصْبَحِيُّ.

۵۲۹. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَإِنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اصبحی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے اور اگر ان میں سے ایک پائی جائے تو منافقت کی ایک خصلت پائی گئی جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے جب بات کرے جھوٹ بولے۔ وعدے کرے تو پورا نہ کرے ا جھگڑے تو گالی دے اور معاہدہ کرے تو خلاف ورزی کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک اس سے عملی نفاق مراد ہے جھٹلانے والا نفاق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تھا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کچھ ایسا ہی مروی ہے۔ حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، اعمش اور عبداللہ بن مرہ اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي أَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثِقَةٌ وَأَبُو النُّعْمَانِ مَجْهُولٌ وَأَبُو وَقَّاصٍ مَجْهُولٌ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو مگر وہ (کسی وجہ سے) پورا نہ کرسکے اس پر کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں ابو نعمان اور ابو وقاص مجہول الحال ہیں۔

## باب ۲۱۳ مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

## مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔

۵۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاهُ كُفْرٌ وَ سِبَابُهُ فُسُوْقٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

اس باب میں حضرت سعد اور عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے ۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کئی طرف سے مروی ہے ۔

۵۲۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

## بَابُ ۲۱۴ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ رَمٰى اَخَاهُ بِكُفْرٍ

## کسی مسلمان کو کافر کہنا

۵۲۳. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَلَى الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهٖ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندے پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں ، مومن پر لعن طعن کرنے والا قاتل کی طرح ہے ، جس نے کسی مومن کو کافر کہا وہ اس کے قاتل ہی کی طرح ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ اسے عذاب دے گا اس باب میں حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۵۲۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهٖمَا اَحَدُهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک اس کا مستحق ہوتا ہے۔

## بَابُ ۲۱۵ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

## کلمۂ اسلام پر مرنا

۵۲۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

صنابحی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے میں رو پڑا تو فرمانے لگے ٹھہر جاؤ کیوں روتے ہو۔



marfat.com

اِنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَاِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَاِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَاِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَسَاُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالصُّنَابِحِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْفَرَآئِضِ وَالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ سَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَاِنْ عُذِّبُوْا فِي النَّارِ بِذُنُوْبِهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُخَلَّدُوْنَ فِي النَّارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ وَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا

اللہ کی قسم اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو تمہارے لیے گواہی دوں گا اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا۔ اور اگر ہو سکا تو تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا اللہ کی قسم! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی ہیں ان میں سے ہر وہ حدیث تم سے بیان کر دی جس میں تمہارا نفع تھا۔ صرف ایک حدیث رہ گئی ہے آج تم سے بیان کرتا ہوں اس وقت میرا نفس گھیر لیا گیا ہے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، جابر، ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صنابحی سے ابو عبداللہ عبدالرحمان بن عسیلہ مراد ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ منقول ہے کہ حضرت زہری سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ "جس نے کلمہ توحید پڑھا جنت میں داخل ہوا"۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ابتدائے اسلام میں فرائض، اوامر اور نواہی کے نزول سے پہلے تھا۔ بعض علماء کے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ اہل توحید جنت میں داخل ہوں گے اگرچہ انہیں گناہوں کے سبب جہنم میں عذاب دیا جائے لیکن وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن مسعود، ابوذر، عمران بن حصین، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، ابو سعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل توحید (جنہیں اقرار رسالت بھی ہو) کی ایک جماعت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور متعدد تابعین سے آیت کریمہ (ترجمہ) کافر چاہیں گے کاش کہ وہ مسلمان ہے



marfat.com

مُسْلِمِيْنَ قَالُوْا اِذَا اُخْرِجَ اَهْلُ التَّوْحِيْدِ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُوا الْجَنَّةَ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ.

ہوتے" کی تفسیر یوں منقول ہے کہ جب اہل توحید کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو کافر چاہیں گے کاش وہ (بھی) مسلمان ہوتے۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ ثُمَّ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً اِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَالْبِطَاقَةُ الْقِطْعَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا پھر اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے، پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا "نہیں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا "یارب نہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا" پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ "میزان کے پاس حاضر ہو جا" وہ کہے گا "یا اللہ! ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۲۱۶ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

## اس امت کا بٹ جانا

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی، اکہتر (۷۱)، یا بہتر (۷۲)، فرقوں میں بٹ گئے اور عیسائی بھی اسی طرح۔ لیکن میری امت تہتر (۷۳)، فرقوں میں تقسیم



marfat.com

عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً اَوِ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَالنَّصَارٰی مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ہو جائے گی۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیثِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادِ بْنِ اَنْعُمَ الْاِفْرِیْقِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَۃً لَكَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کریں گے۔ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہوں گے (یعنی اہل سنت وجماعت) یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے ہم اسے اس طرح صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَۃَ نَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰے نے اپنی مخلوق اندھیرے میں پیدا فرمائی پھر ان پر اپنا نور ڈالا جس پر وہ روشنی پڑ گئی ہدایت پا گیا اور جس پر نہ پڑی گمراہ رہا اور میں اسی لیے کہتا ہوں کہ اللہ تعالٰے کے علم پر قلم خشک ہوگیا یہ حدیث حسن ہے۔

---

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے



marfat.com

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَفَتَدْرِىْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

ہو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بلا شرکت غیرے اس کی عبادت کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کرلیں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "کہ (حق ہے) وہ ان کو عذاب نہ دے۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَالْاَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوْا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِىْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِىْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور یہ خوشخبری دی کہ جس شخص کو اس طرح موت آئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہو گا، میں نے عرض کیا اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# ابوابِ علم

## بَابُ ۱۷ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهٗ فِى الدِّيْنِ.

## بھلائی اور دین کی سمجھ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ مُعَاوِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۱۸ فَضْلُ طَلَبِ الْعِلْمِ.

## طلب علم کی فضیلت

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

---

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے بعض محدثین نے اس کو غیر مرفوع روایت کہا ہے۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى نَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِسْمُهٗ نُفَيْعٌ الْاَعْمٰى يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يُعْرَفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَخْبَرَةَ كَبِيْرُ شَيْءٍ وَلَا لِاَبِيْهِ.

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم تلاش کیا تو یہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہے، اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو داؤد کا نام نفیع اعمی ہے یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کے لیے کچھ زیادہ روایات ثابت نہیں ہیں۔

## بَابُ ۲۱۹ مَا جَاءَ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

## علم کا چھپانا۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ ذَاذَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود اسے



marfat.com

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عِلْمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

چھپا لیا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی - اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں. حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

## بَابُ ۲۲۰ مَاجَاءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ يَّطْلُبُ الْعِلْمَ

## طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیّت

۵۴۷. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ اَبَاهَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيٰى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ حَتّٰى مَاتَ وَاَبُوْهَارُوْنَ اِسْمُهٗ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

حضرت ابوہارون کہتے ہیں ہم ابوسعید کے پاس آتے تو وہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تمہیں بیان کروں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ اطراف عالم سے تمہارے پاس دین سیکھنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں نیکی کی وصیّت کرو. علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ، ابوہارون عبدی کو ضعیف قرار دیتے ہیں - یحییٰ کہتے ہیں ابن عون ہمیشہ ابوہارون عبدی سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ابوہارون کا انتقال ہو گیا۔ ابوہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

۵۴۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْكُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس مشرق کے کچھ لوگ علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں بھلائی کی نصیحت کرو۔ ابوہارون کہتے ہیں حضرت ابوسعید جب ہمیں دیکھتے تو فرماتے تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیّت مبارک ہو اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ ہارون عبدی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## بَابُ ۲۲۱ مَاجَاءَ فِيْ ذِهَابِ الْعِلْمِ

## علم کا اٹھ جانا

۵۴۹. حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے



marfat.com

اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَآءَ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا.

فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور زیاد بن لبید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما (دونوں) سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهٗ وَلَنُقْرِئَنَّهٗ نِسَآءَنَا وَاَبْنَآءَنَا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ قَالَ صَدَقَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ وہ وقت ہے۔ کہ جس کے بعد لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں سے کسی چیز پر بھی قادر نہ ہوں گے زیادہ بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے کس طرح چھینا جائے گا حالانکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اللہ کی قسم! ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی پڑھائیں گے" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیاد! تجھے تیری ماں روئے میں تجھے فقہائے مدینہ سے سمجھتا تھا۔ یہ تورات اور انجیل۔ یہود و نصاریٰ کے پاس موجود ہے پھر انہیں کیا فائدہ پہنچا۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں میں نے عبادہ بن صامت سے ملاقات کی تو کہا کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی ابو داؤد کیا کہتے ہیں۔ میں نے انہیں حضرت ابو درداء کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا ابو درداء نے سچ کہا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ پہلا علم جو لوگوں سے اٹھایا جائے گا خشوع ہے۔



marfat.com

حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنقریب تو جامع مسجد میں داخل ہوگا تو تجھے کوئی شخص بھی خشوع و خضوع والا نظر نہیں آئے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ معاویہ بن صالح، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی ہمیں معلوم نہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہو معاویہ بن صالح سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے بعض علماء نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اور جبیر بن نفیر، حضرت عوف بن مالک سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔

## بَابُ ۲۲۲ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

## علم کو ذریعۂ معاش بنانا

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا إِسْحَقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ ثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ النَّارَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيِّ عِنْدَهُمْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی اس لیے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ کرے یا بے وقوف لوگوں سے بحث و جھگڑا اور اس (علم) کے ذریعے لوگوں کو انہی طرف مائل کرے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهُنَائِيُّ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے سوا کسی اور مقصد کے لیے علم حاصل کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے۔

## بَابُ ۲۲۳ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

## تبلیغ کرنا۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وُلْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ

عبدالرحمان بن ابان ابن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے ہم نے کہا ان کو اس وقت کچھ پوچھنے کے لیے بلایا گیا ہوگا۔ ہم نے اٹھ کر پوچھا تو



marfat.com

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا بِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ حَدِيثُ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

انہوں نے فرمایا ہاں اس (مروان) نے ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔ بہت سے فقیہ اپنے سے کامل فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ اور بہت سے مسئلہ جاننے والے خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، جبیر بن مطعم، ابو درداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حسن ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں تک) اسے ہی پہنچایا جیسے سنا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جن تک مسئلہ پہنچایا گیا سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

## بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَ

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر، سعید بن زید، عبداللہ بن عمر، انس، جابر



marfat.com

الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ
اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ
عَبَسَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ
مُوْسٰى وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُقَنَّعِ وَ
اَوْسِ الثَّقَفِيِّ حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَنْصُوْرُ بْنُ
الْمُعْتَمِرِ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ وَكِيْعٌ لَمْ يَكْذِبْ
رِبْعِيُّ بْنُ خِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذِبَةً.

ابن عباس، ابوسعید، عمرو بن عبسہ، عقبہ بن عامر، معاویہ، بریدہ، ابوموسیٰ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر، مقنع، اور اوس ثقفی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں منصور بن معتمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں۔ اور وکیع فرماتے ہیں ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ
حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتَهُ مِنَ
النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ
هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ
عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا راوی کہتے ہیں میرے خیال میں آپ نے فرمایا "قصداً" تو اس کو اپنا گھر جہنم میں بنانا چاہیئے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت زہری کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ دیگر طریق سے بھی یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

## بَابُ ۲۲۵ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ

## جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ
نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ
بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا
وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ وَفِي
الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَسَمُرَةَ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ
الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ
وَرَوَى الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، شعبہ نے بواسطہ حکم اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ اعمش اور ابن ابی لیلیٰ بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ



marfat.com

وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَصَحُّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبَا مُحَمَّدٍ عَنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ قُلْتَ لَهٗ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَعْلَمُ اِنَّ اِسْنَادَهٗ خَطَاٌ اَلْخَافُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيْثًا مُرْسَلًا فَاَسْنَدَهٗ بَعْضُهُمْ اَوْ قَلَبَ اِسْنَادَهٗ يَكُوْنُ قَدْ دَخَلَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيْثًا وَلَا يَعْرِفُ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلًا فَحَدَّثَ بِهٖ فَاَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت محدثین کے نزدیک اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان جب کہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی ایک جھوٹا ہے" تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے جو ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے یا وہ حدیث مسند بیان کی جسے بعض نے مرسل بیان کیا یا سند الٹ دی؟ انہوں نے فرمایا "نہیں" کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل نہیں تو مجھ ڈر ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹا ہوگا۔

## بَابُ ۲۳۶ مَا نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَغَيْرِهٖ رَفَعَهٗ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِّمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اِتَّبَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَى الْاِنْفِرَادِ بَيَّنَ حَدِيْثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت ابو رافع سے بیان کرتے ہیں، دوسری روایت میں اسے مرفوع بیان کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ایسے آدمی کو ہرگز نہ پاؤں جس پاس کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا یا جس سے میں نے منع کیا تو وہ کہے میں نہیں جانتا ہم نے صرف اسی کی پیروی کی جسے اللہ کی کتاب میں پایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ سفیان اور ابن سکندر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ سالم ابونضر نے بواسطہ عبید اللہ بن ابو رافع، حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابن عیینہ اس حدیث کو



marfat.com

مِنْ حَدِيْثِ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ وَاِذَا جَمَعَهُمَا رَوٰى وَهٰكَذَا اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمُهٗ اَسْلَمُ.

صرف ابن منکدر سے بیان کرتے وقت فرق واضح کر دیتے اور جب دونوں (ابن منکدر اور سالم ابونضر) سے بیان کرتے تو اسی طرح (مذکور بالا کی طرح) بیان کرتے۔ ابورافع، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور ان کا نام اسلم ہے۔

۵۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (کافی ہے) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور اسے حرام سمجھیں گے جسے اس میں حرام پائیں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ف۔

## باب ۲۲ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

## حدیث لکھنے کی ممانعت

۵۶۱. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْذَنْ لَنَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَرَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے مروی ہے ہمام نے بھی اسے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے

## باب ۲۳ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْهِ

## حدیث لکھنے کی اجازت

۵۶۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے اور آپ سے حدیث سنتے اسے پسند کرتے لیکن یاد

---

ف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع خداوندی سے فتنہ انکار حدیث کی خبر دی اور سنت کی تشریعی حیثیت واضح کرتے ہوئے امت کو اس فتنہ سے بچنے کی تلقین فرمائی خود قرآن پاک جسے منکرین حدیث ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں بایں تگ و دو اعلان فرماتا کہ "جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ" (سورۂ حشر پ ۲۸) حجیت حدیث کے بارے میں حضرت عزالی زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف "حجیت حدیث" کا مطالعہ لازمی ہے۔ (مترجم)



marfat.com

إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِيْ وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْخَطَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ الْقَائِمِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ الْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

نہ رکھ سکتے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ سے احادیث سنتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو" اور آپ نے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند قائم نہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا فرماتے ہیں خلیل بن مرہ، منکر حدیث ہے۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ أَبُوْ شَاهٍ اُكْتُبُوْا إِلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْا لِأَبِيْ شَاهٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ مِثْلَ هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا (حضرت ابوہریرہ نے حدیث میں پورا واقعہ ذکر کیا) پھر ایک شخص ابوشاہ نے کہا "یارسول اللہ! مجھے لکھ دیجئے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا" ابوشاہ کو لکھ دو" اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے شیبان نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيْهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ إِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيْهِ هُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام میں سے عبداللہ بن عمرو کے علاوہ کوئی بھی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ روایت کرنے والا نہیں اور وہ (عبداللہ بن عمرو) لکھ لیا کرتے تھے جبکہ میں نہیں لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت کرتے ہیں۔

## باب ۳۹ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ

## بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا



marfat.com

۵۶۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدِ الشَّامِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (سن کر) دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ ابوعاصم، اوزاعی، حسان بن عطیہ اور ابوکبشہ سلولی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی یہ حدیث صحیح ہے۔

## باب ۲۳ مَا جَاءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

## نیکی میں راہ نمائی کرنے والا نیکی کرنیوالے کی طرح ہے۔

۵۶۶. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ کے پاس سواری کا جانور نہ تھا آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس شخص نے اسے جانور دے دیا۔ سائل نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر خبر دی تو آپ نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابومسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

۵۶۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَحْمِلَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اَبْدَعَ بِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتِ فُلَانًا

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سواری مانگی اور عرض کیا میری سواری کا جانور تھک رہا ہے" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فلاں شخص کے پاس جاؤ" وہ گیا تو اس نے اسے سواری کا جانور دے دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



marfat.com

فَاَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اِسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ اِيَاسٍ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ اِسْمُهٗ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَآءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَبُرَيْدٌ يُكْنٰى اَبَا بُرْدَةَ هُوَ ابْنُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والے کے لیے اسی طرح ثواب ہے جس طرح نیکی کرنے والے کے لیے ہے۔ آپ نے "فاعلہٖ" فرمایا یا "عاملہٖ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابومسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

حسن بن خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، اعمش اور ابوعمرو شیبانی، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع روایت نقل کی اس میں "مثل اجر فاعلہ" کے الفاظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفارش کرکے ثواب حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کراتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے بریدبن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے بریدجن کی کنیت ابوبردہ ہے وہ حضرت ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی ظلم سے قتل کیا جائے اس کے خون کا ایک حصہ آدم کے بیٹے پر ہوتا ہے اس لیے کہ سب سے پہلے اسی نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبدالرزاق نے "اَسَنَّ" کی جگہ "سَنَّ" کا لفظ ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى فَاتُّبِعَ

## ہدایت کی طرف بلانا

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت



marfat.com

جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۵۷۲. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ نَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَاتُّبِعَ عَلَیْهَا فَلَهٗ اَجْرُهٗ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَیْرُ مَنْقُوْصٍ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَیْهَا کَانَ عَلَیْهِ وِزْرُهٗ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَیْرُ مَنْقُوْصٍ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا.

ہے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہو گا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس بدعملی کی ترکیبین پر ہے اور ان کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی یہ حدیث ۲

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اپنا ثواب بھی ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا۔ جبکہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہو گی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لیے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ کے دونوں صاحبزادے حضرت منذر اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

## باب ۲۳۳ الْاَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ.

## سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا

۵۷۳. حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ بُحَیْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِیِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل لرز گئے۔ ایک شخص نے کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے



marfat.com

يَلِيغَةٍ ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

یارسول! آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے نیز (امیر کا حکم) سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بیشک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو شخص یہ زمانہ پائے اسے میری اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے سنت کو دانتوں سے (مضبوط) پکڑ لو یہ حدیث حسن صحیح ہے ثور بن یزید نے بواسطہ خالد بن معدان، عبدالرحمٰن اور بن عمرو سلمی، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

۵۷۴. حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يُكْنَى أَبَا نَجِيحٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

حسن بن علی خلال اور دوسرے راوی فرماتے ہیں ہم سے ابوعاصم نے بواسطہ ثور بن یزید، خالد بن معدان اور عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے۔ حجر بن حجر کے واسطہ سے بھی یہ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۵۷۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اعْلَمْ قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهٗ مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ

کثیر بن عبداللہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث سے فرمایا "جان لو" عرض کیا "یارسول اللہ کیا جانوں؟" آپ نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ چکی تھی اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لیے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ اور جس نے کسی برائی کا آغاز کیا جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے



marfat.com

مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا هُوَ مِصِّيْصِيٌّ شَامِيٌّ وَكَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ.

والوں پر ہے بغیر اس کے کہ ان کے عذاب میں کچھ کمی ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہیں اور کثیر بن عبداللہ، عمرو بن عوف مزنی کے صاحبزادے ہیں۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْاَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحْيَانِيْ وَمَنْ اَحْيَانِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ وَاَبُوْهُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ صَدُوْقٌ اِلَّا اَنَّهُ رُبَّمَا يَرْفَعُ الشَّيْءَ الَّذِيْ يُوْقِفُهُ غَيْرُهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ شُعْبَةُ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ رِفَاعًا وَلَا نَعْرِفُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ رِوَايَةً اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَدْ رَوٰى عَبَّادٌ الْمُنْقَرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَذَاكَرْتُ بِهٖ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا غَيْرَهُ وَمَاتَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِيْنَ وَمَاتَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بَعْدَهُ بِسَنَتَيْنِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِيْنَ.

یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ محمد بن عبداللہ انصاری اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں، علی بن زید سچے ہیں البتہ بعض اوقات یہ ان احادیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں جنہیں دوسرے حضرات موقوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ ابو ولید موقوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ ابو ولید سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم سے علی بن زید نے بیان کیا ہمیں حضرت انس سے سعید بن مسیب کی صرف یہی طویل روایت معلوم ہے عباد منقری نے یہ حدیث بواسطہ علی بن زید، حضرت انسؓ سے روایت ہے لیکن اس میں حضرت سعید بن مسیب کا واسطہ مذکور نہیں۔ میں نے امام بخاری سے اسکا ذکر کیا تو انہوں نے بواسطہ سعید بن مسیب، حضرت انس کی روایت کو نہ پہچانا حضرت انس بن مالک ۹۳ھ میں فوت ہوئے جبکہ سعید بن مسیب کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا

## بَابُ ۲۳ فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہنا



marfat.com

۵۷۷. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّيْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں تم مجھے چھوڑ رہے اور جب میں تم سے کچھ بیان کروں اسے مجھ سے لے لو بے شک تم سے پہلے لوگ، انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۳۴ مَا جَاءَ فِيْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

## مدینہ کے ایک عالم

۵۷۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ اَنَّهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں کی سینہ کوبی کریں گے (تیزی مراد ہے) لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ سے منقول ہے کہ یہ عالم، حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ ہیں اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عالم عمری زاہد ہیں اور ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ فرماتے ہیں عبدالرزاق کا قول ہے کہ وہ عالم مالک بن انس رحمہ اللہ علیہ ہیں۔

## بَابُ ۲۳۵ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

## عبادت پر فقہ کی فضیلت۔

۵۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى نَا الْوَلِيْدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ، ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۸۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ

قیس بن کثیر فرماتے ہیں مدینہ شریف کا ایک آدمی



marfat.com

نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَآءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ يَا اَخِيْ قَالَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ اِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًى بِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ عِنْدِيْ بِمُتَّصِلٍ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ جَمِيْلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ خِدَاشٍ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا آپ نے فرمایا "اے بھائی! کیسے آنا ہوا؟" اس نے عرض کیا میں ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ وہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابو درداء نے پوچھا کسی ضرورت کے لیے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا "نہیں" آپ نے فرمایا تجارت کے پیش نظر تو نہیں آئے؟ عرض کیا "نہیں" فرمایا تو صرف اس حدیث کی تلاش میں آئے ہو تو سنو! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو آدمی طلب علم میں کوئی راستہ طے کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا۔ فرشتے طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ عالم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسا چودھویں کا چاند، ستاروں سے افضل ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے بہت بڑا حصہ مل گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاء بن حیوہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں محمود بن خداش نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ عاصم بن رجاء نے ایک دوسری سند سے بھی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ اور یہ محمود بن خداش کی روایت کے مقابلے میں اصح ہے۔

۵۸۱ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُّنْسِيَنِيْ اَوَّلَهٗ اٰخِرَهٗ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا

یزید بن سلمہ جعفی سے مروی ہے کہ یزید بن سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث مبارکہ سنتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں پچھلی حدیثوں کے باعث میں پہلی حدیثیں بھلا نہ دوں لہٰذا آپ کوئی جامع کلمہ بتائیں آپ نے فرمایا "جو کچھ جانتے



marfat.com

قَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيمَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ هُوَ عِنْدِيْ مُرْسَلٌ وَلَمْ يُدْرِكْ عِنْدِيْ اِبْنُ اَشْوَعَ يَزِيْدَ بْنَ سَلَمَةَ وَاِبْنُ اَشْوَعَ اِسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ.

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا خَلَفُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ خَلَفِ بْنِ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيِّ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَرْوِيْ عَنْهُ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ هُوَ.

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ سَعَّاءٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ نَا الْقَاسِمُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُوْلُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعٰى كَبِيْرًا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ.

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

ہو اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو" اس حدیث کی سند متصل ہیں اور یہ میرے نزدیک مرسل ہے ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے اور انہوں نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں منافق میں جمع نہیں ہوسکیں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف خلف بن ایوب عامری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن علاء کے سوا کسی اور نے اس سے روایت نہیں کیا اور اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میں تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں بھی، اس شخص کے لیے رحمت مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی سے سنا کہ حضرت فضل بن عیاض فرماتے ہیں عالم باعمل جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے آسمانی سلطنتوں میں اسے "کبیر" کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



marfat.com

الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ یَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

مومن، بھلائی سننے سے ہرگز سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ (اس کے سبب) جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْکِنْدِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَخْزُوْمِیُّ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کی بات، مومن کی گمشدہ میراث جہاں پائے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث میں ضعیف ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اَبْوَابُ الْاِسْتِیْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

# استیذان اور آداب کے ابواب

## بَابُ ۲۳۶ مَا جَاءَ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

## سلام کو پھیلانا

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَاببْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَشُرَیْحِ بْنِ هَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ایمان کے بغیر میں جنت میں نہیں داخل ہو سکتے اور جب تک باہمی محبت نہ ہو (کامل) مومن نہیں کہلا سکتے۔ تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ وہ بات آپس میں سلام کو عام کرنا ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن سلام



marfat.com

وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

شریح بن ہانی بواسطہ والد، عبداللہ بن عمرو، براء انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۳۷ مَاذُكِرَ فِيْ فَضْلِ السَّلَامِ

## فضیلتِ سلام

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ الْجَرِيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "(نیکیاں)" دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا "السلام علیکم و رحمۃ اللہ" آپ نے فرمایا "(بیس نیکیاں)" پھر تیسرا آدمی آیا اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تیس (نیکیاں)" یہ حدیث اس طریق یعنی عمران بن حصین کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، علی اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## بَابُ ۲۳۸ مَاجَآءَ فِيْ اَنَّ الْاِسْتِيْذَانَ ثَلَاثٌ

## اجازت تین بار مانگنا ہے

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَدَخَلَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَدَخَلَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَدَخَلَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهٗ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَاْتِيَنَّ عَلٰى هٰذَا بُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا "السلام علیکم" کیا میں آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ایک" حضرت ابوموسیٰ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا السلام علیکم کیا اندر آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "دو" حضرت ابوموسیٰ نے کچھ دیر ٹھہر کر پھر کہا "السلام علیکم کیا اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تین" حضرت ابوموسیٰ واپس چلے گئے تو حضرت عمر نے دربان سے پوچھا "انہوں نے کیا کہا؟" اس نے عرض کیا واپس چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا انہیں بلا لاؤ۔ جب آگئے تو فرمایا آپ نے یہ کیا کیا؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ



marfat.com

اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاُمِّ مَطَارِقٍ مَوْلَاةِ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْجُرَيْرِيُّ اِسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ يُكْنٰى اَبَا مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا غَيْرُهُ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ اِسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قِطْعَةَ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِيْ اَبُوْ زُمَيْلٍ ثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ ثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زُمَيْلٍ اِسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ وَاِنَّمَا اَنْكَرَ عُمَرُ عِنْدَنَا عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى حِيْنَ رَوٰى اَنَّهُ قَالَ اسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لَهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هٰذَا الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ۔

نے عرض کیا "یہ سنت ہے"۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا "یہ سنت ہے؟ خدا کی قسم! یا تو اس پر گواہ لاؤ یا میں تم پر سختی کروں گا" حضرت ابو سعید فرماتے ہیں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ہم تمام انصاری تھے۔ آپ نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم حدیث رسول کو لوگوں سے زیادہ نہیں جانتے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا "اجازت تین مرتبہ مانگنا ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو بہتر ہے ورنہ واپس چلے جاؤ" اس پر لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذاق کرنے لگے۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں میں نے سر اٹھا کر کہا اس کے متعلق آپ کو کیا حادثہ پیش آیا میں بھی آپ کے ساتھ (اس حدیث میں) شریک ہوں" پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں۔ اس باب میں حضرت علی اور سعد کی لونڈی ام طارق سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور ان کی کنیت ابو مسعود ہے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی ابو نضرہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے ہمارے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ کی روایت کا اس لیے انکار فرمایا کہ ان کو اس کا علم نہیں تھا۔ کیونکہ آپ نے حضور سے تین مرتبہ اجازت مانگی تو دے دی گئی لیکن آپ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ حضور نے فرمایا تین مرتبہ اجازت مانگو ملے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس ہو جاؤ۔

## باب ۲۳۹ کَیْفَ رَدُّ السَّلَامِ

## سلام کا جواب کیسے دیا جائے۔



marfat.com

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَصَحُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک" جاؤ اور پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی"۔ بعدازاں انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحیٰی بن سعید قطان نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن عمر، سعید مقبری سے روایت کی۔ یحیٰی بن سعید کی روایت اصح ہے۔

## باب ۲۴۰ مَا جَاءَ فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

## سلام پہنچانا

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُنْذِرٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ نَبَّئَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں ام المومنین نے فرمایا "علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اس باب میں بنو نمیر کے ایک شخص سے بھی روایت منقول ہے جسے اس نے بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بھی بواسطہ ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

## باب ۲۴۱ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

## پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيِّ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! جب دو آدمی باہم ملاقات کریں تو ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ آپ نے فرمایا پہلے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوفروہ رہاوی کے



marfat.com

مُحَمَّدٌ اَبُوْفَرْوَةَ الرَّهَادِیُّ مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ اِلَّا اَنَّ ابْنَهٗ مُحَمَّدَ ابْنَ یَزِیْدَ رَوٰی عَنْهُ مَنَاکِیْرَ.

مقارب الحدیث ہے البتہ اس کے بیٹے نے اس سے کچھ منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔

## بَابُ ۲۴۲ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اِشَارَةِ الْیَدِ فِی السَّلَامِ

## سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا لَاتَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَةُ بِالْاَکُفِّ هٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ وَرَوَی ابْنُ الْمُبَارَکِ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ لَهِیْعَةَ فَلَمْ یَرْفَعْهُ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک نے یہ حدیث، ابن لہیعہ سے غیر مرفوع بیان کی ہے۔

## بَابُ ۲۴۳ مَاجَاءَ فِی التَّسْلِیْمِ عَلَی الصِّبْیَانِ

## بچوں کو سلام کہنا۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْخَطَّابِ زِیَادُ بْنُ یَحْیٰی الْبَصْرِیُّ نَا اَبُوْعَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَیَّارٍ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ فَمَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ کُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت سیار فرماتے ہیں میں ثابت بنانی کے ہمراہ جارہا تھا آپ کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کہا اور فرمایا میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ بچوں کے پاس سے گذرے تو سلام کیا اور فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا جب آپ بچوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ان کو سلام کہا یہ حدیث صحیح ہے اور کئی لوگوں نے حضرت ثابت سے روایت کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی متعدد طریق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

## بَابُ ۲۴۴ مَاجَاءَ فِی التَّسْلِیْمِ عَلَی النِّسَاءِ

## عورتوں کو سلام کہنا

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ بَهْرَامَ اَنَّهٗ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ یَزِیْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گذرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے سلام کے ساتھ ہاتھ مبارک ہلایا"



marfat.com

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُودٌ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيثِ وَقَوَّى أَمْرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ إِنَّ شَهْرًا تَرَكُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ تَرَكُوهُ أَيْ طَعَنُوا فِيهِ۔

عبدالحمید (راوی) نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور بتایا) یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں بواسطہ عبدالحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت میں کچھ ڈر نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ شہر بن حوشب، حدیث میں اچھا اور قوی ہے۔ ابن عون نے اس کے بارے میں کلام کیا پھر خود ہی بواسطہ ہلال بن ابی زینب اسے روایت نقل کی۔ ہم سے ابوداؤد نے بواسطہ نضر بن شمیل، ابن عون سے نقل کیا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ ابوداؤد نضر کا قول نقل کرتے ہیں کہ چھوڑنے سے مراد طعن کرنا ہے۔

## بَابُ ۲۴۵ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

## گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

۵۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو تمہارے اور تمہارے اہلِ خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابُ ۲۴۶ السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

## پہلے سلام پھر گفتگو

۵۹۷ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدَعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام، گفتگو سے پہلے ہے۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی کو کھانے پر نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں عنبسہ بن عبدالرحمٰن، حدیث میں ضعیف اور



maffat.com

ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

ناقابل اعتبار ہے محمد بن ذاذان منکر حدیث ہے۔

## بَابُ ۲۴۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

## ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک راستے میں ملے تو اسے تنگ جانب چلنے پر مجبور کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں یہودیوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا "السام علیک" (تم پر موت ہو۔ معاذ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیکم" (تم پر ہو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا تم پر موت اور لعنت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ ام المومنین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا؟ حضور نے فرمایا میں نے ان کا جواب (علیکم سے) دے دیا۔ اس باب میں حضرت ابو بصرہ غفاری، ابن عمر، انس اور ابو عبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۴۸ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

## مسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کہنا

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان اور یہودی ملے جلے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



marfat.com

## باب ۲۴۹ مَاجَآءَ فِی تَسْلِیْمِ الرَّاکِبِ عَلَی الْمَاشِیْ

## سوار، پیادہ کو سلام کرے

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ وَیُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ وَفُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ وَیُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ وَعَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ اِنَّ الْحَسَنَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ ابن مثنی نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن شبل، فضالہ بن عبید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طریق سے مروی ہے ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا کہ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا حَیْوَةُ ابْنُ شُرَیْحٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ هَانِیٍٔ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ الْجَنْبِیِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ عَلِیٍّ الْجَنْبِیُّ اِسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ۔

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سوار پیادہ کو چلنے والا کھڑے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیُسَلِّمِ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹے بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے، زیادہ کو سلام کریں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ التَّسْلِیْمِ عِنْدَ الْقِیَامِ وَالْقُعُوْدِ

## اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا۔

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو سلام



marfat.com

اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ اَيْضًا عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اٹھتے وقت پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے کی بنسبت زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ حدیث حسن ہے ابن عجلان سے بھی یہ حدیث بواسطہ سعید مقبری، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے۔

## بَابُ ۲۵۱ الْاِسْتِيْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

## گھر کے سامنے سے اجازت مانگنا۔

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ لَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ اِسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرُ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَهِيْعَةَ وَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اجازت ملنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی اور گھر والوں کے ستر کو دیکھا تو وہ اس حد کو پہنچا جو اس کے لیے جائز نہیں اور اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ غیرت نہ کھاتا اور اگر کوئی بے پردہ دروازے کے سامنے سے گزرے اور گھر کی طرف اس کی نظر پڑ جائے تو اس کا گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں کا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

## بَابُ ۲۵۲ مَنِ اطَّلَعَ فِىْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

## بلا اجازت کسی کے گھر جھانکنا۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِىْ بَيْتِهٖ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ کو جھانکا تو آپ نے تیر کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے حجرۂ مبارک کے سوراخ سے جھانکا آپ کو ہے



marfat.com

مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَاسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِيْذَانُ اَنْ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس سے تیری آنکھ چبھو دیتا نظر سے بچاؤ کے لیے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۵۳ اَلتَّسْلِيْمِ قَبْلَ الْاِسْتِيْذَانِ

## پہلے سلام پھر اجازت

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ كَلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِيْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ اَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هٰذَا۔

حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں صفوان بن امیہ نے مجھے دودھ، پیوسی (لوہی) اور چھوٹی ککڑیاں دیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ اس وقت بالائی وادی میں تشریف رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں میں اجازت مانگے اور سلام کئے بغیر اندر داخل ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور کہو "السلام علیکم کیا میں آسکتا ہوں؟" یہ واقعہ حضرت صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ عمر کہتے ہیں مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بتائی لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا "کون ہے؟" میں نے عرض کیا "میں ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں، میں" گویا کہ آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



maffat.com

## باب ۲۵۴ ماجاء فی کراھیۃ طروق الرجل اھلہ لیلاً۔

## سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَاھُمْ اَنْ یَّطْرُقُوا النِّسَآءَ لَیْلًا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَاھُمْ اَنْ یَّطْرُقُوا النِّسَآءَ لَیْلًا قَالَ فَطَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَھْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اسکے سفر سے رات کے وقت تو ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس دوسرے

## باب ۲۵۵ ماجاء فی تترب الکتاب

## خط کو گرد آلود کرنا

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا شَبَابَۃُ عَنْ حَنْظَلَۃَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَتَبَ اَحَدُکُمْ کِتَابًا فَلْیُتَرِّبْہُ فَاِنَّہٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ لَا نَعْرِفُہٗ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَحَنْظَلَۃُ ھُوَ ابْنُ عَمْرٍو النَّصِیْبِیُّ وَھُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اسے خاک آلود کر دے کیونکہ یہ حاجت کو زیادہ پورا کرنا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے ابوزبیر سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حمزہ سے مراد ابن عمرو نصیبی ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

## باب ۲۵۶

## کان پر قلم رکھنا

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَنْبَسَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ اُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ کَاتِبٌ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰی اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ اَذْکَرُ لِلْمُمْلِیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَھُوَ اِسْنَادٌ ضَعِیْفٌ مُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نے سامنے کاتب بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلم اپنے کان پر رکھو اس سے مضمون زیادہ یاد آتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور یہ ضعیف سند ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبدالرحمان



marfat.com

وَعَنْبَسَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُضَعَّفَانِ.

دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔

## بَابٌ ۲۵۸ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

## سریانی زبان کی تعلیم

۶۱۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودٍ وَقَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُودَ عَلٰى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُودَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوا اِلَيْهِ قَرَاْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَقَدْ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ "میرے لیے یہودیوں کی کتاب سے چند کلمات سیکھو اور فرمایا خدا کی قسم مجھے یہودیوں پر اپنے خط کے بارے میں کچھ بھروسہ نہیں" حضرت زید فرماتے ہیں میں نے نصف مہینے کے اندر اندر سیکھ لیا اس کے بعد جب آپ نے یہود کی طرف لکھنا ہوتا تو میں ہی لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں ہی پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زید بن ثابت سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اعمش نے بھی اسے بواسطہ ثابت بن عبید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔

## بَابٌ ۲۵۹ مَا جَاءَ فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِينَ

## مشرکین سے خط و کتابت

۶۱۴. حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر و سرکش کو خط لکھ کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس کی نماز جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابٌ ۲۶۰ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ

## مشرکین کو خط کیسا لکھا جائے

۶۱۵. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا

حضرت ابوسفیان بن حرب کہتے ہیں میں قریش کی اس جماعت میں تھا جو تجارت کی غرض سے شام گئی ہوئی تھی کہ ہرقل نے مجھے بلا بھیجا یہ سب لوگ اس کے پاس گئے راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ



marfat.com

تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اِسْمُهٗ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ.

علیہ وسلم کا نامہ مبارک منگوا کر پڑھا اس میں لکھا تھا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے، اللہ کے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روم کے بڑے بادشاہ ہرقل کی طرف۔ ہدایت کے پیرو کار پہ سلام ہو۔ امابعد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو سفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

## بَابُ ۲۶۰ مَا جَاءَ فِيْ خَتْمِ الْكِتَابِ

## خط پر مہر لگانا

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عجم والوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا یارسول اللہ! عجمی لوگ مہر کے بغیر خط کو قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوا لی حضرت انس فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی حضور کے ہاتھ پر اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

## بَابُ ۲۶۱ كَيْفَ السَّلَامُ

## سلام کا طریقہ

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِنَا اَهْلَهٗ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِيْبَهٗ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرے دو ساتھی مدینہ شریف آئے بھوک کی وجہ سے ہماری آنکھیں اور کان جواب دے چکے تھے ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام کے سامنے پیش کرتے لیکن ہمیں کوئی بھی قبول نہ کرتا چنانچہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہمیں گھر لے آئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا دودھ دوہو ہم ان کا دودھ دوہتے اور ہر ایک اپنے حصے کا دودھ پی لیتا اور حضور کا حصہ بھی اٹھا کر رکھ دیا جاتا رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ پھر مسجد میں



marfat.com

مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تشریف لے جاتے نماز پڑھتے اور پھر آکر (دودھ) نوش فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ٢٦٤ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَبُولُ

## پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے

٦١٨. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سلام کیا جب آپ پیشاب فرما رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان، ضحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت علقمہ بن فغواء، جابر، براء اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## بَابُ ٢٦٣ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا

## پہلے "علیک السلام" کہنے کی ممانعت

٦١٩. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ مَدَّ عَلَيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ

ابو تمیمہ ہجیمی اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ پا سکا پس میں بیٹھا رہا اچانک دیکھا کہ آپ لوگوں کی جماعت میں موجود ہیں میں آپ کو پہچانتا نہ تھا آپ لوگوں کے درمیان صلح کرا رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ کے ساتھ اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! جب میں نے یہ بات دیکھی تو کہا "علیک السلام یا رسول اللہ!" (تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک السلام" مردے کا سلام ہے" پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو کہے



marfat.com

وَرَحْمَةُ اللهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَقَدْ رَأَى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ غِفَارٍ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سَلِيْمٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ اسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا "وعلیک ورحمۃ اللہ" ابوغفار نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابو تمیمہ ہجیمی، ابو جری جابر بن سلیم ہجیمی سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آخر تک ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَلِيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "علیک السلام" آپ نے فرمایا "علیک السلام" نہ کہو بلکہ "السلام علیک" کہو" راوی نے پورا واقعہ بیان کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے بھی تین مرتبہ دہراتے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

## باب ۲۶۴ مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَلَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ کے پاس لوگ بھی جمع تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی آپ کی طرف بڑھے اور تیسرا چلا گیا۔ جب وہ دونوں حاضر خدمت ہوں گئے تو سلام عرض کیا پھر ایک، مجلس میں جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھا اور تیسرا بیٹھ کر چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بابت نہ بتاؤں؟



marfat.com

فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيُّ اِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَاَبُوْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاسْمُهُ يَزِيْدُ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کے ہاں پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے اللہ تعالیٰ سے شرم کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے وہی بدلہ دیا۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ کی توجہ سے محروم رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ ابو مرہ، ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ہیں ان کا نام یزید ہے۔ کہا جاتا ہے عقیل بن ابی طالب کے غلام ہیں۔

۶۲۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب ہم بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہیر بن معاویہ نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

## بَابُ ٢٦٥ مَا جَاءَ عَلَى الْجَالِسِ فِي الطَّرِيْقِ

## راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری۔

۶۲۴. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِيْلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو سلام کا جواب دو مظلوم کی مدد کرو اور لوگوں کو راستہ بتاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ ٢٦٦ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

## مصافحہ کرنا

۶۲۵. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا



marfat.com

اَخَاهُ وَصَدِيْقَهُ اَيَنْحَنِيْ لَهُ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اس کے لیے جھکے۔ آپ نے فرمایا "نہیں" عرض کیا کیا اس سے گلے مل کر اس کا بوسہ لے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" اس نے پوچھا کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن ہے۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا صحابہ کرام میں مصافحہ کرنے کا دستور تھا؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعُدَّهُ مَحْفُوْظًا وَقَالَ اِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِيْ حَدِيْثَ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَوْ غَيْرِهِ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرنا سلام کی تکمیل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ یحییٰ بن سلیم، سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کو محفوظ نہیں سمجھا۔ اور فرمایا میرے نزدیک اس سے مراد وہ حدیث ہے جو سفیان نے بواسطہ منصور، خیثمہ بواسطہ ایک نامعلوم شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی اور مسافر کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے رات کو باتیں کرنا درست نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں پہلی حدیث کہ "مصافحہ تکمیل سلام سے ہے منصور سے بواسطہ ابی اسحٰق اور عبدالرحمٰن ابن یزید وغیرہم منقول ہے۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ اَوْ قَالَ عَلٰى يَدِهِ فَيَسْاَلَهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ هٰذَا اِسْنَادٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت پوچھو۔ اور تمہارا آپس میں سلام، مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے یہ سند قوی نہیں امام بخاری فرماتے ہیں عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں قاسم سے مراد



marfat.com

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ نُخَيْرٍ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ ضَعِيْفٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَالْقَاسِمُ شَامِيٌّ.

ابن عبدالرحمٰن ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ یہ، عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غلام ہیں۔ قاسم شامی ہیں۔

۶۲۹. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَآءِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ انہیں جدا ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابواسحٰق، حضرت براء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت براء سے یہ حدیث کئی طرف سے مروی ہے۔

## باب ۲۶۷ مَا جَاءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

## گلے ملنا اور بوسہ دینا

۶۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَدِيْنِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللهِ مَا رَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تشریف فرما تھے حضرت زید نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اللہ کی قسم! میں نے آپ کو نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کبھی برہنہ نہیں دیکھا۔ آپ نے حضرت زید کو گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث زہری سے صرف اسی طریق سے معروف ہے

## باب ۲۶۸ مَا جَاءَ فِيْ قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ.

## ہاتھ اور پاؤں چومنا

۶۳۱. حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

حضرت صفوان بن غسال فرماتے ہیں ایک یہودی

ف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں فتنے کا خوف نہ ہو تو معانقہ جائز ہے درمختار میں ہے علماء اور صلحاء کے ہاتھ تبرکاً چومنے میں کوئی حرج نہیں برہنگی ایسی نہ تھی کہ جس سے ستر باقی نہ رہے (مترجم)



marfat.com

إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ بِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصِنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَ قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نے اپنے ساتھی سے کہا ہمیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی" پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو واضح نشانیاں دریافت کیں۔ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری اور زنا نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے ناحق قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی پاکدامنہ کو زنا کا الزام نہ دو لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لیے لازمی ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا میری پیروی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہی نبی ہوتے رہیں تو ہمیں ڈر ہے کہ آپ کی پیروی کی وجہ سے یہودی ہمیں قتل نہ کریں۔ اس باب میں حضرت یزید بن اسود، ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث ہے۔

## باب ۲۶۹ مَا جَاءَ فِي مَرْحَبًا

## خوش آمدید کہنا۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ قَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے پردہ کر رکھا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا "یہ کون ہے"؟ میں نے عرض کیا "میں ام ہانی ہوں" حضور نے فرمایا "ام ہانی کا آنا مبارک ہو" راوی نے طویل واقعہ ذکر کیا یہ حدیث صحیح ہے۔



marfat.com

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِيْحٍ لَا نَعْرِفُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا اَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَكَتَبْتُ كَثِيْرًا عَنْ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ تَرَكْتُهٗ۔

حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا آپ نے فرمایا "مہاجر سوار کا آنا مبارک ہو" اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عباس اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق سے یہ حدیث مرسل روایت کی اور مصعب بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ اصح ہے۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا کہ موسیٰ بن مسعود، حدیث میں ضعیف ہے۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی حدیثیں لکھی تھیں لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔

## بَابُ ۲۷۰ مَا جَاءَ فِيْ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

## چھینکنے والے کو جواب دینا۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ يُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر نیکی میں چھ حقوق ہیں۔ جب ملاقات کرے تو سلام کہے۔ اس کی دعوت قبول کرے۔ چھینک کا جواب دے۔ بیمار ہو تو عیادت کرے، مرجائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چلے اور اس کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوایوب، براء اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طریق سے مروی ہے بعض محدثین نے حارث اعور کے بارے میں

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں۔ جب بیمار ہو تو عیادت کرے،



marfat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ مَدِيْنِيٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ.

فوت ہو تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔ وہ بلائے تو حاضر ہو، بوقت ملاقات اسے سلام کرے، اسے چھینک آئے تو جواب دے اور اس کی خیر خواہی کرے چاہے غائب ہو یا سامنے یہ حدیث صحیح ہے، محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ثقہ ہیں ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے

## بَابُ ۲۷۱ مَا يَقُوْلُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

## چھینکنے والا کیا کہے۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا حَضْرَمِيٌّ مَوْلَى آلِ الْجَارُوْدِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيْعِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے پڑھا "الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ آپ نے ہمیں یہ کلمات سکھائے "الحمد للہ علی کل حال" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں

## بَابُ ۲۷۲ مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

## چھینک کا جواب

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ دَيْلَمٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید سے چھینکتے کہ آپ ان کے لیے فرمائیں "یرحمکم اللہ" (اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے) لیکن آپ فرماتے "اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے" اس باب میں حضرت علی، ابو ایوب سالم بن عبید، عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



marfat.com

۶۳۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ اِخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَقَدْ اَدْخَلُوْا بَيْنَ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَبَيْنَ سَالِمٍ رَجُلًا.

حضرت سالم بن عبید فرماتے ہیں کہ وہ چند لوگوں کے ہمسفر تھے ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" حضرت سالم نے فرمایا "وعلیک وعلی امک" (تجھ پر اور تیری ماں پر بھی) یہ بات اس شخص پر شاق گزری تو آپ نے فرمایا میں نے تو وہی بات کہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ آپ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "وعلیک وعلی امک" جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے "الحمد للہ رب العالمین" اور جواب دینے والا کہے "یرحمک اللہ" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لی ولکم" اللہ تعالیٰ (مجھے بھی اور تمہیں بھی بخش دے) اس حدیث کی روایت میں منصور سے اختلاف کیا گیا ہے اور محدثین نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک اور واسطہ ذکر کیا ہے۔

۶۳۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے "الحمد للہ علی کل حال" (ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) جواب دینے والا "یرحمک اللہ" کے الفاظ کہے پھر چھینکنے والا کہے "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم"

---

۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَقَالَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى يَضْطَرِبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْيَانًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

محمد بن مثنی نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ شعبہ اسی طرح ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے ابوایوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ کو اس روایت میں اضطراب ہے کبھی ابو ایوب سے نقل کرتے ہیں اور کبھی



marfat.com

يَقُوْلُ اَحْيَانًا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی سے (رضی اللہ عنہما)

۶۴۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

ابن ابی لیلیٰ بواسطہ اپنے بھائی عیسیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کے معنیٰ حدیث مرفوعًا روایت کرتے ہیں۔

## بَابُ ۲۷۳ مَا جَاءَ فِيْ اِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

## چھینک کا جواب کب ضروری ہے

۶۴۲. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ جس کا جواب نہ دیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا لیکن میری چھینک کا جواب نہ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور تو نے نہیں ادا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۲۷۴ مَا جَاءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

## کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

۶۴۳. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کے ایک آدمی کو چھینک آئی میں بھی موجود تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تم پر رحم فرمائے" اسے دوبارہ چھینک آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے زکام ہو گیا ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ اَلَا اَنَّهٗ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَنْتَ مَزْكُوْمٌ هٰذَا صَحَّ

محمد بن بشار بواسطہ، یحییٰ بن سعید، عکرمہ بن عمار اور ایاس بن سلمہ، سلمہ سے اس کے معنی مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس روایت میں یہ بات زائد ہے یہ کہ آپ نے تیسری بار فرمایا تجھے زکام ہے۔ یہ حدیث، ابن مبارک



marfat.com

مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

کی حدیث سے اصح ہے...

---

شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث، یحییٰ بن سعید کی روایت کی مثل نقل کی احمد بن حکم بصری نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، عکرمہ بن عمار سے اسے بیان کیا۔

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَاِذَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ.

عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ، بواسطہ والدہ اپنے نانا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو تین دفعہ تک جواب دو اس سے زائد پر چاہو تو جواب دو چاہو تو نہ دو یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

---

## بَابُ ۲۷۵ مَا جَاءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَ تَخْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ.

## چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور منہ ڈھانکنا

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے چہرہ مبارکہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور آواز کو پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

## بَابُ ۲۷۶ مَا جَاءَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

## اللہ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو چاہیئے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے جب



marfat.com

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاءَبَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وہ "اہ اہ" کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی شخص جمائی کے وقت "اہ اہ" کہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے

۲۷۴۹. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنِيْ اِبْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَضْحَكُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ اَحْفَظُ لِلْحَدِيْثِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ وَاَثْبَتُ مِنَ ابْنِ عَجْلَانَ وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ رَوٰى بَعْضَهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضَهَا سَعِيْدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند پس جب تم میں سے کوئی چھینک آنے پر الحمدللہ کہے تو ہر سننے والے کو "یرحمک اللہ" کہنا لازم ہے لیکن جمائی! تو جس کو جمائی آئے وہ حتی الامکان لوٹانے کی کوشش کرے اور "ھاہ ھاہ" نہ کہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جو اس پر ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔ ابن ابی ذہب، سعید مقبری کی حدیث کے لیے ابن عجلان سے احفظ اور اثبت ہے میں نے سنا ابوبکر عطار بصری بواسطہ علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید ذکر کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے کہا سعید مقبری نے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں یہ روائتیں مجھ پر خلط ملط ہوگئیں لہٰذا اس نے ان سب کو بلاواسطہ حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا۔

## بَابُ ۳۷ مَا جَاءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

## نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے

۲۷۵۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ

عدی بن ثابت بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نماز میں چھینک، اور جمائی، اونگھ، حیض، قے اور نکسیر شیطان کی طرف سے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ شریک ابو یقظان کی روایت سے پہچانتے



marfat.com

اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْكٍ عَنْ اَبِی الْیَقْظَانِ وَ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قُلْتُ لَهٗ مَا اسْمُ جَدِّ عَدِیٍّ قَالَ لَا اَدْرِیْ وَذُكِرَ عَنْ یَحْیَی بْنِ مَعِیْنٍ قَالَ اِسْمُهٗ دِیْنَارٌ

ہیں میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں یحییٰ بن معین سے مذکور ہے کہ ان کا نام دینار ہے۔

## بَابُ ۲۷۸ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ اَنْ یُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ

## کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُقِیْمُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ یَقُوْمُ لِابْنِ عُمَرَ فَمَا یَجْلِسُ فِیْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے (راوی کہتے ہیں) لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اٹھتے لیکن آپ ان کی جگہ نہ بیٹھتے۔

## بَابُ ۲۷۹ مَا جَاءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

## کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَیْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے اگر کسی ضرورت کے لیے باہر جائے اور پھر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔



marfat.com

## باب ۲۸۰ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

۶۵۴. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرُ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَيْضًا۔

## بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے عامر احول نے بھی عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے

## باب ۲۸۱ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

۶۵۵. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ اَوْ لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مِجْلَزٍ اِسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ۔

## حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے ایک آدمی حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے یا اللہ تعالیٰ نے بزبان رسول اسے ملعون قرار دیا جو حلقہ کے درمیان بیٹھے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے،

## باب ۲۸۲ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

۶۵۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۶۵۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ

## کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن آپ کو دیکھ کر وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے حضرت معاویہ نے فرمایا بیٹھو کیونکہ



marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے بت کی طرح کھڑے ہوں اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ابوامامہ نے بواسطہ حبیب بن شہید اور ابومجلز، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم[1]

## بَابُ ۲۸۳ مَا جَاءَ فِيْ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

## ناخن کتروانا

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ باتیں فطرت سے ہیں۔ استرا لینا (زیر ناف بالوں کا مونڈنا)، ختنہ کرنا، مونچھیں کٹوانا، بغلوں کے بال صاف کرنا اور ناخن کتروانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَاِنْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاِنْتِقَاصُ الْمَاءِ هُوَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کترانا انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیر ناف بالوں کا مونڈنا اور پانی سے استنجاء کرنا۔ زکریا فرماتے ہیں حضرت مصعب نے فرمایا میں دسویں بات بھول گیا ہوں غالباً وہ کلی کرنا ہے اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "انتقاص الماء" سے مراد پانی سے استنجاء کرنا ہے۔

---

[1] اصحاب علم وفضل کی آمد پر کھڑا ہونا اچھی بات ہے کیونکہ یہ ان کا اعزاز واکرام ہے۔ البتہ کسی کے لیے محض اس کی دنیاوی حیثیت کے پیش نظر کھڑا ہونا منع ہے۔ اسی طرح انسان کی اپنی خواہش نہیں ہونی چاہیئے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں (مترجم)



marfat.com

## باب ۲۸۴ مَاجَاءَ فِی تَوْقِیْتِ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

۶۶۰. حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی اَبُوْ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِیْقِ نَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجُوْنِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً تَقْلِیْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

۶۶۱ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجُوْنِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَصَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی لَیْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ۔

## باب ۲۸۵ مَاجَاءَ فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ

۶۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْكُوْفِیُّ الْكِنْدِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ اَوْ یَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ قَالَ وَكَانَ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِیْمُ یَفْعَلُهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۶۶۳. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَیْسَ مِنَّا وَفِی الْبَابِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ صُهَیْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

## ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ہر چالیس دن کے بعد ناخن کاٹنے، مونچھیں کتراونے اور زیر ناف بالوں کے مونڈنے کا وقت مقرر فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر ناف بال مونڈنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے میں وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ صدقہ بن موسیٰ، محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

## مونچھیں کتروانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں مبارک کتروایا کرتے تھے اور اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔

اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، یوسف بن صہیب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔



marfat.com

## باب ۲۸۶ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

## داڑھی کو درست رکھنا۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ لَا أَعْرِفُ لَهُ حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ أَوْ قَالَ يَتَفَرَّدُ بِهِ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَرَأَيْتُهُ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لِوَكِيعٍ مَنْ هٰذَا قَالَ صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کی لمبائی اور چوڑائی سے کچھ حصہ لیا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہے اس روایت کے علاوہ مجھے اس کی ایسی کوئی روایت معلوم نہیں جو بے اصل ہو یا اس میں وہ متفرد ہو۔ حدیث مذکورہ کو ہم صرف عمر بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ان کے بارے میں امام بخاری کی اچھی رائے پائی قتیبہ فرماتے ہیں عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے ایمان، قول وعمل کا نام ہے۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ ایک آدمی کے حضرت ثور بن یزید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ قتیبہ فرماتے ہیں میں نے وکیع سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں۔

## باب ۲۸۷ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

## داڑھی بڑھانا

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ثِقَةٌ وَعُمَرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکر بن نافع، ابن عمر کے غلام ہیں اور ثقہ ہیں۔ عمر بن نافع بھی ثقہ



marfat.com

بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ.

ہیں اور حضرت ابن عمر کے غلام عبداللہ بن نافع، حدیث میں ضعیف ہیں۔

## بَابُ ۲۸۸ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

## چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا

۶۶۷. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ

حضرت عباد بن تمیم اسے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

## بَابُ ۲۸۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ذٰلِكَ

## اس طرح لیٹنے کی ممانعت

۶۶۸. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ خَدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُ خَدَاشًا هٰذَا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوَى لَهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ غَيْرَ حَدِيثٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر وغیرہ بالکل لپیٹ لینے (کہ اعضاء باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا اس حدیث کو متعدد لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہم اس خداش (راوی) کو نہیں پہچانتے کہ وہ کون ہے۔ سلیمان نے اس کے علاوہ اور روایات بھی اس سے لی ہیں۔

۶۶۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر وغیرہ بالکل لپیٹ لینے (کہ اعضا باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف

## بَابُ ۲۹۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الِاضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

## پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت

ف چادر وغیرہ کو بالکل لپیٹنے سے ممانعت کی وجہ ہے کہ بوقت ضرورت ہاتھوں کا باہر نکالنا دشوار ہو جائے جبکہ بعض اوقات نہایت جلدی ہوتی ہے" پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر بیٹھنے میں ستر کھلنے کا امکان ہے اگر یہ خدشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں فرمایا (مترجم)



marfat.com

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ طَهْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَيُقَالُ طِخْفَةُ وَالصَّحِيْحُ طِهْفَةُ وَيُقَالُ طِغْفَةُ وَقَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الصَّحِيْحُ طِحْفَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھ کر فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالےٰ پسند نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت طہفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ اور یعیش بن طہفہ، طہفہ سے روایت کی طحفہ بھی کہا گیا ہے لیکن صحیح لفظ طہفہ ہے بعض نے طغفہ کہا اور بعض حفاظ نے "طخفہ" کو صحیح کہا ہے

## بَابُ ۲۹۱ مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

## شرمگاہ کی حفاظت

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَجَدُّ بَهْزٍ اِسْمُهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَقَدْ رَوَى الْجَرِيْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ وَالِدُ بَهْزٍ۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے جسم کے کس حصے کو چھپائیں اور کس کو کھلا چھوڑ دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھو انہوں نے عرض کیا مرد، مرد کے ساتھ رہتا ہے آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو (نہ دکھاؤ) میں نے عرض کیا انسان تنہا بھی ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیاء کیا جائے یہ حدیث حسن ہے، بہز ابن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے، جریری نے ۴

## بَابُ ۲۹۲ مَا جَاءَ فِي الْاِتِّكَاءِ

## تکیہ لگانا

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا عَلٰى يَسَارِهٖ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر بائیں پہلو ٹیک لگائے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اسرائیل اور سماک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے پر ٹیک لگائے ۴۴

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ

۴ نے بھی حضرت بہز کے والد حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہے۔

۴۴ دیکھا ہے اس میں بائیں پہلو کا ذکر نہیں۔



marfat.com

سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابٌ ۲۹۳ بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھانے اور اسکی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی اجازت بغیر نہ تو اس کی مقررہ امامت میں نماز پڑھائی جائے اور نہ کسی کے گھر میں اس کی مخصوص جگہ پر بیٹھا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابٌ ۲۹۴ مَا جَاءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ

## سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِيْ اَبِيْ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ وَمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! "سوار ہو جایئے"، اور خود وہ پیچھے کی طرف ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں" بلکہ اپنی سواری کے اگلے حصے کا تو زیادہ مستحق ہے، مگر یہ کہ تو مجھے اجازت دے (تو ٹھیک ہے) اس نے عرض "میں نے آپ کو اجازت دیدی" راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابٌ ۲۹۵ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

## قالین رکھنے کی اجازت

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى يَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَكُوْنُ لِاَمْرِ اَتِيْ اَخْرِيْ عَنِّيْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تمہارے پاس انماط (قالین) ہیں؟" میں نے عرض کیا حضور! ہمارے پاس انماط کہاں آپ نے فرمایا "عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے"، حضرت جابر فرماتے ہیں۔ میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں" مجھ سے اپنے انماط دور رکھ" تو وہ کہتی ہے کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے تو (یہ سن کر) میں اسے اس کے



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ.

حال پر چھوڑ دیتا ہوں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۲۹۶ مَاجَاءَ فِيْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

## ایک جانور اور تین سواریاں

۶۷۷. حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَآءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر کو جس پر آپ کے ہمراہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے پکڑ کر لے گیا یہاں تک کہ حجرہ مبارکہ میں داخل کر دیا یہ آگے تھے اور یہ پیچھے (یعنی امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما) اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## باب ۲۹۷ مَاجَاءَ فِيْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

## اچانک نظر پڑ جانا

۶۷۸. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ زُرْعَةَ اسْمُهٗ هَرِمٌ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے۔

---

۶۷۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَهٗ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر ہے، دوسری نظر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حدیث شریک سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۲۹۸ مَاجَاءَ فِيْ اِحْتِجَابِ النِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

## عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا

۶۸۰. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُوْنُسُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور



marfat.com

بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ
أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ
ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَ ذٰلِكَ بَعْدَ
مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُ
نَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَا وَإِنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا
تُبْصِرَانِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے اور یہ واقعہ پردے کے حکم سے بعد کا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے پردہ کرو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں وہ ہمیں نہ تو دیکھتے ہیں اور نہ ہی پہچانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم انہیں دیکھ نہیں رہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۳۶ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

## عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت بغیر جانا منع ہے

۶۸۱. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلٰى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهٰى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن عاص نے حضرت علی کے پاس اسماء بنت عمیس کے ہاں جانے کی اجازت طلب کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے اجازت دے دی جب حضرت عمرو بن عاص اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو ان کے غلام نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا یا (مطلقاً) منع فرمایا کہ ہم عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت بغیر جائیں۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۳۷ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيْرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

## عورتوں کے فتنہ سے بچنا

۶۸۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کے لوگوں میں مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِي النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعْدِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرَ الْمُعْتَمِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ.

اور کوئی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی ثقہ راویوں نے اسے بواسطہ سلیمان تیمی، ابو عثمان اور اسامہ بن زید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ لیکن انہوں نے سعید بن زید عمرو بن نفیل کا ذکر نہیں کیا معتمر کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمارے علم میں نہیں جس نے اسامہ بن زید اور سعید بن زید دونوں سے روایت کی ہو۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

## بَابُ ۳۰۱ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

## پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے

۶۸۳. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا "اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس قصے (پیشانی پر بال جمع کرنے) سے منع کیا اور فرمایا بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب یہ کام اختیار کیا تو وہ ہلاک ہوگئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔

## بَابُ ۳۰۲ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

## بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور گدوانے والی کا حکم۔

۶۸۴. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللّٰهِ هٰذَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدنے اور گدوانے والی عورتوں، زینت کے لیے چہرے بال نوچنے والی اور اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی



marfat.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٨٥. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو (بناوٹی) بال لگاتی یا لگواتی ہیں اور بدن کو گودتی یا گدواتی ہیں۔ حضرت نافع فرماتے ہیں اس گودنے سے مراد دانتوں کو جدا جدا کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، معقل بن یسار، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

٦٨٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ قَوْلَ نَافِعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت نافع کا قول ذکر نہیں کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ٣٠٣ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

## مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں

٦٨٧. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر لعنت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٨٨. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ وَاَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجڑے بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

## بَابُ ٣٠٤ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْاَةِ مُتَعَطِّرَةً

## عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے۔



marfat.com

۶۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَّارَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زناکار ہے اور عورت جب خوشبو لگاکر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۳۰۹ مَا جَاءَ فِي طِيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

## مردوں اور عورتوں کی خوشبو

۶۹۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ طِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو، ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو، پوشیدہ ہو۔

---

۶۹۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ الطُّفَاوِيَّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُ اِسْمَهُ وَحَدِيْثُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابونضرہ اور طفاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے البتہ طفاری کو ہم اس حدیث کے علاوہ اور کہیں نہیں جانتے اور نہ ہی ہمیں اس کا نام معلوم ہے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت زیادہ پوری اور لمبی ہے اس باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۶۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيْبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ وَنَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْأُرْجُوَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو۔ اور عورتوں کی اچھی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو، پوشیدہ ہو اور آپ نے ریشم کی سرخ چادر سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔



marfat.com

## بَابُ ۳۶ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

۶۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۹۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ جُنْدَبٍ وَهُوَ مَدِينِيٌّ

۶۹۵. اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ حَنَّانٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِحَنَّانٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَاَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَلٍّ وَقَدْ اَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

## بَابُ ۳۷ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ

۶۹۶. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا

## خوشبو واپس کرنے کی ممانعت

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا عطیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں تکیہ، تیل اور دودھ واپس نہ کئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم سے مراد ابن جندب مدینی ہیں۔

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے حنان سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت ہم نہیں پہچانتے ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ابن مل ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن نہ آپ کو دیکھا اور نہ ہی کچھ سنا۔

## مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے ننگے جسم ملنا منع ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت دوسری سے ننگے جسم نہ ملے کہ پھر وہ اپنے خاوند سے اس کی حالت



marfat.com

كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بیان کرے گویا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو سعید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھے نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

## بَابُ ۳۰۸ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

## شرمگاہ کی حفاظت۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَقَالَا نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہوں کے کس حصے کو دیکھیں اور کسے چھوڑیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا باقی ہر کسی سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جب لوگ اکٹھے ہیں اس وقت کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ہرگز نہ دکھاؤ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! جب کوئی آدمی اکیلا ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا "لوگوں کی بنسبت اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے"

## بَابُ ۳۰۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

## ران بھی چھپانے کی چیز ہے۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جُرْهُدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ جَدِّهِ جُرْهُدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُرْهُدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ إِنَّ

حضرت جرہد ابن خویلد اسلمی رضی اللہ عنہ (اصحاب صفہ سے تھے) فرماتے ہیں میں مسجد میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے اس وقت میری ران ننگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران



maffat.com

الْفَخِذَ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَا أَرٰى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ.

۷۰۰. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرْهُدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۷۰۱. حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۷۰۲. حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَلِابْنِهٖ مُحَمَّدٍ صُحْبَةٌ.

## بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

۷۰۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ نَا خَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تُشَبِّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ الْمُهَاجِرَ بْنَ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ

بھی شرمگاہ (میں شامل) ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں۔

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے اس وقت ان کی ران ننگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانک لو بیشک یہ بھی ستر کی چیزوں میں سے ہے۔

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران شرمگاہ میں داخل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران بھی شرمگاہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن جحش اور ان کے صاحبزادے صحابی ہیں۔

## صفائی و پاکیزگی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے۔ وہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے کریم ہے اسے کرم محبوب ہے، سخی ہے سخاوت سے محبت فرماتا ہے۔ پس صاف رکھا کرو راوی فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے فرمایا اپنے صحنوں کو صاف رکھا کرو اور یہودیوں کے مشابہ نہ ہو۔" حضرت صالح بن ابی حسان فرماتے ہیں میں نے یہ بات مہاجر بن مسمار سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عامر



marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَخَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ ابْنُ إِيَاسَ.

بن سعید نے بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کیا البتہ یہ فرمایا کہ صحنوں کو صاف رکھا کرو یہ حدیث غریب ہے، اور خالد بن الیاس ضعیف ہے الیاس کو ایاس بھی کہا گیا ہے۔

## بَابُ ۳۱۱ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

## جماع کے وقت پردہ کرنا

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيزَكَ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو مُحَيَّاةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو مُحَيَّاةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو صرف قضائے حاجت کے وقت اور اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے، جدا ہوتے ہیں پس ان سے حیاء کرو اور ان کی عزت و احترام کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو محیاہ کا نام یحییٰ بن یعلی ہے۔

## بَابُ ۳۱۲ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

## حمام میں جانا

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ صَدُوقٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَيْثٌ لَا يُفْرَحُ بِحَدِيثِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے۔ جس کا اللہ و آخرت پر ایمان ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ طاؤس حضرت جابر رضی اللہ عنہ اسے ہم صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں لیث بن سلیم صدوق ہیں البتہ بسا اوقات انہیں وہم ہو جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں لیث کی حدیث پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں



marfat.com

ابْنِ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ عُذْرَةَ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى النِّسَآءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمِيَازِرِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَائِمِ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے اس کی سند قائم نہیں

---

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ اَنَّ نِسَآءً مِنْ اَهْلِ حِمْصَ اَوْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِيْ يَدْخُلْنَ نِسَآءُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ نَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوالملیح ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمص اور شام کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ام المومنین نے فرمایا تم وہ ہو کہ تمہارے ہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جو عورت اپنے کپڑے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۳۱۳ مَا جَاءَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ

## گھر میں کتے اور تصویر کا ہونا

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس گھر میں کتا یا مورتیوں والی تصاویر ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ

رافع بن اسحاق فرماتے ہیں اور عبداللہ



marfat.com

عُبَادَةَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ اِسْحَاقَ اَخْبَرَهٗ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ طَلْحَةَ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ نَعُوْدُهٗ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ اَوْ صُوْرَةٌ شَکَّ اِسْحَاقُ لَا یَدْرِیْ اَیَّتُهُمَا قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ نَا مُجَاهِدٌ نَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَتَیْتُکَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَکُوْنَ دَخَلْتُ عَلَیْکَ الْبَیْتَ الَّذِیْ کُنْتَ فِیْهِ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ فِیْ بَابِ الْبَیْتِ تَمَاثِیْلُ الرِّجَالِ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ کَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ بِالْبَابِ فَلْیُقْطَعْ فَیَصِیْرَ کَهَیْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ وَیُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَیْنِ مُنْتَبَذَتَیْنِ تُوْطَاَنِ وَمُرْ بِالْکَلْبِ فَلْیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ ذٰلِکَ الْکَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ اَوْ لِلْحُسَیْنِ اَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِیْ طَلْحَةَ.

## بَابُ ۳۴ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِیُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ

بن ابی طلحہ، حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) کی بیمار پرسی کے لیے ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں مورتیاں یا تصویریں ہوں اسحاق فرماتے ہیں مجھے شک ہے کہ انہوں نے ان دونوں میں کس کے بارے میں فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا میں رات کے وقت آپ کے پاس آیا تھا۔ لیکن مجھے اندر آنے سے صرف اس چیز نے روکا کہ دروازے پر مردوں کی تصویریں تھیں حجرہ میں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا۔ لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ دروازے والی تصویروں کے سر کاٹ کر انہیں درخت کی شکل کر دیا جائے۔ پردے کو کاٹ کر دو فرش بنائے جائیں جنہیں پاؤں میں روندا جائے اور کتے کو نکالنے کا حکم فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہ چھوٹا سا کتا حضرت امام حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو آپ کے تخت کے نیچے (بیٹھا) تھا پس آپ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

## زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص جس پر دو سرخ کپڑے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ كَرِهَ لُبْسَ الْمُعَصْفَرِ وَرَاَوْا اَنَّ مَا صُبِغَ بِالْحُمْرَةِ بِالْمَدَرِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُعَصْفَرًا.

جواب نہ دیا یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے رنگے ہوئے لباس کو ناپسند فرمایا علماء کے نزدیک سرخ مٹی وغیرہ سے رنگ کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ زعفران سے نہ رنگا ہو۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ وَعَنِ الْجَعَةِ قَالَ اَبُو الْاَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، قسی کے (ریشمی) کپڑے، ریشمی زین اور جعہ (شراب) سے منع فرمایا۔ ابو احوص فرماتے ہیں جعہ، ایک شراب ہے جو مصر میں جَو سے بنائی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اِسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جنازے کے پیچھے چلنے، مریض کی عیادت کرنے، چھینک کا جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والے کو سچا سمجھنے کا حکم فرمایا ان سات چیزوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا حلقہ، چاندی کے برتن حریر، دیبا، استبرق اور قسی (یعنی ریشمی) کپڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اشعث بن سلیم سے مراد، اشعث بن ابی شعثاء ہے۔ ابو شعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

## ۳۱۹ باب مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْبَيَاضِ.

## سفید لباس

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے



marfat.com

بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ.

روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اپنے مُردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## بَابُ ٣١٦ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ.

## مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَشْعَثِ وَهُوَ ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَشْعَثِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَمْرَاءَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک نہایت روشن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف نگاہ کرتا اس وقت آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحٰق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهٰذَا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا سَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَقُلْتُ لَهُ حَدِيثُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَرَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَبِي جُحَيْفَةَ.

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان، ابواسحٰق سے اور محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابواسحٰق سے یہ حدیث روایت کی اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے میں نے بخاری سے پوچھا کہ حدیث اسحٰق، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے؟ امام بخاری نے دونوں کو صحیح قرار دیا اس باب میں حضرت براء بن عازب اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

## بَابُ ٣١٧ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ.

## سبز کپڑا پہننا

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے



marfat.com

بْنُ مَهْدِيٍّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ إِيَادٍ وَأَبُو رِمْثَةَ التَّيْمِيُّ
اِسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ حَيَّانَ وَيُقَالُ اِسْمُهُ رِفَاعَةُ
بْنُ يَثْرِبِيٌّ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو سبز چادریں تھیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبیداللہ بن ایاد کی روایت سے پہچانتے ہیں ابورمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے کہا جاتا ہے ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

## بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

## سیاہ لباس

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا
ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ
شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ هٰذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے، اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کی (بنی ہوئی) چادر تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

## زرد رنگ کے کپڑے

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَفَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ أَبُو عُثْمَانَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ
حَسَّانَ أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ
عُلَيْبَةَ أَوْ دُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ حَدَّثَتَاهُ
عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْهَا
وَقِيلَ جَدَّتَا أَبِيهِمَا أُمِّ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ
قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ
وَقَدْ إِرْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَعَلَيْهِ
تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَالٌ مُلَيَّتَيْنِ
كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيْبٌ
لَخْلَةٍ حَدِيثُ قَيْلَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے" اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کیا" السلام علیک یارسول اللہ"! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک السلام ورحمۃ اللہ" آپ کے بدن پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے بے سلے کپڑے تھے جن کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی۔ حدیث قیلہ کو ہم صرف عبداللہ بن حسان کی روایت سے پہچانتے



marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَّانَ.

## بَابٌ ۳۲ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَ الْخُلُوْقِ لِلرِّجَالِ

۷۲۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ.

۷۲۱. حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَمَعْنٰى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ يَعْنِيْ أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهٖ.

۷۲۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ إِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيْمًا فَسَمَاعُهٗ صَحِيْحٌ وَسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيْحٌ إِلَّا حَدِيْثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا

## مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن علیہ اور عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

---

ہم سے یہ حدیث عبد اللہ بن عبدالرحمن نے بواسطہ آدم، شعبہ سے بیان کی اور فرمایا کہ زعفران کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اس کی خوشبو لگانا منع ہے۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق کی خوشبو لگائے دیکھا تو فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ اور آئندہ کے لیے نہ لگانا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اس سند میں عطاء بن سائب پر اختلاف کیا علی کہتے یحییٰ بن سعید نے فرمایا جس نے عطاء بن سائب سے شروع شروع میں سنا اس کا سماع صحیح ہے شعبہ اور سفیان کا سماع بھی عطاء بن سائب سے صحیح ہے سوائے ان دو حدیثوں کے جو بواسطہ عطاء بن سائب زاذان سے مروی ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے یہ دو روایتیں ان کی آخری



marfat.com

مِنْهُ بِاٰخِرِهٖ يُقَالُ اِنَّ عَطَآءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ قَدْ سَآءَ حِفْظُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَاَنَسٍ.

عمر میں ان سے سنی ہیں جبکہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔ اس باب میں حضرت عمار، ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## بَابُ ۳۲۱ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

## حریر و دیبا پہننے کی ممانعت

۷۲۳. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ ثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ ثَنِيْ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلٰى اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَيُكْنٰى اَبَا عَمْرٍو وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں حریر (ریشمی کپڑا) پہنا قیامت کے دن اسے نہیں پہنے گا۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ، انس اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ ہم نے اسے کتاب اللباس میں بھی ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مختلف طریقوں سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام ابوعمر عبداللہ سے مروی ہے عطاء بن رباح اور عمرو بن دینار نے ان سے روایت کی ہے۔

## بَابُ ۳۲۲

## قباؤں کی تقسیم

۷۲۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَآءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَاْتُ لَكَ هٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ دیا حضرت مخرمہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا "بیٹے! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو وہ فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے فرمایا اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے بلا لاؤ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا آپ پر ایک قبا تھی آپ نے فرمایا (اے مخرمہ!) میں نے یہ تیرے لیے چھپا رکھی تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت مخرمہ نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔



marfat.com

## باب ۳۲۳ مَاجَاءَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

## بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھے ۔ اس باب میں حضرت ابوالاحوص بواسطہ والد، عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن ہے ۔

## باب ۳۲۴ مَاجَاءَ فِي الْخُفِّ الْاَسْوَدِ

## سیاہ موزے

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ دُلَهِمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ دُلَهِمٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ دُلَهِمٍ .

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیاہ رنگ کے دو سادے موزے بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا ۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے دلہم کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ نے بھی اسے دلہم سے روایت کیا ہے ۔

## باب ۳۲۵ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

## سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ .

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ مسلمان کا نور ہیں ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ عبدالرحمٰن بن حارث اور دوسرے کئی لوگوں نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے ۔

## باب ۳۲۶ مَاجَاءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

## جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ جَدَّتِهٖ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے



marfat.com

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ.

مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حضرت ام سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيِّ وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيْحُ الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى اَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَمَا اُخْرِمُ مِنْهُ حَرْفًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس حدیث کو متعدد راویوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے روایت کیا ہے شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں ان کی کنیت ابومعاویہ ہے۔ ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا کہ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں میں حدیث بیان کرتا ہوئے اس میں ایک حرف کی بھی کمی نہیں کرتا۔

## باب ۳۲۷ مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ

## بدفالی

۲۷۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ وَاِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوٰى لَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت سالم اور حمزہ دونوں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں بدفالی ہے عورت، گھر اور جانور۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اصحاب زہری اس سند میں حضرت حمزہ کا ذکر نہیں کرتے وہ حضرت سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کرتے ہیں۔ دونوں کی روایت ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ زہری سے بیان کی۔



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ لِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ وَالْحُمَيْدِيَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْوِ لَنَا الزُّهْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَسْكَنِ۔

---

۳۱۸۔ وَقَدْ رَوٰى حَكِيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شُؤْمَ وَقَدْ يَكُوْنُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

## باب ۳۲ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ

---

ہے۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ سفیان زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن سعید بن عبدالرحمٰن نے اس میں حمزہ کا ذکر نہیں کیا سعید کی روایت اصح ہے کیونکہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے زہری نے بھی یہ حدیث حضرت سالم کے واسطہ سے روایت کی مالک بن انس نے اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے، حمزہ اور سالم دونوں کے واسطہ ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا نقل کیا اس باب میں حضرت سہل بن سعد، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں بدفالی ہو سکتی ہے تو وہ عورت، جانور اور مکان میں ہے۔

حکیم بن معاویہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں اور بعض اوقات مکان، عورت اور گھوڑے میں نیک فالی ہوتی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحیی بن جابر طائی معاویہ بن حکیم اور حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہوئے بیان کی

## تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

حضرت شقیق بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں سفیان نے اپنی روایت میں کہا تیسرے کو



marfat.com

فِي حَدِيْثِهٖ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَحْزُنُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ وَاللّٰهُ يَكْرَهُ اَذَى الْمُؤْمِنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ (تیسرا آدمی) غمگین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مومن کو اذیت پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو مومن کی تکلیف ناپسند ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## باب ۳۲۹ مَا جَاءَ فِي الْعِدَةِ

## ایفائے عہد

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنَا شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ وَلَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى هٰذَا۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ سفید ہے اور آپ پر بڑھاپا آگیا ہے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم شکل تھے۔ آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیاں لانے کا حکم فرمایا ہم ابھی قبضہ کرنے گئے ہی تھے کہ ہمیں آپ کے وصال کی خبر ملی لوگوں نے ہمیں کوئی اونٹنی بھی نہ دی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر فرمایا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہے وہ آئے۔ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر واقعہ بتایا تو آپ نے ہمارے لیے اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی سند سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی نقل کی متعدد رواۃ نے بواسطہ اسماعیل بن خالد، ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم شکل تھے۔ اس سے زائد مذکور نہیں۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَا اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ وَهْبُ السُّوَائِيُّ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے شبیہ تھے۔ متعدد راویوں نے اسماعیل بن خالد سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت جابر اور ابوجحیفہ وہب سوائی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔



marfat.com

## باب ۳۳۰ مَاجَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔

۳۷۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ إِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ إِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْجَزُورُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ۔

## باب ۳۳۱ مَاجَاءَ فِي يَا بُنَيَّ

۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ نَا أَبُو عُثْمَانَ شَيْخٌ لَهُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَعُمَرَ بْنِ

## "فداک ابی وامی" کہنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی اور کے لیے اپنے والدین کو جمع فرماتے ہوئے نہیں سنا۔ (یعنی یہ فرمانا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا جنگ احد کے دن آپ نے ان سے فرمایا "تیر چلاؤ! تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں اے بہادر جوان! تیر چلاؤ" اس باب میں حضرت زبیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد طرق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ یحیی بن سعید اور سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا "جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بھی صحیح ہیں۔

## "اے بیٹے" کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے "اے میرے بیٹے!" فرمایا اس باب میں حضرت مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس



marfat.com

أَبِي سَلَمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُوْ عُثْمَانَ هٰذَا شَيْخٌ ثِقَةٌ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ ابْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

طریق سے حسن صحیح غریب ہے اور دوسری طریقوں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ابو عثمان ثقہ بزرگ ہیں اور یہ جعد بن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے اور یہ بصری ہیں یونس بن عبید، شعبہ اور کئی دوسرے ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں۔

## بَابُ ٣٢ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ اسْمِ الْمَوْلُوْدِ

## بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ثَنِيْ عَمِّيْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْأَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنے "تکلیف" چیزیں دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

## پسندیدہ نام

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُوْ عَمْرٍو الْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ نَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الزَّنْجِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک "عبداللہ عبدالرحمٰن" بہترین نام ہیں۔ اس طریق سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابُ ٣٤ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

## ممنوع نام

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَهْيَنَّ أَنْ يُسَمّٰى رَافِعٌ وَبَرَكَةُ وَيَسَارٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا رَوَاهُ أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں "رافع، برکت اور یسار" نام رکھنے سے منع کرتا ہوں یہ حدیث غریب ہے ابو احمد نے بواسطہ سفیان، ابو زبیر اور جابر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ



marfat.com

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَاَبُوْ اَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ النَّاسِ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْهِ عُمَرُ.

سے اسی طرح روایت کیا ہے ابو احمد ثقہ حافظ ہیں لوگوں کے نزدیک یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مشہور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۲۷۴۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنِ الرَّبِیْعِ ابْنِ عُمَیْلَةَ الْفَزَارِیِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا اَفْلَحَ وَلَا یَسَارَ وَلَا نَجِیْحَ یُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَیُقَالُ لَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچے کا نام "رباح، افلح، یسار اور نجیح" نہ رکھو کیونکہ لوگ پوچھیں گے فلاں ہے تو جواب دیا جائے گا نہیں ہے۔ (یعنی اسی طرح فلاح و برکت وغیرہ کی نفی ہوگی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَیْمُوْنٍ الْمَكِّیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ تُسَمّٰی بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْیَانُ شَاهَانْ شَاهْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَخْنَعُ یَعْنِیْ اَقْبَحُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کا نام "ملک الاملاک" ہوگا سفیان فرماتے ہیں یعنی شاہان شاہ (شہنشاہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے اخنع کے معنے زیادہ برے کے ہیں

## باب ۲۳۵ مَا جَاءَ فِیْ تَغْیِیْرِ الْاَسْمَاءِ

## ناموں کا بدلنا

۲۷۴۵۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ بُنْدَارٌ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیَّرَ اسْمَ عَاصِیَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِیْلَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاِنَّمَا اَسْنَدَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُرْسَلًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ (گنہگار) نام بدل کر فرمایا تو جمیلہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے یحییٰ بن سعید قطان نے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند روایت کیا ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن سلام،



maffat.com

بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ وَعَائِشَةَ وَالْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ وَمُسْلِمٍ وَأُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ وَخَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ .

عبداللہ بن مطیع ، عائشہ ، حکم بن سعید ، مسلم ، اسامہ بن اخدری ، شریح بن ہانی بواسطہ والد خثیمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں ۔

۲۷۰۶ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَرُبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام بدل دیا کرتے تھے ۔ ابوبکر بن نافع فرماتے ہیں کہ عمر بن علی کبھی اس روایت کو بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے مرسل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر نہیں ۔

## بَابُ ۳۳۶ مَا جَاءَ فِيْ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ

۲۷۰۷ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے میں حاشر ہوں لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے ۔ اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

## بَابُ ۳۳۷ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اِسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا

۲۷۰۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمّٰى مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آپ کے اسم مبارک اور کنیت کو جمع کر کے نام نہ رکھے یعنی "محمد ابوالقاسم" اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ



marfat.com

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا فِي السُّوْقِ يُنَادِيْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

۵۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّكَنّٰى اَبَا الْقَاسِمِ.

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ ثَنِيْ مُنْذِرٌ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ حَنَفِيَّةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِيْ بَعْدَكَ اُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

## بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ اَنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا رَفَعَهٗ اَبُوْ

سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے نام پر کسی کا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کی ایک جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اور کنیت کسی کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے لیکن بعض نے ایسا کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی بازار میں "یا ابا القاسم" پکارتے ہوئے سنا تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے عرض کیا حضور! میں نے آپ کا ارادہ نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مکروہ ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر آپ کے میرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام اور کنیت آپ کے نام و کنیت پر رکھ لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے لیے اسی کی اجازت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بعض اشعار حکمت ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ابو سعید اشج نے اسے ابن ابی غنیہ سے مرفوعاً روایت کیا اور ان کے غیر نے موقوفاً



marfat.com

سَعِيْدِ الْاَشَجُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ وَرَوٰى غَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَوْقُوْفًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

روایت کیا یہ حدیث متعدد طرق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابن عباس، عائشہ بریدہ اور کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والد ان کے دادا (رضی اللہ تعالٰے عنہم) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

## بَابُ ۳۳۹ مَا جَاءَ فِيْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ

## شعر گوئی

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالٰے روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے رہیں یا (فرمایا) مدافعت کرتے رہیں۔ ف

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ۔

اسماعیل بن موسٰی اور علی بن حجر (دونوں) نے بواسطہ ابن ابی زناد، ان کے والد اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث یعنی ابن ابی زناد کی روایت حسن غریب صحیح ہے۔

ف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعتیہ اشعار پسند تھے اور نعت خواں محبوب۔ نعتیہ کلام سننے اور سنانے سے احتراز یا عدم پسند، محبت رسول کی علامت نہیں (مترجم)



marfat.com

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ ؎

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا وَرُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ وَاِنَّمَا كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عمرۂ قضاء کے موقعہ پہ ہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے عبداللہ بن رواحہ آپ کے آگے جا رہے تھے اور پڑھ رہے تھے ؎

اے اولادِ کفار! آپ کا راستہ چھوڑ دو
آج ہم تمہیں قرآن کے حکم کے مطابق مار ماریں گے
ایسی مار جو کھوپڑی کو اپنی جگہ سے دور کر دے گی
اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا "اے ابورواحہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں شعر کہتے ہو؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا "عمر! چھوڑ دو یہ شعر ان (کفار) پر تیروں سے زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔ عبدالرزاق نے بھی اسے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کے علاوہ مروی ہے کہ عمرۂ قضاء کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور کعب بن مالک آپ کے آگے تھے۔ بعض محدثین کے نزدیک یہ اصح ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اور عمرۂ قضاء اس کے بعد ہوا۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ بْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ ؎

وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر بھی کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا (ہاں) کبھی کبھی ابن رواحہ کا یہ شعر پڑھتے۔ "زمانہ تیرے پاس ایسی ایسی خبریں لائے گا جن کی تیرے نزدیک کوئی قیمت نہ ہوگی" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



marfat.com

۵۸، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل عرب کے کلام سے حضرت لبید کا یہ شعر نہایت عمدہ ہے" آگاہ رہو۔ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت سفیان ثوری وغیرہ نے اسے عبدالملک بن عمیر روایت کیا ہے۔

۵۹، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ اَيْضًا.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سو بار سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا صحابہ کرام شعر پڑھتے اور دور جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے لیکن آپ خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زہیر نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

## باب ۳۴ مَا جَاءَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

## برے اشعار

۶۰، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے اچھا کہ وہ اسے شعروں سے بھرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّمْلِيُّ نَا عَمِّيْ يَحْيَى بْنُ عِيْسَى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھر جانا جو اس کے پیٹ کو کھا رہی ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے



marfat.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

## بَابٌ ۳۴۱ مَاجَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ.

ف: ۔

### فصاحت وبیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بلیغ انسان کو پسند نہیں فرماتا جو گائے کی طرح اپنی زبان کو گھما گھما کر لپیٹتا ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

## بَابٌ ۳۴۲

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

### آداب خانہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکا کرو مشکیزوں کے منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند رکھا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ چھوٹے فاسق (چوہے) نے کئی مرتبہ بتی کو گھسیٹ کر گھر والوں کو جلا دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

## بَابٌ ۳۴۳

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا

### آداب سفر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فراوانی کے سال سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا زمینی حصہ دو اور قحط سالی کے موقعہ پر سفر کرو تو جلدی کرو تاکہ اس کی قوت ختم نہ ہو جائے اور جب رات کے وقت کہیں اترو تو راستوں سے ہٹ کر اترو کیونکہ ان راستوں پر رات کو

ف: برے اشعار کہنا اور شعر گوئی کو مقصد حیات ہی بنالینا کہ عبادت کے اوقات کی بھی پرواہ نہ رہے، قابل مذمت ہے ورنہ اچھے اشعار کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں۔ ۱۲ (مترجم)



marfat.com

طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ۔

جانوروں اور حشرات الارض کا گزر ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

## باب ۳۴

## غیر محفوظ چھت پر سونا منع ہے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ الْاَيْلِيُّ يُضَعَّفُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جہاں (گرنے سے) کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم سے بواسطہ محمد بن منکدر حضرت جابر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہے۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے وعظ کے دن مقرر فرما دیتے تھے تاکہ ہم پر گراں نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سلیمان، اعمش اور شقیق بن سلمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

## باب ۳۵

## اعمال پر استقامت

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ وام سلمہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے فرمایا جسے ہمیشہ کیا جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین عمل



marfat.com

وَسَلَّمَ مَا دِيْمَ عَلَيْهِ.

وہ تھا جسے ہمیشہ کیا جائے۔

۷۶۸، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

عبدہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ

# ابوابِ امثال

## عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۴۶ مَا جَاءَ فِيْ مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِهٖ

## اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال

۷۶۹، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ ذَوْرَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَدَاعٍ يَدْعُوْ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُوْ فَوْقَهُ وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِيْ عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يَكْشِفَ السِّتْرَ وَالَّذِيْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا ابْنَ عَدِيٍّ تَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوْا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَكُمْ

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی۔ (اور وہ یہ کہ) ایک سیدھا راستہ ہے اس کے دونوں طرف ایک ایک دیوار ہے، ان دیواروں میں کئی دروازے ہیں جو کھلے ہیں اور ان پہ پردے پڑے ہوتے ہیں راستے کے سرے پر ایک بلانے والا بلا رہا ہے۔ اور ایک بلانے والا اس سے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ راستہ کی دونوں طرف جو دروازے ہیں وہ اللہ کی حدیں ہیں۔ اور کوئی بھی ان حدود میں پردہ اٹھائے بغیر داخل نہیں ہو سکتا اور اوپر بلانے والا اپنے رب کا واعظ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے زکریا بن عدی کا قول سنا کہ ابواسحٰق فزاری نے



marfat.com

عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثِّقَاتِ.

فرمایا بقیہ جب ثقہ راویوں سے بیان کریں تو قبول کر لو۔ لیکن اسماعیل کی روایت قبول نہ کرو چاہے ثقہ سے نقل کرے یا غیر ثقہ سے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرَئِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ أُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ، فَاللهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ لَمْ يُدْرِكْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هٰذَا.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جبرئیل میرے سر کے پاس اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس (کھڑے) ہیں ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے ان کی کوئی مثال بیان کرو تو اس نے کہا (یارسول اللہ!) آپ سنیں (اللہ کرے) آپ کے کان سنیں اور سمجھیں (اللہ کرے) آپ کا قلب اقدس سمجھے آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس بادشاہ کی طرح ہے جس نے ایک حویلی بنائی پھر اس میں ایک مکان بنا کر اس میں دسترخوان چنا پھر ایک قاصد لوگوں کو کھانے پر بلانے کے لیے بھیجا بعض نے قاصد کی بات مان لی جبکہ بعض نے دعوت قبول نہ کی پس اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔ حویلی سے مراد اسلام ہے۔ گھر جنت ہے اور یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے پیغام بر ہیں۔ جس نے آپ کی بات مان لی جنت میں داخل ہوا اور جو جنت میں داخل ہوا وہ وہاں کی نعمتوں سے کھائے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبداللہ کو نہیں پایا اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے دوسرے طریق سے بھی یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی سند زیادہ صحیح ہے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَأَجْلَسَهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکل کر بطحاء مکہ تک تشریف لے گئے اور انہیں بٹھایا ان کے اردگرد ایک لکیر کھینچی اور فرمایا اس لکیر سے باہر نہ نکلنا کیونکہ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہ کرنا وہ بھی تم سے گفتگو نہیں کریں گے۔



marfat.com

ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ
فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ
فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ
فِي خَطِّي إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الزُّطُّ أَشْعَارُهُمْ
وَأَجْسَامُهُمْ لَا أَرَى عَوْرَةً وَلَا أَرَى قِشْرًا
أَوْ يَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُونَ الْخَطَّ ثُمَّ
يَصْدُرُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لَكِنْ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِي وَ أَنَا
جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ أَرَانِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ
دَخَلَ عَلَيَّ فِي خَطِّي فَتَوَسَّدَ فَخِذِي فَرَقَدَ
وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِي إِذَا
أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ أَلَهُ أَعْلَمُ
مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ
طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ
ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوتِيَ
مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ نَائِمَانِ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ
إِنْ بُوِّلَهُ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ
جَعَلَ مَائِدَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ
وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَ
شَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ
قَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ
فَقَالَ سَمِعْتَ مَا قَالَ هَؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِي

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں چاہا تشریف لے گئے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں اپنے دائرے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ آئے گویا کہ وہ جاٹ ہیں ان کے بال اور بدن بھی ایسے ہی تھے نہ وہ برہنہ معلوم ہوتے اور نہ کپڑے پہنے ہوئے میرے قریب آئے لیکن لکیر سے متجاوز نہ ہوتے پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے رات آخر ہو گئی تو وہ لوگ نہ آئے بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا میں رات سے نہیں سویا ہوں پھر آپ اس دائرے میں میرے پاس تشریف لائے اور میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما ہو گئے۔ اور آپ سوتے میں بہت خراٹے لیا کرتے تھے۔ اسی دوران کہ آپ آرام فرما رہے تھے اور میں بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ آئے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس قدر خوب صورت تھے وہ میری طرف بڑھے ان میں سے ایک گروہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گیا اور ایک قدموں میں بیٹھا۔ پھر آپس میں کہنے لگے ہم نے قطعاً کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل دیا گیا ہو گا۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔ ان کی مثال بیان کرو ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے محل بنایا پھر دستر خوان چنا اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی اس نے اس کے کھانے سے کھایا اور پانی سے پیا اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اسے اس نے عذاب دیا یہ کہہ کر وہ لوگ چلے گئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ نے فرمایا تم نے ان کی گفتگو سنی اور تم جانتے ہو کہ وہ کون تھے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ فرشتے ہیں۔ کیا جانتے ہو انہوں نے کیا مثال دی میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا انہوں نے یہ مثال دی کہ



marfat.com

مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلَآئِكَةُ فَتَدْرِیْ مَا الْمَثَلُ الَّذِیْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِیْ ضَرَبُوْهُ الرَّحْمٰنُ بَنَی الْجَنَّةَ وَدَعَا اِلَیْهَا عِبَادَهٗ فَمَنْ اَجَابَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ یُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْ عَذَّبَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ تَمِیْمَةَ اسْمُهٗ طَرِیْفُ بْنُ مَجَالِدٍ وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِیُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مِلٍّ وَسُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ وَهُوَ ابْنُ طَرْخَانَ وَاِنَّمَا كَانَ یَنْزِلُ بَنِیْ تَیْمٍ فَنُسِبَ اِلَیْهِمْ قَالَ عَلِیٌّ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَخْوَفَ لِلّٰهِ مِنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ.

رحمٰن نے جنت بنا کر بندوں کو اس کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے قبول نہ کی اسے عذاب دے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔ ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجاہد ہے ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن ملّ ہے سلیمان تیمی، ابن طرخان ہیں۔ وہ بنی تیم کے پاس اترا کرتے تھے اس لیے ان کی طرف منسوب ہو گئے علی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میں نے سلیمان تیمی سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

---

## بَابُ ۳۴ مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِیِّ وَالْاَنْبِیَاءِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا سُلَیْمُ بْنُ حَیَّانَ نَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَآءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ كَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اسے ہر طرح سے مکمل کر کے نہایت خوبصورت بنایا اور صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کاش اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

## بَابُ ۳۴۱ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ

## نماز، روزہ اور صدقہ کی مثال

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ نَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا



marfat.com

حَدَّثَهُ اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِیَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ یَحْیٰی بْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَعْمَلَ بِهَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَعْمَلُوْا بِهَا وَاَنَّهٗ کَادَ اَنْ یُبْطِیَ بِهَا فَقَالَ عِیْسٰی اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنْ اٰمُرَهُمْ فَقَالَ یَحْیٰی اَخْشٰی اَنْ سَبَقْتَنِیْ بِهَا اَنْ یُخْسَفَ بِیْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ وَقَعَدُوْا عَلَی الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَکُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰهِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰی عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِیْ وَهٰذَا عَمَلِیْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَیَّ فَکَانَ یَعْمَلُ وَیُؤَدِّیْ اِلٰی غَیْرِ سَیِّدِهٖ فَاَیُّکُمْ یَرْضٰی اَنْ یَکُوْنَ عَبْدُهٗ کَذٰلِکَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَکُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ یَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ وَاَمَرَکُمْ بِالصِّیَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ فِیْ عِصَابَةٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ فِیْهَا مِسْکٌ فَکُلُّهُمْ یَعْجَبُ اَوْ یُعْجِبُهٗ رِیْحُهَا وَاِنَّ رِیْحَ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَاٰمُرُکُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا یَدَهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِیَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِیْهِ مِنْکُمْ بِالْقَلِیْلِ وَالْکَثِیْرِ فَفَدٰی نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَ

کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیں۔ قریب تھا کہ وہ ان کے بیان کرنے میں تاخیر کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں اور بنی اسرائیل کو بھی ان کے اپنانے کا حکم دیں لہٰذا یا تو آپ خود حکم دیں یا میں کہتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ آپ کے سبقت لے جانے سے مجھے زمین میں دھنسایا جائے یا عذاب دیا جائے۔ پس انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا اس کے بھر جانے پر باقی لوگ بالائی حصے پر بیٹھے تو آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ مشرک کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام خریدا اور اسے بتایا یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تو کام کر اور کمائی مجھے دے پس وہ کام کرتا ہے اور کمائی مالک کے سوا کسی دوسرے کو دے دیتا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایسے غلام کو پسند کرتا ہے (۲) اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا پس جب نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھتا ہو (۳) اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک جماعت میں بیٹھا ہو اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور تمام لوگ اس کی مہک سے خوش ہو رہے ہوں بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے (۴) میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال یوں ہے کہ کسی آدمی کو دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور اسے قتل کرنے کے لیے سامنے لائے ہوں اور وہ کہے میں اپنی جان



marfat.com

اٰمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطٰنِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ اِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمّٰاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ لَهٗ صُحْبَةٌ وَلَهٗ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

کے بدلے اپنا سارا مال تھوڑا ہے یا زیادہ تم لوگوں کو دیتا ہوں پس اس نے اس طرح فدیہ دے کر اپنی جان چھڑالی (۵) میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ کسی آدمی کے دشمن اس کے پیچھے بھاگیں اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں آکر پناہ لے اور ان سے اپنے آپ کو محفوظ کرے اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف ذکر الٰہی کے سبب ہی بچا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں اللہ نے جن کا مجھے حکم فرمایا۔ امیر کی بات سننا اور ماننا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت سے وابستگی۔ بے شک جو جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیا مگر یہ کہ دوبارہ جماعت سے مل جائے جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ جہنم میں داخل ہوا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے پس اللہ کی پکار پکارو جس نے تمہارا نام مسلمان مومن اور اللہ کا بندہ رکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں محمد بن بشار نے بواسطہ ابو داؤد، طیالسی، ابان بن یزید، یحیی بن ابی کثیر، زید بن سلام اور ابو سلام، حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو سلام کا نام ممطور ہے علی بن مبارک نے بھی اسے یحیی بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ سَلَّامٍ اِسْمُهٗ مَمْطُوْرٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ.

## باب ۳۴۹ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

## قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال

۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترے جیسی ہے اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی۔ قرآن پاک نہ پڑھنے والا مومن کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ قرآن پڑھنے والا منافق ریحان کی طرح ہے کہ اس



marfat.com

طَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا.

کی خوشبو ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندرائن کی طرح ہے جس کی بو اور ذائقہ دونوں کڑوے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے بھی اس کو قتادہ سے روایت کیا ہے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفِيئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوائیں اسے ہمیشہ ہلاتی رہتی ہیں اور مومن کو بھی مسلسل مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں منافق کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ جب تک کاٹا نہ جائے حرکت نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے یہ مومن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کیا ہے یہ سن کر لوگ جنگل کے درختوں میں کھو گئے (غور فکر کرنے لگے) میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کھجور ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا یہ کھجور ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے کہتے ہوئے شرم محسوس ہوئی پس میں نے اپنے والد حضرت عمر سے اپنے دل کی بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا بیٹا اگر تم نے کہا ہوتا ہے تو میرے نزدیک یہ اتنی دولت سے زیادہ پسندیدہ ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۳۵ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

## پانچ نمازوں کی مثال

۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی صحابہ کرام نے عرض کیا اس کے بدن پر ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گی آپ نے فرمایا پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے اللہ تعالیٰ



marfat.com

شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهٗ۔

ان کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر قریشی، ابن ہاد سے اس کے ہم معنیٰ حدیث بیان کی۔

## باب ۳۵۱

## اس امت کی مثال۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْاَبَحُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُثَبِّتُ حَمَّادَ بْنَ يَحْيَى الْاَبَحَّ وَكَانَ يَقُوْلُ هُوَ مِنْ شُيُوْخِنَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال بارش کی سی ہے نہ معلوم اس کے شروع بھلائی ہے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمار، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ حماد بن یحیی الابح کی توثیق کرتے اور فرماتے یہ ہمارے شیوخ میں سے ہیں۔

## باب ۳۵۲ ما جاء مثل ابن آدم واجله وامله

## انسان، موت اور امید

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى نَا بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا مَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَمَا هِيَ بِخِصَاتَيْنِ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا الْاَجَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی اور اس کی کیا مثال ہے۔" اس کے ساتھ ہی آپ نے دو کنکریاں پھینکیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَكَادُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ (ان) سو اونٹوں کی مثل ہیں جن میں سے آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے.....

۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ



marfat.com

نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً.

سفیان بن عیینہ اور زہری نے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور فرمایا کہ تم ان میں سے ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ گے۔ حضرت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تمہیں ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے یا فرمایا ایک آدھ سواری کے قابل مل جائے گا۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور میری امت کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ روشن کی پس جانور اور پروانہ اس میں گرنے لگے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر روکتا ہوں اور تم اس میں گر رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے.....

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری امتوں کی نسبت تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان کا وقت ہے۔ تمہاری، یہودیوں اور نصرانیوں کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر لگانا چاہا تو آواز دی کون شخص ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک کام کرتا ہے۔ پس یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط اجرت پر کام کرے پس عیسائیوں نے ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر تم لوگ (اے میری امت!) نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ یہود و نصاریٰ نے غصہ میں آ کر کہا ہمارا کام زیادہ ہے اور مزدوری تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا؟ انہوں نے کہا "نہیں"



marfat.com

وَاَقَلُّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# ابوابِ فضائل قرآن

## بَابُ ۲۵۳ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

## فاتحۃ الکتاب کی فضیلت

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا اُبَيُّ اَنْ تُجِيْبَنِيْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنِ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهِ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف تشریف لائے اور انہیں آواز دی اے اُبَیّ! وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے آپ کی طرف دیکھا لیکن جواب نہ دیا پھر مختصر نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹے اور کہا "السلام علیک یارسول اللہ"، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک السلام" اے ابی! جب میں نے تجھے پکارا تو جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض کیا یارسول اللہ! میں نماز میں تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کلام میں جسے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کیا نہیں پایا کہ "اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی" آپ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں ایسی سورت سکھاؤں جو تورات، انجیل اور زبور میں نہیں اتری اور نہ قرآن پاک میں اس کی مثل کوئی اور سورت ہے۔ انہوں نے عرض ہاں یارسول اللہ! (سکھلایئے) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں کیسے پڑھتے ہو



marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت ابی نے سورہ فاتحہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی مثل تورات ، انجیل ، زبور اور قرآن میں کوئی سورت نہیں اتری یہات آیتیں سبع مثانی اور قرآن عظیم سے ہیں جو مجھے عطا کی گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ ف

## بَابٌ ۳۵۲ مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

## سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ ( یعنی عبادت کیا کرو ) اور جس گھر سورہ بقرہ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

---

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ هِيَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَضَعَّفَهُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور بے شک قرآن کی بلندی سورہ بقر ہے اور اس میں ایک آیت ( یعنی ) آیت الکرسی ، تمام قرآنی آیات کی سردار ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا اور اسے ضعیف قرار دیا۔

---

ف ۱۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی جس طرح "السلام علیک ایہا النبی" کے ساتھ خطاب کرنے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا " ( مرقات جلد ۴ ص ۔ ۳۴۰ ) مقام غور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ بھی ہوئے اور پھر محض آپ کے لیے نماز کو مختصر بھی کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تمہاری نماز ٹوٹ گئی لہٰذا یہ کہنا کہ نماز میں حضور کا خیال آنا ( معاذ اللہ ) گاؤ اور خر کے خیال سے بدتر ہے جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم صفحہ ۹۵ پر لکھا نہ صرف یہ ہے کہ سلف صالحین کے عقائد کے خلاف ہے بلکہ بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح علامت ہے ۔ ( مترجم )



marfat.com

۷۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ ذُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلَى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ الْمُلَيْكِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص "حٰمٓ الْمُؤْمِنُ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ" تک اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے وہ ان کے سبب شام تک حفاظت میں رہے گا اور اگر رات کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے بعض علماء نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ المکی کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

---

۷۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيْءُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُ مِنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذْهَبْ فَاِذَا رَاَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ مَرَّةً اُخْرٰى اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ لَاَرْفَعَنَّكِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اِقْرَاْهَا فِيْ بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَّلَا غَيْرُهٗ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوْبٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چھوٹی سی ڈیوڑھی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں جن میں بھوت آکر اس میں سے چرا لیتے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا جاؤ اور جب اسے دیکھو تو کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ راوی کہتے ہیں وہ جنی آئی تو حضرت ابوایوب نے اسے پکڑ لیا اس نے قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے حضور نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا انہوں نے عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ دوبارہ نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اور اسے جھوٹ کی عادت ہے راوی کہتے ہیں انہوں نے پھر اسے پکڑا اور اس کے قسم کھانے پر کہ دوبارہ نہیں آئے گی چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے چنانچہ حضرت ابوایوب نے پھر اسے پکڑا اور



marfat.com

شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوْبٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۷۹۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِيْ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْ عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِيْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَأَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةُ أَنْ لَّا أَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَؤُوْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِيْ أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِيْ أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور فرمایا میں تجھے نہیں چھوڑونگا یہانتک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیجاؤں اسنے کہا میں تجھے ایک چیز یعنی آیت الکرسی بتاتا ہوں اسے گھر میں پڑھا کرو شیطان وغیرہ تمہارے پاس نہیں آئیں گے پھر وہ حضورؐ کی خدمت میں آئے تو آپ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا بنا انہوں نے تمام بات عرض کی حضورؐ اکرم نے فرمایا اسنے سچ کہا اگرچہ وہ خود جھوٹی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے افراد پر مشتمل ایک لشکر بھیجا آپ نے ان سے قرآن پڑھنے کو کہا جسے جو یاد تھا پڑھا پھر آپ ان میں سے ایک کمسن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا "تجھے کیا یاد ہے"؟ اس نے عرض کیا "مجھے فلاں فلاں (سورتیں) اور سورۂ بقر یاد ہے" آپ نے فرمایا کیا تجھے سورۂ بقر آتی ہے؟ اس نے عرض کیا "جی ہاں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ تم ان کے امیر ہو ان کے معززین میں سے ایک کہنے لگا قسم بخدا! میں نے سورۂ بقر محض اس لئے نہیں سیکھی کہ اس کے ساتھ (نماز میں) کھڑا نہ ہو سکوں گا" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سیکھو اور اسے پڑھو، کیونکہ جو شخص قرآن سیکھے اور پڑھے اس کے لئے قرآن مشک سے بھرے ہوئے مشکیزے کی طرح ہے جس کی خوشبو جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہے اور جو قرآن سیکھے لیکن اسے سینے میں لئے سوتا رہے اس کے مثال (چمڑے) کے اس تھیلے کی طرح ہے جس میں مشک بند ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری سے یہ حدیث بواسطہ عطاء مولی ابی احمد، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے ہم سے حضرت قتیبہ نے بواسطہ حضرت لیث بن سعد، حضرت سعید مقبری، اور حضرت عطاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مرسل بیان کی اس باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔



marfat.com

وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

## بَابُ ۳۵۵ مَاجَاءَ فِي اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں اسے یہ کفایت کریں گی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الْجَرْمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خُتِمَ بِهِمَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت معاذ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیتیں اتاریں یہی آیتیں سورۂ بقر کا آخر ہیں جس گھر میں یہ آیات تین دن پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

## بَابُ ۳۵۶ مَاجَاءَ فِيْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا هِشَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتَى الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## سورۂ آل عمران کی فضیلت

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اور اس پر دنیا میں عمل کرنے والے (قیامت کے دن) اس طرح آئیں گے کہ سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں اب تک نہیں بھولا۔ آپ نے فرمایا گویا کہ وہ دو سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا دو سیاہ بال ہیں یا پرندوں کا جھنڈ ہے جو صفیں باندھا ہوا ہے (اور) یہ اپنے پڑھنے



marfat.com

ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ تَاتِيَانِ كَاَنَّهُمَا غِيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا غِمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يَجِيئُ ثَوَابُ قِرَاءَتِهِ كَذَا فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الْاَحَادِيثِ اَنَّهُ يَجِيئُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِي حَدِيثِ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا فَسَّرُوا اِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَفِي هٰذَا دَلَالَةٌ اَنَّهُ يَجِيئُ ثَوَابُ الْعَمَلِ وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ اَعْظَمَ مِنْ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِاَنَّ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

والے کی طرف سے جھگڑتی ہوں گی۔ اس باب میں حضرت ابوبریدہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی قرأت کا ثواب (متشکل ہوکر) آئے گا علماء نے اس قسم کی احادیث کی اسی طرح تفسیر کی گئی ہے، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی نقطۂ نظر کی توثیق کرتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وہ لوگ جو قرآن پر دنیا میں عمل کرتے تھے" تو اس سے معلوم ہوا کہ عمل کا ثواب آئے گا۔ امام بخاری نے بواسطہ حمیدی حضرت سفیان ثوری کا قول بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت الکرسی اللہ کا کلام ہے اور کلام الٰہی زمین و آسمان کی ہر مخلوق سے زیادہ باعظمت ہے۔

---

## باب ۳۵۷ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ

## سورۂ کہف کی فضیلت

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَاُ سُورَةَ الْكَهْفِ اِذْ رَاٰى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَاِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ وَالسَّحَابَةِ فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے جانور کو بدکتے ہوئے دیکھا۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو بدلی کی طرح کی کوئی چیز تھی۔ اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (اطمینان) تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ یا (فرمایا) قرآن پر نازل کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔



marfat.com

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَہْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ اَخْبَرَنِی اَبِی عَنْ قَتَادَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں مجھ سے معاذ بن ہشام نے بواسطہ والد، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

## باب ۳۵۸ مَا جَاءَ فِیْ یٰسٓ

## سورہ یٰسین کی فضیلت

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَسُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ قَالَا نَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِیُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ھَارُوْنَ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِقِرَاءَتِھَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبِالْبَصْرَةِ لَا یَعْرِفُوْنَ مِنْ حَدِیْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَھَارُوْنُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ شَیْخٌ مَجْھُوْلٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدِ الدَّارِمِیُّ نَا قُتَیْبَةُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِھٰذَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَلَا یَصِحُّ حَدِیْثُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِہٖ وَاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے جس نے سورۂ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بصرہ میں حضرت قتادہ رض کی حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے ہارون ابومحمد مجہول شیخ ہے ہم (امام ترمذی) سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ احمد بن سعید دارمی اور قتیبہ، حمید بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسے بیان کیا اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

## باب ۳۵۹ مَا جَاءَ فِیْ حٰمٓ الدُّخَانِ۔

## حٰمٓ دخان کی فضیلت

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو آدمی رات کے وقت سورۂ دخان پڑھے اس کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے



marfat.com

حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمَ يُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں عمر بن ابی خثعم کو ضعیف کہا گیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں وہ منکر الحدیث ہے۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ هِشَامٍ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا قَالَ اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعہ کی رات کو سورۂ دخان پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ہشام ابوالمقدام ضعیف ہے جن کو حضرت ابوہریرہ رضؓ سے سماع حاصل نہیں، ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید نے ایسا ہی کہا ہے۔

## باب ۳۶ مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْمُلْكِ۔

## سورۂ ملک کی فضیلت

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا ہے کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں سورۂ ملک پڑھی جا رہی ہے یہاں تک کہ پڑھنے والے نے اسے ختم کیا وہ صحابی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگایا اچانک کیا دیکھا کہ ایک آدمی اس میں سورۂ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل پڑھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (سورت) عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت مروی ہے[1]

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک

[1] حدیث پاک کی رو سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنی قبروں میں زندہ ہیں تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں (مترجم)

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

ایسی سورت ہے جس کی تین آیات ہیں اس نے ایک (پڑھنے والے) آدمی کی سفارش کی اور وہ بخش دیا گیا۔ اور یہ سورت "تبارک الذی بیدہ الملک" (سورۂ مُلک) ہے۔

۸۰۱. حَدَّثَنَا هُرَیْرُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ لَیْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَاَ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا حَدِیْثٌ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَاهُ مُغِیْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَاٰی زُهَیْرٌ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الزُّبَیْرِ سَمِعْتَ مِنْ جَابِرٍ یَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ اِنَّمَا اَخْبَرَنِیْهِ صَفْوَانُ اَوِ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَانَ زُهَیْرٌ اَنْكَرَ اَنْ یَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے پہلے سورۂ الم التنزیل السجدہ اور سورۂ ملک پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ زہیر نے کہا میں نے ابو زبیر سے پوچھا کیا آپ نے حضرت جابر سے اسے سنا ہے، انہوں نے کہا صفوان یا ابن صفوان نے مجھے اس کی خبر دی ہے، گویا کہ زبیر نے اس بات سے انکار کیا کہ یہ بواسطہ ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

---

۸۰۲. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَیْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

ہم سے ابو احوص نے بواسطہ لیث اور ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

۸۰۳. حَدَّثَنَا هُرَیْرُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفُضَیْلُ عَنْ لَیْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلٰی كُلِّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسَبْعِیْنَ حَسَنَةً.

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یہ (دونوں) سورتیں قرآن کی دیگر سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

## باب ۳۶۱ مَا جَاءَ فِیْ اِذَا زُلْزِلَتْ

## سورۂ تزلزال کی فضیلت

۸۰۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْجُرَشِیُّ الْبَصْرِیُّ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَمِ بْنِ صَالِحٍ الْعَجَلِیُّ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی سورۂ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی۔ جو سورۂ کافرون پڑھے یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا



marfat.com

وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنِي ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ ابْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

## بَابُ ۳۶۲ مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَفِيْ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ نَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْعَنَزِيُّ نَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَمَانِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ۔

## بَابُ ۳۶۳ مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ۔

تنہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس شیخ حسن بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا "اے فلاں! کیا تم نے شادی کرلی ہے"؟ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے پاس شادی کے لئے کچھ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں سورۂ اخلاص نہیں آتی"؟ عرض کیا "ہاں کیوں نہیں" آپؐ نے فرمایا "وہ تنہائی قرآن ہے" پھر پوچھا کیا تمہیں "سورۂ نصر" یاد نہیں؟ عرض کیا "ہاں کیوں نہیں" آپ نے فرمایا وہ قرآن کا چوتھائی ہے" پھر پوچھا تمہیں "سورۂ کافرون یاد نہیں"؟ عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے یاد ہے" آپ نے فرمایا وہ چوتھائی قرآن ہے" پھر پوچھا کیا تمہیں سورۂ زلزال نہیں آتی"؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (بھی) چوتھائی قرآن ہے پھر آپ نے فرمایا تم شادی کرلو" یہ حدیث حسن ہے۔

## سورۂ اخلاص اور زلزال کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ زلزال، نصف قرآن، سورۂ اخلاص تنہائی قرآن اور سورۂ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## سورۂ اخلاص کی فضیلت



marfat.com

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اِمْرَاَةِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابَعَهٗ عَلٰى رِوَايَتِهٖ اِسْرَائِيْلُ وَالْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَاضْطَرَبُوْا فِيْهِ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک رات کے وقت تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے جس نے سورۂ اخلاص پڑھی اس نے (گویا کہ) تہائی قرآن پڑھا، اس باب میں حضرت ابودرداء، ابوسعید، قتادہ بن نعمان، ابوہریرہ انس، ابن عمر اور ابومسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ہم کسی ایسے راوی کو نہیں پہچانتے جس نے اسے زائدہ سے احسن طریقہ پر روایت کیا ہو اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اس کی متابعت کی شعبہ اور متعدد ثقہ راویوں نے یہ حدیث منصور سے روایت کی اور اس میں وہ مضطرب ہوئے۔

---

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حُنَيْنٍ مَوْلٰى لِاٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاَبُوْ حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آگے بڑھا تو آپؐ نے ایک آدمی کو "قل ھو اللہ احد" پڑھتے سنا اور فرمایا "واجب ہوگئی" میں نے عرض کیا "کیا چیز واجب ہوگئی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس رضؓ کی روایت سے پہچانتے ہیں ابوحنین سے مراد عبید بن حنین ہے۔

---

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُوْنَ اَبُوْ سَهْلٍ عَنْ ثَابِتٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



marfat.com

الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ۔

جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اس سے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں سوائے اس کے کہ اس پر قرض ہو، اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ داہنے پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ فرمائے گا "اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب جنت میں داخل ہو جا" یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے ثابت سے یہ متعدد طرق سے مروی ہے۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ ثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاَرٰى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ اِسْمُهٗ سَلْمَانُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا جمع ہو جاؤ عنقریب میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں جنہیں جمع ہونا تھا جمع ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سورۂ اخلاص پڑھی اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام ایک دوسرے سے کہنے لگے حضورؐ نے فرمایا تھا میں تہائی قرآن پڑھوں گا ایسا معلوم ہوتا کہ یہ خبر آپ کے پاس آسمان سے آئی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا تو آگاہ رہو یہ (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ثَنِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم



marfat.com

سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

نے فرمایا "سورۂ اخلاص" تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ ثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا اِفْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ يَقْرَأُ بِهَا اِفْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ سُوْرَةً اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فَاِمَّا اَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهُ اَفْضَلُهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَاْمُرُ بِهِ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رَوٰى مُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری مسجد قباء میں انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر اس کے ساتھ کوئی دوسری ملاتے۔ اور وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ایک دن) ان کے ساتھی کہنے لگے تم یہ سورت پڑھتے ہو اور پھر اسے ناکافی سمجھ کر دوسری سورت پڑھتے ہو، یا تو صرف یہی پڑھو اور یا اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کرو۔ وہ کہنے لگے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اگر تم چاہو تو تمہاری امامت کروں گا ورنہ چھوڑ دیتا ہوں (حالانکہ) وہ لوگ انہیں افضل خیال کرتے تھے اور کسی دوسرے کی امامت کو پسند نہیں کرتے تھے (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے ساری بات بتادی آپ نے فرمایا "اے فلاں! ساتھیوں کی بات ماننے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کی کیا وجہ ہے"؟ انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں اسے پسند کرتا ہوں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی محبت اس شخص کو جنت میں لے جائے گی"

یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ عبید اللہ بن عمر، ثابت بنانی کی روایت سے غریب ہے۔ مبارک بن فضالہ بواسطہ ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس سورت (قل ہو اللہ احد) کو پسند کرتا ہوں آپ



marfat.com

السُّوْرَةَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ۔

نے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

## بَابُ ۳۶۴ مَاجَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

## معوذتین کی فضیلت

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل کی ہیں جن کی مثال نہیں دیکھی گئی۔ یعنی "سورۂ فلق" اور "سورۂ الناس"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

## بَابُ ۳۶۵ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

## قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُهُ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پڑھنے میں ماہر بھی ہو، وہ مقربین۔ بزرگ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا اور جو اسے اس حال میں پڑھے کہ اس کے لئے پڑھنا دشوار ہو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ ہشام کی روایت میں "شدت" اور شعبہ کی روایت میں "شاق" کے الفاظ منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح قرآن پڑھا کہ اس پر حاوی ہوگیا اس



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَبُوْ عُمَرَ بَزَّارٌ كُوْفِيٌّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالےٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں، حفص بن سلیمان، ابو عمر بزاز کوفی کو حدیث میں ضعیف سمجھا گیا ہے۔

## بَابُ ٣٦٦ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ

## فضیلتِ قرآن

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ اَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ اَخِي الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَرٰى النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِي الْاَحَادِيْثِ قَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ

حضرت حارث اعور فرماتے ہیں میں مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ دنیاوی (باتوں میں) مشغول ہیں پھر میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا امیر المومنین! کیا آپ نہیں دیکھتے لوگ باتوں میں مشغول ہیں آپ نے فرمایا کیا وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا آگاہ رہو! عنقریب ایک فتنہ بپا ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب، اس میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں۔ یہ تمہارے درمیان حکم ہے جو فیصلہ کرتی ہے یہ مذاق نہیں ہے، جس سرکش نے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کریگا۔ جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کریگا۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے، حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں غلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا، اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے۔ جنہوں نے اسے سنکر بلا توقف کہا ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے، جسنے اس کے مطابق بات کی، جسنے اس پر عمل کیا، ثواب پایا، جس نے اسکے ساتھ فیصلہ کیا، انصاف کیا، جس نے اس کی طرف



marfat.com

عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

دعوت دی اسے صراط مستقیم کی ہدایت دی گئی۔ اے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمزہ زیات کی روایت سے پہچانتے ہیں اس کی سند مجہول ہے اور حارث کی روایت میں کلام ہے۔

## باب ۳۶۷ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ

## تعلیم قرآن

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَاكَ الَّذِيْ اَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں "یہی وجہ ہے کہ میں اس مقام (مسند نذر بیس) پر بیٹھا ہوا ہوں" ابو عبدالرحمٰن نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے قرآن پڑھانا شروع کیا جو حجاج بن یوسف کے دور تک جاری رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانُ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں بہتر یا (فرمایا) افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن وغیرہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علقمہ بن مرثد اور ابو عبدالرحمٰن، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث بواسطہ سفیان، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ اور ابو عبدالرحمٰن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سفیان و شعبہ سے بیان کی۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے اسی طرح سفیان اور شعبہ دونوں کے واسطہ سے روایت کی جس میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ مذکور ہے، لیکن سفیان کے شاگرد



marfat.com

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهٰكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهُوَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ وَكَانَ حَدِيْثُ سُفْيَانَ اَشْبَهَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا اَحَدٌ يَعْدِلُ عِنْدِيْ شُعْبَةَ وَاِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّيْ وَمَا حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ اَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ.

حضرت سفیان سے اس واسطے کو ذکر نہیں کرتے محمد بن بشار کہتے یہی اصح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ کے نزدیک اس روایت میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ ہے گویا کہ سفیان کی حدیث قیاس کے زیادہ مطابق ہے، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک کوئی شخص شعبہ کے برابر نہیں۔ لیکن جہاں وہ سفیان کے قول کی مخالفت کریں میں سفیان کا قول اپناتا ہوں۔ میں نے ابو عمار سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ شعبہ نے فرمایا سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ سفیان نے مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی اسے میں نے ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے نقل کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

---

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" ہم اس حدیث کو صرف حضرت عبدالرحمٰن بن اسحٰق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

---

## باب ۳۶۸ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ

## قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے



marfat.com

مُوسٰی قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ بَلَغَنِيْ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَرَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِيُّ يُكْنٰى اَبَا حَمْزَةَ۔

اور نیکی دس گنا ہوتی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد بن کعب قرظی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے ابواحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض نے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کی ہے۔ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْئُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ حَلِّهٖ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهٗ اِقْرَاْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا "اے رب! اسے جوڑا پہنا" چنانچہ اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا "اے رب"! اسے مزید پہنا" پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا "اے رب"! اس سے راضی ہو جا" پس وہ اس سے راضی ہوگا اور اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا ہر آیت کے بدلے اسکی نیکی بڑھائی جائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم بن بہدلہ اور ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی ہے ہمارے نزدیک بواسطہ عبدالصمد، شعبہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

## باب ۳۶۹ نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر



marfat.com

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُو النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيَذُرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهٗ فِيْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی دو رکعت نماز کو جس غور سے سنتا (توجہ کرتا) ہے اس سے زیادہ غور سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا۔ نیکی انسان کے سر پہ سایہ فگن رہتی ہے جب تک وہ نماز میں مصروف رہے اور بندہ قرآن سے فارغ ہوتے اللہ تعالیٰ کے جس قدر قریب ہوتا ہے اتنا اور کسی وقت نہیں ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابن مبارک نے بکر بن خنیس کے بارے میں کلام کیا اور آخر میں اسے ترک کر دیا۔

## باب ۳۷۰

## قرآن سے خالی سینہ

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں "قرآن سے خالی سینہ ویران گھر کی مثل ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَاُ بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترتی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا آخری آیت کے پاس تیری منزل ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۳۷۱

## قرآن بھول جانے کا گناہ



marfat.com

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ اَكْثَرَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَغْرَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ سَمَاعًا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلَهُ حَدَّثَنِيْ مَنْ شَهِدَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ اَنْ يَكُوْنَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ اَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کئے گئے حتیٰ کہ وہ کوڑا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور امت کے گناہ بھی میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت دی گئی اور پھر وہ اسے بھول گیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے اسے نہ پہچانا اور غریب قرار دیا۔ امام بخاری فرماتے میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کسی صحابی سے سماع حاصل نہیں۔ البتہ وہ حدیث جو انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو نبیؐ کو بیم کے خطبہ میں موجود تھا۔ علی بن مدینی نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ مطلب کو حضرت انسؓ سے سماع حاصل ہے۔

## باب ۳۷۲

## قرآن کو ذریعہ معاش بنانا

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَاُ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهُ سَيَجِيْٓءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَخَيْثَمَةُ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ يُكْنٰى اَبَا نَصْرٍ قَدْ رَوٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَحَادِيْثَ وَقَدْ رَوٰى جَابِرُ الْجُعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هٰذَا اَيْضًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قاری پر ان کا گزر ہوا وہ قرآن پڑھ رہا تھا ازاں بعد اس نے مانگنا شروع کر دیا حضرت عمران نے "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھا اور فرمایا میں نے نبی اکرمؐ سے سنا آپ نے فرمایا جو قرآن پڑھے اسے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا چاہیئے کیونکہ (مستقبل میں) کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر اسے ذریعہ سوال بنائیں گے محمود کہتے ہیں یہ خیثمہ جن سے جابر جعفی نے روایت کی بصری ہیں۔ یہ خیثمہ بصری شیخ ہیں ان کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ جابر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان ہی سے روایت کرتے ہیں۔



marfat.com

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا وَكِيْعٌ نَا أَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَزَادَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَلٰى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ خُوْلِفَ وَكِيْعٌ فِي رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانَ الرَّهَاوِيُّ لَيْسَ بِحَدِيْثِهِ بَأْسٌ إِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرْوِيْ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھے محمد بن یزید بن سنان نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی اور اس سند میں مجاہد اور سعید بن مسیب (رحمہما اللہ) کا اضافہ کیا۔ روایت میں محمد بن یزید کا کوئی متابع نہیں اور وہ خود ضعیف ہے۔ ابو مبارک مجہول شخص ہے اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ وکیع کی مخالفت کی گئی ہے امام بخاری فرماتے ہیں ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی کی روایت میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کے بیٹے محمد کی ان سے روایت صحیح نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّ الَّذِيْ يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِأَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ أَفْضَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَإِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لِكَيْ يَا مَنَّ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِأَنَّ الَّذِيْ يُسِرُّ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الْعَلَانِيَةِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ قرآن پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ دینے والے کی مثل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنے والا بلند آواز سے پڑھنے والے سے افضل ہے کیونکہ علماء کے نزدیک علانیہ صدقہ دینے کی بجائے چھپا کر صدقہ دینا زیادہ بہتر ہے۔ علاوہ ازیں علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ریاکاری اور خود پسندی سے مامون و محفوظ رہے کیونکہ علانیہ اعمال کی بنسبت خفیہ اعمال میں ریا کا خوف نہیں ہوتا۔



marfat.com

## باب ۳۷۳

## سونے سے پہلے قرآن پڑھنا

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ لُبَابَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَيُقَالُ اِسْمُهُ مَرْوَانُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فِيْ كِتَابِ التَّارِيْخِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے آرام فرمانہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یہ ابو لبابہ بصری شیخ ہیں حماد بن زید نے ان سے اس کے علاوہ بھی روایات بیان کی ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام مروان ہے ہمیں اس کی خبر امام بخاریؒ نے کتاب التاریخ میں دی ہے۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے قبل مسبحات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سبح یسبح اور سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

## باب ۳۷۴

## صبح کا وظیفہ

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طُهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ الْحَقَّافُ شَيْخٌ نَافِعُ بْنُ اَبِيْ نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ الخ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔



marfat.com

## باب ۳۷۵ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَأَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ وَكَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَأَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَأَتَهُ مُفَسِّرَةً حَرْفًا حَرْفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَأَتَهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ.

حضرت یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا ام المومنینؓ نے فرمایا تمہارا حضورؐ کی نماز سے کیا واسطہ! آپ نماز پڑھتے پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے پھر اتنا ہی وقت نماز پڑھتے جتنی دیر نماز میں لگائی اتنا ہی وقت آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ ازاں بعد حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ کی قرأت کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے بواسطہ لیث بن سعد، ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن جریج نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ کی قرأت کے الفاظ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ حدیث لیث اصح ہے۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ آیا آپؐ اول رات میں وتر پڑھتے یا آخر رات میں؟ ام المومنینؓ نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آپؐ ابتدائے رات میں اور کبھی انتہائے رات میں وتر پڑھتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں وسعت رکھی، میں نے عرض کیا حضورؐ اکرم کی قرأت کیسے تھی کیا آپ آہستہ پڑھتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنینؓ نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے، میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی وسعت رکھی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر میں نے پوچھا جنابت کے موقعہ پر آپؐ کا طریقہ کار کیا تھا کیا آپؐ سونے سے پہلے غسل فرماتے یا آرام فرمانے کے بعد غسل فرماتے؟



marfat.com

قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپؐ کا عمل دونوں طرح تھا بسا اوقات غسل فرما کر سو جاتے اور کبھی صرف وضو کر کے آرام فرما ہوتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی گنجائش رکھی۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا اِسْرَائِيْلُ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی موقف میں اپنے آپ کو پیش کر کے فرماتے کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے سوار کر کے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## باب ۳۷۶

## فضیلت قرآن

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ الْهُمْدَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن پاک میرے ذکر اور دعا سے روک رکھے اسے میں مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور اللہ کا کلام دوسرے کلاموں سے اس طرح افضل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

# اَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ

# ابواب قرأت

## عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ٹکڑے ٹکڑے



marfat.com

مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُهَا. مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِهٖ يَقْرَأُ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهٗ هٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ وَغَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

(ٹھہر ٹھہر کر) ہوتی تھی۔ "الحمد للہ رب العالمین" پر وقف فرمایا اور پھر "الرحمٰن الرحیم" پر ٹھہرتے۔ اور آپ "ملک یوم الدین" پڑھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے ابو عبیدہ نے بھی یہی پڑھا اور اسی کو پسند کیا یحییٰ بن سعید اموی وغیرہ نے بواسطہ ابن جریج اور ابن ابی ملیکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اس کی سند متصل نہیں کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک کے واسطہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی جس میں ام المومنین نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ایک ایک حرف ہوتی تھی حدیث لیث زیادہ صحیح ہے۔ لیث کی حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں کہ "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَاٰهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ اَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيِّ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ زہری، انس بن مالک کی یہ روایت ہم صرف اس شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زہری کے بعض شاگردوں نے زہری سے یہ حدیث روایت کی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم (رضی اللہ عنہما) "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔



marfat.com

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ ابْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَاَبُوْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ هُوَ اَخُوْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَهٰكَذَا قَرَأَ اَبُوْعُبَيْدٍ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ اِتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا سوید بن نصر کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک نے ہمیں یونس بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔ ابو علی بن یزید، یونس بن یزید کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس حدیث کو یونس بن یزید سے روایت کرنے میں ابن مبارک متفرد ہیں ابو عبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں "والعین بالعین" پڑھا ہے۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غُنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاَفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے هَلْ يَسْتَطِيْعُ ..... پڑھا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن کی روایت سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی (دونوں) ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُهَا اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم "اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ" پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے ثابت بنانی سے اسی طرح روایت کیا ہے یہ ثابت بنانی کی



marfat.com

عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ حَدِيْثُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ هِيَ اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ وَاحِدٌ وَقَدْ رَوَى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

حدیث ہے بواسطہ شہر بن حوشب یہ حدیث اسماء بنت یزید سے بھی مروی ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے سنا کہ اسماء بنت یزید سے ام سلمہ انصاریہ مراد ہیں۔ میرے نزدیک دونوں روائتیں ایک ہیں۔ شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ انصاریہ سے اس کے علاوہ بھی احادیث روایت کی ہیں۔ یہی اسماء بنت یزید ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا اَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ قَدْ بَلَغْتُ مِنْ لَدُنِّيْ عُذْرًا مُثَقَّلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَاَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ اِسْمَهٗ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ بَلَغْتُ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا۔ (دال پر تشدید کے ساتھ) پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امیہ بن خالد ثقہ ہیں ابو جاریہ عبدی شیخ مجہول ہے اور ہم اس کا نام نہیں جانتے۔

---

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ اَبِيْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَاءَتُهٗ وَيُرْوٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اخْتَلَفَا فِيْ قِرَاءَةِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَارْتَفَعَا اِلٰى كَعْبِ الْاَحْبَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهٗ رِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسْتَغْنٰى بِرِوَايَتِهٖ وَلَمْ يَحْتَجْ اِلٰى كَعْبٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ" پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی قرأت صحیح ہے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس اور عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہما) کا اس آیت کی قرأت میں اختلاف ہوا تو دونوں حضرت کعب احبار کے پاس فیصلہ کے لئے تشریف لے گئے اگر حضرت ابن عباسؓ کے پاس کوئی روایت ہوتی تو انہیں کفایت کرتی" اور کعب احبار کے پاس نہ جاتے۔



marfat.com

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ يُقْرَأُ غَلَبَتْ وَغُلِبَتْ يُقَوْلُ كَانَتْ غَلَبَتْ ثُمَّ غُلِبَتْ هٰكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن رومیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوئی اور مسلمان اس سے خوش ہوئے تو آیت کریمہ نازل ہوئی الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ تک حضرت ابو سعید فرماتے ہیں روم کی کامیابی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے "غَلَبَتْ" اور "غُلِبَتْ" دونوں طرح پڑھا گیا ہے کہتے ہیں رومیوں کو پہلے شکست ہوئی اور پھر غالب آئے نصر بن علی نے "غَلَبَتْ" (فتح کے ساتھ) پڑھا ہے۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ. (ضاد کا فتح) پڑھا تو آپ نے فرمایا "مِنْ ضُعْفٍ" (ضاد کا ضمہ) ہے۔ ہم سے عبد بن حمید نے بواسطہ یزید بن ہارون، فضیل بن مرزوق سے یونہی بیان کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ" (دال کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ هٰرُوْنَ الْاَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَارُوْنَ الْاَعْوَرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم "فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ" (راء کا ضمہ) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ہارون اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔



marfat.com

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهٗ يَقْرَاُهَا وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَقْرَاُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَنِيْ اَنْ اَقْرَاَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب شام میں گئے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت پڑھ سکتا ہے؟ فرماتے ہیں (میرے ساتھیوں نے) میری طرف اشارہ کیا میں نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ آیت "واللیل اذا یغشی" کس طرح سنی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا میں نے اس طرح سنی ہے "واللیل اذا یغشی والذکر والانثیٰ"۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے، اور یہ لوگ مجھ سے "وما خلق" کا اضافہ کرانا چاہتے ہیں۔ پس میں ان کی اتباع نہیں کروں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہی قرأت ہے "واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثیٰ"۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ۔۔۔ الْمَتِيْنُ۔ پڑھایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ اَنَسٍ وَاَبِي الطُّفَيْلِ وَهٰذَا عِنْدِيْ مُخْتَصَرٌ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى" یہ حدیث حسن ہے حکم بن عبدالملک نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کیا ہے۔ حضرت قتادہ، حضرت انس کسی اور ابو الطفیل (رضی اللہ عنہما) کے سوا کسی دوسرے صحابی سے سماع حاصل نہیں، میرے نزدیک یہ مختصر ہے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپؐ نے پڑھا "یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ" (طویل حدیث



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَحَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَوْ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حکم بن عبدالملک کی حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے مختصر ہے۔

---

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے یا (فرمایا) تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کہنا برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ مجھے بھلا دی گئی" اور قرآن یاد کرنے کی کوشش کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی زیادہ تیز بھاگتا جنتا جانور اپنے رسی توڑ کر بھاگتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۳۷۷ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

## سات قرأتیں

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيُّوبَ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل علیہ السلام نے ملاقات کی تو آپ نے پوچھا اے جبرئیل! مجھے ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ان میں بوڑھی عورتیں بھی ہیں اور بوڑھے مرد بھی بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی اور ایسا آدمی بھی جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن سات حروف (قرأتوں) پر نازل ہوا۔ اس باب میں حضرت عمر، حذیفہ بن یمان، ابوہریرہ، ام ایوب، حضرت ابوایوب (انصاری کی زوجہ) سمرہ، ابن عباس اور ابوجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابی بن کعب سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور وہ سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) باحیات



marfat.com

اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَأَتَهٗ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُهٗ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ اَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَأَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَأُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَأْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ اَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ۔

تھے میں نے ان کی قرأت سُنی تو معلوم ہوا کہ وہ کئی ایسے حروف پر قرآن پڑھ رہے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان سے لڑ پڑتا لیکن میں سلام پھیرنے کی انتظار کرتا رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے چادر پکڑ کر کھینچی اور پوچھا بتاؤ تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ جو ابھی ابھی میں نے تم سے سُنی ہے۔ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت سکھائی ہے، چنانچہ میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان کو یہ سورت (سورۂ فرقان) کئی ایسے حروف پر پڑھتے سُنا ہے جو حروف آپ نے مجھے نہیں سکھائے حالانکہ آپ ہی نے مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھو" انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں نے سُنی تھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر حضورؐ نے مجھ سے فرمایا" اے عمر! تم پڑھو میں نے وہ قرأت پڑھی جو حضورؐ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے" پھر آپؐ نے فرمایا" یہ قرآن سات حروف (قرأتوں) پر نازل ہوئی پس جو تمہیں آسان ہو پڑھو" یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت مالک بن انس (رضی اللہ عنہ) نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کیا۔

لہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہو وہی پڑھنی چاہیئے تاکہ لوگ فتنہ میں نہ پڑیں۔ مثلاً پاکستان میں قرأت امام عاصم بروایت حفص پڑھی جاتی ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول) مترجم۔



marfat.com

## باب ۳۷۸

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

## مسلمان سے ہمدردی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی سے مصائب دنیا میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اسے نجات دے گا۔ جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے جو کسی تنگ دست کی مشکل آسان کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی دیتا ہے آدمی جب تک اپنے بھائی کی مدد کرتا رہے اللہ تعالیٰ اس کا معاون و مددگار ہوتا ہے جو شخص تلاش علم میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جب کچھ لوگ مسجد میں تلاوت قرآن اور درس و تدریس کے لئے بیٹھتے ہیں ان پر اطمینان و سکون اترتا ہے رحمت انہیں ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں جس کا عمل اسے پیچھے رکھے، نسب و ذات اسے آگے نہیں بڑھاتے متعدد راویوں نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسباط بن محمد نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

## باب ۳۷۹

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ

## ختم قرآن کی مدت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کتنی مدت میں قرآن ختم کروں؟ آپؐ نے فرمایا "ایک مہینے میں ختم کرو" میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں" آپؐ نے فرمایا "بیس دنوں میں مکمل کرو" عرض کیا "مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے" آپ نے فرمایا پندرہ دنوں میں ختم کرو" عرض کیا "اس سے جلدی (پڑھنے) کی طاقت رکھتا ہوں" حضورؐ نے فرمایا "دس دنوں میں ختم کرو" عرض کیا



marfat.com

فِي عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْاٰنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فِيْ رَكْعَةٍ يُوْتِرُ بِهَا وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْتِيْلُ فِي الْقِرَاءَةِ اَحَبُّ اِلٰى اَهْلِ الْعِلْمِ۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ يَّقْرَأَ الْقُرْاٰنَ

اس سے جلدی کی طاقت رکھتا ہوں" آپ نے فرمایا "پانچ دنوں میں ختم کرو" حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضورؐ! مجھے اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ نے مجھے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث حسن ابوبردہ کی روایت سے غریب ہے دیگر طریقوں سے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ انہی سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "چالیس دنوں میں قرآن ختم کرو" اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس حدیث کی رو سے ہم اس آدمی کو پسند نہیں کرتے جو چالیس دنوں میں پورا قرآن نہ پڑھے۔ بعض علما فرماتے ہیں حدیث پاک کی رو سے تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کیا جائے جبکہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وتروں کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے کعبہ شریف میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔ علماء کے نزدیک ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

---

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا "چالیس دنوں میں قرآن پاک (پورا) پڑھا کرو" یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نے اسے بواسطہ معمر اور سماک بن فضل وہب بن منبہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چالیس دنوں میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم دیا۔



marfat.com

فِي الْاَرْبَعِيْنَ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيْعِ ثَنِي نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ نَصْرِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین عمل کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منزل میں اترنے اور کوچ کرنے والا (یعنی جو شخص قرآن ختم کرے پھر شروع کرے اور اسی طرح کرتا رہے) یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ مسلم بن ابراہیم، صالح مری، قتادہ اور زرارہ بن اوفیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ میرے نزدیک یہ حدیث بواسطہ نصر بن علی، ہیثم بن ربیع کی روایت سے اصح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرنے والا قرآن کو نہیں سمجھتا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار نے بواسطہ ابن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔

---

# اَبْوَابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## بَابُ ۳۸۰ مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ

# ابوابِ تفسیرِ قرآن

## تفسیر بالرائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



marfat.com

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

جس نے علم کے بغیر قرآن کی تفسیر کی اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے ڈرو ما سوائے اس کے جس کا تمہیں علم ہو۔ کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پہ جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے اور جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اسے بھی چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِيْ حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَزْمٍ اَخُوْ حَزْمٍ الْقَطِيْعِيُّ ثَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ حَزْمٍ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ شَدَّدُوْا فِيْ هٰذَا اَنْ يُفَسَّرَ الْقُرْاٰنُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَاَمَّا الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ فَسَّرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الْقُرْاٰنِ اَوْ فَسَّرُوْهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سہیل بن حزم کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے اسی طرح بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کرنے میں سختی برتی ہے۔ مجاہد، قتادہ اور دوسرے علماء سے جو تفسیر مروی ہے اس کے بارے میں یہ خیال صحیح نہیں کہ انہوں نے قرآن میں اپنے رائے کو دخیل کیا یا بغیر علم کے تفسیر کی بلکہ ان حضرات سے یہ بات منقول ہے جو ہم نے کہی کہ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبدالرزاق اور معمر حضرت قتادہ سے نقل کیا آپ فرماتے ہیں میں نے قرآن پاک کی ہر آیت کے متعلق کچھ نہ کچھ سنا ہے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، اعمش سے نقل کیا کہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں اگر میں حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی قرأت نہ پڑھتا تو قرآن پاک کے بہت سے مسائل حضرت



marfat.com

فِيهَا شَيْئًا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ اَحْتَجْ اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ مِمَّا سَاَلْتُ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی جو ان سے پوچھتا ہوں۔

---

## وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

## سورۂ فاتحہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَاْهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ فَيَقُوْلُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذَا لِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (دو بار فرمایا) پوری نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (اس وقت کیا حکم ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے ابن فارسی اس وقت دل میں پڑھا کرو"۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کی گئی ہے۔ آدھی میرے لئے ہے اور آدھی بندے کے لئے۔ بندے کے لئے وہی ہے جو اس نے مانگا بندہ (نماز کے لئے) کھڑا ہو کر پڑھتا ہے "الحمد للہ رب العالمین" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے بندہ نے میری تعریف کی"۔ پھر بندہ کہتا ہے "الرحمٰن الرحیم" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری ثنا کی" بندہ کہتا ہے "مالک یوم الدین" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی یہ میرے لئے ہے اور یہ میرے لئے اور بندے کے درمیان (منقسم) ہے۔ "ایاک نعبد" سے لے کر آخر تک میرے بندے کے لئے ہے اور جو کچھ اس نے مانگا وہی اس کے لئے ہے وہ پڑھتا ہے "اھدنا الصراط" آخر تک۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور اسماعیل بن جعفر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ علاء بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ہم معنی روایت



marfat.com

وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَى ابْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ وَاَبُو السَّائِبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا ثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ وَاَبُو السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيْسَيْنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ اُوَيْسٍ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ اَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دَفَعْتُ اِلَيْهِ اَخَذَ بِيَدِيْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ قَالَ فَقَامَ بِيْ فَلَقِيَتْهُ اِمْرَاَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ

نقل کی۔ ابن جریج اور مالک بن انس نے بواسطہ علاء بن عبدالرحمٰن اور ابو سائب مولیٰ ہشام بن زہرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ ابن اویس بواسطہ والد، علاء بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن اور ابو سائب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز پڑھی اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔ اسمٰعیل بن ابی اویس کی روایت میں اس سے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ انہوں نے ابن ابی اویس کی حدیث سے بھی دلیل پکڑی جو انہوں نے بواسطہ والد، حضرت علاء (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے۔

---

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد شریف میں تشریف فرما تھے صحابہ کرام نے بتایا یہ عدی بن حاتم ہیں اور طلب امان اور حفظ کے بغیر ہی آیا تھا جب میں قریب پہنچا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس سے پہلے آپ فرما چکے تھے "مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا (عدی بن حاتم کا) ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا" حضرت عدی فرماتے ہیں پھر حضور مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے (راستے میں) ایک عورت نے آپ سے ملاقات کی اس کے پاس بچہ بھی تھا وہ دونوں کہنے لگے ہمیں آپ سے کچھ کام ہے" آپ ان دونوں کے ساتھ ٹھہر گئے یہاں تک کہ انکی ضرورت کو پورا کیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے خانۂ اقدس میں لے آئے خادمہ نے



marfat.com

دَارَهٗ فَالْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ اَنَّ شَيْئًا اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاَنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ حَنِيْفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِيْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَعَلْتُ اَغْشَاهُ اَيْ بِهٖ طَرَفِي النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهٗ عَشِيَّةً اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ فِيْ ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قَبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يُبْقِيْ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهَ وَقَائِلٌ لَهٗ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يُقِيْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ فَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّيْ لَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰى تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَكْثَرَ مَا يَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَيْنَ لُصُوْصُ طَيِّءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادٍ

بچھونا بچھایا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے میں بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر مجھ سے پوچھا تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار سے کیوں بھاگتے ہو کیا تمہارے خیال میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے"۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "نہیں" پھر آپ نے کچھ دیر گفتگو کے بعد فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی تسلیم کرنے سے کیوں بھاگتے ہو کیا اللہ سے بھی کوئی چیز بڑی ہے حضرت عدی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "نہیں" نبی اکرم نے فرمایا یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "میں خالص مسلمان ہوں" فرماتے ہیں میں نے دیکھا یہ سُنکر نبی کریم کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل گیا پھر آپ نے مجھے حکم دیا اور میں ایک انصاری کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا میں صبح و شام حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوتا فرماتے ہیں ایک شام میں آپکی خدمت میں حاضر تھا کہ دھاری دار اونی کپڑے پہنے ہوئے کچھ لوگ آئے نبی کریم نے نماز پڑھی اور پھر کھڑے ہو کر (لوگوں کو) اسکے لئے صدقہ کی ترغیب دی اور فرمایا اگرچہ ایک صاع ہی ہو نصف صاع ہی ہو، اگرچہ ایک مٹھی یا آدھی مٹھی ہو چاہیئے کہ اپنے چہروں کو جہنم یا آگ کی گرمی سے بچاؤ اگرچہ ایک کھجور یا اسکے ایک ٹکڑے سے ہی ہو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ اس سے وہی کچھ فرمائے گا جو میں تم سے کہتا ہوں کیا میں نے تمہارے کان اور آنکھیں نہیں بنائیں؟ وہ کہے گا "ہاں کیوں نہیں" اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال و اولاد عطا نہیں کئے وہ کہے گا "ہاں کیوں نہیں" اللہ تعالیٰ فرمائیگا وہ کہاں ہے جو تم نے آگے بھیجا وہ آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھے گا لیکن کوئی چیز نہیں پائے گا جس کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم کی گرمی سے بچائے لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو (جہنم کی) آگ سے بچائے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے ہی بچائے۔ مجھے تمہاری بھوک کا خوف نہیں اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار اور عطا کرنیوالا ہے" چنانچہ ایک عورت یثرب (مدینہ طیبہ) سے حیرہ تک سفر کریگی اور اسے جانور کی چوری کا ڈر نہ ہوگا حضرت عدی فرماتے ہیں میں نے دل میں سوچا قبیلہ طے کے ڈاکو اسوقت کہاں ہونگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سماک بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔



marfat.com

بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

شعبہ نے بواسطہ سماک بن حرب اور عباد بن حبیش حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے پوری حدیث مرفوعاً نقل کی ہے۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارٰى ضُلَّالٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر غضب کیا گیا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ طویل حدیث ذکر کی۔

---

## وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

## تفسیر سورۂ بقرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی کی ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی لہٰذا اولاد آدم زمین کے مطابق پیدا ہوئی، ان میں سرخ بھی ہیں سفید بھی سیاہ بھی اور اس کے بین بین بھی نرم، سخت برے اور اچھے (سب قسم کے) ہیں۔ امام ترمذی (رحمۃ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوا مُتَزَحِّفِينَ عَلٰى أَوْرَاكِهِمْ أَيْ مُنْحَرِفِينَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ قَالَ قَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم" ادخلوا الباب سجداً (دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو) کے بارے میں ارشاد فرمایا وہ لوگ سرین کے بل کھسکتے داخل ہوئے۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے آیت کریمہ فبدل الذین ظلموا[1] الخ کے بارے میں فرمایا انہوں نے کہا "حبۃ فی شعیر" (جو میں دانہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] تو ظالموں نے، جو بات فرمائی گئی تھی اس کے سوا اور بدل دی ۱۲



marfat.com

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا اَشْعَثُ السَّمَّانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ السَّمَّانِ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اندھیری رات تھی اس لئے ہمیں نہ معلوم ہو سکا کہ قبلہ کدھر ہے لہذا ہم سے ہر آدمی نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی بوقت صبح ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا اس پر آیت کریمہ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ نازل ہوئی یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث سمان ابو ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں جو انہوں نے عاصم بن عبید اللہ سے روایت کی۔ اشعث، حدیث میں ضعیف ہے۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهٗ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَيْ تِلْقَاءَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيُرْوٰى عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَثَمَّ قِبْلَةُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے اپنی سواری پر جدھر بھی رُخ کر لیتے، نماز پڑھ لیتے پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی "وللہ المشرق والمغرب" حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت قتادہ اس آیت کریمہ "وللہ المشرق" سے فثم وجہ اللہ تک" کے بارے میں فرماتے ہیں یہ دوسری آیت "فول وجہک شطر المسجد الحرام"[1] سے منسوخ ہے (یعنی مسجد حرام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو) ہم سے یہ حدیث محمد بن عبد الملک بن ابو شوارب نے بواسطہ یزید بن زریع اور سعید، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔ حضرت مجاہد آیت کریمہ "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" کے بارے میں فرماتے ہیں جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کا قبلہ ہے ابو کریب نے بواسطہ محمد بن علاء، وکیع اور نضر بن عربی، حضرت مجاہد سے ہمیں اس کی خبر دی۔

---

[1] تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت ہے ۱۲ [2] اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو ۱۲



marfat.com

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے اس پر آیت کریمہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی[1]" نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بناتے اس پر آیت کریمہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی" نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا[2]" کے بارے میں فرمایا "وسطا" سے مراد عادل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهٗ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ وَمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا آپ نے احکام خداوندی پہنچائے؟ آپ فرمائیں گے "جی ہاں" ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا تمہیں حضرت نوح نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا بلکہ کوئی بھی نہیں آیا۔ حضرت نوح سے کہا جائیگا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت" حضور فرماتے ہیں پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ حضرت نوح نے پیغام خداوندی پہنچا دیا۔ آیت کریمہ وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیداً" سے مراد ہے۔ وسط کے معنی عدل کے ہیں۔

[1] مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ ۱۲ [2] اور یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ۱۲



marfat.com

جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار نے بواسطہ جعفر بن عون، اعمش سے ۲

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے نو یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ کعبہ رخ ہونا پسند فرماتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "قد نری تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام"[1] اس کے بعد آپ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے اور یہی آپ کی خواہش تھی ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر انصار کی ایک جماعت پر ان کا گذر ہوا وہ بیت المقدس کی طرف منہ کئے عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ نے اپنا چہرہ اقدس کعبۃ اللہ کی طرف پھیر دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں یہ سنکر وہ حالت رکوع ہی میں کعبہ شریف کی طرف پھر گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے اسے حضرت ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے اس باب میں حضرت عمرو بن عوف مزنی، ابن عمر، عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مکرمہ کی طرف رخ کر لیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور اسی حالت میں فوت ہو گئے"۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "وما كان الله ليضيع ايمانكم" (اللہ تعالیٰ تمہارے ایمانوں کو ضائع نہیں کرتا

[1] ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آسمان کی طرف تمہارا منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس آپ اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف پھیر دیں ۱۲



marfat.com

اِيْمَانَكُمُ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَلْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے عرض کیا میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والوں کا کوئی گناہ نہیں سمجھتا اور اگر خود بھی انکے درمیان سعی نہ کروں تو کچھ حرج نہیں حضرت ام المؤمنین رضؓ نے فرمایا اے بھانجے! تو نے بُرا کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے انکے درمیان چکر لگایا ہے۔ دورِ جاہلیت میں جو لوگ سرکش مناۃ (بت) کے لئے احرام باندھتے جو مشلل میں ہے تو وہ صفا مروہ کے درمیان چکر نہیں لگاتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "فمن حج البیت او اعتمر"[1] الخ اگر ایسا ہوتا جس طرح تم نے کہا ہے تو آیت یوں ہوتی "فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما" (اگر ان کا طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں) زہری فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو بتائی تو انہوں نے اسے پسند کیا اور فرمایا "بیشک یہ ایک عظیم علم ہے"۔ میں نے متعدد علماء سے سُنا فرماتے ہیں جو عرب صفا و مروہ کے درمیان چکر نہیں لگاتے تھے ان کی دلیل یہ تھی کہ اس طرح ان دو پتھروں کے درمیان ہمارا طواف امورِ جاہلیت سے ہوگا دوسرے انصار نے کہا ہمیں کعبۃ اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ" (بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں) نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میرا خیال ہے یہ آیت کریمہ ان دو جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ جاہلیت کی نشانیوں سے تھے پس جب اسلام آیا اور ہم ان (کے پاس جانے) سے رک گئے تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی

[1] جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ۱۲



marfat.com

تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

"ان الصفا والمروۃ" الخ فرماتے ہیں یہ دونوں نفل ہیں جو کوئی نفل نیکی کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا اور جاننے والا ہے۔

---

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا اور پڑھا "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ" پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے چوما پھر فرمایا ہم اسی طرح ابتداء کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی اور آپ نے پڑھا "ان الصفا والمرۃ الخ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام میں جب کوئی روزہ رکھتا پھر افطار کئے بغیر سو جاتا تو وہ دوسری شام تک رات دن کچھ نہ کھاتا حضرت قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے افطار کے وقت اپنی زوجہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا "تیرے پاس کھانا ہے؟" اس نے کہا "نہیں" لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں، سارا دن کام کرنے کی وجہ سے انہیں نیند نے آلیا جب آپ کی زوجہ واپس آئیں تو (سوئے ہوئے) دیکھ کر کہا تمہاری محرومی پر افسوس ہے دوپہر کا وقت ہوا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا گیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "احل لکم لیلۃ الصیام الخ" اور "کلوا واشربوا الخ"۔ اس پر لوگ بہت خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

لہ روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا ۱۲ سے کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے (یعنی صبح) سے۔



marfat.com

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَاَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقال ربکم ادعونی الخ" میں دعا سے مراد عبادت ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکمل آیت پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ نَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جب آیت کریمہ "حتی یتبین لکم الخیط الابیض الخ" نازل ہوئی تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یہ رات کی سیاہی سے (الگ ہونے والی) صبح کی سفیدی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

ہم سے احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، مجالد، شعبی اور عدی بن حاتم سے اس کی مثل مرفوع روایت بیان کی۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی حتی یتبین لکم الخ فرماتے ہیں میں نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لئے اور انہیں دیکھنے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا جو سفیان کو یاد نہیں رہا پس میں نے کہا (پھر) آپ نے فرمایا اس سے دن اور رات مراد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ

حضرت ابو عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم شہر روم میں تھے کہ انہوں نے ہمارے مقابلے کے لئے ایک بڑا لشکر بھیجا ان کے برابر یا ان سے زیادہ مسلمان بھی انکے مقابلے میں نکلے اہل مصر پر عقبہ بن

لہ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا ۱۲



marfat.com

فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ اَوْ اَكْثَرُ وَعَلٰى اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فُضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتَتَاَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا التَّاْوِيْلَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَلَوْ اَقَمْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْاِقَامَةَ عَلَى الْاَمْوَالِ وَاِصْلَاحَهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا هُشَيْمٌ اَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ فِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلِاِيَّايَ عُنِيَ بِهَا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ

عامر اور (فوجی) جماعت پر فضالہ بن عبید مقرر تھے۔ ایک مسلمان نے رومیوں پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ ان (کے لشکر) میں گھس گیا لوگ چلائے اور کہنے لگے "سبحان اللہ! اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ رہا ہے"۔ اس پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تاویل کرتے ہو یہ تو ہم لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا اور اس کے مددگار زیادہ ہو گئے تو ہم میں سے بعض لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو کر آپس میں چپکے چپکے کہنے لگے اموال ضائع ہو گئے اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگار بھی زیادہ ہو گئے اس لئے ہم اپنے اموال میں ٹھہریں اور ضائع شدہ مال کی اصلاح کریں۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے ہماری بات کا جواب دیتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی "وانفقوا فی سبیل اللہ الخ" پس وہ ہلاکت، جہاد کو چھوڑ کر اپنے اموال میں ٹھہرنا اور اس کی درستگی ہے چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنے گھر سے باہر جہاد میں مصروف رہے یہاں تک کہ سرزمین روم میں مدفون ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

---

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی اور اس سے میں ہی مراد ہوں "فمن کان منکم مریضا الخ" فرماتے ہیں ہم احرام باندھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں تھے۔ مشرکوں نے ہمیں (حج و عمرہ سے) روک رکھا تھا میرے سر پر زلفیں تھیں اور جوئیں میرے منہ پر گر رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو

---

لہ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ۱۲



marfat.com

فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هَوَامُّ رَأْسِكَ تُؤْذِيْكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا۔

فرمایا شاید تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دیتی ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "جی ہاں یا رسول اللہ! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا سر منڈا لے" اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں روزے تین دن کے، کھانا چھ مساکین کو اور قربانی ایک بکری یا زیادہ کی ہے۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم، ابو بشر، مجاہد اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنِ اشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ اَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ۔

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم، اشعث بن سوار، شعبی اور عبداللہ بن معقل نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن اصبہانی بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى جَبْهَتِيْ اَوْ قَالَ حَاجِبِيْ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيْكَةً اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ بِاَيَّتِهِنَّ بَدَأَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہنڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میری پیشانی یا ابروؤں پر جوئیں بار بار گر رہی تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈواؤ اور جانور قربانی کرو یا تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ" ایوب فرماتے ہیں میں نہیں جانتا پہلے کس چیز کا فرمایا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج عرفات (میں ٹھہرنا) ہے (تین مرتبہ فرمایا) منیٰ کے تین دن ہیں "فمن تعجل فی یومین الخ الایۃ"[1] جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفہ کو پالے اس نے حج کو پا لیا" ابن ابی عمر نے سفیان بن

[1] تو جو جلدی کرے دو دنوں میں چلا جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پرہیزگار کے لئے ۱۲



marfat.com

يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ۔

عیینہ کا قول نقل کیا کہ سفیان ثوری کی روایات میں سے یہ نہایت کھری روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے بکیر بن عطاء رح سے روایت کیا ہے ہم اسے صرف بکیر بن عطاء کی روایت سے جانتے ہیں۔

---

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ نفرت اور عداوت کے لائق وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ قَالَ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودیوں کی عورتوں کو حیض آتا تو وہ نہ تو اس کے ساتھ کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور نہ ہی گھروں میں ان کے پاس ٹھہرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمادی "ویسئلونک عن المحیض الخ الایۃ"[1] چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ان کے ساتھ کھائیں پئیں، گھروں میں ان کے ساتھ رہیں اور جماع کے علاوہ سب کچھ کریں" یہودی کہنے لگے "یہ تو ہماری ہر بات کی مخالفت کرتے ہیں" حضرت انس فرماتے ہیں عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اسارا واقعہ بتایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم حائضہ عورتوں سے جماع نہ کریں۔ (یہ سنکر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید آپ کو ان دونوں پر غصہ آگیا ہے۔ وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے ان کے سامنے سے دودھ کا ہدیہ آیا نبی اکرم نے کسی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضور ان پر ناراض نہیں ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد الاعلیٰ

---

[1] اور تم سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں تم وہ فرمادو وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جبتک پاک نہ ہو جائیں انکے نزدیک (جماع کیلئے) نہ جاؤ ۱۲

marfat.com

فَعَلِمْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ.

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِيْ صِمَامًا وَّاحِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَيُرْوٰى فِيْ سِمَامٍ وَّاحِدٍ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ الْبَيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہم) سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودی کہتے ہیں جو آدمی اپنی عورت کی اگلی طرف پچھلی طرف سے (ہو کر) جماع کرے گا اسکے ہاں بھینگا لڑکا پیدا ہوگا اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی "نساءکم حرث لکم الخ الایۃ"[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت "نساءکم حرث لکم الخ الایۃ" کی تفسیر میں روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک ہی سوراخ میں (جماع کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم سے مراد عبداللہ بن عثمان بن خثیم مراد ہیں اور ابن سابط سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط جمحی مکی مراد ہیں۔ اور حفصہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی صاحبزادی ہیں "سمام واحد" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا" آپ نے فرمایا "تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟" عرض کیا گذشتہ رات میں نے اپنی سواری کا رخ بدل دیا" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "نساءکم حرث لکم الخ الایۃ" آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے ہو کر لیکن پاخانے

---

[1] تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو ۱۲



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِيُّ هُوَ يَعْقُوْبُ الْقُمِّيُّ۔

کی جگہ اور حیض سے بچو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے یعقوب بن عبداللہ اشعری سے یعقوب قمی مراد ہیں۔

---

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ زَوَّجَ اُخْتَهٗ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهٗ يَا لُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا وَاَخِرَ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهٗ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِرَبِّيْ وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ لِاَنَّ اُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَوْ كَانَ الْاَمْرُ اِلَيْهَا دُوْنَ وَلِيِّهَا لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ اِلٰى وَلِيِّهَا مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاِنَّمَا خَاطَبَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْاَوْلِيَاءَ فَقَالَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ اِلَى

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عہد رسالت میں ایک مسلمان کے ساتھ اپنی بہن کا نکاح کیا کچھ عرصہ وہ اسکے پاس رہی پھر اس نے طلاق دیدی اور رجوع بھی نہ کیا یہاں تک کہ اس کی عدت بھی ختم ہوگئی پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو چاہنے لگے چنانچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا لیکن اس عورت کے بھائی نے کہا اے چھوٹے! میں نے تجھے اس کے ساتھ عزت بخشی اور اس کے ساتھ تیری شادی کی پس تو نے طلاق دیدی اللہ کی قسم! اب یہ کبھی بھی تیری طرف نہیں لوٹے گی۔ راوی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس مرد اور عورت دونوں کی ایک دوسرے کی طرف حاجت کو جان لیا اور آیت کریمہ نازل فرمائی "واذا طلقتم النسا الخ الآیۃ" حضرت معقل نے جب یہ بات سنی تو کہا اپنے رب کی بات سننے اور ماننے کے لئے حاضر ہوں پھر اسے بلایا اور کہا میں اسے (اپنی بہن کو) تیرے نکاح میں دیتا ہوں اور تیری عزت بھی کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت انس سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے اس حدیث میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں کیونکہ معقل بن یسار کی ہمشیرہ بیوہ تھیں اگر ولی کے بغیر کے اس کا اپنا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتی اور اپنے ولی حضرت معقل کی محتاج نہ ہوتیں اللہ تعالیٰ نے بھی اس آیت میں عورتوں کے ولیوں کو ہی مخاطب کیا اور فرمایا کہ انہیں انکے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع نہ کرو اس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ساتھ نکاح کا اختیار ولی کو ہے[1]

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابویونس سے

---

[1] جب تم عورتوں کو طلاق دو اور انکی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے ولیو! انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو، جبکہ آپس میں موافق شرع رضامند ہوں احناف کے نزدیک بالغہ عورت کو نکاح کا اختیار ہے حدیث شریف میں ہے بالغہ عورت، ولی کی بنسبت اپنے نکاح کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ اسیطرح قرآن پاک میں ہے۔ ۱۲

marfat.com

حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

روایت ہے فرماتے ہیں مجھے ام المومنین نے حکم دیا کہ میں نے ان کے لئے ایک مصحف لکھوں اور فرمایا جب اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ" الایۃ[1] فرماتے ہیں جب میں اس آیت پر پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا آپ نے مجھے لکھوایا "حافظو علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین" اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بھی حدیث مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۹ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صلوۃ وسطیٰ" سے مراد عصر کی نماز ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۹۰۰ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ امْلَاْ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اِسْمُهُ مُسْلِمٌ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے دن فرمایا اے اللہ! ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے، جیسا کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک سورج غروب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

---

۹۰۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُو النَّضْرِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صلوۃ وسطیٰ" عصر کی نماز ہے"۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابو ہاشم بن عتبہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی

---

[1] تمام نمازوں اور بالخصوص درمیانی نماز (نماز عصر) کی پابندی کرو ۱۲

marfat.com

وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاعَ أَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عہد رسالت میں ہم، نماز میں باتیں کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وقوموا للہ قانتین" (اللہ تعالےٰ کے حضور باادب کھڑے ہو) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا"

---

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، اسمٰعیل بن ابی خالد سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا اور ہمیں گفتگو سے منع کر دیا گیا" یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت "ولا تیمموا الخبیث الخ الآیۃ" (اور خرچ کرتے ہوئے خبیث مال کا ارادہ نہ کرو) ہم انصار کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ہم لوگ کھجوروں کے مالک تھے پس کوئی تو اپنے پھل کی کمی زیادتی کے مطابق کھجوریں لاتے اور کوئی ایک یا دو گچھے لاکر مسجد میں لٹکا دیتا۔ اہل صفہ کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا ان میں سے جس کو بھوک لگتی وہ ان گچھوں کے پاس آتا اس پر ڈنڈا مارتا تو کچی پکی ہر طرح کی کھجوریں گرتیں وہ اٹھا کر کھا لیتا بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کا شمار نیکی کا ذوق نہ رکھنے والوں میں ہوتا تھا چنانچہ وہ ایک آدھ گچھا لاتے ان میں ردی خشک اور ٹوٹی پھوٹی کھجوریں ہوتیں اسے وہ لٹکا دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا الخ الآیۃ"[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو اس قسم کا تحفہ دیا جائے جیسا اس

---

[1] ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ تم اس میں سے دو اور تمہیں ملے تو نہ لو جبتک کہ تم اسمیں چشم پوشی نہ کرو۔

marfat.com

اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِيَ اِلَيْهِ مِثْلَ مَا اُعْطِيَ لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ اَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ مَالِكٍ هُوَ الْغِفَارِيُّ وَيُقَالُ اِسْمُهٗ غَزْوَانُ وَقَدْ رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا۔

نے دیا تو وہ نہیں لے گا سوائے اس کے کہ چشم پوشی کرے یا حیاء کی وجہ سے۔ راوی فرماتے ہیں اس کے بعد ہم میں سے ہر آدمی اچھی چیز لے کر آتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت ابو مالک غفاری ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام غزوان ہے سفیان ثوری نے بھی سدی سے اس بارے میں کچھ نقل کیا ہے۔

---

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ اَبِي الْاَحْوَصِ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان پر شیطان کا بھی اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی۔ شیطان کا اثر برائی کا وعدہ دینا اور حق کو جھٹلانے کی ترغیب دینا ہے۔ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ دینا اور حق بات کی تصدیق کرنا ہے پس جو شخص اپنے اندر اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا اس کا شکر ادا کرے اور جو کوئی اپنے آپ میں دوسرا اثر پائے تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے" پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی "الشیطان یعدکم الفقر" الخ الایۃ[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابو احوص کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

---

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ طیب ہے اور صرف طیب ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی وہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یا ایہا الرسول کلوا من الطیبات" الخ الایۃ اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات الخ الایۃ

---

[1] شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے واللہ تم سے بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے ۱۲



marfat.com

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَقَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهٗ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِيُّ اِسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عِزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ۔

راوی کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ وہ (اللہ تعالےٰ کے راستے میں) لمبا سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر گرد و غبار پڑی ہوئی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام سے، پینا حرام سے، لباس اور غذا حرام سے ہے پس اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو حازم اشجعی کا نام سلمان مولیٰ عزہ اشجعیہ ہے۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ الْاٰيَةَ اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَهٗ فَيُحَاسَبُ بِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنُزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، آیت کریمہ ان تبدوا ما فی انفسکم الخ الآیۃ کے اترنے پر ہم غمگین ہو گئے ہم نے سوچا کوئی شخص اپنے دل میں بات کرتا ہے اس کا بھی حساب ہوگا نہ معلوم اس سے کس قدر بخشا گیا اور کس قدر نہیں بخشا گیا۔ پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا" اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھکر تکلیف نہیں دیتا ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ان تبدوا ما فی انفسکم الخ" اور "من یعمل سوء الخ" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے، مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو سزا ہے اسے جو بخار یا حوادث پہنچتے ہیں حتیٰ کہ وہ چیز جسے وہ اپنی قمیص کی جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے نہ پا کر غمگین ہوتا یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے

لہ اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ۱۲



marfat.com

فَيَفْزَعُ لَهَا حَتَّى اَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا الْاٰيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاٰدَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ۔

(پاک ہو کر) ایسے نکلتا ہے جیسے آگ کی بھٹی سے خالص سونا صاف ہو کر نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ "ان تبدوا ما فی انفسکم الخ" نازل ہوئی تو اس سے لوگوں کے دلوں میں اس قدر غم پیدا ہوا جتنا کسی اور بات سے نہیں ہوا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہو سمعنا واطعنا" پس اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "امن الرسول" سے اواخطأنا تک" اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا" (یعنے تمہارا مواخذہ نہ کروں گا) ولا تحمل علینا" سے من قبلنا تک اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ[1] الخ" اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے بھی روایت مذکور ہے کہا جاتا ہے آدم بن سلیمان، یحییٰ بن آدم کے والد ہیں۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

## تفسیر سورۂ آل عمران

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ نَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا "ہو الذی انزل

[1] اے اللہ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو ۱۲



marfat.com

قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَائِشَةَ

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَهُوَ الْخَزَّازُ وَيَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ عَامِرٍ الْقَاسِمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتَهُمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّمَا ذَكَرَهٗ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ اَيْضًا۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَلَايَةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ

علیک الکتاب الخ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کی متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھے دل والے) رکھا ہے، پس ان سے بچو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ایوب اور ابن ابی ملیکہ بھی یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا" فاما الذین فی قلوبہم زیغ الخ" آپ نے فرمایا جب تو انہیں دیکھے گی پہچان لے گی۔ یزید نے کہا (آپ نے فرمایا جب تم انہیں دیکھو گے پہچان لو گے۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ ابو ملیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن قاسم بن محمد کا واسطہ مذکور نہیں صرف یزید بن ابراہیم نے ان کا واسطہ ذکر کیا ہے ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن عبید اللہ ابن ابی ملیکہ ہیں انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع حاصل ہے۔

---

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ انبیاء والی (مددگار) ہوتے ہیں اور میرے ولی، میرے باپ اور میرے رب کے

---

سلہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتاری اس کی کچھ آیات صاف معنی رکھتی ہیں ۱۲ سلہ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی (آیات) کے پیچھے پڑتے ہیں ۱۲



marfat.com

وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپ نے پڑھا ان اولی الناس الخ[1]۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ وَاَبُو الضُّحٰى اِسْمُهٗ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ۔

محمود نے بواسطہ ابونعیم، سفیان بواسطہ والد اور ابوضحیٰ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً روایت ہے اس میں مسروق کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ ابوکریب نے بواسطہ وکیع، سفیان ان کے والد اور ابوضحیٰ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ابی نعیم کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے اس میں مسروق کا واسطہ نہیں۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال ہتھیانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں اللہ کی قسم! یہ بات میرے ہی بارے میں ہے میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا جھگڑا تھا اس نے میرے حق سے انکار کیا تو میں اسے بارگاہِ رسالت میں لے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "تیرے پاس گواہ ہیں"؟ میں نے عرض کیا "نہیں ہیں" آپؐ نے یہودی سے فرمایا "قسم کھا" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "ان الذین یشترون الخ"[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری "لن تنالوا البر الخ"[3]

---

[1] بیشک لوگوں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے متبع ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے ۱۲ [2] وہ لوگ جو اپنے وعدے اور قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں [3] تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جبتک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو ۱۲



marfat.com

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهٗ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

۹۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ الْخُوْزِيِّ الْمَكِّيِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۹۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۹۱۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ رَبِيْعٍ وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ رَاَى اَبُوْ اُمَامَةَ رُؤُسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ

یا یہ آیت "من ذا الذی الخ" تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اور آپ کا ایک باغ تھا، یا رسول اللہ! میرا باغ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہے اگر میں اسے پوشیدہ کر سکتا تو اعلان نہ کرتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے قرابتداروں میں تقسیم کر دو، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! حاجی کون ہے؟" آپ نے فرمایا گرد آلود بالوں اور بدبودار جسم والا،،[1] دوسرے آدمی نے اٹھ کر پوچھا "یا رسول اللہ! کونسا حج افضل ہے؟" آپ نے فرمایا جس میں بلند سے تلبیہ اور قربانی ہو" ایک اور آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! سبیل (راستے) سے کیا مراد ہے؟" آپ نے فرمایا سفر خرچ اور سواری اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابراہیم بن یزید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

---

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابناءنا وابناءکم[2] الخ" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور فرمایا "اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں" یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

ابو غالب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے دمشق کی سیڑھیوں پر (خارجیوں کے) کچھ سر نصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا جہنم کے کتے

---

[1] کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے ۱۲ [2] تیل و خوشبو نہ لگانے کی وجہ سے بدبودار ہونا ۱۲ [3] ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے کو بلائیں، اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بلائیں ۱۲



marfat.com

دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اَحَادِيْثُ حَسَنٌ وَاَبُوْ غَالِبٍ اِسْمُهٗ حَزَوَّرٌ وَاَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اِسْمُهٗ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةَ۔

آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا پھر آپ نے پڑھا "یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الخ" ابو غالب کہتے ہیں حضرت ابو امامہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں حضورؐ سے ایک، دو، تین، چار یہاں تک کہ سات مرتبہ بھی سنتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی بارہا سنا) ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور یہ باہلہ قبیلہ کے سردار ہیں۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کنتم خیر امۃ اخرجت للناس[۲] کے بارے میں فرمایا تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور بزرگ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بہت سے لوگوں نے اسی حضرت بہز بن حکیم سے یونہی روایت کیا ہے لیکن اس میں "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" نہیں ہے۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهٗ شَجَّةً فِيْ جَبْهَتِهٖ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غزوۂ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوگیا اور پیشانی مبارک زخمی ہوگئی حتیٰ کہ چہرۂ انور پر خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس کا اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ حالانکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "لیس لک من الامر[۳] الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا حُمَيْدٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوۂ احد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور

---

[۱] جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض سیاہ ۱۲ [۲] تم ان سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں ۱۲ [۳] یہ بات آپ کے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے ۱۲



marfat.com

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُهٗ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

زخمی ہوا، دانت مبارک شہید ہوگیا اور آپ صلعم کے کاندھے مبارک پر تیر لگا تو چہرۂ انور پر خون بہنے لگا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خون پونچھتے جاتے اور فرماتے وہ کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا جبکہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے آیت نازل فرمائی "لیس لک من الامر الخ"

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ وَكَذَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! ابوسفیان پر لعنت بھیج" اے اللہ! حارث بن ہشام پر لعنت بھیج" اے اللہ! صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج" اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی "لیس لک من الامر الخ" پس اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے اور نہایت اچھے مسلمان بنے۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ عمر بن حمزہ حضرت سالم کی روایت سے غریب ہے۔ زہری نے بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، چار آدمیوں کے لئے بد دعا فرماتے تھے تو یہ آیت "لیس لک من الامر الخ" نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ ان (چاروں) کو اسلام کا راستہ دکھایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اس طریق یعنی بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب (رضی اللہ عنہ) نے اسے ابن عجلان (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے۔



marfat.com

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَرَفَعُوْهُ وَرَوَاهُ مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَسْمَاءِ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب میں نبی اکرم صلی اللہ وسلم سے کوئی حدیث (بلا واسطہ) سنتا تو اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا اس سے مجھے نفع دیتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ فرمایا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی گناہ کرلے پھر اٹھ کر پاک صاف ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی "والذین اذا فعلوا" الخ اس حدیث کو شعبہ اور کئی دوسرے راویوں نے حضرت عثمان بن مغیرہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے مسعر اور سفیان نے، عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع بیان کیا اسماء بن حکم فزاری سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

---

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجَفَتِهٖ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ اُحد کے دن سر اٹھا کر دیکھنے لگا تو ہر آدمی اونگھتے اونگھتے اپنی ڈھال کے نیچے جھک رہا تھا اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ثم انزل علیکم" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مِثْلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ

عبد بن حمید نے بواسطہ روح بن عبادہ، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث

---

لہ اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنی گناہوں کی معافی چاہیں ۱۲ لہ پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری ۱۲



marfat.com

حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ حَتّٰى اَنَّهٗ كَانَ فِيْمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى الْمُنَافِقُوْنَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ اَجْبَنُ قَوْمٍ وَاَرْعَبُهٗ وَاَخْذَلُهٗ لِلْحَقِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَا مِقْسَمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ اِفْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَ

حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم اُحد کے دن میدان جنگ میں تھے کہ اونگھ نے ہم پر غلبہ کر لیا میں بھی انہیں لوگوں میں تھا جن پر اونگھ چھا چکی تھی فرماتے ہیں میری تلوار ہاتھ سے گر پڑتی میں اٹھاتا وہ پھر گر پڑتی اور پھر میں پکڑ لیتا۔ دوسری جماعت منافقوں کی تھی جنہیں صرف اپنی جان کی فکر تھی وہ سب سے زیادہ بزدل سب سے زیادہ مرعوب اور حق کا ساتھ چھوڑنے والوں میں وہ آگے آگے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ آیت وما کان لنبی ان یغل[1] ایک سرخ چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقعہ پر گم ہو گئی تھی بعض لوگوں نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی بعض لوگوں نے اسے بواسطہ خصیف، مقسم سے روایت کیا لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے جابر! کیا وجہ ہے میں تمہیں پریشان دیکھتا ہوں؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد اہل و عیال اور قرض چھوڑ کر شہید ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے اس بات کی خوشخبری نہ دوں جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے ملاقات کی۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی گفتگو کی پردے کے پیچھے سے کی لیکن تیرے

[1] اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ۱۲



marfat.com

اَحْیِیْ اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا وَقَالَ يَا عَبْدِیْ تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ هٰكَذَا عَنْ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ اَمَّا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيْدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ قَالُوْا تُعِيْدُ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

والد کو زندہ کر کے بے حجاب گفتگو فرمائی اور فرمایا اے میرے بندے! تمنا کر میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! مجھے زندہ کر تاکہ دوبارہ تیرے راستے میں جام شہادت نوش کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیصلہ ہو چکا کہ وہ واپس نہیں جائیں گے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ولا تحسبن الذین قتلوا الخ" یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن عبداللہ بن مدینی اور متعدد اکابر محدثین نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا۔

حضرت مسروق سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا "ولا تحسبن الذین قتلوا الخ" آپ نے فرمایا ہم نے اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا کہ ان (شہداء) کی ارواح سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں پھر عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں کی طرف لوٹتی ہیں ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتا ہے کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں کہتے ہیں اے رب! اس سے زیادہ ہم کیا مانگیں کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں چرتے ہیں۔ دوبارہ متوجہ ہو کر پوچھا مزید کچھ چاہتے ہو تمہیں عطا کروں جب انہوں نے دیکھا کہ انہیں نہیں چھوڑا جائے گا تو کہا "اے اللہ! ہماری ارواح (دوبارہ) ہمارے جسموں میں ڈال دے تاکہ ہم دنیا میں واپس جائیں اور دوبارہ تیرے راستے میں شہید کئے جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عطاء بن سائب اور ابو عبیدہ، حضرت ابن مسعودؓ سے اسکی مثل روایت کیا اسمیں یہ

---

سلہ اور جو اللہ کی راہ مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کر بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ۱۲



marfat.com

مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرَهٗ اَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَعْنِيْ حَيَّةً۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ

اضافہ ہے ہمارے نبی اکرم کو ہمارا اسلام پہنچائیے اور خبر دیجئے کہ ہم اپنے رب سے راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں بہت بڑا سانپ ڈالے گا پھر آپ نے آیت مبارکہ پڑھی "لا تحسبن الذین یبخلون الخ" پھر یہ آیت پڑھی سیطوقون ما بخلوا بہ الخ اور فرمایا جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال ہتھیالے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کو پھر پڑھی "ان الذین یشترون بعہد اللہ الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شجاع کے معنی گنجے سانپ کے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک لاٹھی کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اگر چاہو تو پڑھو فمن زحزح عن النار الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

حضرت عبداللہ بن عوف سے روایت ہے مروان بن حکم نے اپنے غلام سے کہا اے رافع! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور کہو جو لوگ اپنی بات پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں ایسے کام پر

---

سلہ اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں ۱۲ سلہ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ۱۲ سلہ بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ۱۲ سلہ پس جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ۱۲



marfat.com

اِذْهَبْ يَا رَافِعُ بِبَوَّابِهٖ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهٗ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذِّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهٖ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیا، اگر انہیں عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب میں مبتلا ہونگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں کیا ہوا یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔ "واذ اخذ اللہ الخ" نیز یہ آیت پڑھی "ولا تحسبن الذین الخ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی تو انہوں نے اس کے علاوہ دوسری بات بتائی اور یہ ظاہر کیا کہ جو کچھ آپ نے پوچھا ہم نے بتادیا اور اس پر اپنی تعریف کے طلبگار ہوئے۔ اپنی کتاب اور پوچھی گئی بات پر خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ

## تفسیر سورۂ نساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہوگیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے (اس وقت) مجھ پر غشی طاری تھی جب کچھ افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا حضور! اپنے مال کا کیسے فیصلہ کروں؟ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ آیت کریمہ نازل ہوئی "یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن منکدر سے متعدد لوگوں نے اسے روایت کیا ہے۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُبَشِّرٍ

فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان ابن عیینہ اور محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ فضل بن صباح کی روایت میں زیادہ تفصیل ہے۔

---

لہ اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی ۱۲ سہ ہرگز نہ سمجھنا جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا ۱۲



marfat.com

كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اَوْطَاسٍ اَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَرِهْنَ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَنَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِيْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ وَلَا نَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا ذَكَرَ اَبَا عَلْقَمَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا مَا ذَكَرَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَاَبُو الْخَلِيْلِ اسْمُهٗ صَالِحُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ۔

---

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوۂ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے ہاتھ آئیں جن کے خاوند مشرکین میں موجود تھے۔ کچھ لوگوں نے ان سے کراہت محسوس کی تو اللہ تعالےٰ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی "والمحصنت من النساء الخ"[1]۔ یہ حدیث حسن ہے۔

---

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے پاس قیدی بن کر آئیں جن کے خاوند ان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آیت نازل ہوئی "والمحصنات من النساء الخ" یہ حدیث حسن ہے ثوری نے یہ حدیث بواسطہ عثمان بتی اور ابو خلیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ اس حدیث میں سوائے ہمام کی روایت کے جو قتادہ سے مروی ہے ابی علقمہ کا ذکر نہیں۔ ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

---

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا، کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے روح بن عبادہ نے اسے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن ابی بکر کا ذکر کیا اور یہ صحیح نہیں۔

---

[1] اور حرام ہیں خاوند والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملکیت میں آجائیں ۱۲



marfat.com

۹۴۰- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ گناہ نہ بتاؤں جو کبیرہ گناہوں میں سے بھی بڑے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی، راوی فرماتے ہیں آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی دینا (فرمایا) جھوٹی بات راوی فرماتے ہیں آپ مسلسل فرماتے ہیں یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِينَ صَبْرٍ فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ۔

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں۔ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر صبر کی قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ داخل کرے قیامت تک یہ قسم اس کے دل میں ایک (سیاہ) نکتہ بن جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوامامہ انصاری، ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

---

۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا یا (فرمایا) جھوٹی قسم کھانا (شعبہ کو شک ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۹۴۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت



marfat.com

ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّهَا قَالَتْ یَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِیْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَاَنْزَلَ فِیْهَا اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ الظَّعِیْنَةِ قَدِمَتِ الْمَدِیْنَةَ مُهَاجِرَةً هٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا۔

ہے انہوں نے فرمایا مرد جہاد کرتے ہیں جبکہ عورتیں نہیں کرتیں۔ اور ہمارے لئے نصف ترکہ ہے"۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی "ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض"۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات" الخ نیز فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ پہلی خاتون ہیں جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ یہ حدیث مرسل ہے بعض نے اسے بواسطہ ابن ابی نجیح حضرت مجاہد سے مرسل روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے اس طرح اس طرح فرمایا۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِی الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کا ذکر کیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض"[1]

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْهِ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا غَمَزَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ هٰكَذَا رَوٰی اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِنَّمَا هُوَ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے آپ نے مجھے قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا۔ تو میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء کی تلاوت کی، جب میں اس آیت پر پہنچا "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہولاء شہیدا"[2] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ سے (ٹھہرنے کا) اشارہ فرمایا میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ابوالاحوص نے بواسطہ اعمش، ابراہیم اور علقمہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے صحیح یہ ہے کہ ابراہیم بواسطہ عبیدہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے

[1] اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تمہیں ایک دوسرے پر بڑھائی دی ۱۲ [2] ہم کسی عمل کرنے والے مرد یا عورت کا عمل ضائع نہیں کرتے تم سے بعض، بعض سے ہیں ۱۲ [3] پس کیسے ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے ۱۲



marfat.com

عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ۔

سامنے قرآن پڑھوں میں نے عرض کیا حضور! آپ کے سامنے پڑھوں جبکہ آپ پر تو نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے آدمی سے سنوں۔ فرماتے ہیں پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا "وجئنا بک" الخ تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے! ابو احوص کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے سوید بن نصر نے بواسطہ ابن مبارک اور سفیان، اعمش رضی اللہ عنہ سے حضرت معاویہ بن ہشام کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتْ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَأْتُ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے کھانا تیار کیا اور ہمیں دعوت دی پھر ہمیں شراب پلائی (اس وقت حرام نہ تھی، مترجم) شراب ہم پر غالب آگئی اتنے میں نماز کا وقت آگیا شرکاء مجلس نے مجھے آگے کر دیا تو میں نے سورۂ کافرون اس طرح پڑھی "قل ایہا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی "لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری[1] الخ"۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَاَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک انصاری کا پتھریلی زمین کی ایک نہر کے بارے میں جس سے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوگیا۔ انصاری نے کہا پانی کو گذرنے دیجئے لیکن حضرت زبیرؓ نہ مانے۔ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فیصلہ کرانے حاضر ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر! تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو اور پھر اپنے پڑوسی کے لئے پانی چھوڑ دو۔ (یہ سنکر) انصاری کو غصہ آگیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! اس لئے کہ (یہ) آپ کا

[1] اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ ۱۲



marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نُزِلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةٌ وَقَالَ إِنَّهَا تَنْفِي الْخُبْثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا شَبَابَةُ نَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ

پھوپھی زاد ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ لال ہو گیا آپ نے فرمایا اے زبیر! اپنے باغ کو سیراب کرو اور پانی روکے رکھو یہاں تک کہ منڈیر تک بھر جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم بخدا! میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی "فلا وربک لا یؤمنون" الخ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا انہوں نے فرمایا یہ حدیث ابن وہب نے لیث بن سعد سے یونس نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عبداللہ بن زبیر سے اس کے ہم معنی نقل کی شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی حضرت عبداللہ بن زبیر کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ "فما لکم فی المنافقین فئتین"[2] کے بارے میں مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن کچھ صحابہ کرام واپس ہو گئے لوگوں کے دو گروہ بن گئے تھے ایک جماعت کہتی تھی ان سے لڑیں جبکہ دوسری کہتی تھی "نہ لڑیں" اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کا میل دور کر دیتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مقتول اس صورت میں آئیگا کہ اس کی پیشانی اور سر اسکے ہاتھ میں ہونگے اور گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ عرض کریگا اے رب! اس نے مجھے قتل کیا وہ اپنے قاتل کو عرش کے قریب کر دیگا عمرو بن دینار فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے توبہ کا ذکر کیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی "ومن یقتل مومنا متعمدا[3]" الخ اور فرمایا نہ تو یہ آیت منسوخ

---

[1] آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں ۱۲ [2] تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے ۱۲ [3] جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے ۱۲



marfat.com

فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ مَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

ہوئی اور نہ ہی بدل گئی اور ایسے آدمی کے لئے توبہ کہاں ؟ یہ حدیث حسن ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح موقوف روایت کی ہے۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غَنَمٌ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا وَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا اس کے پاس بکریاں بھی تھیں اس نے ان کو سلام کیا انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اس نے محض تم سے پناہ حاصل کرنے کے لئے سلام کیا۔ چنانچہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اسے قتل کر دیا اس کی بکریاں لے لیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم الخ" یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاٰيَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِيْ اِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ غَيْرَ اُولِي الضَّرَرِ الْاٰيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت مبارکہ "لا یستوی القاعدون من المومنین الخ" نازل ہوئی تو حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "غیر اولی الضرر الخ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس مونڈے کی ہڈی اور دوات یا (فرمایا) تختی اور دوات لاؤ (تاکہ میں لکھ دوں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمرو بن مکتوم بھی کہا جاتا ہے اور عبداللہ

لہ اے ایمان والو! جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ۱۲ سہ برابر نہیں مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ لاوجہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں ۱۲



marfat.com

عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَائِدَةَ وَاُمُّ مَكْتُوْمٍ اُمُّهُ۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً فَهٰؤُلَاءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ اُولِي الضَّرَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يُقَالُ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يُكْنٰى اَبَا الْقَاسِمِ۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ

بن ام مکتوم بھی ان کا نام عبداللہ بن زائدہ ہے اور ام مکتوم ان کی والدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "لا یستوی القاعدون الخ" بدر میں شریک ہونے والے مومن اور بلا عذر نہ شریک ہونے والوں کے بارے میں نازل ہوئی جب بدر کی لڑائی کا حکم ہوا تو حضرت عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دونوں نابینا ہیں کیا ہمیں عدم شرکت کی اجازت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی پس یہ بیٹھنے والے تکلیف والوں کے سوا دوسرے لوگ ہیں مجاہدین کو بلا عذر گھر بیٹھنے والوں پر فضیلت دی بہت بڑا اجر دیا اور ان کے درجات بلند کئے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ مقسم کو مولے عبداللہ بن حارث بھی کہا جاتا ہے اور مولے عبداللہ بن عباس بھی۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

---

---

---

سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کی طرف گیا یہاں تک کہ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا مروان نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے لکھوا رہے تھے "لا یستوی القاعدون الخ" اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے



marfat.com

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِيهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَ كَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ وَ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَوَى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ اور وہ نابینا تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی آپؐ کی ران میری ران پر تھی وہ اس قدر بھاری ہو گئی کہ قریب تھا میری ران چور چور ہو جائے۔ پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی "غیر اولی الضرر الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں ایک صحابی، تابعی سے روایت کرتے ہیں سہل بن سعد انصاری، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں مروان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعین سے ہے۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم"[1] لیکن اب تو لوگ امن میں ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ابھی اس بات سے تعجب ہے جس سے تم کو تعجب ہوا چنانچہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا "یہ صدقہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا پس اس کا صدقہ قبول کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان لوگوں کو یہ نماز (نماز عصر) اپنے باپ دادا اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا تیاری کرو اور یکبارگی ان پر حملہ کر دو اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

[1] بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں کافروں (کی طرف) سے ایذا کا ڈر ہو ۱۲



marfat.com

أَبَاهُمْ وَأَبْنَاءِهِمْ وَهِيَ الْحَضِيرَةُ فَاجْتَمَعُوا أَمْرَكُمْ فَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَأَبُو عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ.

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ أَبُو مُسْلِمٍ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَمُبَشِّرٌ فَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُولُ الشِّعْرَ يَهْجُو بِهِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوا وَاللهِ مَا يَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ إِلَّا هٰذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْأُبَيْرِقِ قَالَهَا وَكَانُوا أَهْلَ بَيْتٍ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ

میں حاضر ہوئے اور کہا (یا رسول اللہ) اپنے صحابہ کرام کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو نماز پڑھائیں اور دوسرا دشمن کے مقابلہ میں رہے۔ اور چاہیئے کہ اپنا سامانِ دفاع اور اسلحہ اپنے ساتھ رکھیں پھر دوسرا گروہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھے پھر یہ اپنا سامانِ دفاع اور اسلحہ لے لیں۔ دونوں گروہوں کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہونگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بواسطہ عبداللہ بن شقیق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت، ابن عباس جابر، ابوعیاش زرقی، ابن عمر، حذیفہ، ابوبکرہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ابوعیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہے۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں ایک گھرانہ تھا جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔ ان کے نام بشر، بشیر اور مبشر تھے۔ بشیر منافق تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدخواہی میں شعر کہا کرتا تھا۔ پھر اسے کسی اور عرب کی طرف منسوب کر کے کہتا فلاں نے ایسے ایسے کہا ہے۔ جب صحابہ کرام یہ کلام سنتے تو فرماتے اللہ کی قسم! یہ اشعار تو اسی خبیث کے ہیں یا کچھ اور الفاظ کہتے۔ وہ کہتے یہ ابیرق کے بیٹے ہی کی یکواس ہے اور یہ گھرانہ دور جاہلیت و اسلام (دونوں) میں محتاج و فاقہ مست تھا۔ مدینہ طیبہ کے لوگ کھجوریں اور جَو کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اگر کوئی خوشحال ہوتا تو شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے میدہ خریدتا جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس کے گھر والوں کا کھانا کھجوریں اور جَو ہی ہوتے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ



marfat.com

النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أُبَيْرِقٍ اسْتَوْقَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نُرَى فِيمَا نُرَى إِلَّا عَلَى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أُبَيْرِقٍ قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا نُرَى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَبِيدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهُ صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ فَوَاللَّهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هَذَا السَّيْفُ وَلَتُبَيِّنَنَّ هَذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلُونَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشُكَّ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ عَمِّي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلُ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلَى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوا مَشْرَبَةً لَهُ فَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ

آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کا ایک بوجھ خریدا اور اسے بالاخانہ میں رکھا جہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار بھی تھی۔ (ایک دن) اس گھر میں نیچے کی طرف چوری ہوئی اور بالاخانہ میں نقب لگا کر کھانا (میدہ) اور اسلحہ چوری کر لیا گیا صبح کے وقت میرے چچا حضرت رفاعہ تشریف لائے اور فرمایا بھتیجے! آج رات ہم پر زیادتی ہوئی ہمارے بالاخانہ میں نقب لگی اور ہمارا کھانا اور ہتھیار چرائے گئے۔ ہم نے گھر میں تلاش کیا اور پوچھ گچھ کی تو ہمیں بتایا گیا کہ ہم نے آج رات ابیرق کے بیٹوں کو روشنی کرتے دیکھا ہے ہمارا خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے کسی کھانے پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جس وقت ہم گھر میں پوچھ رہے تھے، بنو ابیرق نے کہا اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں تمہارا چور ہمارا ایک نیک مسلمان لبید بن سہیل ہے، لبید نے سنا تو تلوار میان سے نکال لی اور کہا میں چور ہوں؟ اللہ کی قسم! یا تو میری تلوار تم میں پیوست ہو گی یا تم ضرور اس چوری کو ظاہر کرو گے۔ کہنے لگے ہمیں کچھ نہ کہو تم نے چوری نہیں کی۔ ہم نے گھر میں پوچھ گچھ کی یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی (اولاد ابیرق) چور ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ میرے چچا نے مجھ سے کہا اے بھتیجے کیا اچھا ہو تا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بتا دیتے۔ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا (یا رسول اللہ) ہم میں سے ایک جفاء شعار گھرانے نے میرے چچا رفاعہ بن زید کے مشربہ میں نقب لگائی اور ان کا اسلحہ اور کھانا چرا لے گئے ہمارے ہتھیار واپس دے دیں کھانے کی سامان کی ہمیں ضرورت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میں اس بارے میں فیصلہ کروں گا بنو ابیرق کو پتہ چلا تو وہ اپنے ایک آدمی اسید بن عروہ کے پاس آئے



marfat.com

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَنْظُرُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ اَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ وَاجْتَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهٗ عَمَدَا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا اَهْلِ اِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبْتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ عَمَدْتَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ اِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيْهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰى غَيْرِ ثَبْتٍ وَبَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِيْ وَلَمْ اُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا صَنَعْتَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا بَنِيْ اُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ رَحِيْمًا اَيْ لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا قَوْلُهُمْ لِبَنِيْ اُبَيْرِقٍ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ

اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی گھر کے کچھ لوگوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا نے ہمارے ایک نیک مسلمان گھرانے کا پیچھا کر رکھا ہے اور بغیر گواہوں اور ثبوت کے ان پر چوری کا الزام لگا رہے ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا تم نے ایک ایسے گھر والوں کا پیچھا کر رکھا ہے جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ نیکوکار مسلمان ہیں۔ اور تم ان پر چوری کا الزام لگاتے ہو۔ حالانکہ تمہارے پاس نہ گواہ ہیں اور نہ ہی کوئی ثبوت۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ پھر میں گھر لوٹا اور سوچا کاش میں اپنا یہ تھوڑا سا مال جانے دیتا لیکن حضور کو نہ بتاتا پھر میں اپنے چچا رفاعہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! تم نے کیا کچھ کیا؟ میں نے وہ تمام بات بتا دی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی تھی انہوں نے کہا اللہ ہی مدد گار ہے۔ پس زیادہ وقت نہ گزرا کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی "انا انزلنا الیک الکتاب[1] الخ" بے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری تاکہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے آپ کو دکھایا اور خیانت کرنے والوں یعنی ابیرق کی طرف سے جھگڑا نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کی معافی چاہیں جو آپ نے حضرت قتادہ سے فرمائی۔ ان اللہ کان غفورا رحیما ولا تجادل الخ سے ان کی اس بات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے لبید سے کہی تھی۔ ولولا فضل اللہ الخ۔ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیار لائے گئے آپ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کی طرف لوٹا دیئے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں

[1] اے محبوب! بیشک ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اتاری کہ آپ لوگوں میں فیصلہ کریں جس طرح آپ کو اللہ دکھائے ۱۲

marfat.com

اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّہٗ اِلٰی رِفَاعَۃَ فَقَالَ قَتَادَۃُ لَمَّا اَتَیْتُ عَمِّیْ بِالسِّلَاحِ وَکَانَ شَیْخًا قَدْ عَسِیَ اَوْ عَشِیَ الشَّکُّ مِنْ اَبِیْ عِیْسٰی فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَکُنْتُ اَرٰی اِسْلَامَہٗ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا اَتَیْتُہٗ بِالسِّلَاحِ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ ھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَہٗ کَانَ صَحِیْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بَشِیْرٌ بِالْمُشْرِکِیْنَ فَنَزَلَ عَلٰی سُلَافَۃَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَیَّۃَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰی سُلَافَۃَ رَمَاھَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْیَاتٍ مِّنْ شِعْرٍ فَاَخَذَتْ رَحْلَہٗ فَوَضَعَتْہُ عَلٰی رَاْسِھَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِہٖ فَرَمَتْ بِہٖ فِی الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَھْدَیْتَ لِیْ شِعْرَ حَسَّانَ مَا کُنْتَ تَاْتِیْنِیْ بِخَیْرٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَہٗ غَیْرَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَۃَ الْحَرَّانِیِّ وَرَوٰی یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا لَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَقَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ ھُوَ اَخُوْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ لِاُمِّہٖ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ اِسْمُہٗ سَعْدُ بْنُ مَالِکِ بْنِ سِنَانٍ۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِیُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ ثُوَیْرٍ وَھُوَ ابْنُ اَبِیْ فَاخِتَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَا فِی الْقُرْاٰنِ اٰیَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ

میں نے اپنے چچا کے پاس وہ ہتھیار لے کر آیا اور وہ بوڑھے تھے جن کی بینائی کم ہو گئی تھی یا جاہلیت ہی میں بوڑھے ہو چکے تھے۔ (ابو عیسیٰ راوی کو شک ہے) اور مجھے ان کے سچے دل سے مسلمان ہونے میں شک تھا جب میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار لے کر آیا تو انہوں نے کہا اے بھتیجے! یہ اللہ کے راستے میں ہیں۔ پس مجھے معلوم ہو گیا کہ انکا اسلام صحیح ہے۔ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو بشیر، مشرکین سے جا ملا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے ہاں ٹھہرا اس پر اللہ تعالے نے آیات نازل فرمائیں "ومن یشاقق الرسول الخ" جب وہ سلافہ کے پاس اترا تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے چند شعروں میں سلافہ کی ہجو کی چنانچہ اس نے بشیر کا پالان لیا اور اسے سر پر رکھ کر وادی ابطح میں رکھ آئی اور کہنے لگی تو میرے پاس حسان کے شعر ہدیہ لایا تو کچھ بھی نہیں لایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن سلمہ حرانی کے سوا کسی نے اسے مسند نہیں بیان کیا، یونس بن بکیر اور کئی دوسرے لوگوں نے اسے بواسطہ محمد بن اسحٰق، عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں ان کے باپ اور دادا کا واسطہ مذکور نہیں حضرت قتادہ بن نعمان حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے علاتی (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن پاک کی کوئی آیت مجھے اس آیت سے زیادہ پسند نہیں "ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الخ"[1] یہ حدیث حسن غریب ہے

[1] اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ۱۲



marfat.com

هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ يُكَنّٰى اَبَا جَهْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ يَغْمِزُهٗ قَلِيْلًا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فِيْ كُلِّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَتُهٗ حَتَّى النَّكْبَةُ يُشَاكُهَا اَوِ النَّكْبَةُ يُنْكَبُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مُحَيْصٍ اِسْمُهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصٍ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰيَةً اُنْزِلَتْ عَلَيَّ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِيْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّيْ وَجَدْتُّ فِيْ ظَهْرِيْ اِنْقِصَامًا فَتَمَطَّأْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاَيُّنَا

ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے ثویر کی کنیت ابو جہم ہے۔ یہ کوفی ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ ابن مہدی نے ان کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوء یجز بہ[1] الخ" تو مسلمانوں پر شاق گزرا چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو مومن کو پہنچنے والی مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے حتیٰ کہ جو کانٹا چبھتا ہے یا کوئی حادثہ پیش آتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابن محیص کا نام عمر بن عبدالرحمٰن بن محیص ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءً الخ" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! کیا میں تیرے سامنے وہ آیت نہ پڑھاؤں جو (ابھی ابھی) مجھ پر اتری ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں" فرماتے ہیں پھر آپ نے مجھے وہ آیت پڑھائی تو مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میری کمر ٹوٹ رہی ہو اس تکلیف کے باعث میں نے انگڑائی لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوبکر! تجھے کیا ہوا؟" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں ہم میں سے کون ہے جس نے برائی نہ کی ہو اور ہمیں ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوبکر! تمہیں اور دوسرے مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ

[1] جو برائی کرے اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا ۱۲



marfat.com

لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا وَإِنَّا لَمَجْزُوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْتَ يَا بَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَأَمَّا الْآخَرُوْنَ فَيُجْمَعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَمُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمَوْلَى ابْنِ سَبَاعٍ مَجْهُوْلٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَلَيْسَ لَهٗ إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ۔

اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کروگے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا لیکن دوسرے لوگوں (کافروں) کے لئے یہ جمع کیا جاتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ مولیٰ ابن سباع مجہول ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے اس کی سند بھی صحیح نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ أَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَأَمْسِكْنِيْ وَاجْعَلْ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ خوف لاحق ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دیدیں گے تو انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) مجھے طلاق نہ دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فلا جناح علیہما ان یصلحا الخ" بس جس چیز پر وہ (بیوی خاوند) صلح کریں، جائز ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُوْ نُعَيْمٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ وَآخِرُ شَيْءٍ أُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یا (فرمایا) سب سے آخری چیز جو نازل ہوئی وہ یہ آیت ہے "یستفتونک الخ" یہ حدیث حسن ہے۔ ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے ابن محمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت "یستفتونک الخ" میں کلالہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے

---

لہ تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح اچھی ہے ۱۲ سے آپ سے کلالہ کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں فرما دیجئے اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے ۱۲



marfat.com

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهٖ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

آیت صیف (  ) کا فی ہے[1]

## تفسیر سورۂ مائدہ

طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اگر یہ آیت "الیوم اکملت لکم دینکم الخ[2]" ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی اس دن جمعۃ المبارک تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

عمار بن ابی عمار سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی "الیوم اکملت لکم الخ" پاس ہی ایک یہودی تھا کہنے لگا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ دو عیدوں جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن، ابن عباس کی روایت سے غریب ہے۔

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے برسنے والا ہے رات اور دن اس کو خشک نہیں کرتے۔ دیکھو تو سہی آسمانوں کی پیدائش سے اب تک کتنا خرچ کیا لیکن اس کے باوجود

---

[1] یعنی اسی آیت میں اس کا جواب ہے "ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ولہ اخت الخ" مرنے والے کی اولاد نہ ہو اور بہت بھائی بہنوں وکلالہ ہے ۱۲

[2] آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا ۱۲



marfat.com

فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمُ الْاٰيَةَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَالَ الْاَئِمَّةُ يُؤْمَنُ بِهٖ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُفَسَّرَ اَوْ يُتَوَهَّمَ هٰكَذَا قَالَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ۔

جو اس کے داہنے ہاتھ میں ہے خشک نہیں ہوا اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے بلند و پست کرتا رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور آیت کریمہ "وقالت الیہود الخ"[1] کی تفسیر ہے ائمہ فرماتے ہیں یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان لایا جائے بغیر اسکے کہ اسکی کوئی تفسیر کی جائے وہم کیا جائے متعدد ائمہ نے یونہی فرمایا ان میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس ابن عیینہ اور ابن مبارک رحمہم اللہ ہیں ان سب کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر ایمان لایا جائے کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی "واللہ یعصمک من الناس الخ"[2] اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ مبارکہ سے سر اقدس باہر نکالا اور فرمایا لوگو! میرے پاس سے ہٹ جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمادی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ جریری، حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بُذَيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے پھر ان کے علماء ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم خلط ملط کر دیا اور حضرت داؤد و

[1] یہودیوں نے کہا اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، ان کے ہاتھ باندھے جائیں ۱۲ [2] اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا ۱۲



marfat.com

وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَزِيْدُ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ نافرمان تھے اور حد سے متجاوز ہوتے تھے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں (یہ بیان کرتے ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے پھر اٹھ بیٹھے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم ان کو گمراہی سے اچھی طرح نہ پھیر دو، سبکدوش نہیں ہو سکتے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں یزید نے کہا کہ سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ محمد بن مسلم بن ابی الوضاح علی بن بذیمہ اور عبیدہ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے بعض نے اسے ابوعبیدہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَاَمْلَاهُ عَلَيَّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل پر خرابی واقع ہوئی اس وقت ان میں سے بعض لوگ اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھ کر منع کرتے جب دوسرا دن ہوتا تو اس خیال سے نہ روکتے کہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور ہم مجلس ہونا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم مخلوط کر دیا۔ قرآن مجید میں ان کے بارے میں (یہ حکم) نازل فرمایا "لعن الذین کفروا" الخ، حضرت عبیدہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے پس اٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا ہرگز نہیں جب تک کہ تم ظالم کے ہاتھ پکڑ کر اسے راہ راست پر نہ لے آؤ۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابوداؤد، محمد بن مسلم بن ابی الوضاح، علی بن بذیمہ اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

---

سلہ بنی اسرائیل کے کفار پر حضرت داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما کی زبان سے کیونکہ انہوں نے نافرمانی اور سرکشی کی اور اگر وہ ایمان لائے اللہ اور...

marfat.com

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ نَا عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِیْ شَھْوَتِیْ فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاہُ بَعْضُھُمْ مِنْ غَیْرِ حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا لَیْسَ فِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاہُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِکْرِمَۃَ مُرْسَلًا۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ نَا اِسْرَائِیْلُ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ الْاٰیَۃَ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی النِّسَاءِ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْمَائِدَۃِ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ فَدُعِیَ

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کی طرف راغب ہو جاتا ہوں اور شہوت میں مبتلا ہو جاتا ہوں اس لئے میں نے اپنے آپ پر گوشت حرام قرار دے لیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ کے بغیر مرسل روایت کیا ہے۔ خالد حذاء نے اسے حضرت عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

---

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا "اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما" اس پر سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی "یسئلونک عن الخمر الخ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی۔ آپ نے پھر دعا مانگی "اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما" تو سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری الخ" حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی آپ نے پھر دعا مانگی "اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لئے واضح حکم نازل فرما" تو سورۂ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی "انما یرید الشیطان الخ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت



marfat.com

عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْتَهَيْنَا اِنْتَهَيْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ مُرْسَلًا۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَيْضًا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ مَاتَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِاَصْحَابِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رَزْمَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ

پڑھی گئی تو آپ نے عرض کیا ہم باز آئے ہم باز آئے۔ اسرائیل سے یہ روایت مرسل بھی مذکور ہے۔

محمد بن علاء نے بواسطہ وکیع، اسرائیل اور ابو اسحٰق ابو میسرہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما اسکے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے یہ روایت، محمد بن یوسف کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حرمت شراب کا حکم آنے سے پہلے کچھ صحابہ کرام کا انتقال ہو چکا تھا جب شراب حرام ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا حال ہوگا جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "لیس علی الذین آمنوا الخ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بھی اسے بواسطہ ابو اسحاق حضرت براء سے روایت کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام کا انتقال ہو گیا اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ جب حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو بعض صحابہ کرام نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا ہوگا جو مر گئے اور وہ (زندگی میں) شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "لیس علی الذین الخ"، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے وہ لوگ جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے ان کا کیا حکم ہے اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ یہ



marfat.com

تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "لیس علی الذین آمنوا الخ" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تو بھی ان ہی میں سے ہے۔

---

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "وللہ علی الناس حج البیت الخ" تو صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ! کیا ہر سال (حج فرض ہے)؟ آپ خاموش رہے انہوں نے پھر پوچھا یارسول اللہ! کیا ہر سال ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا[1] اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے علی کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

---

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ نَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا الخ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[1] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "ہاں" فرمادیں تو کام واجب ہو جائے" یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بارگاہ احدیت سے آپ کو کائنات میں مختار بنا کر بھیجا گیا یہی راہ حق ہے اور یہی اسلاف کا مسلک و مشرب ہے (مترجم) ۱۲



marfat.com

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا ظَالِمًا فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو "یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الخ"[1] اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی لوگوں نے اسے اسماعیل بن ابی خالد سے اس حدیث کی مثل مرفوع نقل کیا ہے بعض نے اسے اسمٰعیل اور قیس کے واسطہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا مرفوع حدیث نہیں بیان کی۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ نَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ

حضرت ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت ابوثعلبہ خشنی کے پاس حاضر ہوا اور کہا تم اس آیت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہو انہوں نے کہا کس آیت کے بارے میں، میں نے کہا اس کے متعلق "یا ایہا الذین آمنو علیکم انفسکم الخ" حضرت ابوثعلبہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے اس کے بارے میں ایک باخبر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا بلکہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو یہاں تک کہ جب دیکھو لالچ کی حکمرانی ہے۔ خواہشات کی پیروی کی جاتی ہے دنیا سب سے اچھی سمجھی جا رہی ہے اور ہر آدمی اپنی ہی رائے پر اتراتا ہے اس وقت صرف اپنی حفاظت کرو اور عوام الناس کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا چنگاری کو ہاتھ میں پکڑنے کے مترادف ہوگا عمل کرنے والے کو تمہارے جیسے پچاس عاملین کے برابر ثواب ملیگا حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں۔ عتبہ کے سوا دوسرے راویوں نے یہ زائد کہا ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ

[1] اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو کسی کے گمراہ ہونے سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو ۱۲



marfat.com

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِيْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنَّا رَجُلًا اَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُعَيْبِ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بَاذَانَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَ غَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ فَاَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ سَهْمٍ يُقَالُ لَهٗ بُدَيْلُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهٗ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهٖ فَمَرِضَ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا اِلٰى اَهْلِهٖ دَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَاَلُوْنَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا غَيْرَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَهْلَهٗ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَاَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهٖ

ہمارے پچاس آدمیوں کا ثواب یا انکے پچاس آدمیوں کا ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم اس سے پچاس آدمیوں کا ثواب (ملے گا) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے اس آیت "یا ایہا الذین آمنو شہادۃ بینکم اذا حضر الخ" کے بارے میں فرمایا کہ میرے اور عدی بن بداء کے سوا تمام لوگ اس سے بری ہیں۔ یہ دونوں نصرانی تھے۔ اسلام لانے سے پہلے شام کی طرف آتے جاتے تھے (ایک مرتبہ) تجارت کی غرض سے شام آئے۔ ان سے پہلے بنی سہم کا ایک غلام بھی تجارت کے لئے آیا تھا۔ جس کا نام بدیل بن ابی مریم تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک پیالہ تھا جسے وہ بادشاہ کے پاس لے جانا چاہتا تھا یہ اس کا سب سے گراں مایہ سامانِ تجارت تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا ہے اس کے مالکوں تک پہنچا دیں تمیم کہتے ہیں جب وہ مر گیا تو ہم نے وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور رقم دونوں نے آپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان ان کے حوالے کر دیا انہیں پیالہ نہ ملا چنانچہ انہوں نے ہم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ ہم نے کہا اس کے سوا اس نے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی ہمیں کچھ اور دیا ہے حضرت تمیم فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر جب میں اسلام لایا تو میں نے اس گناہ کا ازالہ چاہا اور اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا انہیں ساری بات بتائی اور پانچسو درہم دے دیئے نیز یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی رقم میرے ساتھی کے پاس بھی ہے وہ لوگ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

سلہ اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے۔ وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہیں ۱۲



marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُعَظِّمُوْنَ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهٖ فَحَلَفَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِلٰى قَوْلِهٖ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِيْحٍ وَاَبُو النَّضْرِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هُوَ عِنْدِيْ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكَنّٰى اَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ مُحَمَّدُ بْنُ سَائِبٍ الْكَلْبِيُّ يُكَنّٰى اَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ الْمَدِيْنِيِّ رِوَايَةً عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا عَلَى الْاِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءَ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اِشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا

میں لائے آپ نے ان سے گواہی مانگی لیکن ان کے پاس نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا اس سے ایسی قسم طلب کرو جو اس کے مذہب والوں کے نزدیک بڑی سمجھی جاتی ہو۔ چنانچہ اس نے قسم کھالی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا اذا حضر احدکم الخ" اس پر حضرت عمرو بن العاص اور ایک دوسرے آدمی نے اٹھ کر قسم کھائی چنانچہ قسم کے بعد عدی بن بداء سے پانچ سو درہم نکالے گئے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند صحیح نہیں ابو نضر جس سے محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث روایت کی، میرے نزدیک وہ محمد بن سائب کلبی ہے جس کی کنیت ابو نضر ہے علماء حدیث نے اسے چھوڑ رکھا ہے یہ صاحبِ تفسیر ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں محمد بن سائب کلبی کی کنیت ابو نضر ہے۔ سالم ابو نضر مدینی کے واسطہ سے ابو صالح مولیٰ ام ہانی کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ مختصر طور پر مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں بنی سہم کا ایک آدمی، تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ نکلا۔ پھر سہمی کا ایسی زمین میں انتقال ہوگیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب وہ اس کا متروکہ مال لے کر آئے تو چاندی کا ایک پیالہ جس میں سونے کے پترے لگے ہوئے تھے نہ ملا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی پھر وہ پیالہ مکہ مکرمہ میں پایا گیا۔ اور کہا گیا ہم نے یہ پیالہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس پر بنی سہم کے دو آدمیوں نے اٹھ کر قسم کھائی کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے۔ اور یہ پیالہ ہمارے ہی



marfat.com

أَحَقٌّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ صَاحِبَهُمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ۔

آدمی کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس پر یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن ابن ابی زائدہ کی روایت سے غریب ہے۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان سے کھانے اور گوشت پر مشتمل خوان اترا اور انہیں حکم دیا گیا کہ نہ تو خیانت کریں اور نہ ہی دوسرے دن کے لئے جمع کر رکھے ہیں پس انہوں نے خیانت بھی کی اور دوسرے دن کے لئے جمع بھی کیا تو انہیں بندر اور خنزیر کی شکل میں بدل دیا گیا۔ اس حدیث کو ابوعاصم اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ سعید بن عروبہ، قتادہ اور خلاس حضرت عمار بن یاسرؓ سے موقوف روایت کیا ہے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے ہی ہم اسے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ الْحَدِيثَ الْمَرْفُوعَ أَصْلًا۔

حمید بن مسعدہ نے بواسطہ سفیان بن حبیب، سعید بن عروبہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ اور یہ حسن بن قزعہ کی روایت سے اصح ہے۔ ہم مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلْقَى عِيسَى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو (قیامت کے دن) ان کی دلیل سکھائی جائے گی جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قول میں بتا دیا۔ "وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى الخ"[1] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ بات سکھائی "مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] اور جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسےٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا بنا لو؟ ۱۲



marfat.com

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے آخر میں اترنے والی سورتیں سورۂ مائدہ اور سورۂ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا "سورۂ نصر سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

## تفسیر سورۂ انعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ آپ کے لائے ہوئے کلام کو جھٹلاتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لایکذبونک الخ"۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی سفیان اور اسحاق، ناجیہ سے روایت کیا کہ ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا" اس کے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ

روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "قل ہو القادر الخ" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ اور جب یہ آیت اویلبسکم شیعا الخ" [۲] نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ "دونوں کچھ معمولی اور آسان ہیں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[۱] فرما دیجئے وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے ۱۲ [۲] یا تمہیں مختلف گروہوں میں بھڑا دے ۱۲

marfat.com

هَاتَانِ اَيْسَرُهُنَّ اَحَادِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَاْتِ تَاْوِيْلُهَا بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ "قل ہو القادر الخ" کے بارے میں فرمایا یہ ہونے والا ہے اور اس کی تاویل نہیں آئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "الذین آمنوا ولم یلبسوا الخ"[1] تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر زیادتی نہیں کرتا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا فرمایا یہی فرمایا "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تکیہ لگائے بیٹھا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے عائشہ کے باپ![2] تین باتیں ایسی ہیں جس نے ان میں سے ایک کا بھی قول کیا اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو یہ اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان ہے[3]۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "لا تدرکہ الابصار الخ"[4] اور فرماتا ہے "وما کان لبشر الخ"[5] حضرت مسروق فرماتے ہیں میں تکیہ لگائے ہوئے تھا یہ سنکر اٹھ بیٹھا اور عرض کیا ام المومنین! مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے۔ کیا

---

[1] اور وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی ۱۲ [2] حضرت مسروقؒ کی صاحبزادی کا نام بھی عائشہ تھا ۱۲ [3] حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ لمعات میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں امام نووی نے فرمایا اکثر علماء کا مختار اور راجح مذہب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ اپنی آنکھوں سے

---

[3] زیارت کی حضرت عائشہؓ نے اس سلسلے میں محض اپنا اجتہاد بیان فرمایا۔ حدیث نہیں نقل کی (مترجم) ۱۲ [4] آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں۔ دیدہ ہی نہیں بلکہ بصیرت بھی اس کا احاطہ نہیں کرتی ۱۲ [5] کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا پردہ عظمت کے پیچھے سے ۱۲

marfat.com

فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِينِي وَلَا تَعْجَلِينِي أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ قَالَتْ أَنَا وَاللَّهِ أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرِيلُ مَا رَأَيْتُهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَسْرُوقٌ بْنُ الْأَجْدَعِ يُكْنَى أَبَا عَائِشَةَ۔

اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا "ولقد راہ نزلۃ اخری الخ" اور "ولقد راہ بالافق المبین الخ" حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ کی قسم! سب سے پہلے میں نے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا ہے آپ نے فرمایا "یہ تو جبرئیل ہیں میں نے انہیں اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ میں نے انہیں آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا انکا جسم اتنا بڑا تھا کہ زمین و آسمان کے درمیان تمام جگہ بھر گئی۔ (دوسری بات) جو شخص یہ خیال کرے کہ نبی کریم پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا رکھا اسنے بھی اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الخ" (تیسری بات یہ کہ) جو شخص یہ گمان کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات جانتے ہیں اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لا یعلم من فی السموات الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَأْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس چیز کو کھالیں جسے خود شکار کریں اور جسے اللہ تعالیٰ مارے اسے نہ کھائیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت "انا ری فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ عطاء بن سائب اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

---

لہ اور انہوں نے وہ جلوہ دوبارہ دیکھا ۱۲ ۲ اور بیشک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا ہے ۱۲ ۳ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ آپ کی طرف اتارا گیا ۱۲ ۴ فرما دیجئے زمین و آسمان والے اپنے آپ غیب نہیں جانتے مگر اللہ (جانتا ہے) ۱۲ ۵ یعنی اللہ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے بتانے سے انبیاء کرام اور انکے واسطہ سے صلحاء امت کو بھی آئندہ کے واقعات سے آگاہ کر دیا جاتا ہے جنگ بدر کے موقعہ پر حضور اکرم نے کفار کے مرنے کی جگہیں...

marfat.com

وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى الصَّحِيْفَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَاْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ تُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جو آدمی وہ صحیفہ دیکھنا چاہتا ہو جس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے وہ یہ آیات پڑھے "قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم[1] الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "او یاتی بعض آیات ربک[2] الخ" میں، مغرب کی طرف سے طلوع آفتاب مراد ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الْاٰيَةُ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تین نشانیاں ظاہر ہونگی اس وقت ان لوگوں کو ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے نہیں لائے ہوں گے۔ دجال، دابۃ الارض اور مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کی بات سچی ہے، جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اگر اس پر عمل کرے تو اس کے برابر دس گناہ لکھ دو۔ اگر کوئی برائی کا ارادہ کرے تو نہ لکھو اور اس کا مرتکب ہو تو صرف ایک ہی برائی لکھو اور اگر اس برے خیال کو عملی جامہ نہ پہنائے تو اس

[1] فرما دیجئے! آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو کچھ تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ۱۲ [2] یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ۱۲



marfat.com

بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ پھر آپ نے پڑھا۔ "من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

## تفسیر سورۂ اعراف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ إِبْهَامِهِ عَلَى أَنْمُلَةِ إِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "فلما تجلی ربہ الخ" حماد کہتے ہیں اس طرح اور سلیمان نے انگوٹھے کا کنارہ داہنے ہاتھ کی انگلی کے پورے پر رکھا راوی کہتے ہیں (صرف اتنی تجلی سے) پہاڑ دھنس گیا اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

عبدالوہاب وراق بغدادی نے بواسطہ معاذ بن معاذ، حماد بن سلمہ اور ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسلم بن یسار جہنی فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا واذ اخذ ربک الخ[۲] حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر داہنے ہاتھ (قدرت) سے انکی پیٹھ کو ملا اور اس سے انکی بعض اولاد (کی ارواح) کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے لئے پیدا کئے گئے اور اہل جنت کے عمل کریں گے۔ پھر پیٹھ کو مل کر کچھ اور اولاد کو نکالا اور فرمایا یہ جہنم کے لئے پیدا کئے گئے اور جہنمیوں ہی کے کام کریں گے" ایک آدمی نے

---

[۱] جو ایک نیکی لائے اسکے لئے اس جیسی دس ہیں ۱۲ [۲] پھر جب اسکے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا ۱۲ [۳] اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے (باقی برصفحہ آیندہ)



marfat.com

سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا۔

عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے ہے"؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس بندہ کو جنت کے لئے پیدا کیا اس سے جنتیوں ہی کے اعمال کرائے گا یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے ہی کسی عمل پر مرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس بندہ کو جہنم کے لئے پیدا کیا اس کو جہنمیوں کے اعمال پر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ اسی پر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث حسن ہے مسلم بن یسار کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اس سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا فرمایا تو انکی پیٹھ کو ملا چنانچہ آپ کی پیٹھ سے ہر وہ جاندار گر پڑا جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک آپ کی اولاد میں پیدا کرنا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان ایک چمک رکھی پھر انہیں آدمؑ کے سامنے پیش کیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا "اے پروردگار! یہ کون ہیں"؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے حضرت آدمؑ نے انکے درمیان ایک آدمی کو دیکھا جسکی آنکھوں کے درمیان والی چمک آپ کو پسند آئی۔ عرض کیا اے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آخری امت کا ایک آدمی ہے جسے داؤد کہتے ہیں۔ حضرت آدمؑ نے پوچھا "اے میرے رب! اس کی کتنی عمر رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ۱۲



marfat.com

قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَیْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰى عُمُرُ اٰدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا لِابْنِكَ دَاوٗدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ساٹھ سال" عرض کیا اے میرے رب! میری عمر سے چالیس سال انکو دیکران کی عمر میں اضافہ کردے، جب آدمؑ کی عمر ختم ہوئی اور موت کا فرشتہ حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا کیا میری عمر سے چالیس سال باقی نہیں، فرشتے نے کہا کیا آپ نے وہ (چالیس) سال اپنے بیٹے داؤدؑ کو نہیں دیئے رسول اکرمؐ نے فرمایا پس حضرت آدمؑ نے انکار کیا اور آپ کی اولاد نے بھی انکار کیا، حضرت آدمؑ بھولے اور آپ کی اولاد بھی بھول گئی آدمؑ سے خطا سرزد ہوئی اور آپ کی اولاد سے بھی خطا واقع ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مرفوعاً روایت ہے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْیِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت حواء حاملہ ہوئیں تو شیطان نے آپ کے ارد گرد چکر لگایا اس وقت تک آپ کی اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ شیطان نے کہا اس کا نام "عبدالحارث" رکھو۔ آپ نے یہی نام رکھا اور وہ زندہ رہا۔ شیطان کی طرف سے یہ بات ڈالی گئی۔ اور اس کا حکم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے بواسطہ عمر بن ابراہیم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض نے اسے عبدالصمد سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

## تفسیر سورۂ انفال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صُدُوْرَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِیْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِیْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُعْطٰى هٰذَا مَنْ لَا يُبْلِیْ بَلَائِیْ فَجَاءَنِیَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّكَ سَاَلْتَنِیْ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں غزوہ بدر کے دن میں ایک تلوار لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو مشرکین سے شفا بخشی یا اس جیسا کوئی اور جملہ عرض کیا مجھے یہ تلوار عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا یہ تلوار تیری ہے اور نہ ہی میری۔ میں نے (دل میں کہا) شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلوار ایسے شخص کو عنایت فرمائیں گے جس نے میری طرح مصائب برداشت نہیں کئے ہوں گے اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور کہا تم نے مجھ سے تلوار مانگی اسوقت



marfat.com

وَلَيْسَ لِيْ وَإِنَّهُ قَدْ صَارَ لِيْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُوْ زُمَيْلٍ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذْ تَسْتَغِيثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِيْنَ فَأَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيْ زُمَيْلٍ وَأَبُوْ زُمَيْلٍ اِسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا يَوْمَ بَدْرٍ.

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

وہ میری نہ تھی اب وہ میری ملک میں ہے لہذا وہ میرے لئے ہے حضرت سعد فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یسئلونک عن الانفال[1] الخ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سماک نے بھی اسے مصعب بن سعد سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوۂ بدر میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور صحابہ کرام تین سو اور دس سے کچھ زائد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے رب سے مناجات کرنے لگے "اے اللہ! مجھ سے کیا گیا وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر مسلمانوں کی اس (مختصر سی) جماعت کو ہلاک کر دیگا تو زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی۔ آپ مسلسل ہاتھ پھیلائے قبلہ رُخ ہوئے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ چادر مبارک کاندھوں سے گر پڑی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے چادر اٹھائی اور آپ کے کاندھوں مبارک پر ڈال دی پھر آپ کی پیٹھ مبارک سے چمٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اپنے رب سے کافی مناجات ہو چکی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اذ تستغیثون ربکم[2] الخ"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہم اسے صرف بواسطہ حضرت عکرمہ بن عمار، ابوزمیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے یہ واقعہ غزوۂ بدر میں پیش آیا۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

---

[1] اے محبوب! آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجئے غنیمتوں کے مالک اللہ اور اسکے رسول ہیں ۱۲ [2] جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری (فریاد) سن لی کہ میں تمہیں ہزار فرشتوں کی قطار سے مدد دینے والا ہوں ۱۲



marfat.com

عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهٗ عَلَيْكَ الْعِيْرُ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِيْ وَثَاقِهٖ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ اَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اَمَانَيْنِ لِاُمَّتِيْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتَكْفُوْنَ الْمُؤْنَةَ يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَحَدِيْثُ وَكِيْعٍ اَصَحُّ وَصَالِحٌ

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو عرض کیا گیا حضور! قافلے کو لے لیں اس سے آگے کوئی رکاوٹ نہیں۔ فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو اس وقت قید میں تھے پکار کر کہنے لگے یہ ٹھیک نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا اور وعدہ کے مطابق آپکو عطا کر دیا نبی کریم نے فرمایا آپ نے سچ کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے مجھ پر دو امن (والی آیات) اتاریں۔ ایک "وما کان اللہ لیعذبہم الخ" دوسری "وما کان اللہ معذبہم الخ" جب میں اس دنیا سے پردہ کر لوں گا تو ان میں قیامت تک کے لئے استغفار چھوڑ دوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے اسمٰعیل بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کو حدیث میں غریب کہا گیا ہے

---

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر یہ آیت پڑھی واعدوا لہم ما استطعتم الخ" پھر تین مرتبہ فرمایا سن لو! قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! عنقریب تمہارے لئے زمین فتح ہو گی اور مشقت سے کفایت ہو جائے گی اس وقت تم تیر اندازی (کے کھیل) سے عاجز نہ ہو جانا۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ اسامہ بن زید اور صالح بن کیسان، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حدیث وکیع زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا البتہ حضرت ابن عمر رض

---

لہ اور اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ عذاب دے جب تک اے محبوب آپ ان میں تشریف فرما ہوں ۱۲ سہ اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جبتک وہ بخشش مانگ رہے ہوں ۱۲ سہ اور ان (کفار) کے (مقابلہ) کے لئے جس قدر ہو سکے قوت تیار کرو ۱۲



marfat.com

بْنُ كَيْسَانَ لَمْ يُدْرِكْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَأَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ.

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سُودِ الرُّؤُسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ فَمَنْ يَقُولُ هٰذَا إِلَّا أَبُو هُرَيْرَةَ الْآنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِيءَ بِالْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارَى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ

کو پایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ سر والے (انسان) کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ اترتی اور اسے کھا لیتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں اب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون یہ بات کہتا ہے۔ بدر کے دن اس سے پہلے کہ غنیمت حلال ہوتی، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ "لولا کتاب من اللہ سبق الخ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن قیدی لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی نے ایک طویل قصہ ذکر کیا اور پھر کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جائے مگر یہ کہ فدیہ لیا جائے یا گردن ماری جائے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سہیل بن بیضاء کو چھوڑ دیا جائے (کیونکہ) میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت ابن مسعود رضؓ فرماتے ہیں، میں نے اپنے آپ کو اس دن جتنا خوف زدہ دیکھا اتنا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اب آسمان سے مجھ پہ پتھر گریگا۔ یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہیل بن بیضاء مستثنیٰ ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضؓ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق

---

لہ اگر اللہ پہلے ایک بات نہ لکھ چکا ہوتا تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا ۱۲



marfat.com

يَكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ۔

قرآن کی آیت نازل ہوئی "ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ الخ"[1] یہ حدیث حسن ہے ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

## تفسیر سورۂ توبہ

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ قَالُوْا نَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ ثَنِيْ يَزِيْدُ الْفَارِسِيُّ ثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورۂ انفال اور سورۂ براۃ کو اکٹھا کر دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی حالانکہ پہلی سورت مثانی[2] میں سے ہے جبکہ دوسری سورت مئین[3] سے متعلق ہے۔ اس طرح آپ نے دونوں کو سبع طوال میں رکھ دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زمانہ دراز تک کئی سورتیں نازل ہوتیں لہذا آپ پر کچھ نازل ہوتا تو آپ کاتبِ وحی کو بلا کر فرماتے ان آیات کو فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو، جب کوئی اور آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو۔ سورۂ انفال مدینہ طیبہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے ہے اور برأت قرآن کے آخری حصہ سے ہے۔ دونوں کے مضامین ایک جیسے ہیں۔ اس لئے میں نے سمجھا کہ اسی سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ نے بیان نہ فرمایا کہ یہ سورت اسی سورت سے ہے۔ اسی وجہ سے میں نے دونوں کو ملا دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی اور اسے سبع طوال میں رکھ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ عوف و یزید فارسی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پہچانتے ہیں۔ یزید فارسی، تابعی ہیں اور

[1] کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ کرے جبتک زمین میں انکا خون نہ بہائے ۱۲ [2] مثانی، وہ سورتیں ہیں جو مئین سے (باقی بر صفحہ آئندہ)



marfat.com

اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَزِيْدُ الْفَارِسِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ وَيَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ اِنَّمَا يَرْوِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

اہل بصرہ سے ہیں۔ یزید بن ابان رقاشی بھی تابعی بصری ہیں اور یزید فارسی سے کم عمر ہیں۔ یزید رقاشی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

---

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ

حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی اور پوچھا سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن کونسا ہے؟ (تین مرتبہ فرمایا) راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! حج اکبر کا دن" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو تم پر اس طرح آج کا دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں حرام ہے۔ سن لو! ہر جرم کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے آگاہ ہو جاؤ! مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان کے لئے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں جب تک کہ وہ خود نہ حلال قرار دے۔ سنو! جاہلیت کا ہر سود باطل ہے تمہارے لئے اصل مال ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ البتہ عباس بن مطلب کا سارا سود باطل کر دیا گیا۔ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کا ہر خون ساقط ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن مطلب کا خون ساقط کرتا ہوں۔ یہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے تو ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ خبردار! میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں وہ تمہاری مددگار ہیں۔ اس کے سوا تم ان کی کسی چیز کے مالک

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) دوسرے درجہ پر ہوں ۱۲ ۵۳ مثنین وہ سورتیں جن میں ایک ایک سو آیات ہوں ۱۲



marfat.com

شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ
وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ
فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى
نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا
حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ
مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ
تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا
اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ
بْنِ غَرْقَدَةَ

نہیں، مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں الگ چھوڑ دو۔ اور انہیں ہلکی مار مارو اگر فرمانبرداری کریں تو انکے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ سنو! تمہاری عورتیں کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں اور انکے تمہارے ذمہ کچھ حق ہیں عورتوں کے ذمہ تمہارا حق یہ ہے کہ ان لوگوں کو تمہارے بستر پائمال کرنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے ناپسندیدہ کو گھر میں نہ آنے دیں اور ان کا تمہارے ذمہ یہ حق ہے کہ انہیں اچھا لباس اور اچھا کھانا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو احوص نے اسے شبیب بن غرقدہ سے روایت کیا ہے۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے دن کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا "قربانی کا دن ہے"۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ
اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ
الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ
بْنِ اِسْحَاقَ لِاَنَّهُ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا
الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ
مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا مَا رُوِيَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ابو اسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ ابو اسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے محمد بن اسحٰق کے سوا کسی نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ
وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ
مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ
يُبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۂ براۃ دے کر مکہ مکرمہ بھیجا پھر انہیں بلایا اور فرمایا میرے گھر کا ایک فرد ہی اسے پہنچائے؛ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے حوالے کر دی۔ یہ حدیث حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ



marfat.com

فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ۔

کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَنَاوَلَهٗ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِيْئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِيْ فَاِذَا عَيِيَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى بِهَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سورۂ برأت کے چند کلمات دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کر دیں۔ پھر انکے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے ہی میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء کی آواز سنی حضرت ابوبکرؓ گھبرا کر نکلے کہ شاید حضورؐ اکرم تشریف لائے ہیں۔ اچانک دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آرہے ہیں۔ آپ نے انکو نبی کریمؐ کی تحریر دے دی اور فرمایا کہ ان کلمات اعلان کر دیں۔ پس دونوں تشریف لے گئے اور حج کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں اعلان کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا ذمہ ہر شرک سے بری ہے۔ اے مشرکو! زمین میں چار مہینے تک چل پھر لو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلان فرماتے جب وہ تھک جاتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اعلان فرماتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا

حضرت زید بن یثیع سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حج کے موقعہ پر آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا گیا؟ آپ نے فرمایا مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا۔ (۱) کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کا معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک ہے اور جس کا معاہدہ نہیں اس کی مدت چار مہینے ہے (۳) جنت میں صرف مومن ہی



marfat.com

نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيٍّ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيِّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَىٰ إِيمَانِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَأَلْتُ

جا سکتے ہیں (۴) اس سال کے بعد مشرک اور مسلمان اکٹھے نہ ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بواسطہ ابن عیینہ، ابو اسحٰق کی روایت ہے۔ سفیان ثوری نے اسحاق اور انکے بعض احباب کے واسطہ سے حضرت علی سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو دیکھو کہ اسے مسجد میں آنے جانے کی عادت ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر الخ"[1]

---

ابن ابی عمر نے بواسطہ عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، دراج اور ابوالہیثم، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی البتہ اس میں "یتعاہد" (مسجد کی خدمت کرتا ہے) کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو ہیثم کا سلیمان بن عمرو عبد عتواری ہے۔ یہ یتیم تھے اور حضرت ابو سعید خدری کے پروردہ تھے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "والذین یکنزون الذہب والفضۃ الخ"[2] نازل ہوئی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ بعض صحابہ کرام نے فرمایا یہ سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسے حاصل کرتے" آپ نے فرمایا افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور مومنہ بیوی جو ایمان پر شوہر کی مددگار ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا کیا سالم بن ابی جعد کو حضرت ثوبان سے سماع

---

[1] اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جنکو اللہ اور آخرت پر ایمان ہے ۱۲ [2] اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)



marfat.com

مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ لَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا قُلْتُ لَهُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٍ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَغُطَيْفُ بْنُ أَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ فِي الْحَدِيثِ۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَا هَمَّامٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ نَحْوَ هَذَا۔

حاصل ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں، میں نے پوچھا کس صحابی سے انہوں نے سنا ہے۔ امام بخاری (رحمہ اللہ) نے فرمایا سالم کو حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام سے سماع حاصل ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے گلے میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ نے فرمایا "عدی! اس بت کو دور کر دو" میں نے سنا کہ آپ سورۂ برات سے پڑھ رہے تھے اتخذوا احبارہم ورہبانہم الخ[1] آپ نے فرمایا وہ ان کو پوجتے نہیں تھے بلکہ جب وہ ان کے لئے کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ حلال سمجھتے اور جب کسی چیز کو حرام قرار دیتے یہ حرام سمجھتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالسلام بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں غطیف بن اعین حدیث میں معروف نہیں۔

---

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس وقت ہم دونوں غار ثور میں تھے۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا "اے ابوبکر! تیرا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ اللہ تیرا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یہ صرف ہمام رض سے مروی ہے حبان بن ہلال اور کئی دوسرے لوگوں نے بھی ہمام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) خرچ نہیں کرتے دردناک عذاب کی خبر دیجئے ۱۲

[1] انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا ۱۲



marfat.com

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ صَدْرِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا اَكَذَا وَكَذَا اَيَعُدُّ اَيَّامَهٗ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ اِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيْلَ لِيْ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَ لَهٗ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهٗ فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجِبَ لِيْ وَجُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْاٰيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ عَلٰى مُنَافِقٍ وَّلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "عبداللہ بن ابی (منافق) کی موت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا (اور) آپ تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں صف سے علیحدہ ہو کر آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جس نے فلاں دن یوں کہا اور فلاں دن یوں کہا اس طرح میں نے دن شمار کرنے شروع کر دیئے۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بار بار اپنی بات کو دہرایا تو آپ نے فرمایا "اے عمرؓ! پیچھے ہٹو مجھے اختیار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ اگر میں ان کی بخشش مانگوں یا نہ مانگوں اور اگر ستر مرتبہ بھی بخشش مانگوں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ مغفرت مانگنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں اس سے بھی زیادہ بار مغفرت طلب کرتا۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس کی قبر پر کھڑے رہے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوئے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ کے سامنے اپنی جرأت پر تعجب ہوا اور اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں۔ قسم بخدا! تھوڑی ہی دیر میں یہ دو آیات نازل ہو گئیں "ولا تصل علیٰ احد منہم الخ"[1] اس کے بعد نبی اکرم نے نہ تو کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ اسکی قبر پر ٹھہرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عبداللہ بن ابی کے مرنے پر اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

[1] اور ان (منافقین) میں سے کسی ایک کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہونا بیشک وہ اللہ اور رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی مر گئے ۱۲



marfat.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ اَبُوْهُ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهٗ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِيْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ جَذَبَهٗ عُمَرُ وَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! اپنی قمیص مبارک عطاء کیجئے تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفناؤں، اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور اسکے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا (تجہیز و تکفین سے) فراغت پر مجھے اطلاع کرنا۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطابؓ نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا مجھے بخشش مانگنے اور نہ مانگنے کا اختیار ہے چنانچہ آپ نے نماز جنازہ پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "ولا تصل علی احد منہم الخ" پھر آپ نے منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے آپس میں اس مسجد کے بارے میں جھگڑا کیا جس کی بنیاد شروع ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ ایک نے کہا وہ "مسجد قباء" ہے دوسرے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ میری یہ مسجد ہے" یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انیس بن ابی یحییٰ نے بواسطہ والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ قُبَاءَ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی "فیہ رجال یحبون الخ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ لوگ پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ایوب،

لہ اس (مسجد قبا شریف) میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور پاکیزہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں ۱۲



marfat.com

الْآيَةُ فِيهِمْ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ يَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِيمُ لِاَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ اِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِي اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ بَدْرًا وَمَا اُحِبُّ اَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَاٰذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک اور محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایات منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک آدمی کو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے کہا کیا تو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے؟ اس نے کہا کیا حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے لئے مغفرت نہیں مانگی حالانکہ وہ مشرک تھا[1]۔ حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ماکان للنبی والذین آمنوا الخ[2]" یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت سعید بن مسیب سے بواسطہ انکے والد سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غزوۂ تبوک تک جنگ بدر کے سوا کسی بھی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر حاضر نہ رہا۔ جنگ بدر میں نہ شریک ہونے والوں پر نبی پاک صلی اللہ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو محض ایک قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے اور قریش بھی اپنے قافلہ کی فریاد رسی کے لئے ہی نکلے تھے۔ یہانتک کہ کسی منصوبے کے بغیر ہی مڈبھیڑ ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین الخ) مجھے اپنی زندگی کی قسم! غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت بدر کو حاصل ہے لیکن اس کے باوجود میں لیلۃ العقبہ کی بیعت جہاں ہم نے اسلام پر عہد کیا، کے مقابلے میں بدر کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد میں کسی غزوہ سے غیر حاضر نہ رہا یہانتک کہ غزوۂ تبوک کا وقت آگیا اور یہ آنحضرتؐ

[1] یہاں باپ سے مراد والد نہیں بلکہ آپ کا چچا آذر ہے اور وہی بت پرست تھا آپ کے والد موحد تھے ۱۲ (مترجم) [2] اے نبی اور ایمان والوں کو ۴

[4] لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں ۱۲



marfat.com

النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَهُوَ يَسْتَنِيْرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ قَالَ وَفِيْنَا أُنْزِلَتْ أَيْضًا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَدَقْتُهٗ أَنَا وَصَاحِبَايَ لَا تَكُوْنَ كَذَبْنَا فَنَهْلِكَ كَمَا هَلَكُوْا وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا يَكُوْنَ اللّٰهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِيْ أَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً بَعْدُ وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔

کا آخری غزوہ ہے۔ اس موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا" اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی اور پھر فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ارد گرد مسلمانوں کا اجتماع تھا آپ چاند کی طرح روشن تھے عادت مبارکہ تھی کہ جب کبھی آپ کو کسی بات سے فرحت و سرور حاصل ہوتا تو آپ کا چہرۂ انور چمک اٹھتا۔ میں حاضر خدمت ہو کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا "اے کعب بن مالک! جب سے تجھے تیری ماں نے جنا ہے اس دن سے آج تک سب سے اچھے دن کی تجھے خوشخبری ہو"۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی طرف سے یا آپ کی جانب سے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں "لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین الخ" حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور ہمارے ہی بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ "اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین الخ" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنا سب مال اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ میں صدقہ کرتے ہوئے خود اس سے بے تعلق ہوتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھو تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیبر کا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ حضرت کعب فرماتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد مجھ پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ میں اور میرے دونوں ساتھیوں نے رسول اللہ کے سامنے سچ بولا اور ہم نے جھوٹ نہیں کہا ورنہ ہلاک ہو جاتے جیسا کہ دوسرے ہلاک ہوئے۔ مجھے امید ہے کہ سچ بولنے کے

---

لہ بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں انکا ساتھ دیا اسکے بعد کہ قریب تھا ان ۲

---

۲ میں سے بعض کے دل پھر جائیں۔ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ انپر نہایت مہربان رحم والا ہے ۱۲ سہ (اے ایمان والو!) اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو ۱۲

marfat.com

بِخِلَافِ هٰذَا الْاِسْنَادِ قَدْ قِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَعْبٍ وَقَدْ قِيْلَ غَيْرُ هٰذَا وَرَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّيْ لَاَخْشٰى اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ

معاملے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی کی آزمائش نہیں کی اسکے بعد میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ امام زہری سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کبھی تو یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے بواسطہ عبداللہ بن کعب اور کعب روایت کی جاتی ہے اور کبھی دوسری سند سے۔ یونس بن یزید نے اس حدیث کو بواسطہ زہری، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک اور عبداللہ حضرت کعبؓ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اہل یمامہ کے قتل کے بعد مجھے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بلا بھیجا (میں حاضر ہوا تو) دیکھا کہ حضرت عمر بن خطابؓ بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قراء شہید ہو چکے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اسی طرح ہر جگہ قراء شہید ہوتے گئے تو بہت سا قرآن چلا جائے گا میرا خیال ہے کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا میں وہ کام کیسے کروں جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ اچھا کام ہے[1] حضرت عمر بار بار مجھ سے اصرار کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے لئے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لئے حضرت عمرؓ کا سینہ کھولا تھا اور اس بارے میری بھی وہی رائے ہو گئی۔ حضرت زید فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے زید!) تم عقلمند نوجوان ہے۔ میں تمہیں کوئی الزام نہیں دیتا۔ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے۔ پس اب تم قرآن (کی متفرق آیات اور سورتوں) کو تلاش کرو۔ حضرت زید نے عرض کیا اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے نقل کرنے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھ پر اس کام سے زیادہ بھاری نہ ہوتا۔ (اس لئے) میں نے عرض کیا آپ کیسے وہ کام کرتے ہیں جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟

[1] معلوم ہوا کہ اچھا کام اگرچہ عہد نبوت میں نہ ہوا ہو کرنا مستحسن بلکہ بعض اوقات واجب تک ہوتا ہے۔ وہی بات بدعت مذمومہ ہوگی جو شریعت سے متصادم ہے لہٰذا ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ کہنا اور اس کا رد کرنا صریحاً جہالت پر مبنی ہے (مترجم) ۱۲



marfat.com

هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَنْ اَجْمَعَهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَ وَالْعُسُبِ وَالنِّجَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! یہ اچھا کام ہے" پس حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلسل مجھ سے اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا جس کے لئے ان دونوں کا شرح صدر فرمایا تھا۔ پس میں نے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجوروں کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن تلاش کیا اور سورۂ برات کا آخری حصہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا وہ یہ ہے۔ لقد جاکم رسول من انفسکم[1] الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذَرْبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جو فتح آرمینیہ اور آذربائیجان میں اہل عراق کے ہمراہ تھے اور اہل شام سے جہاد میں مصروف تھے اس موقعہ پر آپ نے لوگوں کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا امیر المومنین! اس امت کی مدد کیجئے اس سے قبل کہ کتاب اللہ کے بارے میں یہ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح باہم اختلاف کرنے لگیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ اپنا صحیفہ بھیج دیجئے ہم اس کو مصاحف میں نقل کر کے واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفہ آپ کے پاس بھیجا تو آپ نے حضرت زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پاس آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کرو اور جماعت قریش کے تینوں افراد سے فرمایا جہاں تمہارا اور زید بن ثابت

[1] بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے لئے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر بہت مہربان رحم والے ۱۲



marfat.com

فِيهِ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي
الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ
مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ
وَثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
فَقَدْتُ اٰيَةً مِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ هَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ
مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَالْتَمَسْنَاهَا
فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْ اَبِيْ
خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ
فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ
فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ التَّابُوْتُ وَقَالَ زَيْدٌ
التَّابُوْهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ
اُكْتُبُوْهُ التَّابُوْتَ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ
كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ
الْمَصَاحِفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ
اَسْلَمْتُ وَاِنَّهٗ لَفِيْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيْدُ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
مَسْعُوْدٍ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ
الَّتِيْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَ
مَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَالْقُوا اللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ
فَبَلَغَنِيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَهٗ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
رِجَالٌ مِنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

کا اختلاف ہوا سے قریش کی زبان میں لکھو۔ کیونکہ قرآن انہی کی لغت میں اترا ہے یہاں تک کہ جب وہ ان صحائف کو مصاحف میں لکھ چکے تو آپ نے تمام اطراف (شام یمن وغیرہ) میں ایک ایک نسخہ بھیجا۔ زہری فرماتے ہیں خارجہ بن زید نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ ملی جو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنتا تھا "من المومنین رجال الخ" میں نے اسے تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابت یا ابو خزیمہ کے پاس پایا تو میں نے اسے اس سورت میں ملا دیا۔ زہری فرماتے ہیں انہوں نے اس دن لفظ تابوت کی صورت میں اختلاف کیا قریش نے "تابوت" کہا اور حضرت زید نے "تابوۃ"۔ چنانچہ یہ اختلاف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے فرمایا "تابوت" لکھو کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ زہری فرماتے ہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے حضرت زید بن ثابت کا مصاحف لکھنا ناپسند کیا اور فرمایا مسلمانو! میں تو نقل مصحف سے علیحدہ رہوں اور ایک دوسرا شخص (حضرت زید بن ثابت) اس کام پر مامور ہو خدا کی قسم! میں اس وقت اسلام لا چکا تھا جب یہ شخص ایک کافر کی پیٹھ پر تھا۔ اسی لئے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اہل عراق! تمہارے پاس جو مصاحف ہیں انہیں چھپائے رکھو اور انہیں پردے میں رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ الخ" پس تم اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے مصاحف کے ساتھ ملو گے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کو کئی افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ناپسند کیا ہے۔ یہ حدیث یعنی روایت زہری حسن صحیح ہے۔

---

لہ کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے ۱۲ ۲ اور جو کچھ چھپائے رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لیکر آئے گا ۱۲



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَ يُرِيْدُ اَنْ يُنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

اور ہم اسے صرف زہری ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## تفسیر سورۂ یونس

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول۔ للذین احسنوا الحسنیٰ[1] الخ کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے تو ایک منادی پکارے گا اللہ تم کے ہاں تمہارے لئے ایک وعدہ ہے جسے وہ وفا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر حجاب اٹھ جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس نے ان لوگوں کو اپنے دیدار سے بڑھ کر کوئی محبوب چیز نہیں دی۔ حدیث حماد بن سلمہ اسی طرح متعدد راویوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ سلیمان بن مغیرہ نے اسے بواسطہ ثابت، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول نقل کیا۔

ایک مصری شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا[2] الخ انہوں نے فرمایا جب سے میں نے اس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا صرف تو نے مجھ سے سوال کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے یہ آیت اتری تیرے سوا کسی اور نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا یہ نیک خواب ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے

[1] نیکی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ۱۲

[2] انہیں دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے ۱۲



marfat.com

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَیْسَ فِیْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ۔

یا اسے دکھائی جاتی ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عبدالعزیز بن رفیع، ابوصالح سمان، عطاء بن یسار اور مصری راوی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ اور ابوصالح، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔ عطاء بن یسار کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهٗ فِیْ فِیْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِکَهُ الرَّحْمَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تو اس نے کہا "امنت انہ الخ"[1] حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں دریا سے سیاہ مٹی لے کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں رحمت اسے نہ پالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الصَّنْعَانِیُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذَکَرَ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَعَلَ یَدُسُّ فِیْ فِیْ فِرْعَوْنَ الطِّیْنَ خَشْیَةَ اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَیَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْ خَشْیَةَ اَنْ یَّرْحَمَهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت سعید بن جبیر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) میں سے ایک روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام، فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں یہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حاصل کرلے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

## وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## تفسیر سورۂ ہود

[1] میں ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ۱۲



marfat.com

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ هٰكَذَا يَقُوْلُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَكِيْعٌ ابْنُ حُدُسٍ وَيَقُوْلُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَكِيْعُ بْنُ عُدُسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا پروردگار مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بادل میں تھا جس کے اوپر نیچے ہوا تھی۔ اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا احمد نے یزید کا قول نقل کیا کہ عماء کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ اور کچھ نہ تھا۔ حماد بن سلمہ نے وکیع بن حدس کہا اور شعبہ اور ابوعوانہ نے وکیع بن عدس کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ يُمْلِيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَالَ يُمْلِيْ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے اور بسا اوقات فرمایا ظالم کو مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب پکڑتا ہے تو بھاگنے نہیں دیتا۔ پھر آپ نے پڑھا "وکذلک اخذ ربک[1] الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابواسامہ نے یزید سے اس کے ہم معنی روایت کی ہے اور "یملی" کا لفظ نقل کیا ہے۔ ابراہیم بن سعید جوہری نے بواسطہ ابواسامہ، یزید بن عبداللہ، ابوبردہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور بغیر شک کے لفظ "یملی" نقل کیا ہے۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "فمنہم شقی وسعید" الخ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس پر ہے؟ اس پر جس سے فراغت ہو چکی یا اس پر جس سے فراغت نہیں ہوئی؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس پر جس سے فراغت

[1] اور تیرے رب کی ایسی پکڑ ہے جب بستیوں کو انکے ظلم پر پکڑتا ہے ۱۲ [2] ان میں سے بعض بدبخت اور کچھ نیک بخت ہیں ۱۲



marfat.com

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلَى مَا نَعْمَلُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ قلم چل چکے اے عمر! لیکن ہر شخص کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالملک بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا وَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ فَلَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے مدینہ طیبہ کے پرلے حصہ میں ایک عورت کو ہاتھ لگایا اور جماع کے سوا سب کچھ کیا میں حاضر ہوں میرے بارے میں جو کچھ چاہیں حکم فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تیری پردہ پوشی کی تھی کاش تو بھی اپنے گناہ کو چھپائے رکھتا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا چنانچہ وہ شخص چلا گیا پھر حضور اکرمؐ نے ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھیج کر اسے بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ"[1] لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپؐ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے بواسطہ سماک، ابراہیم، علقمہ اور اسود، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ حضرت سماک، ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ان سب کی روایات ثوری کی روایت سے زیادہ

[1] دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ماننے والوں کے لئے ہے ۱۲



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَسِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً حَرَامٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِلٰى هٰذِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَاَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ

صحیح ہیں۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف، سفیان ثوری، اعمش، سماک، ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی محمود بن غیلان نے بواسطہ فضل بن موسےٰ، سفیان، سماک ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کی لیکن حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ سلیمان تیمی نے اسے بواسطہ حضرت ابوعثمان نہدی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

---

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا حرام بوسہ لیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ دریافت کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ" اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم صرف میرے ہی لئے ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے بھی اور میری امت کے ہر اس فرد کے لئے بھی جو اس فعل کا مرتکب ہو جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دربار رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کا کیا حکم ہے جو ایک اجنبی عورت سے علیحدگی میں جماع کے سوا سب کچھ کرتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ" پھر حضور صلی اللہ



marfat.com

يَأْتِي الرَّجُلَ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَى هُوَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى غُلَامٌ صَغِيرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ عُمَرَ وَرَآهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

علیہ وسلم نے اسے وضو کرکے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے ساتھ خاص ہے یا تمام مومنوں کے لئے ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تمام مومنوں کے لئے عام ہے؟ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع نہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت بھی لی ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيُسْرِ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک عورت میرے پاس کچھ کھجوریں خریدنے آئی تو میں نے کہا گھر کے اندر اس سے اچھی کھجوریں ہیں پس وہ میرے ساتھ داخل ہوگئی تو میں اس کی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ واقعہ بتایا انہوں نے فرمایا اپنے جرم کی پردہ پوشی کرو توبہ کرو اور کسی کو نہ بتانا۔ مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور اپنا واقعہ بیان کیا آپ نے بھی یہی جواب دیا کہ اپنے جرم پوشیدہ رکھو، توبہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ فرماتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا ماجرا کہہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



marfat.com

فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ وَأَطْرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتّٰى أُوحِيَ إِلَيْهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ أَبُو الْيُسْرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ضَعَّفَهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ وَرَوٰى شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيثَ مِثْلَ رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبُو الْيُسْرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو۔

نے فرمایا تو نے اللہ کے راستہ میں غازی کے اہل خانہ کی یوں نگرانی کی؟ حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں اس سے ابوالیسر کو اتنا دکھ ہوا کہ انہوں نے کہا کاش میں اب ہی مسلمان ہوا ہوتا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ بھی اہل جہنم سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک سر جھکائے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی۔ "أقم الصلوٰة طرفي النهار الخ" ابوالیسر فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے شریک نے عثمان بن عبداللہ سے یہ روایت قیس بن ربیع کی روایت جیسی نقل کی۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ، واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو الیسر کا نام کعب بن عمر ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

## تفسیر سورۂ یوسف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُولُ أَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام، کریم بن کریم بن کریم بن کریم ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں اتنی دیر قید خانہ میں رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام مقید رہے، پھر میرے پاس قاصد آتا تو میں قید سے باہر آجاتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "فلما جاءه الرسول الخ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ مضبوط رکن کی پناہ لیتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء

---

لہ تو جب ان (حضرت یوسف علیہ السلام) کے پاس ایلچی آیا تو آپ نے فرمایا اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جا (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَرَحْمَةَ اللّٰهِ عَلٰى نُوْحٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذُرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ وَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَلثَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

انہی کی اولاد سے بھیجے۔

---

ابوکریب نے بواسطہ عبدہ اور عبدالرحیم، محمد بن عمرو سے فضل بن موسےٰ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں "ذروہ قومہ" کی جگہ "ثروہ قومہ" کے الفاظ ہیں۔ محمد بن عمرو فرماتے ہیں ثروت کے معنی کثرت اور حفاظت کے ہیں یہ روایت فضل بن موسیٰ کی روایت سے اصح ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

## تفسیر سورۂ رعد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَكَانَ يَكُوْنُ فِيْ بَنِيْ عِجْلٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهٗ مَخَارِيْقُ مِنْ نَارٍ يَسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرَةٌ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النَّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهٗ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے اور کہا "اے ابوقاسم! ہمیں رعد کے متعلق بتایئے کہ یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اس کے پاس آگ کے کوڑے ہیں جن کے ساتھ بادلوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے ہانکتا ہے"۔ کہنے لگے وہ آواز جسے ہم سنتے ہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بادلوں کو جھڑکنا ہے جب وہ بادلوں کو جھڑکتا ہے تو وہ وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں کا اسے حکم ہے۔ یہودیوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہنے لگے ہمیں بتایئے اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے اپنے آپ پر کیا چیز حرام کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ عرق النساء (بیماری) میں مبتلا ہو گئے اور آپ نے دیکھا کہ اونٹ کے گوشت اور دودھ کے سوا کوئی اور چیز اسکے مناسب نہیں لہذا آپ نے اسے حرام کر دیا"۔ انہوں نے کہا "آپ نے سچ فرمایا"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر اس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے ۱۲



marfat.com

نَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْجُرُوْرُ وَالْحَامِضُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ اَخُوْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ اَثْبَتُ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ نفضل بعضہا علی بعض فی الاکل[1] کے بارے میں فرمایا۔ ردی، عمدہ کھٹی اور میٹھی ہر قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زید بن ابی انیسہ نے بواسطہ اعمش اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سیف بن محمد، عمارہ بن محمد کے بھائی ہیں۔ حضرت عمارہ، ان سے اثبت ہیں اور وہ حضرت سفیان ثوری کے بھانجے ہیں۔

## سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ

## تفسیر سورۂ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُو الْوَلِيْدِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِي الْعَالِيَةِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک، تھال لایا گیا آپ نے آیت کریمہ پڑھی مثل کلمۃ طیبہ الخ[2] پھر فرمایا "کلمہ طیبہ" سے مراد کھجور ہے پھر پڑھا مثل کلمہ خبیثہ الخ[3] اور فرمایا خبیث کلمہ سے اندرائن کا درخت مراد ہے راوی فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابوالعالیہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ کہا اور اچھا بیان کیا۔ قتیبہ نے بواسطہ ابوبکر بن شعیب بن حجاب بواسطہ والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث بیان کی۔ ابوالعالیہ کا قول مذکور نہیں۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کی حدیث سے اصح ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے یونہی موقوف روایت کیا ہے۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی دوسرے راوی کو ہم نہیں جانتے جس نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہو۔ معمر، حماد بن زید اور کئی دوسرے افراد نے اسے موقوفاً روایت کیا۔ احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید اور شعیب بن حجاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] ہم ان میں سے بعض کو بعض پر ذائقہ میں فضیلت دیتے ہیں ۱۲ [2] اور پاکیزہ بات پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ۱۲ [3] ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے ۱۲ [4] اور گندی بات کی مثال جیسے ایک گندہ درخت کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے ...

marfat.com

عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

سے حدیث عبداللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حجاب (رضی اللہ تعالےٰ عنہم) کی طرح موقوف روایت کیا ہے۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ اِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک "یثبت اللہ الذین امنوا الخ"[1] کے بارے میں فرمایا یہ قبر کے بارے میں ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ تَلَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی "یوم تبدل الارض غیر الارض"[2] اور پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پل صراط پر ہونگے" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

## سُوْرَةُ الْحِجْرِ

## تفسیر سورۂ حجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتی تھیں اور وہ نہایت حسینہ تھیں، بعض لوگ آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اسے نہ دیکھ سکیں اور بعض لوگ اس قدر پیچھے رہتے کہ آخری صف میں کھڑے ہوتے اور رکوع کی حالت میں بغلوں کے نیچے سے اسے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "ولقد علمنا المستقدمین الخ"[3]

[1] اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات پر ثابت رکھتا ہے ۱۲ [2] جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی ۱۲ [3] اور ہم نے تم میں سے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے والوں کا علم ہے ۱۲



marfat.com

الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ وَرَوٰى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ نُوحٍ۔

جعفر بن سلیمان نے بواسطہ عمرو بن مالک، ابوالجوزاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ روایت حدیث نوح کی بنسبت زیادہ صحیح ہونے کے لئے اشبہ ہے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ اس کے لئے ہے جس نے میری امت یا (فرمایا) امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تلوار کھینچی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ (سورۂ فاتحہ) ام القرآن[1] ام الکتاب[2] اور سبع مثانی[3] ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تورات و انجیل میں "ام القرآن" کی مثل کوئی سورت نازل نہیں فرمائی "یہ سبع مثانی" ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان منقسم ہے اور میرے بندہ کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

قتیبہ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، علاء

---

[1] قرآن کی اصل ۱۲ [2] کتاب کی اصل ۱۲ [3] بار بار پڑھے جانے والے سات کلمات ۱۲ مترجم۔



marfat.com

مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيٍّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَطْوَلُ وَاَتَمُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اسکے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔ عبدالعزیز بن محمد کی روایت زیادہ طویل اور پوری ہے اور عبدالعزیز بن جعفر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے یونہی روایت کی ہے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ان فی ذلک لایات للمتوسمین"[1] یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں "متوسمین" سے "اہل فراست" کے معنی مروی ہیں۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ لنسئلنہم اجمعین "الخ کے بارے میں فرمایا یہ "لا الہ الا اللہ" کہنے کے متعلق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے لیث بن ابی سلیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس نے بواسطہ لیث بن ابی سلیم اور بشر، حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

## مِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

## تفسیر سورۂ نحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

[1] بیشک اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۱۲ [2] ہم ان سب سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھیں گے ۱۲



marfat.com

بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ ثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللهَ تِلْكَ السَّاعَةِ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ الْاٰيَةَ كُلَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ۔

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال اور ظہر کے درمیان کی چار رکعتوں کا ثواب نماز سحر کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا اس وقت دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا "یتفیؤ ظلالہ الخ"[1] یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

---

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ ثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ احد کے دن چونسٹھ انصار اور چھ مہاجرین شہید ہوئے ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ کافروں نے ان کا مثلہ کیا تھا۔ انصار کہنے لگے اگر یہ لوگ (کفار) کسی دن ہمارے ہتھے چڑھ گئے تو ہم اس سے زیادہ ان کے ساتھ کریں گے۔ راوی فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وان عاقبتم الخ"[2] اس پر ایک آدمی کہنے لگا اس کے بعد قریش نہیں (یعنے یہی حال رہا تو ان کا خاتمہ یقینی ہے) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں[3] کے علاوہ باقی لوگوں سے ہاتھ روکو" یہ حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔

## تفسیر سورۂ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی راوی کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے

---

[1] اس کا سایہ دہنے اور بائیں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں ۱۲ [2] اور اگر تم انہیں سزا دو تو اتنی ہی دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی اور اگر صبر کرو تو بیشک صبر والوں کے لئے صبر سب سے اچھا ہے ۱۲ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر بعض لوگوں کو امان میں داخل کرنے سے مستثنیٰ اور کے انکے قتل کا حکم صادر فرمایا وہ کل پندرہ مرد و زن تھے جن میں سے صرف چار آدمی قتل کئے گئے باقی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ یہ چار ہیں عبداللہ بن خطل (باقی بر صفحہ آئندہ)

marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهٗ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى قَالَ فَنَعَتَهٗ قَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَأُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت موسیٰؑ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ لیسے آدمی ہیں (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا) درمیانہ قد اور درمیانے بال گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کی" پھر آپ نے انکا حلیہ بیان فرمایا "وہ درمیانے قد اور سرخ رنگ کے گویا کہ ابھی ابھی حمام سے تشریف لائے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا اور میں انکے اولاد میں سے سب سے زیادہ انکا ہم صورت ہوں"۔ حضورؐ اکرم نے فرمایا مجھے دو پیالے دیئے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا "جو چاہیں لے لیں" میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور اسے پی گیا مجھے کہا گیا فطرت کی طرف آپ کی راہ نمائی کی گئی یا (کہا گیا) آپ نے فطرت کو پا لیا اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شب معراج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زین کسا ہوا اور لگام ڈالی ہوئی براق لایا گیا، اس نے آپ کا سوار ہونا دشوار بنا دیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کرتا ہے حالانکہ آپ سے زیادہ معزز و محترم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سنکر وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِأُصْبُعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارہ سے پتھر توڑ کر اس کے ساتھ براق کو باندھا۔ یہ حدیث غریب ہے

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۲ حویرث بن نقید ۳ حارث بن ہشام ۴ مقیس بن صبابہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" اردو ص ۶۱۲۔ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور) مترجم ۱۲

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

جب مجھے قریش نے جھٹلایا تو میں کعبۃ اللہ کے پاس کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر کر دیا اور میں دیکھ دیکھ کر اس کی نشانیاں انہیں بتاتا رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت مالک بن صعصعہ، ابو سعید، ابن عباس، ابو ذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ "وما جعلنا الرویا التی اریناک[1] الخ" کی تفسیر میں فرمایا آنکھ سے دیکھنا مراد ہے کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جب آپ کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی قرآن میں جس شجرہ ملعونہ" کا ذکر ہے اس سے تھوہڑ کا درخت مراد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تَشْهَدُهٗ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وقرآن الفجر[2] الخ" کے بارے میں فرمایا رات اور دن کے فرشتے اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مسہر نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ مسہر اور حضرت اعمش سے یونہی بتایا ہے۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "یوم ندعو کل اناس بامامھم[3]" کی تفسیر میں فرمایا ایک آدمی بلایا جائے گا اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اس کا

[1] اور ہم نے جو کچھ آپ کو دکھایا اسے لوگوں کی آزمائش کے لئے دکھایا ۱۲ [2] اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۱۲ [3] جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۱۲



marfat.com

نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعٰى اَحَدُهُمْ فَيُعْطٰى كِتَابُهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَاْلَاُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بُعْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اَللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهٖ فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالسُّدِّيُّ اِسْمُهٗ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا چہرہ سفید ہو جائے گا اور سر پر چمکدار موتیوں کا تاج رکھا جائے گا پھر وہ اپنے دوستوں کی طرف جائے گا وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے اے اللہ! اسے ہمارے پاس لا اور ہمارے لئے اسے بابرکت بنا" حتیٰ کہ جب وہ ان کے قریب آئے گا تو ان سے کہے گا خوش ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی ہے"۔ کافر کا چہرہ سیاہ کر دیا جائیگا اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کیا جائیگا جیسا کہ آدم علیہ السلام کا تھا۔ اور اسے بھی ایک تاج پہنایا جائیگا اس کے ساتھی اسے دیکھ کر کہیں گے ہم اس کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ "یا اللہ! اسے ہمارے پاس نہ لا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ انکے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے "اے اللہ! اسے رسوا کر" وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں دور رکھے تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی کچھ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَدَاوٗدُ الزَّعَافِرِيُّ هُوَ دَاوٗدُ الْاَوْدِيُّ وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد عسی ان یبعثک[1] الخ" کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے داؤد زعافری سے، داؤد اودی مراد ہیں اور وہ عبداللہ بن ادریس کے چچا ہیں۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِيْ يَدِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) کعبۃ مکرمہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چھڑی یا لکڑی تھی اس کے ساتھ آپ ان بتوں کو مارتے اور گراتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے "جاء الحق وزہق الباطل[2] الخ" جاء الحق وما یبدی

[1] عنقریب آپ کا رب آپ کو تعریف کی جگہ کھڑا کرے گا ۱۲ [2] حق آیا اور باطل مٹ گیا ۱۲



marfat.com

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

الباطل الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی "رب ادخلنی مدخل صدق الخ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُوْدَ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالُوْا اُوْتِيْنَا عِلْمًا كَبِيْرًا اُوْتِيْنَا التَّوْرٰىةَ وَمَنْ اُوْتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَبِيْرًا فَاَنْزَلَتْ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قریش نے یہودیوں سے کہا ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جسے ہم اس شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھیں انہوں نے کہا روح کے بارے میں پوچھو چنانچہ انہوں نے آپ سے روح کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی "ویسئلونک عن الروح[2] الخ" یہ سنکر کہنے لگے ہمیں بڑا علم دیا گیا ہے۔ ہمیں تورات دی گئی اور جسے تورات دی گئی اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الخ"[3] یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

---

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ فَاِنَّهٗ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقَامُوْا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کھیتوں میں سے جارہا تھا آپ کھجور کی ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جاتے جاتے یہودیوں کی ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض نے کہا ان سے کچھ پوچھو بعض نے کہا نہ پوچھو کیونکہ ان سے ایسی بات سنو گے جو تمہیں بری لگے گی۔ (پھر بھی انہوں نے سوال کر دیا)

---

[1] اے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مدد کا غلبہ عطا فرما ۱۲ [2] اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں فرمادیجئے! روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ۱۲ [3] فرمادیجئے! اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی ہو تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی ۱۲



marfat.com

يَا اَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کہنے لگے اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتائیں" راوی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کھڑے رہے اور سر انور آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے یہاں تک کہ وحی آنا بند ہو گئی تو آپ نے فرمایا روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن تین حالتوں میں اٹھائے جائیں گے۔ بعض لوگ پیدل چلیں گے، بعض سوار اور کچھ لوگ چہروں کے بل چلیں گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) چہروں کے بل کیسے چلیں گے آپؐ نے فرمایا جس نے انہیں قدموں پر چلایا وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے، سن لو! وہ اپنے منہ کے ذریعے پر بلند جگہ اور کانٹے سے بچیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے وہب نے بھی اس کا کچھ حصہ بواسطہ ابن طاؤس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

---

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (قیامت کے دن) پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور منہ کے بل بھی چلائے جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ الْوَلِيْدِ وَاللَّفْظُ لَفْظُ يَزِيْدَ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے یہودی سے کہا چلو اس نبی سے کچھ پوچھیں۔ دوسرے نے کہا نبی نہ کہو اگر اس نے سن لیا کہ تو اسے نبی کہتا ہے تو اس کی چار آنکھیں



marfat.com

صَفْوَانِ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيُّ أَنَّ يَهُودِيَّيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اِذْهَبْ بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ نَسْأَلُهُ قَالَ لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ فَإِنَّهُ إِنْ يَسْمَعْهَا تَقُولُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تَفِرُّوا مِنَ الزَّحْفِ شَكَّ شُعْبَةُ وَعَلَيْكُمْ يَا يَهُودَ خَاصَّةً أَلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسْلِمَا قَالَا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا اللّٰهَ أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا يَهُودُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ہو جائیں گی پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھنے لگے "ولقد آتینا موسیٰ الخ" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ نو نشانیاں یہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، زنا نہ کرو، کسی کو ناحق قتل نہ کرو جبکہ اللہ نے اسے حرام قرار دیا، چوری نہ کرو، جادو نہ کرو، کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے مار ڈالے، سود نہ کھاؤ، کسی پاکدامنہ کو الزام نہ دو، میدان جہاد سے نہ بھاگو حضرت شعبہ کو (نویں بات میں) شک ہے اور اے یہودیو! خصوصاً تمہارے لئے یہ کہ ہفتہ کے دن حد سے تجاوز نہ ہو (یہ سنکر) دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ نبی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اسلام قبول کرنے سے کونسی چیز مانع ہے؟ کہنے لگے حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ نبی آتا رہے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہودی ہمیں قتل نہ کر ڈالیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيُسْمِعَ الْمُشْرِكُونَ الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ بِأَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ

شعبہ نے بلاواسطہ حضرت ابن عباس اور ہشیم نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ آیت کریمہ "ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا" مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے ہوئے آواز بلند کرتے تو مشرکین قرآن کو نیز اس کے اتارنے اور لانے والے کو گالیاں دیتے اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی کہ آپ بلند آواز سے نماز نہ پڑھیں کیونکہ قرآن پاک، اس کے اتارنے والے اور لانے والے کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور نہ بہت آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ کرام بھی نہ سن سکیں (بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیں) کہ وہ آپ سے سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

لہ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں ۱۲ سے اور اپنی نماز میں بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے درمیان راستہ چاہو ۱۲



marfat.com

الْقُرْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ اَفْلَحَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى قَالَ اَفَتَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ "ولا تجہر الخ" نازل ہوئی تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ تھے۔ حضور اکرم اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو قرآن پاک باآواز بلند پڑھتے مشرکین سنکر قرآن کو نیز اس کے لانے اور اتارنے والے کو برا بھلا کہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا (اتنی) بلند آواز سے قرأت نہ فرمائیں کہ مشرکین سنکر گالیاں دیں اور اتنی پست آواز سے نہ پڑھیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سن نہ سکیں بلکہ درمیانی راہ اختیار فرمائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زر بن حبیش فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضؓ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا "نہیں" میں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں" انہوں نے کہا اے خالی سر والے تم یہ کہتے ہو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ میں نے عرض کیا قرآن سے کہتا ہوں یعنی میرے اور آپ کے درمیان قرآن (فیصل) ہے حضرت حذیفہ رضؓ نے فرمایا جس نے قرآن سے استدلال کیا وہ کامیاب ہوا سفیان فرماتے ہیں "قد احتج" اور "قد افلح" دونوں قسم کے الفاظ آئے ہیں۔ حضرت زر رحؒ نے یہ آیت پڑھی "سبحان الذی اسری بعبدہ الخ" حضرت حذیفہ رضؓ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی ہے؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "نہیں" حضرت حذیفہ رضؓ نے فرمایا اگر آپ نے وہاں نماز پڑھی ہوتی تو تم پر بھی نماز پڑھنا فرض کر دی جاتی ہے جیسے مسجد حرام میں فرض کر دی گئی۔ حضرت حذیفہ رضؓ نے (اصل واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کی پیٹھ لمبی تھی اور اسکا قدم حد بصر تک پہنچتا تھا وہ دونوں (نبی کریم صلی اللہ

---

لہ اسے پاکیزگی ہے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا ۱۲



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهَا مَدَّ بَصَرِهَا فَمَا زَالَ يُلَاظُهَرَا الْبُرَاقِ حَتّٰى رَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَعُدَا الْاٰخِرَةِ اَجْمَعَ ثُمَّ رَاجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّهُ رَبَطَهُ لِمَ اَيَفِرُّ مِنْهُ وَاِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

علیہ وسلم اور حضرت جبرئیلؑ براق کی پیٹھ سے اس وقت تک جدا نہ ہوئے جبتک کہ جنت اور دوزخ اور آخرت کے وعدہ کو مکمل طور پر دیکھ نہیں لیا پھر وہ دونوں جیسے گئے تھے اسی طرح واپس لوٹے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا لوگ کہتے ہیں آپ نے براق کو باندھا حالانکہ غیب و شہادت کے جاننے والے نے اسے آپ کیلئے مسخر کر دیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ دَعَوْتُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ دَعْوَةً فَاُهْلِكُوْا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاَقْرَعُهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بروز قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہونگا اور مجھے (اسپر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاءؑ اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپ فرماتے ہیں لوگ تین بار گھبرائیں گے پھر وہ حضرت آدمؑ کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کرینگے آپ ہمارے باپ ہیں اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے آپ فرمائیں گے مجھ سے لغزش واقع ہوئی جس کے باعث مجھے زمین پر اتارنا پڑا تم حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ پھر وہ نوحؑ کے پاس جائیں گے آپ فرمائیں گے میں نے زمین پر ایک دعا مانگی تھی اور وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے۔ تم حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہونگے آپ فرمائیں گے میں نے تین مرتبہ (بظاہر) خلاف واقعہ بات کہی" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے ان تینوں باتوں سے دین الٰہی کو بچانے کے لئے حیلہ کیا حضرت ابراہیم فرمائیں گے حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ آپ فرمائیں گے میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے لوگوں نے خدا کے سوا مجھے بھی معبود بنا لیا تھا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ آپ فرماتے ہیں پھر وہ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابن جدعان کہتے ہیں حضرت انسؓ نے فرمایا گویا کہ میں اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا کہا جائے گا کون؟ جواب دیا جائے گا



marfat.com

فَيَفْتَحُوْنَ لِيْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِيْ فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"۔ چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے، میں سجدہ ریز ہو جاؤنگا تو اللہ تعالےٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائیگا۔ مجھے کہا جائیگا سر اٹھایئے مانگیں عطا کیا جائیگا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی، اور فرمایئے آپؐ کی بات مانی جائیگی (آپؐ نے فرمایا) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "عسیٰ ان یبعثک" سفیان فرماتے ہیں اس روایت میں حضرت انسؓ کی یہی ایک بات مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤنگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ابو نضرہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

## تفسیر سورۂ کہف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذِبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى اَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنَ فَجَعَلَ مُوْسٰى حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اِذَا اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا نوف بکالی کا خیال ہے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰؑ وہ نہیں جو حضرت خضرؑ کے (ہم سفر) موسیٰ تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کون زیادہ عالم ہے؟ آپ نے فرمایا "میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں" چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف علم کی نسبت نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر عتاب فرمایا اور وحی بھیجی کہ دو سمندروں (روم اور فارس کے سمندر) کے ملاپ کے پاس میرا ایک بندہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا الٰہی! میں ان سے کیسے مل سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹوکری میں ایک مچھلی رکھ لیں جہاں وہ گم ہو گی وہ وہیں ہو گا چنانچہ حضرت موسیٰؑ اور انکے ایک شاگرد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام چل پڑے۔ حضرت موسیٰؑ نے مچھلی ٹوکری میں رکھ لی اور دونوں پیدل چلنے لگے حتیٰ کہ جب چٹان کے پاس پہنچے تو سو گئے مچھلی ٹوکری سے تڑپ کر اچھلی اور سمندر میں جا گری۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کا بہنا روک دیا اور وہ طاق کی مانند ہو گیا مچھلی کے لئے تو راستہ بن گیا لیکن حضرت موسیٰؑ اور آپ شاگرد متعجب تھے۔ دن کا باقی وقت اور رات بھر چلتے رہے۔



marfat.com

فَقَالَ فَامْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيٰوةِ لَا يُصِيْبُ مَاءُهَا مَيِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قَطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى قَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ

لیکن موسیٰؑ کے ساتھی (جو یہ واقعہ دیکھ چکے تھے) آپ کو بتانا بھول گئے بوقت صبح حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کھانا لاؤ ہم تو اپنے اس سفر سے تھک چکے ہیں، نبی کریمؐ نے فرمایا، جس جگہ کا انہیں حکم ہوا تھا اس سے آگے بڑھے تو تب تھکاوٹ ہوئی حضرت یوشعؑ نے عرض کیا "دیکھئے! جب ہم نے چٹان کے پاس آرام کیا تو میں مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا اور شیطان نے ہی مجھے اس کے ذکر سے بھلایا اور تعجب کی بات ہے اس نے سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اسی کی تو ہمیں تلاش تھی دونوں اپنے قدم موں کے نشانات پر واپس ہوئے، حضرت سفیان فرماتے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس چٹان کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے جس مردہ پر پڑے زندہ ہو جاتا ہے۔ اس مچھلی میں سے وہ کچھ کھا چکے تھے جب اس پر پانی ٹپکا زندہ ہو گئی، حضور صلعم فرماتے ہیں وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے چلتے چٹان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چادر سے اپنے آپ کو ڈھانکے ہوئے ہے حضرت موسیٰؑ نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا اس زمین میں سلام کہاں؟ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا میں موسےٰ ہوں" انہوں نے پوچھا بنی اسرائیل کا موسیٰ؟ آپ نے فرمایا "ہاں" حضرت خضرؑ نے فرمایا "اے موسیٰ! تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے جسے میں نہیں جانتا اور میرے پاس خدا کا عطا کردہ ایک علم ہے جسے آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کیا میں اس شرط پر آپ کے پیچھے چلوں کہ آپ میری راہ نمائی فرماتے ہوئے مجھے وہ بات سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی؟ حضرت خضرؑ نے فرمایا "آپ صبر نہیں کر سکیں گے۔ اور آپ اس چیز پر کیسے صبر کریں گے جس کا آپ کی عقل نے احاطہ نہیں کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا اگر میری پیروی کرنا ہی چاہتے ہیں تو جب تک کوئی بات میں خود نہ بیان کر دوں آپ نہیں پوچھیں گے۔ حضرت موسےٰؑ نے فرمایا "ٹھیک ہے" پھر حضرت موسےٰؑ اور حضرت خضرؑ دونوں سمندر کے کنارے کنارے پیادہ پا چلنے لگے۔ انکے پاس سے ایک کشتی گزری تو انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں بھی سوار کر لو۔ انہوں نے حضرت خضرؑ کو پہچان کر دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا۔ حضرت خضرؑ نے کشتی کی ایک تختی نکال دی حضرت موسیٰؑ نے فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے



marfat.com

اَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ
نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى نَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ
فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ
فَعَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا
نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا
مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ
فَاِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ
بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ
مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ
جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ
الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا
حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا
فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا
يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ
بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ
اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ
شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا
فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ
تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا اَنَّهٗ
كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُوْلٰى كَانَتْ
مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ
عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهٗ
الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ

سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی پھوڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں
آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا میں نے آپ سے
نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے؟ حضرت موسیٰؑ
نے فرمایا بھولے پر میرا مواخذہ نہ کیجئے اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ
کیجئے" پھر دونوں کشتی سے باہر آئے دریا کے کنارے جا ہی رہے
تھے کہ ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ہمراہ کھیلتے دیکھا۔ حضرت خضرؑ
نے اس کا سر پکڑ کر جسم سے الگ کر دیا اور اس طرح اسے قتل کر ڈالا
حضرت موسیٰؑ نے فرمایا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی کے بدلہ کے
قتل کر دیا آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا میں نے
آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات پہلی بات سے زیادہ سخت تھی۔
حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اگر اب میں آپ سے کسی بات کے متعلق
پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیں میری طرف سے کافی معذرت ہو گئی۔
پھر وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے
انہوں نے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار
کر دیا اور انہیں کچھ نہ کھلایا۔ وہاں ایک دیوار گرنے کے قریب
تھی حضرت خضرؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا حضرت
موسیٰؑ نے فرمایا ہم اس قوم کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں
مہمان بنانے اور کھانا دینے سے انکار کر دیا اگر آپ چاہتے تو
اس پر اجرت لے سکتے تھے۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا "بس اب میری
اور آپ کی جدائی ہے۔ میں آپ کو ان کاموں کی حقیقت سے
آگاہ کئے دیتا ہوں جن کو دیکھ کر آپ سے صبر نہ ہو سکا"
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ
پر رحم فرمائے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تاکہ ہمیں بھی
ان خبروں سے آگاہی ہوتی"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حضرت موسیٰؑ سے پہلا سوال بھول کر ہوا۔ آپ فرماتے
ہیں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے اپنی
چونچ دریا میں ڈالی حضرت خضرؑ نے فرمایا میرے اور آپ
کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا جتنا اس چڑیا



marfat.com

إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو مُزَاحِمٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَجَجْتُ حَجَّةً وَلَيْسَ لِي هِمَّةٌ إِلَّا أَنْ أَسْمَعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْخَبَرَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سُفْيَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَبَرَ۔

سمندر کے پانی کو کم کیا۔ حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پڑھا کرتے تھے "وکان امامہم الخ" نیز آپ پڑھتے "واما الغلام فکان کافرا[1]" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحٰق ہمدانی نے بھی اسے بواسطہ سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ زہری نے اسے بواسطہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ابو مزاحم سمرقندی فرماتے ہیں علی بن مدینی نے فرمایا میں نے ہمت نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے حج کیا کہ سفیان سے اس حدیث کے بارے میں سنوں کہ "ہم سے یہ حدیث عمرو بن دینار نے بیان کی"۔ اس سے پہلے بھی میں سفیان سے یہ حدیث سن چکا ہوں لیکن انہوں نے خبر (وغیرہ) کے الفاظ ذکر نہیں کئے تھے۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا وہ تقدیر الٰہی میں ہی کافر تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ایک سفید جگہ بیٹھے تو نیچے سے سبزہ لہلہانے لگا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

---

[1] ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو ظلماً چھین لیتا ۱۲ [2] وہ لڑکا کافر تھا ۱۲



marfat.com

الْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ قَالُوْا نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُوْنَهٗ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهٗ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهٗ غَدًا قَالَ فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَمْثَلِ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهٗ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهٗ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسْرًا وَعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِيْ اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "سدّ" کے بارے میں فرمایا (یاجوج ماجوج) اسے روزانہ کھودتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب کھل جانے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے واپس چلو کل اس کو توڑیں گے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بہتر کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالےٰ انہیں لوگوں پر بھیجنا چاہے گا تو ان کا سردار کہے گا واپس لوٹ جاؤ انشاء اللہ! کل تم اسے توڑ ڈالو گے۔ (یہ بات) وہ استثناء (یعنی انشاء اللہ) کے ساتھ کہے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس (دوسرے دن) واپس آئیں گے تو اسے ایسا ہی پائیں گے جس طرح چھوڑ گئے تھے چنانچہ اسے توڑ ڈالیں گے اور باہر لوگوں پر نکل آئیں گے (اور) سارا پانی پی جائیں گے لوگ ان سے بھاگیں گے وہ اپنے آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے۔ وہ (تیر) خون آلودہ واپس آئیں گے۔ تو کہیں گے ہم زمین والوں پر غالب آئے اور آسمان والوں پر بھی غالب اور قاہر ہوئے یہ بات دل کی سختی اور بڑائی کے گمان سے کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں (گردن کے پچھلے حصہ) میں ایک کیڑا پیدا کر دیگا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے زمین کے جانور انکا گوشت کھا کر خوب موٹے ہونگے خوش ہونگے اور شکر گزار ہونگے، یہ حدیث حسن غریب ہے اسے ہم اس طرح اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید بن ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی ایسے عمل میں جس کو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر خدا سے طلب کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ شرک سے تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔



marfat.com

اَغْنَى الشَّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ۔

ہم اسے صرف محمود بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُضَيْلٍ الْجَزَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يُوْسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَّ فِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا صَفْوَانُ ابْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يُوْسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وکان تحتہ کنز لہما"[1] کے بارے میں فرمایا اس سے سونا اور چاندی مراد ہے۔ حسن بن علی خلال نے بواسطہ صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، یزید بن یوسف صنعانی، اور یزید بن جابر، مکحول سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت کیا۔

---

## مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

## تفسیر سورۂ مریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا إِلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ يَا أُخْتَ هَارُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ إِدْرِيْسَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے پوچھا کیا تم نہیں پڑھتے "یا اخت ہارون"[2] حالانکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے درمیان کا وقفہ واضح ہے حضرت مغیرہ فرماتے ہیں مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا چنانچہ میں واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تم نے ان لوگوں کو یہ نہ بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے کے انبیاء کرام اور برگزیدہ لوگوں کے ناموں پر اپنے نام رکھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف ابن ادریس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ أَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وانذرہم یوم الحسرۃ"[3] پھر فرمایا موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی

---

[1] اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کے لئے خزانہ تھا ۱۲ [2] اے ہارون کی بہن ۱۲ [3] اور ان افسوس کے دن سے ڈرائیں ۱۲



marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

صورت میں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پھر جنت و دوزخ کے درمیان دیوار پہ کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا "اے اہل جنت!" وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے اور کہا جائے گا "اے اہل دوزخ!" وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا اسے جانتے ہو وہ کہیں گے "ہاں"! یہ موت ہے۔ چنانچہ اسے لٹا کر ذبح کر دیا جائے گا تو اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے ہمیشگی زندگی مقدر نہ کی ہوتی تو وہ خوشی کے سبب مر جاتے اور اسی طرح اگر دوزخیوں کے لئے ہمیشہ رہنا مقدر نہ ہوتا تو وہ دکھ کے مارے مر جاتے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهٖ وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَهَمَّامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ بِطُوْلِهٖ وَهٰذَا عِنْدِيْ مُخْتَصَرٌ مِّنْ ذٰلِكَ۔

"ورفعناہ مکانا علیا"[1] کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوع حدیث مروی ہے۔ سعید بن ابی عروبہ، ہمام اور متعدد حضرات نے بواسطہ قتادہ، انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج تفصیلاً روایت کی ہے میرے نزدیک یہ اسی کی تلخیص ہے۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرَئِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا تم جتنی بار مجھ سے ملاقات کرتے ہو اس سے زائد بار ملاقات سے کیا چیز مانع ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما نتنزل الا بامر ربک" الخ[2] یہ حدیث حسن غریب ہے

---

[1] اور ہم نے ان کو (حضرت ادریس علیہ السلام کو) بلند مکان کی طرف ۱۲ [2] ہم تو صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں ہمارے آگے اور پیچھے جو کچھ ہے سب اسی کا ہے ۱۲



marfat.com

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے مرہ ہمدانی سے ارشاد باری تعالیٰ "وان منکم الا واردہا"[1] کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان سے بیان کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ پر سے گزریں گے اور پھر حسب اعمال پار ہوں گے ان میں پہلے لوگ بجلی کی طرح پھر ہوا کی مثل، پھر گھوڑے کی تیز دوڑ کی طرح پھر اونٹ سوار کی طرح، پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور پھر پیدل چلنے والے کی طرح پار ہونگے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے اسے سدی سے غیر مرفوع بیان کیا۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ لِشُعْبَةَ اَنَّ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنِيْ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوْعًا وَلٰكِنِّيْ اَدَعُهُ عَمَدًا۔

سدی نے بواسطہ مرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے "وان منکم الا واردہا" کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ لوگ اس پر آئیں گے اور حسب اعمال گزریں گے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمٰن اور شعبہ، سدی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔ عبد الرحمٰن فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بواسطہ سدی اور مرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ شعبہ نے فرمایا میں نے بھی سدی سے مرفوعاً سنا لیکن جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہوں۔

---

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ اِنِّيْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا (اے جبرئیل!) میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ آسمانوں میں اعلان کرتا ہے پھر اہل زمین (کے دلوں میں) اس کی محبت اترتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ "ان الذین آمنوا الخ"[2] اسی کے بارے میں ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے

---

[1] اور ہر ایک تم میں سے گزرنا ہے ۱۲ [2] بلاشبہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیا عنقریب اللہ تعالیٰ انکے لئے (لوگوں کے دلوں میں) محبت رکھ دیگا ۱۲



marfat.com

وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنِّيْ قَدْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

**۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ يَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلِ السَّهْمِيَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِيْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِيْ هُنَاكَ مَالًا وَ وَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْاٰيَةَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ

نفرت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی سے متنفر ہوں حضرت جبرئیل آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر زمین میں اسکے لئے نفرت اترتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بواسطہ والد اور ابوصالح حضرت ابوہریرہؓ سے اسکے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب بن ارت سے سنا کہ میں عاص بن وائل سہمی کے پاس اپنا ایک حق لینے آیا تو اسنے کہا جبتک تو حضرت محمدؐ کا انکار نہیں کریگا میں تجھے نہیں دونگا۔ میں نے کہا میں انکار نہیں کرونگا حتیٰ کہ تو مرکر پھر زندہ ہو (یعنی تا قیامت) اس نے کہا کیا میں مرکر پھر زندہ کیا جاؤنگا میں نے کہا "ہاں" اسنے کہا وہاں میرا مال اور اولاد ہوگی میں ادا کردونگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ[1] الخ" ہناد نے بھی بواسطہ ابو معاویہ، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

## تفسیر سورۂ طٰہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

**۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْكَرٰى اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ ثُمَّ اَسْنَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَوَّلُهُمْ اِسْتِيْقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر سے واپسی پر ایک رات چلتے چلتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نیند کا غلبہ ہوا تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اتر کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے بلال! آج رات ہماری حفاظت کرو"۔ راوی فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر مشرق کی جانب رخ کئے اپنے کجاوے کے سہارے بیٹھ گئے پھر نیند کا غلبہ ہوا اور آپ کی آنکھ لگ گئی لوقت صبح کوئی بھی نہ اٹھ سکا۔ سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا "اے بلال"! حضرت بلالؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! مجھے

---

[1] کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے مال اولاد دی جائے گی ۱۲



marfat.com

اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَ بِنَفْسِیَ الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّاَ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ صَلّٰی مِثْلَ صَلَاتِہٖ فِی الْوَقْتِ فِیْ تَمَکُّثٍ ثُمَّ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَصَالِحُ بْنُ اَبِی الْاَخْضَرِ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ ضَعَّفَہٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ وَغَیْرُہٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ۔

بھی اسی چیز نے گھیر لیا جس نے آپ پر غلبہ پایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کجاوے کسو اور چل پڑو" پھر ایک مقام پر اونٹنی بٹھائی وضو فرمایا اور عجلت کے بغیر اطمینان سے اس طرح نماز ادا کی جس طرح وقت پر پڑھی جاتی ہے پھر فرمایا "اقم الصلوۃ لذکری"[1] یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ متعدد حفاظ نے اسے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ صالح بن ابی اخضر حدیث میں ضعیف ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

## مِنْ سُوْرَۃِ الْاَنْبِیَاءِ

## تفسیر سورۂ انبیاء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُجَاھِدُ بْنُ مُوْسَی الْبَغْدَادِیُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَھْلٍ الْاَعْرَجُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ اَبُوْ نُوْحٍ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ مَمْلُوْکِیْنَ یَکْذِبُوْنَنِیْ وَیَخُوْنُوْنَنِیْ وَیَعْصُوْنَنِیْ وَاَشْتِمُھُمْ وَاَضْرِبُھُمْ فَکَیْفَ اَنَا مِنْھُمْ قَالَ یُحْسَبُ مَا خَانُوْکَ وَعَصَوْکَ وَکَذَبُوْکَ وَعِقَابُکَ اِیَّاھُمْ فَاِنْ کَانَ عِقَابُکَ اِیَّاھُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِھِمْ کَانَ کَفَافًا لَا لَکَ وَلَا عَلَیْکَ وَاِنْ کَانَ عِقَابُکَ اِیَّاھُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِھِمْ کَانَ فَضْلًا لَکَ وَاِنْ کَانَ عِقَابُکَ اِیَّاھُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِھِمْ اقْتُصَّ لَھُمْ مِنْکَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّی الرَّجُلُ فَجَعَلَ یَبْکِیْ وَیَھْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَءُ کِتَابَ اللّٰہِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں خیانت کرتے ہیں اور میرا حکم نہیں مانتے۔ میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ تو میں ان کے بارے میں کیسا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے جو تیری خیانت کی، نافرمانی کی اور تجھ سے جھوٹ بولا اور جو تو نے ان کو سزا دی ان سب کا حساب ہوگا اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہوگی تو حساب بے باق ہے نہ تیرا ان کے ذمہ اور نہ انکا تیرے ذمہ۔ اگر تیرا سزا دینا ان کے جرائم سے کم ہوگا تو تیرے لئے بچ جائے گا اور اگر انکے گناہوں سے تیری سزا زیادہ ہوگی تو اس زیادتی کے بارے تجھ سے بدلہ لیا جائے گا راوی فرماتے ہیں یہ سنکر وہ شخص ایک طرف ہو گیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور چلانے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ کی کتاب میں نہیں پڑھا "ونضع الموازین القسط الخ"[2] وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم!

[1] اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ۱۲ [2] اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو میں رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا ۱۲



marfat.com

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

میں ان کی جدائی سے زیادہ بہتر اپنے لئے اور ان کے لئے کوئی دوسری چیز نہیں پاتا آپ گواہ رہیں کہ وہ تمام کے تمام آزاد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے عبدالرحمٰن بن غزوان سے روایت کیا ہے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوْسٰى نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ویل" جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کافر چالیس سال تک گرتا رہے گا تب کہیں اس کی تہ میں پہنچے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَقَوْلُهٗ لِسَارَةَ اُخْتِيْ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ (بظاہر) خلافِ واقعہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا "میں بیمار ہوں" حالانکہ آپ بیمار نہ تھے، حضرت سارہ کے بارے میں فرمایا "میری بہن ہے" اور فرمایا ان کے بڑے نے کیا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا "اے لوگو! تم (قیامت کے دن) ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے پڑھا "کما بدأنا اول خلق نعیدہ[1]" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور میری امت کے

---

[1] جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے ۱۲



marfat.com

اَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِبْرَاهِیْمُ وَاِنَّهٗ سَیُؤْتٰی بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الْاٰیَةَ فَیُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

کچھ لوگوں کے بائیں طرف سے پکڑا جائے گا میں عرض کروں گا اے میرے رب! یہ تو میرے اصحاب ہیں" کہا جائے گا آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا کام کئے تو میں وہی بات کہوں گا جو (اللہ کے) برگزیدہ بندہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی "وکنت علیہم شہیدا" الخ[1] کہا جائے گا جب سے آپ ان سے جدا ہوئے اپنی ایڑیوں پر مسلسل پیچھے کی طرف لوٹتے رہے۔

---

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاهُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے بھی اسے مغیرہ بن نعمان سے نقل کیا۔

## مِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

## تفسیر سورۂ حج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ اِلٰی قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ یَوْمٌ یَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ اِبْعَثْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ یَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَی الْجَنَّةِ فَاَنْشَاَ الْمُسْلِمُوْنَ یَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَاِنَّهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ "یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الخ" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ آپ نے فرمایا "جانتے ہو وہ کون سا دن ہے"؟ صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا دوزخ کی جماعت تیار کیجئے وہ عرض کریں گے یا اللہ دوزخ کی جماعت کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں یہ سنکر مسلمانوں نے رونا شروع کر دیا رسول اللہ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو جب بھی نبوت آئی اس کے سامنے جاہلیت تھی، آپ نے فرمایا جاہلیت سے ایک کثیر تعداد لی جائے گی پوری ہو گئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی

---

[1] اور جب تک میں ان میں رہا ان پر گواہ رہا اور جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگہبان تھا اور ہر چیز تیرے سامنے ہے اگر تو انہیں عذاب دے (باقی بر صفحہ آئندہ)



marfat.com

لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كُمِّلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأُمَمَ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

جائے گی تمہاری اور پہلی امتوں کی مثال ایسے ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یا اونٹ کے پہلو میں تل ہو پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا امید ہے کہ تم جنتیوں کا تہائی حصہ ہو گے انہوں نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے انہوں نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے دو تہائی کا بھی ذکر فرمایا، یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور متعدد طرق سے بواسطہ حسین، عمران بن حصین سے مروی ہے۔

---

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ جَثَوْا لِمَطِيِّهِمْ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا

حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے نبی کریم نے یہ دو آیات "یا ایہا الناس اتقوا ربکم" سے "ولکن عذاب اللہ شدید" تک بلند آواز سے پڑھیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سنکر جانوروں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقام پہ ہیں جہاں سے آواز آ رہی ہے رسول کریم نے فرمایا جانتے ہو وہ کونسا دن ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پکارے گا "اے آدم جہنم کا لشکر تیار کیجئے" آپ عرض کریں گے "یا اللہ! جہنم کا لشکر کیا ہے" اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں یہ سنکر صحابہ کرام خاموش ہو گئے حتیٰ کہ کوئی بھی ہنستا نہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا عمل کرو اور خوش خبری سنو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک تم

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشدے تو تو ہی غالب حکمت والا ہے ۱۲ ۵۲ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی ۴



۴ سخت چیز ہے ۱۲

marfat.com

فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ لَمَعَ خَلِیْقَتَیْنِ مَا کَانَتَا مَعَ شَیْءٍ اِلَّا کَثَّرَتَاہُ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ وَبَنِیْ اِبْلِیْسَ قَالَ فَسُرِّیَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِیْ یَجِدُوْنَ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّامَۃِ فِیْ جَنْبِ الْبَعِیْرِ اَوْ کَالرَّقْمَۃِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

اس طرح کی دو مخلوقوں کے ساتھ ہوگے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھا دیں گی یہ یاجوج اور ماجوج ہیں۔ اور وہ لوگ جو حضرت آدمؑ کی اولاد اور شیطان کی اولاد میں سے مر گئے۔ راوی فرماتے ہیں (یہ سنکر) صحابہ کرام کی پریشانی ختم ہوگئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو اور خوشخبری سنو پس مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگوں کے درمیان ایسے ہی ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا جانور کے بازو میں داغ ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِیْ اللَّیْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْبَیْتُ الْعَتِیْقَ لِاَنَّہٗ لَمْ یَظْھَرْ عَلَیْہِ جَبَّارٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خانہ کعبہ کو) بیت العتیق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس پر کسی جابر کا تسلط نہیں ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ زہری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مرسل روایت بیان کی گئی۔

---

---

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ وَکِیْعٍ نَا اَبِیْ وَاِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَاقُ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِیَّھُمْ لَیَھْلِکُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ الْاٰیَۃَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّہٗ سَیَکُوْنُ قِتَالٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا اللہ تعالیٰ انہیں ضرور ہلاک کریگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اذن للذین یقاتلون الخ[1] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ اب باہم قتال ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے متعدد افراد نے اسے بواسطہ حضرت سفیان، اعمش اور مسلم بطین، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ حضرت ابن عباسؓ

---

[1] جن لوگوں سے کافر لڑے ہیں انہیں اجازت دی گئی کیونکہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے ۱۲

marfat.com

سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

کا واسطہ مذکور نہیں۔

## مِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ

## تفسیر سورۂ مومنون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرہ اقدس کے پاس مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح آواز سنائی دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی "اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما کم نہ دے، ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، عطا فرما محروم نہ رکھ، ہمیں چن لے ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن، ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو"۔ پھر فرمایا مجھ پر دس آیات نازل ہوئیں جس نے ان کو اپنایا جنت میں داخل ہوا۔ پھر آپ نے پڑھا "قد افلح المومنون الخ"[1] (دس آیات)

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدِيْمًا فَاِنَّهُمْ اِنَّمَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ

محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرزاق، یونس بن سلیم اور یونس بن یزید، زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اسحاق بن منصور سے سنا وہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے بواسطہ عبدالرزاق یونس بن سلیم اور یونس بن یزید، زہری سے یہ حدیث روایت کی۔ جن لوگوں نے شروع شروع میں عبدالرزاق سے سنا وہ یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کرتے ہیں جبکہ بعض نے یہ واسطہ ذکر نہیں کیا۔ جنہوں نے یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کیا ان کی روایت زیادہ صحیح ہے، عبدالرزاق

[1] بیشک ایمان والے مراد کو پہنچے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں، جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے، زکوٰۃ دیتے ہیں، جو اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں اور جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہ حد سے بڑھنے والے ہیں جو لوگ امانتوں اور وعدوں کے محافظ ہیں اور جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ جنت فردوس کے وارث ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۱۲

marfat.com

بْنِ يَزِيْدَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ فَهُوَ اَصَحُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ رُبَّمَا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ۔

اس حدیث میں یونس بن یزید کا واسطہ کبھی ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں۔

---

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِيْ جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بن نضر کے صاحبزادے حارثہ بن سراقہ کو بدر کے دن ایک تیر لگا نہ معلوم کس نے مارا چنانچہ حضرت ربیع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے حضرت حارثہ کے بارے میں بتایئے اگر وہ بھلائی کو پہنچے تو میں اچھے اجر کی امید رکھوں اور اگر انہوں نے بھلائی نہیں پائی تو میں دعا میں کوشش کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سی جنتیں ہیں تمہارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ نصیب ہوئی اور فردوس بلند جنت ہے۔ درمیانی اور سب سے بہتر جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "والذین یوتون الخ"[1] کہ کیا اس سے شراب پینے والے اور چوری کرنے والے لوگ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا "اے صدیق کی بیٹی! یہ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ کرتے ہیں اور انہیں صدقہ قبول نہ ہونے کا ڈر ہے یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبدالرحمٰن بن سعید سے بواسطہ ابوحازم اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

---

[1] اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل ڈر رہے ہیں ۱۲



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ سَعِيْدِ ابْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ شُجَاعٍ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "وہم فیہا کالحون" کے بارے میں فرمایا آگ انہیں بھن کر رکھ دے گی حتیٰ کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

## وَمِنْ سُوْرَةِ النُّوْرِ

## تفسیر سورۂ نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَرْثَدُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْاَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِمُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَكَانَتْ اِمْرَاَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيْقَةً لَهٗ وَاَنَّهٗ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ اُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهٗ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقٌ فَاَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّيْ بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ اِلَيَّ عَرَفَتْنِيْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ اَسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِيْ ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى غَارٍ اَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِيْ فَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَاْسِيْ وَ

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد نامی ایک شخص مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو مدینہ طیبہ لایا کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ میں عناق نام کی ایک فاجرہ عورت اس کی محبوبہ تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک کے بارے میں وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پہنچا دے گا۔ مرثد فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ گیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے سائے میں پہنچا چاندنی رات تھی، عناق آئی اور اس نے میرے سائے کی سیاہی دیوار کے پہلو میں دیکھی جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی "تو مرثد ہے؟" میں نے کہا "ہاں مرثد ہوں" کہنے لگی تیرا آنا مبارک ہو! آؤ اور آج رات میرے پاس گزارو۔ مرثد فرماتے ہیں میں نے کہا "اے عناق! اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے" (یہ سنکر) وہ چلائی "اے خیمہ والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لے جا رہا ہے" مرثد فرماتے ہیں پھر آٹھ آدمیوں نے میرا تعاقب کیا میں خندمہ میں پہنچا اور ایک غار یا کھوہ کے پاس جا کر میں اس میں داخل ہو گیا وہ لوگ آئے اور انہوں نے میرے سر کے پاس کھڑے ہو کر پیشاب کیا (حتیٰ کہ) انکا پیشاب میرے سر پر لگا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں

---

لہ اور وہ اس میں تیوری چڑھا ہوں گے ۱۲

marfat.com

اَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّیْ قَالَ ثُمَّ رَجَعُوْا وَرَجَعْتُ اِلٰی صَاحِبِیْ فَحَمَلْتُهٗ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِیْلًا حَتّٰی اِذَا انْتَهَیْتُ اِلَی الْاِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهٗ فَجَعَلْتُ اَحْمِلُهٗ وَیُعْیِیْنِیْ حَتّٰی قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِكْحُ عَنَاقًا فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا حَتّٰی نَزَلَتِ الزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَرْثَدُ الزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

کو مجھ سے اندھا کر دیا پھر وہ واپس لوٹے اور میں بھی اپنے قیدی کے پاس چلا گیا۔ میں نے اسے اٹھایا وہ بہت بھاری تھا مقام اذخر میں پہنچ کر میں نے اس کی مشکیں کھول دیں اور اسے (پیٹھ پر) لاد کر لے چلا اس نے مجھے تھکا دیا تھا۔ مدینہ طیبہ پہنچ کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے عناق سے نکاح کی اجازت ہے؟" (یہ سنکر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی الزانی لا ینکح الخ[1] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے مرثد! زانی مرد زانیہ عورت یا مشرکہ سے نکاح کرے اور زانیہ عورت بھی زانی مرد یا مشرک مرد سے نکاح کرے لہذا تو اس سے نکاح نہ کر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ فِیْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا فَمَا دَرَیْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِیْ اِلٰی مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَیْهِ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِیْ فَقَالَ لِیْ اِبْنُ جُبَیْرٍ اُدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهٗ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰی اِمْرَاَتَهٗ عَلٰی فَاحِشَةٍ كَیْفَ یَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِیْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰی اَمْرٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مصعب بن زبیر کے دور حکومت میں مجھ سے پوچھا گیا کہ متلاعنین[2] میں جدائی کر دی جائے یا نہیں۔ مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کاشانۂ اقدس پر حاضر ہوا اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے بتایا گیا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری آواز سنی تو فرمایا اندر آجاؤ تم ضرور کسی اہم کام کے لئے آئے ہو گے حضرت سعید فرماتے ہیں میں اندر چلا گیا دیکھا تو آپ نے کجاوے کا بستر بچھایا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا "اے ابو عبدالرحمٰن! کیا متلاعنین میں تفریق کر دی جائے"؟ آپ نے فرمایا "سبحان اللہ! ہاں" (تفریق کر دی جائے) سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو بے حیائی کا ارتکاب

[1] زناکار، زانیہ یا مشرکہ سے نکاح کرے اور زانیہ عورت کا نکاح بھی صرف زانی اور مشرک ہی سے کیا جائے ۱۲ [2] لعان کرنے والا مرد اور عورت ۱۲

marfat.com

عَظِيْمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کرتے دیکھے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرے؟ اگر بولتا ہے تو نہایت بری بات کہتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو بہت بڑی برائی پر خاموش رہتا ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا کہنے لگا میں ہی اس معاملے میں مبتلا ہوں جس کے بارے میں میں نے آپ سے سوال کیا ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیات نازل فرمائیں "والذین یرمون ازواجہم الخ" آپ نے اس آدمی کو بلایا اسے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اسے نصیحت فرمائی سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے" اس نے عرض کیا "اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے اس کے بارے میں جھوٹ نہیں کہا" پھر آپ نے اس عورت کو بلایا اسے نصیحت فرمائی، سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے"۔ اس عورت نے کہا "اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو دین برحق کے ساتھ بھیجا اس آدمی نے سچ نہیں کہا"۔ ازاں بعد آپ نے مرد سے (قسم و شہادت کا) آغاز کیا چنانچہ اس نے چار قسم کھائی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر خدا کی لعنت ہے"۔ پھر عورت کو بلایا اسنے بھی چار بار یہ قسم کھائی کہ وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر مرد سچا ہو تو مجھ پر لعنت ہے"۔ پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق فرما دی اس باب میں حضرت سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰى امْرَاَتِهٖ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی عورت کو شریک بن سحماء کے ساتھ متہم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہلال بن امیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے تو گواہ تلاش کرتا پھرے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی ارشاد فرماتے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری

لہ جو لوگ اپنی عورتوں کو الزام دیں اور انکے پاس اپنے بیان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے آدمی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام سے چار بار گواہی دے کہ وہ سچا ہے ۱۲

marfat.com

وَالْاَحَدُ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ وَلَیُنْزِلَنَّ فِیْ اَمْرِیْ مَا یُبَرِّئُ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فَقَرَاَ اِلٰی اَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ اُمَیَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ قَالُوْا لَهَا اَتُهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَسَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعَ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَاْنٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰی عَبَّاسُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَیُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَاْنِیَ الَّذِیْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ یہ سُنکر حضرت ہلال کہنے لگے اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں یقیناً سچا ہوں اور ضرور بضرور میرے بارے میں ایسا حکم نازل ہو گا جو میری پیٹھ کو حد سے بچالے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "والذین یرمون ازواجہم" الخ راوی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرا اور ان دونوں کو بلا بھیجا دونوں میاں بیوی حاضر ہوئے تو ہلال نے کھڑے ہو کر گواہی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ تو تم میں سے کون ہے جو توبہ کرے؟ پھر عورت نے کھڑے ہو کر گواہی دی جب پانچویں مرتبہ یہ کہا کہ "اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھ پر اللہ غضب ہو" تو لوگوں نے کہا یہ (بددعا) واجب کرنے والی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس عورت نے توقف کیا اور پھر پچھلے پاؤں پھر گئی یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کہ یہ اپنی بات سے پھر جائے گی۔ اتنے میں اس عورت نے کہا میں عمر بھر کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہیں کرونگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھو اگر اس کے ہاں ایسا لڑکا پیدا ہو جس کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہو، سرین بڑے بڑے اور پنڈلیاں بھرپور ہوں تو وہ شریک بن سحماء کا ہو گا" چنانچہ اس نے ایسا ہی بچہ جنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو ہماری اور اس کی بڑی شان ہوتی"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن منصور نے اسے اسی طرح بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ایوب نے اسے عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب میرے بارے میں وہ چرچا ہوا جو کیا گیا اور مجھے اس کا پتہ تک نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے اور تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کے شایان شان اسکی حمد و ثنا کی



marfat.com

فِيَّ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ اَنْ لَوْ كَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ تَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيَ اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَسُبُّهٗ اِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ شَاْنِيْ قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِيَ الْحَدِيْثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ وَكَانَ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهٗ لَمْ اَخْرُجْ لَا اَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِيْ اِلٰى بَيْتِ اَبِيْ فَاَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِي السُّفْلِ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَقَالَتْ اُمِّيْ مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ

پھر فرمایا "اما بعد"۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنی اہل میں کوئی برائی نہیں دیکھی اور قسم بخدا! میں نے اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی جس کے ساتھ ان لوگوں نے اسے متہم کیا وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے گھر نہیں آیا اور اگر کبھی میں سفر میں گیا تو وہ بھی میرا ہمسفر رہا"۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان سب کی گردن مار دوں" اسپر خزرج کا ایک آدمی اٹھا اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں بھی اسی قبیلے سے تھیں، وہ کہنے لگا تم جھوٹے ہو اللہ کی قسم! اگر یہ بدنام کرنے والے قبیلۂ اوس سے ہوتے تو تم کبھی ان کی گردنیں مارنا پسند نہ کرتے۔ بات اس حد تک بڑھ گئی کہ قریب تھا مسجد میں اوس و خزرج کے درمیان فساد ہو جاتا حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے سارے واقعہ کی خبر نہ ہوئی، اسی شام کسی ضرورت کے لئے اُم مسطح کے ساتھ باہر نکلی وہ پھسل گئیں تو کہنے لگیں "مسطح ہلاک ہو! میں نے کہا "اماں! اپنے بیٹے کو برا بھلا کہتی ہو وہ چپ ہو گئیں دوبارہ پھسلیں تو پھر کہا مسطح ہلاک ہو میں نے پھر کہا "اماں! اپنے بیٹے کو بددعا دیتی ہو" وہ پھر خاموش ہو گئیں، تیسری مرتبہ پھر پاؤں پھسلا تو انہوں نے کہا مسطح ہلاک ہو (اس مرتبہ) میں نے سختی سے کہا "اماں! اپنے ہی بیٹے کی بدخواہی کرتی ہو"۔ ام مسطح نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوستی ہوں" میں نے کہا میرے کس معاملے میں؟ پھر انہوں نے تفصیلاً واقعہ بیان کیا۔ میں نے کہا "اچھا تو یہ کچھ ہوا؟ وہ کہنے لگیں "جی ہاں" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! میں گھر لوٹ آئی اور جس کام کے لئے جا رہی تھی گویا کہ اس کے لئے (گھر سے) نکلی ہی نہ تھی میں نے تھوڑا یا زیادہ کچھ نہ پایا۔ گھر پہنچ کر مجھے بخار ہو گیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (یا رسول اللہ!) مجھے میرے باپ کے گھر بھیج دیجئے۔ آپ نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیجا میں گھر میں داخل ہوئی تو ام رومان (میری والدہ) گھر کے نچلے حصے میں تھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر (والے حصے میں) قرآن پڑھ



marfat.com

لَهَا الْحَدِيْثَ فَاِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّفِيْ عَلَيْكِ الشَّانَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ اِمْرَاَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا فَاِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهٖ اَبِيْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّيْ مَا شَاْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَاْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَا بُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِيْ وَسَاَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِيْرَتَهَا اَوْ عَجِيْنَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدِقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ فَبَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ فَلَمْ يَرْتَابَا عِنْدِيْ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَ اَبَوَايَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ فَارَفْتِ سُوْءًا اَوْ ظَلَمْتِ فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ

رہے تھے میری والدہ نے پوچھا "بیٹی! کیسے آئی ہو؟ فرماتی ہیں میں نے انہیں ساری بات بتادی۔ مگر دیکھا کہ انہیں اس قدر دکھ نہ ہوا جتنا مجھے تھا کہنے لگیں "بیٹی! اسے آسان سمجھو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی حسینہ جمیلہ عورت اپنے شوہر کی محبوبہ ہوتی ہے تو اس کی سوکنیں اس سے حسد کرتی ہیں۔ اور اس کے بارے میں (ایسی بات) کہی جاتی ہے۔ (بہرحال) اس واقعہ سے مجھے جتنا رنج ہوا اتنا انہیں (ام رومان کو) نہ ہوا۔ میں نے پوچھا کیا ابا جان کو اس واقعہ کا علم ہے؟ فرمایا "ہاں"۔ میں نے پوچھا "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی؟" ام رومان نے فرمایا "ہاں" اس پر میرے آنسو جاری ہو گئے اور میں رو پڑی میری آواز سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے بارے میں جو بات مشہور ہوئی اس کا انہیں بھی علم ہو چکا ہے۔ یہ سنکر وہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا "بیٹی! میں قسم دے کر کہتا ہوں اپنے گھر لوٹ جاؤ" فرماتی ہیں میں واپس آگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے کی طرف تشریف لائے اور خادمہ سے میرے متعلق پوچھا اس نے کہا خدا کی قسم! میں ان میں کوئی عیب نہیں دیکھتی البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ سو جاتی ہیں اور بکری آکر ان کا گوندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے یہ سنکر بعض صحابہ کرام نے خادمہ کو ڈانٹا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ کہہ دے انہوں نے اسے بہت برا بھلا کہا تو کہنے لگی سبحان اللہ! قسم بخدا! میں تو ان کے بارے میں وہی کچھ جانتی ہوں جو سنار خالص سونے کے بارے میں جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس آدمی کو پہنچی جس کے بارے میں یہ واقعہ کہا گیا تھا تو اس نے کہا سبحان اللہ خدا کی قسم! میں نے کبھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں وہ شخص راہ خدا میں شہید ہوا۔ فرماتی ہیں میرے والدین نے میرے پاس صبح کی اور میرے پاس ہی رہے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے میرے والدین نے مجھ کو دائیں بائیں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھا اور اللہ کی شایانِ شان اسکی حمد و ثناء



marfat.com

فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتَّ اِلٰى اَبِيْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا اَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ قَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لِيْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهِ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ اَنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَ الْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ قَالَتْ وَاَنْزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِيْ اَبَوَايَ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُهٗ وَلَا اَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَتِيْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا اَنْكَرْتُمُوْهُ وَ لَا غَيَّرْتُمُوْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ

کی پھر فرمایا اے عائشہؓ! اگر تم سے کسی برائی کا ارتکاب ہوا یا تم نے زیادتی کی تو توبہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اسوقت انصار کی عورت دروازے پر بیٹھی تھی حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اس عورت سے حیاء نہیں فرماتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا تو میں نے ابا جان کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے۔ انہوں نے فرمایا میں کیا کہوں؟ پھر میں نے اپنی ماں کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے انہوں نے فرمایا میں کیا کہوں؟ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب دونوں نے جواب نہ دیا تو میں نے تشہد پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور عرض کیا قسم بخدا! اگر میں آپ سے کہوں کہ یہ کام میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں تو آپ لوگوں کے نزدیک اس بات سے مجھے کیا فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ آپ نے گفتگو کی اور آپ لوگوں کے دلوں میں یہ بات گھر کر چکی ہے! اور اگر میں کہوں کہ میں نے اسکا ارتکاب کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو آپ لوگ کہیں گے اسنے اپنے گناہ کا خود اقرار کر لیا۔ قسم بخدا! میں اپنی اور آپکی اسکے سوا کوئی مثال نہیں پائی۔ آپ فرماتی ہیں پھر اسوقت میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام یاد کیا لیکن یاد نہ آسکا تو میں نے کہا جیسے حضرت یوسفؑ کے والد نے کہا تھا "فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون" آپ فرماتی ہیں پھر اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی کچھ دیر ہم خاموش رہے پھر جب یہ کیفیت ختم ہو گئی اور میں آپکے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار دیکھ رہی تھی آپ پیشانی کو پونچھ رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ! تجھے خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت نازل کر دی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نہایت غصہ میں تھی میرے والدین نے فرمایا (عائشہؓ!) رسول اللہؐ کی طرف اٹھو۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! نہ تو میں حضور کی طرف اٹھوں گی اور نہ ہی آپ کی تعریف کرونگی اور تمہاری تعریف بھی نہیں کرونگی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرونگی جس نے میری برأت نازل فرمائی۔ آپ لوگوں نے اسے سنکر نہ تو اسکا انکار کیا اور نہ ہی اسے بدلا اور حضرت عائشہ فرماتی تھیں زینب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے انکے دین کے باعث بچا لیا اور انہوں نے کوئی غلط بات نہ کہی مگر انکی بہن حمنہ بنت جحش، ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں۔



marfat.com

بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَكَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُؤْتُوا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَعْنِي مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَطْوَلَ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاَتَمَّ۔

اس معاملے میں گفتگو کرنے والے مسطح، حسان بن ثابت اور عبداللہ بن ابی (منافق) تھے۔ وہ چغلیاں کھاتا اور انکو جمع کرتا تھا۔ اور یہی عبداللہ اور حمنہ پیش پیش تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت صدیق اکبرؓ نے قسم کھائی کہ عمر بھر مسطح کو نفع نہیں پہنچائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ولا یاتل اولوا الفضل" الخ[1] اس میں فضل والوں سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں اور قرابت دار و مساکین سے مراد مسطح ہیں اس آیت کے نزول پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے پروردگار! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور آپ نے مسطح کے ساتھ حسب سابق اچھا سلوک (دوبارہ) جاری فرمایا۔ یہ حدیث، ہشام بن عروہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بن یزید، معمر اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ زہری، عروہ بن زبیر (سعید بن مسیب، علقمہ بن ابووقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ہشام بن عروہ کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایت زیادہ لمبی اور مکمل ہے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَبْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا نَزَلَ اَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَاَةٍ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں جب میری برأت نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما کر اس کا ذکر کیا اور قرآن کی (آیت) تلاوت کی۔ اور جب نیچے تشریف لائے تو دو مردوں اور ایک عورت کو حد لگانے کا حکم فرمایا اور انہیں حد ماری گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

## تفسیر سورۂ فرقان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ تو اللہ تعالیٰ

---

[1] اور تم میں فضیلت و گنجائش والے قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت داروں، مساکین اور مہاجرین کو نہیں دیں گے بلکہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲



marfat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ يَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اسکے بعد کونسا گناہ ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے" یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بندار نے بواسطہ عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، اعمش، ابووائل اور عمرو بن شرحبیل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اَبُوْ زَيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَاْكُلَ مَعَكَ اَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ لِاَنَّهٗ زَادَ فِيْ اِسْنَادِهٖ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا نیز یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے کھائیں گے اور یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے"۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر" الخ[1] منصور اور اعمش سے سفیان کی روایت، شعبہ کی روایت سے جو ابووائل سے روایت کی گئی ہے، زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ ان کی سند میں ایک آدمی کا اضافہ ہے محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، واصل اور ابووائل حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ شعبہ نے بواسطہ ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کی لیکن عمرو بن شرحبیل کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

[1] اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے، کسی جان کو جو اللہ نے حرام کی، ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ (باقی برصفحہ آئندہ)

marfat.com

وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ۔

## وَمِنْ سُورَةِ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّفَاوِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ

## تفسیر سورۂ شعراء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی طرف (اس کی اجازت کے بغیر) تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں[1] تم لوگ میرے مال سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وکیع اور کئی دوسرے محدثین نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح (محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی کی روایت کی مانند) روایت کیا ہے۔ بعض افراد نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت نقل کی اور حضرت عائشہؓ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام و خاص (تمام) قریش کو جمع کیا اور فرمایا اے قریش! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ (اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر) میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں" اے بنو عبد مناف کی جماعت! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں (ذاتی طور پر) تمہیں نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا" اے بنی قصی کے گروہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ بیشک میں (اپنے آپ) تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں" اے بنو عبدالمطلب کی جماعت!

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) کام کریگا وہ سزا پائیگا قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائیگا اور اسمیں ہمیشہ ذلت سے رہیگا ۱۲ [1] اور اپنے قریب رشتہ دار و تکوڈرایئے ۱۲

[2] نبی اکرمؐ کا اپنے اختیار کی نفی فرمانا مطلقاً نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر میں مالک نہیں ہوں اور یہ بات آپ نے محض ڈرانے کے لئے فرمائی ورنہ ان میں سے بعض حضرات کے لئے جنتی ہونا اور انکے لئے بلکہ تمام امت کے لئے آپ کی شفاعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ آپ کا [2]

---

[2] یہ ارشاد پاک ان احادیث سے پہلے کا ہو (طیبی) مترجم ۱۲

marfat.com

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ
لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا اَنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَاَبُلُّهَا
بِبَلَالِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا
الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ
صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ
طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ .

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا
اَبُوْ زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ
ثَنِي الْاَشْعَرِيُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَقَالَ
يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ
عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ وَلَمْ يَذْكُرْ
فِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى .

## وَمِنْ سُوْرَةِ النَّمْلِ

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ
بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَى
مُوْسٰى فَتَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ

اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا (ذاتی طور پر) مالک نہیں ہوں بے شک تمہاری مجھ سے رشتہ داری ہے اور عنقریب میں اسے اس کی تری سے تر کروں گا۔" یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے علی بن حجر نے بواسطہ شعیب بن صفوان، عبدالملک بن عمیر اور موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً بیان کیا۔

---

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے پکارا اے عبد مناف کی اولاد! یاصباحاہ! (یعنی دوڑتے چلے آؤ) یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابوموسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ قسامہ بن زہیر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

## تفسیر سورۂ نمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دابۃ الارض" (اسطرح) نکلے گا کہ اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور عصائے موسیٰ (علیہ السلام) ہوگا وہ مومن کا چہرہ روشن کریگا اور کافر کی ناک پر مہر لگائے گا حتیٰ کہ دسترخوان والے جمع ہونگے تو ایک سے کہے گا اے مومن! اور دوسرے



marfat.com

بِالْخَاتِمِ حَتّٰى إِنَّ أَهْلَ الْخَوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هٰذَا يَا كَافِرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ فِي دَابَّةِ الْأَرْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ۔

سے کہے گا "اے کافر!" یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی دابۃ الارض کے بارے میں مروی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ

## تفسیر سورۂ قصص

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ثَنِي أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ إِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے ارشاد فرمایا "لا الہ الا اللہ" کہو تاکہ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کے طعنے کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے اس نے ڈر سے ایسا کیا، تو میں ضرور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "انک لا تہدی من احببت[1] الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن کیسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## وَمِنْ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ

## تفسیر سورۂ عنکبوت

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا حضرت سعد کی والدہ (ام سعد) نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کا حکم نہیں دیا قسم بخدا! میں اس وقت نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی جب تک کہ مجھے موت نہ آجائے یا تو کافر ہو جائے۔ فرماتے ہیں لوگ ان کا منہ زبردستی کھول کر کھانا کھلاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ووصینا الانسان بوالدیہ[2] الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] بیشک یہ نہیں کہ جسے آپ چاہیں اپنی طرف سے ہدایت کریں ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت فرماتا ہے ۱۲ [2] اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی تاکید کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو اسے میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان ۱۲



marfat.com

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوا يَجُبُّونَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد خداوندی "وتاتون فی نادیکم المنکر" کی تفسیر میں فرمایا وہ لوگ زمین والوں کو کنکریاں مارتے اور ان سے مذاق کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے بواسطہ حاتم بن ابی صغیرہ سماک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

## تفسیر سورۂ روم

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ هٰكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتِ الرُّومُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں غزوۂ بدر کے دن رومیوں کو اہل فارس پر فتح ہوئی تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "الم غلبت الروم سے یفرح المومنون بنصر اللہ تک" مسلمانوں کو اہل روم کے فارسیوں پر غالب آنے کی خوشی تھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ نصر بن علی نے یونہی غلبت الروم معروف کا صیغہ پڑھا ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ أَوْثَانٍ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ "الم غلبت الروم" میں "غُلِبَتْ" اور "غَلَبَتْ" (معروف اور مجہول) (دونوں طرح) فرمایا آپ نے فرمایا مشرکین چاہتے تھے کہ اہل فارس کو رومیوں پر غلبہ حاصل ہو کیونکہ مشرکین اور اہل فارس دونوں بت پرست تھے۔ مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کہ وہ اہل کتاب تھے ان لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا عنقریب وہ (اہل روم) غالب آئیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات مشرکین کو بتائی تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کیجئے۔ اگر ہم

لہ اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو ۱۲ سے روحی، قریب کی زمین مغلوب ہوئے اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب وہ چند سال بعد غالب ہونگے پہلے اور بعد اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ اس دن ایمان والے اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے ۱۲



marfat.com

لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا جَعَلْتَهُ إِلَى دُونَ قَالَ أَرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَالْبِضْعُ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللهِ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ۔

غالب آگئے تو اتنا اتنا مال ہمارا ہوگا اور تم غالب آگئے تو ہم اتنا مال تمہیں دیں گے۔ آپ نے پانچ سال کا عرصہ مقرر فرما دیا اس مدت میں فتح نہ ہوئی۔ چنانچہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر! تم نے اس سے کم تک مدت نہیں پائی۔ راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا دس سال سے کم تک۔ حضرت سعید فرماتے ہیں بضع سے دس سے کم مراد ہیں۔ فرماتے ہیں پھر اہل روم کو فتح ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے "الم غلبت الروم" الخ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ انہیں بدر کے دن کامیابی ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری، حبیب بن مرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۲۲۔ **اخبرنا** أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ ثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي مُنَاجَاةٍ أَلَمْ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَّا احْتَطْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ إِلَى تِسْعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے "الم غلبت الروم" کی شرط کے متعلق فرمایا اے ابوبکر! تم نے احتیاط کیوں نہ کی کیونکہ "بضع" تین سے نو تک کے عدد کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ زہری اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۱۲۳۔ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي كُلِّ بِضْعِ سِنِينَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ظَاهِرِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ ظُهُورَ

حضرت نیار بن مکرم اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری "الم غلبت الروم" الخ۔ اس دن اہل فارس روم پر غالب تھے۔ اور مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کیونکہ مسلمان اور وہ دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ویومئذ یفرح المومنون الخ قریش فارس کی فتح چاہتے تھے کیونکہ یہ دونوں اہل کتاب بھی نہ تھے اور قیامت پر بھی ایمان نہیں رکھتے تھے، جب



marfat.com

الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ
وَفِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ
الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَ فَارِسٍ
لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ لَيْسُوْا بِاَهْلِ كِتَابٍ وَلَا اِيْمَانٍ
بِبَعْثٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ خَرَجَ
اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ اَلَمْ
غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ
قُرَيْشٍ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ
صَاحِبُكَ اَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِيْ
بِضْعِ سِنِيْنَ اَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى وَ
ذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ اَبُوْبَكْرٍ
وَالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوْا لِاَبِيْ
بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثُ سِنِيْنَ اِلٰى تِسْعِ
سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا نَنْتَهِيْ اِلَيْهِ
قَالَ فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ قَالَ فَمَضَتْ
سِتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرُوْا فَاَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ
رَهْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ
ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَعَابَ الْمُسْلِمُوْنَ
عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَتَهُ سِتَّ سِنِيْنَ قَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى قَالَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ وَاَسْلَمَ عِنْدَ
ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
اَبِي الزِّنَادِ۔

اللہ تعالیٰ نے یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے گردونواح میں بلند آواز سے پڑھتے جاتے "الم غلبت الروم" اہل قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اس بات میں ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے رسول کا خیال ہے کہ اہل روم چند سالوں میں فارسیوں پر غالب آئیں گے۔ کیا ہم اس شرط پر تمہارے پاس مال رہن نہ رکھیں، آپ نے فرمایا "ہاں کیوں نہیں"۔ یہ واقعہ تحریم رہن سے قبل کا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور قریش نے شرط لگا کر مال گروی رکھا پھر وہ کہنے لگے "اے ابوبکر! تین سے نو سالوں تک کی مدت میں سے کتنا عرصہ آپ مقرر فرماتے ہیں۔ ہمارے اور اپنے درمیان ایک درمیانی مدت مقرر کیجئے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے چھ سال مقرر کئے۔ لیکن چھ سال گزر گئے اور رومیوں کو اہل فارس پر فتح نہ ہوئی چنانچہ مشرکین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گروی رکھا ہوا مال لے لیا۔ ساتویں سال اہل روم کو فارسیوں پر فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چھ سال کے تعین کو معیوب سمجھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "فی بضع سنین" فرمایا (اور بضع کا اطلاق نو تک ہے) اس موقعہ پر بہت لوگ اسلام لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ

## تفسیر سورۂ لقمان

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ
اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور نہ انہیں علم



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَالْقَاسِمُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ۔

سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الخ"[1] یہ حدیث غریب ہے یہ بواسطہ قاسم، ابوامامہ سے مروی ہے۔ قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ

## تفسیر سورۂ سجدہ

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِي انْتِظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یہ آیت "تتجافی جنوبہم عن المضاجع"[2] اس نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں نازل ہوئی جسے "عتمہ" (عشاء) کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کیا جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا اور اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت "فلا تعلم نفس الخ"[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ أَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دریافت کیا اے میرے رب! سب سے کم درجے کا جنتی

[1] اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ وہ بے سمجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں ۱۲ [2] ان کے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہوتے ہیں ۱۲ [3] تو کسی نفس کو معلوم نہیں جو آنکھ کی ٹھنڈک اس کے لئے چھپا رکھی ہے یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے ۱۲



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَىْ رَبِّ اَىُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ يَاْتِيْ بَعْدَ مَا يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهٗ ادْخُلْ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَيَقُوْلُ قَدْ رَضِيْتُ اَىْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ اَىْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ۔

کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اس سے کہا جائے گا داخل ہو جا۔ وہ کہے گا کیسے داخل ہوں جبکہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ چکے اور انہوں نے جو کچھ لینا تھا لے لیا اس سے کہا جائے گا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیرے لئے اتنا ہو جتنا کسی دنیوی بادشاہ کے لئے تھا وہ عرض کریگا "ہاں اے رب! مجھے پسند ہے پھر اسے کہا جائے گا تیرے لئے اتنا ہی ہے اور اس کے برابر (تین مرتبہ فرمایا یعنی تین گنا مزید) وہ عرض کریگا اے میرے رب! میں راضی ہوں" کہا جائے گا تجھے یہ سب کچھ اور دس گنا مزید دیا جائیگا۔ وہ عرض کریگا یا اللہ! میں راضی ہوں پھر کہا جائیگا اس کے علاوہ تجھے وہ کچھ بھی ملے گا جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ شعبی، حضرت ابوہریرہؓ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ مرفوع روایت زیادہ صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

## تفسیر سورۂ احزاب

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا صَاعِدُ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا قَابُوْسُ بْنُ اَبِيْ ظَبْيَانَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ مَا عَنٰى بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّيْ فَخَطَرَ خَطْرَةً قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰى اَنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی "ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ"[1] کے بارے میں پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ کے قلب اقدس میں کچھ خیال گزرا۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے منافقین نے کہا دیکھتے نہیں ہو ان کے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ اور ایک دل ان لوگوں کے ساتھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی۔ عبد بن حمید نے بواسطہ احمد بن یونس، زہیر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا، بدر

[1] اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں رکھے ۱۲



marfat.com

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّیْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّیْتُ بِهٖ لَمْ یَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَبُرَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ تَغَیَّبْتُ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِی اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ یَقُوْلَ غَیْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ یَا اَبَا عَمْرٍو اَیْنَ قَالَ وَاهًا لِرِیْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَوُجِدَ فِیْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَثَمَانُوْنَ مِنْ بَیْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْیَةٍ قَالَتْ عَمَّتِیْ الرُّبَیِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِیْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ اَنْ اَوَّلَ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِیْنَ لَئِنَ اللّٰهُ اَشْهَدَنِیْ قِتَالًا لِلْمُشْرِكِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ کَیْفَ اَصْنَعُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ انْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا جَاءَ بِهٰؤُلَاءِ یَعْنِی الْمُشْرِكِیْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ یَعْنِیْ اَصْحَابَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِیَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ یَا اَخِیْ مَا فَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ

کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ ہو سکے انہیں اس بات کا بہت دکھ ہوا تو انہوں نے فرمایا سب سے پہلی جنگ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، میں اس سے غیر حاضر رہا اللہ کی قسم! اگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں جانے کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کچھ کرتا ہوں۔ پھر انہیں خوف ہوا کہ کوئی دوسرا بھی یہ بات نہ کہہ دے۔ چنانچہ آئندہ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے راستے میں سعد بن معاذ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا ابن عمرو! کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا جنت کی خوشبو کے کیا کہنے ہیں اسے اُحد سے پہلے ہی محسوس کر رہا ہوں، پھر وہ لڑے حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا ان کے بدن میں تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسی سے زائد زخم پائے گئے، حضرت انس فرماتے ہیں میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے فرمایا میں نے اپنے بھائی کو صرف انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی رِّجَال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے۔ وہ فرمانے لگے میں اس پہلی لڑائی سے غیر حاضر رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے خلاف لڑی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے خلاف کسی جنگ میں مجھے جانے کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جب احد کے دن بہت سے مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا یا اللہ! جو کچھ ان مشرکین نے کیا میں اس سے بیزار ہوں اور جو کچھ مسلمانوں سے سرزد ہوا اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ پھر آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا بھائی جان! تم نے کیا کرنا ہیں تمہارے ساتھ ہوں (حضرت سعد

[1] کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد سچا کر دیا تو انہیں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے اور وہ ذرا نہ بدلے ۱۲



marfat.com

اَسْتَطِعُ اَنْ اَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيْهِ بِضْعٌ وَ ثَمَانُوْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَ رَمْيَةٍ بِسَهْمٍ وَكُنَّا نَقُوْلُ فِيْهِ وَفِيْ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ قَالَ يَزِيْدُ يَعْنِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاسْمُ عَمِّهٖ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يُوْنُسُ ابْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُوْسٰى وَعِيْسٰى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَنْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّيْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ

فرماتے ہیں) لیکن جو کچھ انہوں نے جوہر دکھائے مجھ سے نہ ہو سکا۔ حضرت انس بن نضر کے جسم میں تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسّی سے زائد زخم پائے گئے۔ ہم کہا کرتے تھے حضرت انس اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "فمنہم من قضی نحبہ الخ"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انس کے چچا کا نام انس بن نضر ہے (رضی اللہ عنہما)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ میں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں" انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی"۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بواسطہ موسیٰ بن طلحہ حضرت طلحہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت موسیٰ اور عیسیٰ رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت طلحہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے ایک جاہل بدو سے کہا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو "من قضی نحبہ" (اپنی ذمہ داری پوری کرنے والے) سے کون مراد ہے؟ صحابہ کرام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور ہیبت کے پیش نظر خود سوال نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ اعرابی نے آپ سے پوچھا آپ نے رخ پھیر لیا پھر دریافت کیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا اس نے تیسری مرتبہ پوچھا آپ نے اب بھی منہ پھیر لیا۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں اتنے میں مسجد کے دروازے سے سامنے ہوا اس وقت میں نے سبز کپڑے پہن رکھے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا عہد پورا کرنے والوں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ اعرابی نے کہا "یا رسول اللہ! میں ہوں" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (حضرت طلحہؓ) ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم



marfat.com

عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتَّى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا قُلْتُ فِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَقَدْ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی ازواج کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے مجھ سے آغاز کیا اور فرمایا اے عائشہ! میں تمہیں ایک بات یاد دلاتا ہوں وہ یہ کہ اپنے والدین سے مشورہ کرنے سے پہلے (کسی فیصلہ کی) جلدی نہ کرنا اور اس (تاخیر) میں تم پر کوئی حرج نہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یا ایہا النبی قل لازواجک الخ" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) میں اپنے والدین سے کس بات کا مشورہ کروں میں نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا" پھر دیگر ازواج مطہرات نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری اور عروہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَتْ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ۔

پروردۂ رسول، حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ انما یرید اللہ لیذہب الخ نازل ہوئی، میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر مبارک اوڑھا دی پھر عرض کیا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست دور رکھ اور انہیں خوب پاک کر دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا "تم اپنی جگہ پر ہو اور بھلائی پر ہو"[1]۔ یہ حدیث اس طریق یعنے بواسطہ عطاء، حضرت عمر بن سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

---

[1] اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی ازواج سے فرمادیں اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ۱۲ [2] اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے ۱۲

marfat.com

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اَلصَّلٰوةَ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ طریقہ رہا کہ صبح کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ سے گزرتے ہوئے فرماتے اے اہل بیت! نماز قائم کرو۔ "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الخ الایۃ۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو حمراء، معقل بن یسار اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهٗ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی میں سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے "واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ"[1] یعنی اللہ تعالےٰ نے اسے (حضرت زید کو) اسلام کی توفیق دی اور آپ نے اسے آزاد کر کے احسان کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا تو لوگوں نے کہا آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ماکان محمد ابا احد من رجالکم الخ"[2] آپ نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا اس وقت وہ کم سن تھے پھر وہ جوان ہو گئے۔ انہیں زید بن محمد کہا جائے گا اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ادعوہم لابائہم الخ" ان کو یہ کہنا کہ فلاں، فلاں کا بھائی یا فلاں کا مولیٰ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عدل والا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ داؤد بن ابی ہند، شعبی اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے صرف اسی قدر

[1] اور اے محبوب! یاد کرو جب تم اس سے فرماتے تھے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بیوی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات رکھتے تھے جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا۔ اور تمہیں لوگوں کے طعنوں کا اندیشہ تھا ۱۲ [2] (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے (باقی بر صفحہ آئندہ)



marfat.com

وَهَوَالِيكُمْ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُوْفُلَانٍ هُوَاَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ يَعْنِيْ اَعْدَلَ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَرْفُ لَمْ يُرْوَ بِطُوْلِهٖ۔

مروی ہے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم، وحی سے کچھ مخفی رکھتے تو یہ آیت چھپا رکھتے "واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ" طویل حدیث مذکور نہیں۔

---

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَضَّاحٍ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبَانَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے "واذ تقول للذی الخ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَاَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيْشَ لَهٗ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی "ادعوہم لاباٰئہم الخ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عامر شعبی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وما کان محمد ابا احد منکم الخ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی۔

---

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں پچھلے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۲ صفحہ ہذا ۱۵ انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو ۱۲



marfat.com

عِكْرِمَةَ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَرٰى كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں ہر چیز کو مردوں ہی کے لئے دیکھتی ہوں اور عورتوں کا تو کہیں ذکر ہی نہیں" اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات الخ"[1] یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی "فلما قضیٰ زید منہا الخ"[2] تو حضرت زینب، دیگر ازواج مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرماتیں تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں سے اوپر کیا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللّٰتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اَحِلُّ لَهٗ لِاَنِّيْ لَمْ اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے عذر پیش کیا تو آپ نے میری معذرت قبول فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "انا احللنا لک الخ"[3] حضرت ام ہانی فرماتی ہیں چونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی اس لئے میں آپ کے لئے حلال نہیں میں طلقاء میں سے تھی (یعنی فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والوں میں سے تھی) یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی سدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

---

[1] بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایمان والے اور ایمان والیاں ۱۲ [2] پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دیدی ۱۲ [3] اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے تمہارے لئے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ۱۲



marfat.com

نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ فِيْ شَاْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوْ فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَاْمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

جب آیت کریمہ "وتخفی فی نفسک الخ" حضرت زینب بنت جحش کے متعلق نازل ہوئی حضرت زید شکایت لے کر آئے اور حضرت زینب کو طلاق دینے کا ارادہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدٌ نَا رَوْحٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَاَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَامْرَاَةً مُؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامٍ سَمِعْتُ اَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے والی مومن عورتوں کے سوا دیگر ہر قسم کی عورت سے روک دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا "لا یحل لک من النساء" الخ اللہ تعالیٰ نے مومن لونڈیاں حلال کیں اور مومن عورت جو اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دے۔ دیگر مذاہب کی عورتیں آپ کے لئے حرام کر دیں گئیں۔ پھر فرمایا "ومن یکفر" الخ نیز فرمایا "یا ایہا النبی انا احللنا لک" الخ اس کے سوا ہر قسم کی عورتیں حرام کر دی گئیں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبدالحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں شہر بن حوشب سے عبدالحمید بن بہرام کی روایت میں کچھ حرج نہیں۔

---

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا مَاتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

---

لہ جو شخص ایمان کا منکر ہو اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا ۱۲



marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

سے پہلے یہ عورتیں آپ کے لئے حلال کردی گئیں۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا اَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ وَرَوٰى ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ شادی کی پھر مجھے لوگوں کو دعوت ولیمہ دینے بھیجا جب لوگ کھانا کھاکر چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرۂ مبارکہ کی طرف جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے وہاں دو آدمیوں کو بیٹھے دیکھا تو واپس تشریف لے گئے ازاں بعد وہ دونوں آدمی اٹھ کر چلے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنو لا تدخلوا بیوت النبی الخ"۔ اس حدیث میں واقعہ مذکور ہے یہ حدیث حسن، بیان (راوی) کی روایت سے غریب ہے۔ ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مکمل روایت

۱۱۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بَابَ امْرَاَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَاحْتَبَسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ فَدَخَلَ وَاَرْخٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَيَنْزِلَنَّ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ قَالَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ يُقَالُ لَهُ الْاَصْلَحُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے دروازہ پر تشریف لائے جن سے شادی کی تھی۔ دیکھا کہ انکے پاس کچھ افراد بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ واپس چلے گئے اور اپنی ضرورت پوری کی، کچھ دیر ٹھہر کر پھر تشریف لائے تو لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ واپس تشریف لے گئے اپنا کام کیا اور تشریف لائے اتنے میں وہ لوگ چلے گئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا میں نے حضرت ابی طلحہ سے واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم نے سچ کہا تو عنقریب اسکے متعلق کچھ حکم نازل ہوگا فرماتے ہیں پھر آیت پردہ نازل ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے عمرو بن سعید کو اصلح کہا جاتا ہے۔

۱۱۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنِ الْجَعْدِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی اور اپنی زوجہ

---

لہ اے ایمان والو نبی کے گھروں میں اجازت کے بغیر نہ داخل ہو جیسا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ کیونکہ خود اسکے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جائے تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذا ہوتی تھی۔



marfat.com

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ فَصَنَعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهٗ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا مِنَّا لَكَ قَلِيْلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَ فُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ فَسَمّٰى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَانُوْا قَالَ نَحْوَ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ هَاتِ بِالتَّوْرِ قَالَ فَدَخَلُوْا حَتّٰى امْتَلَاَتِ الصُّفَّةُ وَ الْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيْهِ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَ دَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ رُضِعْتُ كَانَ اَكْثَرُ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهٗ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا اِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوْا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کے پاس تشریف لے گئے میری والدہ ام سلیم نے حیس[1] تیار کی اور ایک پیالے میں ڈال کر مجھے فرمایا اے انس! اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ کو سلام کہا ہے اور کہا کہ "یا رسول اللہ! ہماری طرف سے یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمائیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (میں لے کر حاضر ہوا تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا فلاں فلاں کو بلاؤ چند آدمیوں کے نام لئے نیز ان کے علاوہ جو بھی ملے اسے بلا لاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں ان سب کو بھی جن کے آپ نے نام لئے تھے اور علاوہ ازیں جن جن حضرات سے ملاقات ہوئی انکو بھی بلا لایا۔ ابو عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ان کی کتنی تعداد تھی انہوں نے فرمایا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس! لاؤ" پھر وہ لوگ داخل ہوئے یہاں تک کہ چبوترہ اور حجرۂ مبارک بھر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دس دس کا حلقہ بنا لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے" حضرت انس فرماتے ہیں ان سب نے سیر ہو کر کھایا ایک جماعت نکلتی دوسری آجاتی" اس طرح سب کے سب نے کھا لیا۔ ازاں بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "انس! اٹھا لو" میں نے اٹھا لیا تو میں نہیں جانتا جس وقت لایا تھا اس وقت زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت زیادہ تھا۔ ان لوگوں میں کئی گروہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارکہ میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آنحضرت تشریف فرما تھے اور آپ کی زوجہ مطہرہ دیوار کی طرف منہ کر کے بیٹھی رہیں۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی کریم پر گراں ہو گیا آپ باہر تشریف لے گئے دوسری ازواج مطہرات کو سلام کیا پھر واپس تشریف لائے لوگوں نے آپ کو واپس آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ ان کی موجودگی آپ پر بار خاطر ہے۔ پھر وہ جلدی جلدی دروازے کی طرف

[1] کھجور، گھی اور ستو ملا کر ایک کھانا بنتا ہے جسے حیس کہتے ہیں ۱۲

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَاتُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسٌ أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْجَعْدُ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ دِينَارٍ وَيُكْنٰى أَبَا عُثْمَانَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوٰى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

بڑھے اور سب کے سب چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پردہ لٹکایا اور اندر داخل ہو گئے۔ میں حجرۂ مبارکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے اور یہ آیات نازل ہوئیں "یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی" الخ اس کے بعد آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں پر یہ آیات پڑھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (دوسروں کی بنسبت) ان آیات کے نزول کے زیادہ قریب ہوں (اس کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجات مطہرات پردہ میں ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جعد سے مراد ابن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ یونس بن عبید، شعبہ اور حماد بن زید نے ان سے روایت لی ہیں۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا (تو بتائیے) ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجیں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا انہوں نے آپ سے پوچھا ہی نہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو "اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد الخ"[1] اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا[2]" اس باب میں حضرت علی، ابی حمید، کعب بن عجرہ، طلحہ بن عبید اللہ، ابو سعید،

[1] اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر رحمت نازل فرمائی

[2] بیشک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر برکت اسی طرح نازل فرما جس طرح تو نے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

marfat.com

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ وَکَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَزَیْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَیُقَالُ ابْنُ جَارِیَةَ وَبُرَیْدَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

زید بن خارجہ (ابن جاریہ بھی کہا جاتا ہے) اور بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخَلَّاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا مَا یُرٰی مِنْ جِلْدِهٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً مِنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِهٖ اَمَّا بَرَصٌ وَاَمَّا اُدْرَةٌ وَاَمَّا اٰفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاَنَّ مُوْسٰی خَلَا یَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِیَابَهٗ عَلٰی حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰی ثِیَابِهٖ لِیَاْخُذَهَا وَاَنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰی عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْهُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاهُ مِمَّا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ باحیاء اور جسم کو ڈھانکنے والے تھے۔ حیاء کی وجہ سے آپ کے جسم کا کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے آپ کو اذیت پہنچائی اور کہا کہ یہ تو محض اپنی جلد کے سبب کی وجہ سے جسم کو اس قدر ڈھانپتے ہیں یا تو ان پر برص کے داغ ہیں یا ان کے خصیہ بڑے ہیں یا کوئی اور عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بدکلامی سے آپ کی برأت کا ارادہ فرمایا چنانچہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے علیحدگی میں اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے اور غسل فرمایا فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف بڑھے لیکن پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا حضرت موسیٰؑ عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے اور فرمانے لگے اے پتھر! میرے کپڑے (دیدو) اے پتھر! میرے کپڑے (دیدو) یہانتک کہ آپ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں جا پہنچے انہوں نے آپ کو برہنہ دیکھا تو آپ کو نہایت حسین اور آپ کے اعضاء کو بالکل بے عیب پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پتھر ٹھہر گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کپڑے لیکر پہنے اور عصا سے پتھر کو مارنے لگے۔ قسم بخدا! پتھر پر عصا کے تین یا چار یا پانچ نشان باقی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں یہی بیان ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین اذوا ...

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) حضرت ابراہیمؑ اور انکی اولاد کو برکت عطا فرمائی بیشک تو تعریف والا بزرگ و برتر ہے ۱۲ ؎۲ قرآنی حکم کے مطابق درود شریف صلوٰۃ اور سلام دونوں پر مشتمل ہو نماز میں چونکہ سلام بھی ہے اس لئے درود ابراہیمی کا حکم ہے لیکن نماز سے باہر درود ابراہیمی کی تخصیص صحیح نہیں بلکہ ان الفاظ سے ہدیۂ درود بھیجا جائے تو صلوٰۃ و سلام دونوں پر مشتمل ہو (مترجم) (صفحہ ہذا) ؎۱ اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے حضرت موسیٰؑ کو ستایا تو اللہ نے اس بات سے انہیں بری فرما دیا جو انہوں (بنی اسرائیل) نے کہی تھی اور اللہ کے ہاں حضرت موسےٰ علیہ السلام آبرو والے ہیں ۱۲

marfat.com

# سُوْرَةِ سَبَا

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْسَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَاَمَرَنِيْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّيْ مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اَنِّيْ قَدْ سِرْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اُدْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَّمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى اُحْدِثَ اِلَيْكَ قَالَ وَاُنْزِلَ فِيْ سَبَاٍ مَا اُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سَبَاٌ اَرْضٌ اَوْ اِمْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَلَا اِمْرَاَةٍ وَلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَجُذَامُ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَاَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَنْمَارٌ فَقَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ وَالشَّيَاطِيْنُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

# تفسیر سورۂ سبا

حضرت فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنی قوم کے ان لوگوں کے ہمراہ جو اسلام کر چکے، ان لوگوں سے لڑائی نہ لڑوں جنہوں نے اسلام سے پیٹھ پھیری؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی اجازت دیدی اور مجھے قوم کا امیر مقرر فرمایا جب میں آپ کے پاس سے چلا گیا تو آپ نے میرے بارے میں دریافت کیا فرمایا غطیفی کہاں گیا؟ بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے راوی فرماتے ہیں نبی اکرم نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے بلوایا میں حاضر خدمت ہوا آپ چند صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ فرمایا اپنی قوم کو دعوتِ اسلام دو جو اسلام لے آئیں قبول کر لو اور جو نہ لائیں ان سے جہاد کرنے میں میری ہدایت آنے تک جلدی نہ کرنا" راوی فرماتے ہیں سبا کے بارے میں کچھ نازل ہوا تو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! سبا کیا ہے؟ زمین (کا کوئی حصہ) ہے یا کوئی عورت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو زمین ہے اور نہ ہی کوئی عورت ہے بلکہ ایک مرد تھا جس کے ہاں عرب کے دس آدمی پیدا ہوئے ان میں سے چھ نے یمن میں سکونت اختیار کی اور چار نے شام میں اقامت اختیار کی۔ شامیوں کے نام لخم، جذام، غسان اور عاملہ ہیں جبکہ یمن والے ازد، اشعریون، حمیر، کندہ، مذحج اور انمار ہیں! ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! انمار کیا ہے آپ نے فرمایا وہ لوگ جن سے خثعم اور بجیلہ ہیں، یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتا ہے فرشتے اس کی فرمانبرداری میں اپنے پروں کو مارتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک چٹان پر زنجیر کی طرح پڑتے ہیں جب دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جواباً کہتے ہیں اس نے حق فرمایا اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



marfat.com

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ بِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَالُوا كُنَّا نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ يُولَدُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يُرْمَى بِهِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ إِلَى هٰذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُونَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَطِفُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَيَرْمُونَ فَيَقْذِفُونَهُ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ وَيَزِيدُونَ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا دورِ جاہلیت میں تم اسے دیکھ کر کیا کیا کرتے تھے. صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کہا کرتے تھے کوئی عظیم شخص فوت ہوگا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا. رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسی کی موت یا پیدائش کے لئے نہیں ٹوٹتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں. پھر ان سے متصل آسمان والے، پھر ان سے متصل یہاں تک کہ تسبیح اس آسمان (آسمان دنیا) تک پہنچتی ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں "تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے" ساتویں آسمان والے انہیں بتاتے ہیں، پھر ہر (نیچے کے) آسمان والے (اوپر کے آسمان والوں سے) پوچھتے ہیں حتیٰ کہ آسمان دنیا والوں تک خبر پہنچی ہے۔ شیطان کان لگا کر سنتے ہیں تو اس ستارے سے انہیں مارا جاتا ہے پھر یہ اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں شیطان جو خبر اصل صورت میں لاتے ہیں وہ صحیح ہے لیکن وہ تحریف کرتے اور اضافہ کرتے ہیں"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری، علی بن حسین، ابن عباس اور کچھ انصار، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

## سُورَةُ الْمَلٰئِكَةِ

## تفسیر سورۂ ملائکہ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنَانَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا ہ الخ[1] کے بارے میں فرمایا یہ سب کے سب

[1] پھر ہم نے اپنے چنے ہوئے بندوں کو کتاب کا وارث کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ روی چال پر ہے۔ اور (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ کُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّکُلُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ۔

ایک درجہ کے ہیں اور سب جنتی ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

---

## سُوْرَةِ یٰسٓ

## تفسیر سورۂ یٰسین

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِیْرٍ الْوَاسِطِیُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ سَلَمَةَ فِیْ نَاحِیَةٍ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ فَاَرَادُوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِی الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰثَارَکُمْ تُکْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ وَاَبُوْ سُفْیَانَ هُوَ طَرِیْفُ السَّعْدِیُّ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو سلمہ، مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پر مکین تھے انہوں نے مسجد نبوی کے قریب نقل مکانی کرنا چاہی تو یہ آیت نازل ہوئی "انا نحن نحیی الموتی الخ" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں اس لئے یہاں منتقل نہ ہو۔ یہ حدیث حسن، ثوری کی روایت سے غریب ہے ابو سفیان سے طریف سعدی مراد ہیں۔

---

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَکَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِکَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ وَذٰلِکَ فِیْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپنے پوچھا "ابوذر! جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپنے فرمایا یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دیدی جاتی ہے پھر ایک روز اسے کہا جائے گا تو وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وذلک مستقر لہا"[۲] راوی فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا ۱۲ (صفحہ ہذا) [۱] بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ۱۲ [۲] اور اس کا ٹھہراؤ ہے ۱۲



marfat.com

## سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ نَا لَیْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَا یُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَاَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

## تفسیر سورۂ والصافات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بلانے والے نے کسی کو (برائی کی طرف) بلا لیا وہ قیامت کے دن ٹھہرا رہے گا اور اس سے جدا نہ ہوگا اگرچہ ایک ہی آدمی کو بلایا ہو" پھر آپ نے اللہ تعالےٰ کا ارشاد پاک پڑھا" وقفوہم انہم مسئولون الخ[1] یہ حدیث غریب ہے۔

---

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اَبُوْ لَیْلٰی یَعْنِیْ مُسْلِمٌ عَنْ زُهَیْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کے بارے میں پوچھا" وارسلنا الی مائۃ"[2] آپ نے فرمایا" بیس ہزار" یہ حدیث غریب ہے۔

---

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُثْمَةَ نَا سَعِیْدُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِیْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَیَافِثُ بِالثَّاءِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَیُقَالُ یَافِثُ وَیَافِثُ بِالثَّاءِ وَالثَّاءِ وَیُقَالُ یَفِثُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ بَشِیْرٍ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں وجعلنا ذریتہ ہم الباقین[3] کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ حام، سام اور یافث (ثا کے ساتھ) ہیں۔ یافث" (ثا کے ساتھ) "یافث" (ثا کے ساتھ) بھی کہا جاتا ہے اور "یفث" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

---

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَیَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سام اہل عرب کا باپ ہے، حام، حبش والوں کا اور یافث اہل روم کا باپ ہے

## سُوْرَةُ ص

## تفسیر سورۂ ص



marfat.com

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيٰى قَالَ عَبْدٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً فَقَالَ يَا عَجِّ تُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش ان کے پاس آئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے ابوطالب کے پاس صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابوجہل انہیں منع کرنے اٹھا اور ان لوگوں نے ابوطالب سے آپ کی شکایت کی۔ ابوطالب نے پوچھا بھتیجے! آپ اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ان سے ایک کلمہ چاہتا ہوں جس کے سبب عرب والے ان کے مطیع ہوں اور اہل عجم انہیں جزیہ ادا کریں۔ ابوطالب نے کہا بس صرف ایک کلمہ؟ آپ نے فرمایا "ہاں صرف ایک کلمہ" پھر آپ نے فرمایا اے چچا! "لا الہ الا اللہ" کہو۔ قریش نے کہا بس صرف ایک معبود؟ ہم نے کسی دوسرے دین میں یہ بات نہیں سنی یہ من گھڑت بات ہے۔ چنانچہ اس پر ان لوگوں کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی۔ "ص والقرآن ذی الذکر الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ اَوْ قَالَ فِيْ نَحْرِيْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ قَالَ

بندار نے بواسطہ یحیٰی بن سعید اور سفیان، اعمش سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میرا پروردگار میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا خواب میں آیا اور پوچھا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہو مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا جسکی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی یا فرمایا اپنے سینہ میں پائی اور میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا[1]۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا اے محمد (صلی اللہ

[1] اللہ تعالیٰ کی عطا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں سب کچھ جانتے ہیں جس پر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ جن میں ایک یہ حدیث مذکورہ بالا ہے، شاہد عدل ہیں ۱۲



marfat.com

يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَقَدْ ذَكَرُوا بَيْنَ أَبِي قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رَجُلًا وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

علیہ وسلم) جانتے ہو بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں رب جانتا ہوں کفّاروں کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ اور کفّارات یہ ہیں نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا۔ مساجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئی وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ نیز فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کے بعد یہ دعا مانگیں۔ اللھم انی اسئالک فعل الخیرات[1] الخ اور درجات یہ ہیں سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں" محدثین نے اس حدیث (کی سند) میں ابو قلابہ اور حضرت ابن عباس کے درمیان ایک اور آدمی کا اضافہ کیا قتادہ نے بواسطہ ابو قلابہ اور خالد بن لجلاج، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدٍ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمدؐ! میں نے عرض کیا میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میرے رب میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اسکی ٹھنڈک اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کی اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر فرمایا اے محمدؐ! میں نے عرض کیا اے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفّاروں، درجات، مساجد کی طرف قدموں کے اٹھانے، تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنے کے بارے میں (جھگڑتے ہیں) جس نے انکی حفاظت کی اس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اسکی موت بھی بہتر ہوگی۔ اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش

[1] اے اللہ میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے برائیوں کے چھوڑنے، مساکین سے محبت (کی توفیق) اور فتنہ کے وقت موت کا سوال کرتا ہوں ۱۲

marfat.com

ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُولِهِ وَقَالَ إِنِّي نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى

## سُورَةُ الزُّمَرِ

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُومَةُ بَعْدَ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ إِذًا لَشَدِيدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ ثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے دن تھا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ معاذ بن جبل رضی عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث طویل روایت کی گئی ہے اس حدیث کے مطابق آنحضرتؐ نے فرمایا میں اونگھ رہا تھا پھر مجھے نیند آگئی تو میں نے اپنے رب کو نہایت حسین صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔

## تفسیر سورۂ زمر

حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد حضرت زبیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ ثم انکم یوم القیمۃ الخ[1] نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا ہمارا دنیا کا جھگڑا پھر قیامت میں بھی ہوگا؟ آپ فرمایا "ہاں" تو انہوں نے فرمایا اس وقت معاملہ زیادہ شدید ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

---

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا "یا عبادی الذین اسرفوا الخ"[2] آپ نے فرمایا اسے پرواہ نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ثابت، شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

---

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو

---

[1] پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ۱۲ [2] آپ فرما دیں اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے ۱۲



marfat.com

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ ابْنِ هَانِئٍ ح حَدَّثَنَا اَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُحْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ قَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْحَسَنَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ فِيْمَ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نماز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کو دیکھ لیتے اتنے میں آپ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد ہمیں بآواز بلند فرمایا اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا۔ (فرمایا) میں رات کو اٹھا، وضو کیا اور جس قدر نماز میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عرض کیا اے میرے رب! حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ کہا۔ فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی۔ تو میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے اسے (ہر چیز کو) پہچان لیا پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رب! فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا "کفارات میں"، فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نیک اعمال کی طرف چلنا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا، فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یوں دعا مانگو "اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ، موت دے دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی



marfat.com

وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا ۝ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيْدُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَائِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَائِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کردے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور فرمایا یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جسے ولید بن مسلم نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر روایت کیا انہوں نے فرمایا ہم سے خالد بن لجلاج نے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آگے حدیث ذکر کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن ابن عائش نے حضور علیہ السلام سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن عائش کو حضور علیہ السلام سے سماعت حاصل نہیں ہے۔ [1]

---

[1] بعض معاندنا شرین نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو احادیث مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتیں انہیں کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ چونکہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کلی علم غیب کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے ہر چیز کو روشن ظاہر کر دیا اور آپ کو ان اشیاء کا عرفان ہوا۔ لہٰذا اس حدیث کو متن سے نکال کر اوّلاً حاشیہ میں لایا گیا اور پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جب کہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں موجود ہے۔ حوالہ کے لیے دیکھئے۔

(صحیح الترمذی بشرح الامام ابی بکر ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲ ص ۱۱۴ تا ۱۱۷، اور تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۱۷۴، ۱۷۵) ۱۲ مترجم۔



marfat.com

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ

ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں (یہ سنکر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا "وما قدروا اللہ حق قدرہ"[1]۔

حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيْقًا لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بندار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم اور عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات پر تعجب اور تصدیق کے طور پر ہنسے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ نَا أَبُوْ كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى ذِهٖ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى ذِهٖ وَالْمَاءَ عَلٰى ذِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰى ذِهٖ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى ذِهٖ وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ أَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوْ كُدَيْنَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک یہودی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپؐ نے اس سے فرمایا "اے یہودی! ہمیں کوئی بات سناؤ" اس نے کہا "اے ابوالقاسم! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیا کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس انگلی پر رکھے گا، زمینوں کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر، اور تمام مخلوق کو اس پر رکھے گا۔ محمد بن صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلی انگلی کی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "وما قدروا اللہ حق قدرہ"۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے دیکھا امام بخاری رحمہ اللہ علیہ اس حدیث کو بواسطہ حسن بن شجاع، محمد بن صلت سے روایت کرتے ہیں۔

---

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے آرام کر سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والے نے صور منہ میں لے لیا

---

[1] اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا ۱۲



marfat.com

وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ رَبِّنَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شِغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَطَمَكَ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ نَقُولُ هٰذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

اور وہ پیشانی جھکائے کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہو اور وہ پھونکے"۔ مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو "حسبنا اللہ ونعم الوکیل توکلنا علی اللہ"[1] "علی اللہ توکلنا" بھی کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ! صور کیا چیز ہے"؟ آپ نے فرمایا ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے سلیمان تیمی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے مدینہ طیبہ کے بازار میں کہا اس ذات کی قسم! جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر برگزیدہ کیا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں (یہ سُنکر) ایک انصاری نے اسے تھپڑ رسید کیا اور کہا تم یہ کہتے ہو حالانکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ونفخ فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الخ[2] ان میں سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا یا وہ ان میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا۔ اور جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک منادی تمہیں پکارے گا (اور کہے گا) زندہ

---

[1] اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے ہم نے اللہ پر بھروسا کیا ۱۲ [2] اور صور پھونکا جائے گا اور جتنے آسمان و زمین میں ہیں بیہوش ہو جائیں گے مگر اللہ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ۱۲



marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ اَنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاَنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاَنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاَنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعِمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

رہو گے کبھی نہ مرو گے، صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے ہمیشہ پر شکم رہو گے کبھی کمزور نہ ہو گے ہمیشہ ناز و نعمت میں رہو گے تنگ دست و محتاج نہ ہو گے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے "وتلک الجنۃ التی اورثتموھا الخ" [1] حضرت ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَمْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَدْرِيْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ فَاَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت مجاہد سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "جانتے ہو جہنم کی وسعت کتنی ہے؟" میں نے عرض کیا نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا "ہاں قسم بخدا! تم نہیں جانتے" مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت کریمہ "والارض جمیعا قبضتہ [2] الخ" کے بارے میں پوچھا یا رسول اللہ! اس دن لوگ کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا جہنم کے پل پر ہوں گے"۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

## سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

## تفسیر سورۂ مومن

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "دعا عبادت ہے" پھر فرمایا "وقال ربکم ادعونی استجب لکم الخ" [3] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] اور یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ۱۲ [2] اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دیگا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ۱۲ [3] اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے ۱۲



marfat.com

# سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

# تفسیر سورۂ سجدہ

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِیْرٌ شَحْمٌ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰهَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

بیت اللہ شریف کے پاس تین آدمی جھگڑ رہے تھے انہیں دو قرشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قرشی تھا ان کے دلوں میں سمجھ کم اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک نے کہا اگر ہم بلند آواز آواز سے بولیں تو سنتا ہے پست آواز نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی سنے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "وما کنتم تستترون الخ"[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ كَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ قُرَشِیٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِیَّانِ اَوْ ثَقَفِیٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِیَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهٗ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ یَسْمَعْ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَیْئًا سَمِعَهٗ كُلَّهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَكِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کعبہ شریف کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن کے دلوں میں سمجھ کم اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک قرشی اور دو ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو قرشی تھے۔ انہوں نے باہم کلام کی جسے میں سمجھ نہ سکا پھر ایک نے کہا کیا حال ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ گفتگو سنتا ہے دوسرے نے کہا ہماری بلند آواز سنتا ہے اور پست آواز نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا اگر کچھ باتیں سن سکتا ہے تو تمام باتیں سن سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما کنتم تستترون الخ"۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، اعمش، عمارہ بن عمیر اور وہب بن ربیعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

---

[1] اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں ۱۲



marfat.com

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُوْبْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَلَّاسِ ثَنَا اَبُوْقُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ اَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الخ آپ نے فرمایا لوگوں نے کہا پھر ان میں سے اکثر لوگ منکر ہو گئے جسے اسی (قول پر) موت آئے وہ استقامت والوں میں سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے سنا فرماتے ہیں عفان نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔

## سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

## تفسیر سورۂ شوریٰ

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی (قل لا اسئلکم علیہ اجرا الخ) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قربیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا جانتے ہو قریش کے تمام بطون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری ہے آپ نے فرمایا اگر تم میرے اور اپنے درمیان رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَازِعِ قَالَ ثَنِيْ شَيْخٌ مِنْ بَنِيْ مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَاُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ فَقُلْتُ اِنَّ فِيْهِ لَمُعْتَبَرًا فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ بَنٰى قَالَ وَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَاِذَا هُوَ فِيْ قُشَاشٍ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَاَيْتُكَ وَاَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تُمْسِكُ بِاَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ

قبیلہ بنی مرہ کے ایک شیخ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کوفہ آیا تو مجھے بلال بن ابی بردہ کی حالت بتائی گئی میں نے کہا یہ تو باعث عبرت ہے۔ پھر میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اس گھر میں مقید تھے جسے انہوں نے خود بنایا تھا راوی فرماتے ہیں تکلیف و سزا سے ان میں مکمل تغیر آچکا تھا وہ سوتی کپڑے کے ٹکڑوں میں ملبوس ہیں میں نے کہا الحمد للہ! اے بلال! تم ہمارے پاس سے گرد و غبار کے بغیر ہی اپنی ناک پکڑے گزرتے تھے۔

---

لہ بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے ہیں ۱۲ سلہ تم فرما دو میں اس پر تم سے قرابت کی محبت کے سوا کچھ اجرت نہیں مانگتا ۱۲



marfat.com

وَاَنْتَ فِیْ حَالِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ عُبَادٍ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ فَقُلْتُ هَاتِ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِیْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِيْبُ عَبْدًا نُكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْ دُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُوا اللّٰهُ اَكْثَرُ قَالَ وَقَرَاَ وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اور آج تم اس (کسمپرسی کی) حالت میں ہو! انہوں نے پوچھا تم کس قبیلے سے متعلق ہو میں نے کہا میرا تعلق بنی مرہ بن عباد سے ہے بلال نے کہا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں امید ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نفع دے۔ میں نے کہا ضرور سنایئے" انہوں نے فرمایا مجھ سے ابوبردہ نے اپنے والد کے واسطہ سے حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کیا رسول اکرم نے فرمایا بندہ کو جو چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے، وہ کسی گناہ کے سبب پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا معاف کر دینا تو اس سے بھی زیادہ ہے" پھر آپ نے پڑھا "وما اصابکم من مصیبۃ الخ[1] یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

## تفسیر سورۂ زخرف

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ وَيَحْيٰى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ حَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَحَجَّاجُ بْنُ دِيْنَارٍ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ غَالِبٍ اِسْمُهٗ حَزَوَّرٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم بھی ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہوئی وہ ضرور جھگڑتے ہیں مبتلا ہوئی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ما ضربوہ لک" الخ[2]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے حجاج بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حجاج بن دینار ثقہ ہیں اور مقارب الحدیث ہیں۔ ابوغالب کا نام حزور ہے۔

## سُوْرَةُ الدُّخَانِ

## تفسیر سورۂ دخان

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُدِّیُّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ سَمِعَا اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقُصُّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الدُّخَانُ فَيَاْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ

حضرت مسروق سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہؓ کے پاس آیا اور کہا "ایک قصہ گو بیان کرتا ہے کہ زمین سے دھواں نکلے گا وہ کافروں کے کانوں پر اثر انداز ہوگا اور مومن کو اس سے زکام سی حالت ہو جائیگی یہ سنکر حضرت عبداللہ غصہ میں آگئے اور پہلے کسی چیز سے تکیہ لگائے ہوئے تھے اب اٹھ بیٹھے اور فرمایا اگر تم میں سے کسی ایک سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ جانتا ہے تو ضرور بتائے اور اگر ایسی بات کا سوال ہو جس کا

[1] اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے ۱۲ [2] انہوں نے آپ سے یہ بات محض جھگڑے کے لئے کہی بلکہ وہ جھگڑالو لوگ ہیں ۱۲



marfat.com

الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الذُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ الرَّجُلُ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ فَهَذَا لِقَوْلِهِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ هَذَا لِقَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخِرُ الرُّومُ قَالَ أَبُو عِيسَى اللِّزَامُ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسے علم نہ ہو تو کہدے" اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کیونکہ انسان کے علم سے ہی یہ بات بھی ہے کہ اگر اس سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہدے اللہ زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا" اے محبوب! فرمادیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور میں تکلف و بناوٹ کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں" رسول کریم نے جب قریش کو دیکھا کہ وہ نافرمانی پر تل چکے ہیں تو آپ نے (یوں) دعا مانگی" اے اللہ! حضرت یوسف کے سات سالہ قحط کی طرح ان پر بھی ایک سال قحط بھیج کر میری مدد فرما" چنانچہ لوگ اس قدر خشک سالی میں مبتلا ہوئے کہ چمڑے اور مردار تک کھانے لگے۔ راوی فرماتے ہیں ہڈیاں بھی کھانے لگے اور زمین سے دھوئیں کی مثل کچھ نکلنے لگا۔ ابوسفیان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کی قوم تباہ و برباد ہو گئی ان کے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہے" یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ[1] منصور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالی کے مطابق ہے" ربنا اکشف عنا الخ[2] حضرت عبداللہ فرماتے ہیں بطشہ، لزام اور دخان گزر چکے ہیں۔ ایک نے کہا چاند کا شق ہونا اور دوسرے نے کہا" روم کی فتح امام ترمذی فرماتے ہیں لزام، بدر کے دن ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے لئے دو دروازے ہیں ایک سے اعمال اوپر کی طرف چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو دونوں اس پر روتے ہیں! اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک میں یہی مذکور ہے فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین" یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی طریق سے مرفوعاً معلوم ہے موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن

[1] جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا ۱۲ [2] اے ہمارے رب! ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں ۱۲ [3] تو ان پر زمین و آسمان نہ روئے اور انہیں



marfat.com

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانٍ...

## سُورَةُ الْأَحْقَافِ

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو مُحَيَّاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ اُخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِيَّ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَخْمُورًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللّٰهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسْلُبَنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَخْمُورَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ

ابان رقاشی دونوں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

## تفسیر سورۂ احقاف

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام تشریف لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے آیا ہوں" حضرت عثمانؓ نے فرمایا باہر جاکر لوگوں کو مجھ سے دور کیجئے۔ کیونکہ آپ کا باہر جانا میرے لئے آپ کے اندر آنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن سلام باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! جاہلیت میں میرا فلاں نام تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا میرے حق میں قرآن پاک کی کئی آیات اتریں یہ آیت بھی میرے متعلق ہی نازل ہوئی وشہد شاہد من بنی اسرائیل الخ اور یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی کفی باللہ شہیداً الخ" اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار تم سے پوشیدہ میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں جس میں تمہارے نبی تشریف لائے پس اس شخص کو شہید کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے اسے شہید کیا تو تم اپنے پڑوسی فرشتوں کو دور کردو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تلوار بے نیام ہو جائے گی اور پھر تا قیام قیامت وہ نیام میں نہیں آئے گی۔ راوی فرماتے ہیں ان لوگوں نے کہا (اس) یہودی کو بھی قتل کرو اور عثمان کو بھی (رضی اللہ عنہما)، یہ حدیث غریب ہے۔ شعیب بن صفوان نے بواسطہ عبدالملک بن عمیر اور ابن محمد بن عبداللہ بن سلام، حضرت عبداللہ بن سلام سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، بادل دیکھتے تو آگے

---

لہ اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۱۲ لہ میرے اور تمہارے درمیان اس کی گواہی کافی ہے ۱۲



marfat.com

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مُخِيلَةً أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبَلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بڑھتے اور پیچھے ہٹتے اور جب بارش برسنے لگتی تو یہ کیفیت اضطراب ختم ہو جاتی۔ فرماتی ہیں میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو فرمایا پس وہی عذاب ہو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلما راوہ عارضا الخ[1] یہ حدیث حسن ہے۔

---

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلٰكِنِ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِيلَ اسْتُطِيرَ مَا فَعَلَ بِهِ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ قَالَ فَذَكَرُوا لَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کیا صحابہ اکرم سے کوئی لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا انہوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا لیکن ایک رات ہم نے آپکو نہ پایا اسوقت آپ مکہ مکرمہ میں تھے ہم نے کہا شاید آپکو لوگ لے اڑے (معلوم نہیں) آپکے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ چنانچہ ہم نے نہایت بری رات کاٹی۔ صبح کے وقت آپ اچانک غار حرا کی طرف سے آرہے تھے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے اپنی اضطرابی کی کیفیت عرض کی تو آپنے فرمایا جنوں کا ایک قاصد میرے پاس آیا تھا چنانچہ میں انکے پاس گیا اور ان پر قرآن پڑھا حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں پھر حضورؐ نے ہمیں لے جاکر انکے اور انکی آگ کے نشانات دکھائے، شعبی فرماتے ہیں جنوں نے نبی کریمؐ سے اپنی خوراک کے متعلق دریافت کیا یہ جن جزیرے میں رہائش پذیر تھے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہر وہ ہڈی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو تمہارے ہاتھ میں آتے ہی گوشت سے اسقدر بھر جائیگی جتنا اس پر پہلے بھی نہ تھا مینگنیاں اور لید تمہارے چوپایوں کا چارہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے مسلمانو!) ان دونوں چیزوں کے ساتھ استنجاء نہ کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## تفسیر سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

## سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ "واستغفر لذنبک وللمومنین الخ" کے نزول پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (تعلیم امت کے لئے) ہر روز اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔ یہ

---

[1] پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اور انکی وادیوں کی طرف آتا ہوا تو بولے یہ بادل ہے ہم پر برسے گا ۱۲

[2] اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ۱۲

إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدَلَ بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنُوطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوٰى عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ

حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں" محمد بن عمرو نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وان تتولوا یستبدل" الخ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے بدلے میں کون لوگ آئیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا "یہ اور اس کی قوم" (دو مرتبہ فرمایا)۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن جعفر نے بھی حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چند صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ہم منہ پھیر لیں گے تو وہ ہماری جگہ لائے جائیں گے اور وہ ہمارے جیسے نہ ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور ان کے ساتھ" اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (ستارے) کے ساتھ معلق ہوتا تو فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیتے" عبداللہ بن جعفر بن نجیح علی بن مدینی کے والد ہیں۔ بواسطہ علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ علی نے بواسطہ اسمٰعیل

---

لہ اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ۱۲



marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ الْكَثِيْرِ وَثَنَا عَلِيٌّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحٍ۔

بن جعفر، عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔

## سُوْرَةُ الْفَتْحِ

## تفسیر سورۂ فتح

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُثْمَةَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِيْ فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا اَخْلَقَكَ بِاَنْ يَنْزِلَ فِيْكَ قُرْاٰنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا[1] هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک سفر میں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ میں نے آپ سے گفتگو کی۔ آپ خاموش رہے میں نے پھر بات کی آپ چپ رہے پھر میں نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور ایک کنارے ہو گیا اور اپنے آپ سے کہا اے خطاب کے بیٹے! تیری ماں تجھے نہ پائے تو نے بڑی خواہش و آرزو سے تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی لیکن آپ نے ایک بار بھی گفتگو نہ فرمائی، کہ تیرے بارے میں قرآن نازل ہو۔ زیادہ دیر نہ گزری کہ میں نے ایک شخص کو بلند آواز سے پکارتے سنا جو مجھے پکار رہا تھا۔ میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب! آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی اگر اس کے بدلے مجھے وہ تمام اشیاء دی جائیں جن پر سورج طلوع ہوا تو میں (ہرگز) پسند نہ کروں وہ سورت یہ ہے "انا فتحنا لک فتحا مبینا" (سورۂ فتح) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَرَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا هَنِيْئًا مَرِيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیبیہ سے واپسی پر آیت کریمہ "لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک" الخ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے زمین کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے پھر آپؐ نے وہ آیت صحابہ کرام کے سامنے پڑھی تو انہوں نے کہا مبارک و خوشگوار ہو یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو بیان فرما دیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا لیکن (بتایئے) ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل

[1] بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی ۱۲ سورۃ فتح تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دے ۱۲



marfat.com

فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَتّٰى بَلَغَ فَوْزًا عَظِيمًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ۔

ہوئی "لیدخل المومنین والمومنات الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے اس میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ هَبَطُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأُخِذُوا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی نماز فجر کے وقت جبل تنعیم سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے پاس اترے وہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہو الذی کف ایدیہم عنکم" الخ[۱] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَرْفُوعًا إِلَّا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیت کریمہ "والزمہم کلمۃ التقوی"[۲] یہ کلمہ تقوی سے "لا الہ الا اللہ" مراد ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانا۔

## سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

## تفسیر سورۂ حجرات

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيلٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہیں عامل مقرر کر دیجئے۔ بارگاہ رسالت میں دونوں اس قدر ہم کلام ہوئے کہ انکی آوازیں بلند ہو گئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

---

[۱] تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ۱۲ [۲] اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے ۱۲ [۳] اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ۱۲



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَ اِلَّا خِلَافِيْ فَقَالَ مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمِعْ كَلَامُهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَدَّهُ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

فرمایا آپ کا مقصد تو محض میری مخالفت ہے انہوں نے فرمایا میرا مقصد آپ کی مخالفت نہیں۔ راوی فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم" الخ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی بارگاہ نبوی میں گفتگو کرتے تو آپ کی بات سنائی نہ دیتی حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود استفسار فرماتے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن زبیر نے اپنے نانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے ابن ابی ملیکہ سے مرسل روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کا واسطہ مذکور نہیں۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِيْ زَيْنٌ وَاِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

آیت کریمہ ان الذین ینادونک[2] الخ کے متعلق روایت ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میری تعریف کرنا زینت ہے اور میری برائی کرنا عیب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ زَيْدٍ صَاحِبُ الْهَرَوِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ جُبَيْرَةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰى بِبَعْضِهَا فَعَسٰى اَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُبَيْرَةَ

ہے ہم میں سے بعض لوگوں کے دو دو تین تین نام ہوتے جب کسی ایک نام سے پکارا جاتا تو وہ پسند نہ کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ولا تنابزوا بالالقاب"[3] یہ حدیث حسن ہے ابوسلمہ نے بواسطہ یحیی بن خلف، بشیر بن مفضل، داؤد بن ابی ہند اور شعبی، ابوجبیرہ بن ضحاک سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی، ابوجبیرہ بن ضحاک، ثابت بن ضحاک انصاری کے بھائی ہیں۔

[2] اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرو ۱۲ [3] بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۱۲ [3] اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ۱۲



marfat.com

بْنِ الضَّحَّاكِ نَحْوَهُ وَاَبُوْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ هُوَ اَخُوْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَدَاَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ فَقَالَ ثِقَةٌ۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِاٰبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْبَغْدَادِيُّ

حضرت ابو نضرہ سے روایت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی واعلموان فیکم رسول اللہ الخ[1] اور فرمایا یہ تمہارے نبی جنکی طرف وحی ہوتی تھی، اور تمہارے پیشواؤں میں سے بہتر کا ذکر ہے کہ اگر آپ بہت سے امور میں ان لوگوں کی پیروی کرتے تو وہ مشقت میں پڑ جاتے تو آج تمہارا کیا حال ہے۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے، علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے مستمر بن ریان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ثقہ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور ایک دوسرے پر خاندانی فخر دور کر دیا پس اب دو قسم کے لوگ ہیں ایک نیک متقی شخص جو اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہے اور ایک بد کار و بد بخت جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلیل و خوار ہے تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یا ایہا الناس انا خلقناکم الخ"[2] یہ حدیث غریب ہے بواسطہ عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن جعفر کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

---

[1] اور جان لو تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ تمہاری بہت سی باتیں مان لیں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے ۱۲ [2] اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے ۱۲



marfat.com

الْاَعْرَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ مُطِيْعٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرافت مال (سے) ہے اور عزت تقویٰ (سے) ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے سلام بن ابی مطیع کی روایت سے ہم اسے نہیں پہچانتے۔

## سُوْرَةُ قٓ

## تفسیر سورۂ ق

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم برابر "ہل من مزید"[1] کہتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ (جیسا اس کے شایان شان ہے) اپنا قدم اس میں رکھے گا وہ کہے گی تیری عزت کی قسم! بس بس اور وہ باہم سمٹ جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

## سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

## تفسیر سورۂ ذاریات

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَّامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهُ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اَنَّ عَادًا لَمَّا اَقْحَطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهُ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرْ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِيْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ

حضرت ابن ابی عمر نا سفیان عن سلام عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن رجل من ربیعۃ قال قدمت المدینۃ فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت عندہ وافد عاد فقلت اعوذ باللہ ان اکون مثل وافد عاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما وافد عاد قال فقلت علی الخبیر سقطت ان عادا لما اقحطت بعثت قیلا فنزل علی بکر بن معاویۃ فسقاہ الخمر وغنتہ الجرادتان ثم خرج یرید جبال مہرۃ فقال اللھم انی لم اٰتک لمریض فاداویہ ولا لاسیر فافادیہ فاسق عبدک ما کنت مسقیہ واسق معہ بکر بن معاویۃ یشکر لہ الخمر الذی سقاہ فرفع لہ سحابات

قبیلہ ربیعہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے عاد کے قاصد کا ذکر کیا گیا میں نے کہا میں قاصدِ عاد کی مثل ہو جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عاد کے قاصد سے کیا مراد ہے"؟ میں نے کہا آپ واقف حال تک پہنچے بات یہ ہے کہ جب قوم عاد قحط میں مبتلا ہوئی تو ان لوگوں نے ایک سردار کو بھیجا۔ وہ بکر بن معاویہ کے پاس اترا اس نے اسے شراب پلائی اور دو خوش آواز گانے والیوں نے اسے گانا سنایا۔ پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کی طرف گیا۔ اور دعا کی اے اللہ! میں تیرے پاس کسی بیمار کے علاج کی خاطر نہیں آیا اور نہ ہی فدیہ دیکر کسی قیدی کو چھڑانے آیا ہوں (اے اللہ!) تو اپنے بندہ کو جس قدر سیراب کر سکتا ہے سیراب کر۔ اور اسکے ساتھ ہی بکر بن معاویہ کو سیراب کر۔ یہ اس شراب کا بدلہ تھا جو بکر نے اسے پلائی تھی اسکے لئے

[1] کچھ اور زیادہ ہے ۱۲



marfat.com

فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رَمْدَدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذُكِرَ اَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرَ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَأَ اِذَا رَسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَلَّامٍ اَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَيُقَالُ الْحَارِثُ ابْنُ يَزِيْدَ۔

بدلیاں اٹھیں اور کہا گیا ان میں سے ایک کو پسند کر لے اس نے ان میں سے کالی بدلی پسند کی۔ اس سے کہا گیا جلی ہوئی راکھ لے لو جو قوم عاد کے کسی آدمی کو نہیں چھوڑے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف اس حلقہ یعنی انگوٹھی کے حلقہ کے برابر ہوا بھیجی پھر آپ نے پڑھا اذا رسلنا علیہم الریح العقیم[1] متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ سلام ابو منذر، عاصم بن ابی نجود اور ابو وائل، حارث بن حسان سے روایت کی۔ ان کو حارث بن یزید بھی کہا جاتا ہے

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّحْوِيُّ اَبُو الْمُنْذِرِ نَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدًا بِسَيْفٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ نَحْوًا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ۔

حارث بن یزید بکری سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور سیاہ جھنڈے لہرا رہے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہیں میں نے کہا لوگ کس حالت میں ہیں؟ (بات کیا ہے؟) انہوں نے بتایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کہیں محاذ پر بھیج رہے ہیں۔ اس کے بعد سفیان بن عیینہ کی روایت کی مثل طویل حدیث بیان کی۔ انہیں حارث بن حسان بھی کہا جاتا ہے۔

## سُوْرَةُ الطُّوْرِ

## تفسیر سورۂ طور

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رُشْدِيْنِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ادبار النجوم" سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور "ادبار السجود" سے مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ محمد بن فضیل، رشدین بن کریب کی روایت سے پہچانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے امام بخاری

[1] جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ۱۲



marfat.com

حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ رِشْدِيْنِ بْنِ كُرَيْبٍ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَرِشْدِيْنَ ابْنَيْ كُرَيْبٍ اَيُّهُمَا اَوْثَقُ فَقَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَمُحَمَّدٌ عِنْدِيْ اَرْجَحُ وَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُهُمَا عِنْدِيْ۔

سے کریب کے دو بیٹوں محمد اور رشدین کے بارے میں پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون زیادہ ثقہ ہے انہوں نے فرمایا وہ کس قدر باہم مشابہ ہیں! اور میرے نزدیک محمد کو ترجیح حاصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ کس قدر مشابہ ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ قابلِ ترجیح ہیں۔

## سُوْرَةُ النَّجْمِ

## تفسیر سورۂ نجم

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهٗ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِاُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ السِّدْرَةَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَاَرْعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (شبِ معراج) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ فرماتے ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں زمین سے اوپر جانے والی اور اوپر سے اترنے والی اشیاء رک جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی تین چیزیں عطا فرمائیں جو آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں۔ آپ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، سورۂ بقر کی آخری تین آیات دی گئیں اور آپ کی امت کے کبیرہ گناہ بخش دیئے گئے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا "اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى"[1] اور فرمایا سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا وہ سونے کے ہیں مالک بن مغول کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا مخلوق کا علم یہیں تک پہنچتا ہے اس سے اوپر کا علم نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى جِبْرِيْلَ وَلَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

شیبانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک "فکان قاب قوسین او ادنیٰ" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[1] جب سدرہ پر چھا رہا تھا وہ جو چھا رہا تھا ۱۲ [2] تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ بلکہ اس سے بھی کم کا فاصلہ رہا ۱۲



marfat.com

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ کَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَّمَ رُؤْیَتَهٗ وَکَلَامَهٗ بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰی فَکَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَکَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعَرِیْ قُلْتُ رُوَیْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی فَقَالَتْ اَیْنَ یَذْهَبُ بِکَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِیْلُ مَنْ اَخْبَرَکَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ اَوْ کَتَمَ شَیْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ یَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ وَلٰکِنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ لَمْ یَرَهٗ فِیْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَیْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَمَرَّةً فِیْ جِیَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ وَقَدْ رَوٰی دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَحَدِیْثُ دَاوٗدَ اَقْصَرُ مِنْ حَدِیْثِ مُجَالِدٍ۔

شعبی سے روایت ہے حضرت ابن عباسؓ نے عرفات میں کعب سے ملاقات کی اور ان سے کوئی بات دریافت کی، اس پہ حضرت کعب نے اتنے زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہ پہاڑ گونج اٹھے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہم بنو ہاشم ہیں حضرت کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار اور کلام آنحضرتؐ اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان تقسیم فرمایا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اور دو ہی مرتبہ نبی اکرمؐ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے مسروق فرماتے ہیں پھر میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کیا نبی اکرمؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ ام المومنین نے فرمایا تو نے ایسی بات پوچھی جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے میں نے عرض کیا ٹھہریئے جلدی نہ کیجئے۔ پھر میں نے پڑھا لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ آیت تمہیں کہاں سے جا رہی ہے اس سے حضرت جبرئیلؑ مراد ہیں جو شخص تم سے کہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنے رب کو دیکھا یا امور تبلیغیہ میں کسی بات کو چھپایا یا آپ (ذاتی طور پر) ان پانچ باتوں کو جانتے ہیں جنکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللہ عندہ علم الساعۃ الخ تو اس نے بہت بڑا بہتان باندھا بلکہ آپ نے حضرت جبرئیلؑ کو دیکھا اور انہیں دو مرتبہ اصلی صورت میں دیکھا ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ پر اور ایک بار مقام جیاد پر دیکھا ان کے چھ سو پر تھے جنہوں نے افق کو گھیر رکھا تھا۔ داؤد بن ابی ہند نے بواسطہ شعبی اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اور یہ روایت ابو مجالد کی روایت سے مختصر ہے۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ کَثِیْرٍ الْعَنْبَرِیُّ نَا سَالِمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ اَبَانٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قُلْتُ اَلَیْسَ اللّٰهُ یَقُوْلُ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَیْحَکَ ذَاکَ اِذَا تَجَلّٰی بِنُوْرِهِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ

عکرمہ سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو دیکھا۔ عکرمہ فرماتے ہیں میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا "لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار" حضرت ابن عباس نے فرمایا تم پر افسوس ہے یہ تو اسوقت ہے جب وہ اپنے ذاتی نور سے جلوہ گر ہو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا۔ یہ حدیث

---

۱۲ بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ۱۲ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور لوگوں کی آنکھیں اس کے سامنے ہیں ۱۲



marfat.com

مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حسن غریب ہے۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ نَا اَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ" الخ کے بارے میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے آیت کریمہ ماکذب الفواد ما رأی" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھوں) سے دیکھا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ لَوْ اَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قُلْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اِنِّيْ اَرَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپ سے ایک بات پوچھتا انہوں نے فرمایا کیا بات پوچھتے؟ میں نے کہا میں پوچھتا کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا میں نے پوچھا تھا حضورؐ نے فرمایا وہ تو ایک نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے "ماکذب الفواد ما رأی" کی تفسیر میں مروی ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا جس نے زمین و آسمان کے درمیان کی جگہ بھر رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم" کی تفسیر میں مروی ہے

---

۱ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا ۱۲ ۲ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۱۲ ۳ وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں۔ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ۱۲



marfat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے رب! اگر تو بخشے تو خوب بخشے اور تیرا کونسا بندہ ہے جو چھوٹے گناہ کے پاس نہیں جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف زکریا بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## سُوْرَةُ الْقَمَرِ

## تفسیر سورۂ قمر

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِيْ الْاَعْشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فِلْقَةٌ عَنِ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو اقتربت الساعۃ و انشق القمر[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰى قَوْلِهٖ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ يَقُوْلُ ذَاهِبٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب کی تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقتربت الساعۃ و انشق القمر" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چاند پھٹ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا هٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دور رسالت میں چاند (دو) ٹکڑے ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] قیامت پاس آئی اور چاند شق ہو گیا ۱۲



marfat.com

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَارَ فِرْقَتَیْنِ عَلٰی ھٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَئِنْ کَانَ سَحَرَنَا فَمَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَسْحَرَ النَّاسَ کُلَّھُمْ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَہٗ۔

حضرت جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس طرف اور ایک اس جانب ہو گیا کفار نے کہا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہنے لگے اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ بعض رواۃ نے بواسطہ حصین، جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اور محمد بن جبیر، جبیر بن مطعم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

---

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ دَاءَ نَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَا نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زِیَادِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ مُشْرِکُوْا قُرَیْشٍ یُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین قریش بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون" الخ[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ

---

## تفسیر سورۂ رحمٰن

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ اَبُوْ مُسْلِمٍ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ نُھَیْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَرَاَ عَلَیْھِمْ سُوْرَۃَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِھَا اِلٰی اٰخِرِھَا فَسَکَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُھَا عَلَی الْجِنِّ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَکَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْکُمْ کُنْتُ کُلَّمَا اَتَیْتُ عَلٰی قَوْلِہٖ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ قَالَ لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِکَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۂ رحمٰن اول سے آخر تک پڑھی۔ وہ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے لیلۃ الجن میں یہ سورت جنوں پر پڑھی تو وہ جواب لوٹانے میں تم سے اچھے رہے جب میں آیت کریمہ "فبای الاء ربکما تکذبان"[2] پر پہنچتا وہ کہتے ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے (اے اللہ!) تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف

---

[1] جس دن آگ پر مونہوں کے بل گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائیگا چکھو دوزخ کی آنچ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ۱۲ [2] تو اے جن وانس! تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۱۲



marfat.com

رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِيْ وَقَعَ بِالشَّامِ لَيْسَ هُوَ الَّذِيْ يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قَلَبُوْا اسْمَهُ يَأْتِيْ بِمَا يَرْوُوْنَ عَنْهُ مِنَ الْمَنَاكِيْرِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ أَهْلُ الشَّامِ يَرْوُوْنَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَاكِيْرَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَرْوُوْنَ عَنْهُ أَحَادِيْثَ مُقَارِبَةً۔

## سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَا أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ يَقْطَعُهَا

ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں جسے انہوں نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں زہیر بن محمد جو شام میں تھا وہ نہیں جس سے عراق میں روایت کی جاتی ہے۔ گویا کہ یہ دوسرا شخص ہے انہوں نے اس کا نام بدل دیا یعنی جس سے منکر روایات مروی ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں اہل شام، زہیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں جبکہ اہل عراق اس سے مقارب احادیث روایت کرتے ہیں۔

## تفسیر سورۂ واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا اگر چاہو تو پڑھو "فلا تعلم نفس ما اخفی الخ" جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں ایک سو سال چلے گا تو پھر بھی ختم نہ ہوگا اگر چاہو تو پڑھو "وظل ممدود"[۱] اور جنت میں ایک لاٹھی کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اگر چاہو تو پڑھو "فمن زحزح عن النار"[۲] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال چلے گا لیکن ختم نہ کر پائے گا۔ اگر چاہو تو پڑھو "وظل ممدود و ماء مسکوب" الخ

[۱] پس کوئی نفس اسکو نہیں جانتا تو پوشیدہ رکھی گئی ۱۲ [۲] اور ہمیشہ کے سائے ۱۲ [۳] اور جو شخص جہنم سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا دنیا کا سامان تو نرا دھوکہ ہے ۱۲ [۴] ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں ۱۲



marfat.com

وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَاءٍ مَسْكُوْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ اِرْتِفَاعُ الْفُرُشِ الْمَرْفُوْعَةِ فِي الدَّرَجَاتِ وَالدَّرَجَاتُ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد باری تعالیٰ "وفرش مرفوعہ"[1] کے بارے میں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ جتنے بلند ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کا معنی یوں بیان کیا کہ اس سے درجات میں بچھے ہوئے بچھونوں کی بلندی مراد ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجعلون رزقکم انکم تکذبون" فرمایا تم رزق کا شکریوں ادا کرتے ہو کہ کہتے ہو کہ فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش دی گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان نے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کو عبد الاعلیٰ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً قَالَ اِنَّ مِنَ الْمُنْشَاَتِ الَّتِيْ كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد باری تعالیٰ "انا انشاناہن انشاءً"[2] کے بارے میں فرمایا کہ ان نئے سرے سے پیدا ہونے والی عورتوں میں وہ بھی داخل ہیں جو دنیا میں بوڑھی تھیں انکی آنکھیں کمزور تھیں اور ان سے پانی بہتا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور

---

[1] اور بلند بچھونوں میں ۱۲

[2] بے شک ہم نے ان کو نئے سرے سے پیدا کیا ۱۲



marfat.com

وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

اور یزید بن ابان رقاشی (دونوں) کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا مُرْسَلًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! آپ کو بڑھاپا آگیا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علی بن صالح نے بواسطہ ابواسحاق، ابوجحیفہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابواسحاق، ابومیسرہ سے بھی اس ضمن میں کچھ مرسلاً مروی ہے۔

## سُورَةُ الْحَدِيدِ

## تفسیر سورۂ حدید

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوا نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهِ زَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهُ اللّٰهُ إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّفِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "جانتے ہو یہ کیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا "یہ بادل ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے دعا مانگتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا "جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "یہ بلند آسمان ہے جو محفوظ چھت اور روکی ہوئی موج ہے" پھر پوچھا "جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانسو برس کی مسافت ہے۔ پھر تمہیں معلوم ہے اس سے اوپر کیا ہے"؟ صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور



marfat.com

قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ بِسَبْعِ أَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالُوا إِنَّمَا هَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِي كِتَابِهِ۔

اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "اس کے اوپر دو آسمان ہیں دونوں کے درمیان پانسو سال کی مسافت ہے حتی کہ آپ نے سات آسمان شمار کئے اور فرمایا، ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین سے پہلے آسمان تک ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو اس سے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں" آپ نے فرمایا اس سے اوپر عرش ہے آسمان اور اس کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر پوچھا "جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا "زمین ہے" پھر دریافت فرمایا اس سے نیچے کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں" فرمایا اس سے نیچے دوسری زمین ہے دونوں زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے یوں آپ نے سات زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سب سے نچلی زمین کی طرف ایک رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچے پھر پڑھا "ھو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو بکل بشئ علیم" یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں حسن کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا کہ وہ رسی اللہ تعالیٰ کے علم، قدرت اور سلطنت پر گرے گی کیونکہ اس کا علم، قدرت اور سلطنت ہر جگہ ہے۔ اور وہ خود عرش پر ہے[۲] جیسا کہ قرآن میں بیان کیا گیا۔

## سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ

## تفسیر سورۂ مجادلہ

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ

حضرت سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے عورتوں سے صحبت کی جو طاقت دی گئی تھی وہ کسی دوسرے کو نہیں دی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی عورت سے رمضان کے نکلنے تک کے لیے اس ڈر سے ظہار کر لیا کہیں رات کو جماع کرنے

[۱] وہی اول وہی آخر وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے [۲] یعنی عرش اعظم کو اپنی تجلی گاہ بنایا وہاں سے احکام نافذ فرمائے۔ (نور العرفان از حکیم مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی سعد اللہ مترجم)



marfat.com

قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَالَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنْ اِمْرَاَتِيْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرُقًا مِنْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهَا فِيْ لَيْلِيْ فَاَتَتَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُدْرِكَنِيْ النَّهَارُ وَاَنَا لَا اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدِمُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِيْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا مَعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهُ بِاَمْرِيْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ اَنْ يُنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرِيْ فَقَالَ اَنْتَ بِذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا بِذٰلِكَ قَالَ اَنْتَ بِذٰلِكَ قُلْتُ اَنَا بِذٰلِكَ قَالَ اَنْتَ بِذٰلِكَ قُلْتُ اَنَا بِذٰلِكَ وَهَا اَنَا ذَا فَامْضِ فِيْ حُكْمِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ صَابِرٌ بِذٰلِكَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِيْ بِيَدِيْ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِيْ مَا اَصَابَنِيْ اِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ وَحْشًا مَا لَنَا عَشَاءٌ قَالَ اذْهَبْ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهٗ فَلْيَدْفَعْهَا اِلَيْكَ فَاَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَوْمِيْ فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّاْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ اَمَرَ لِيْ بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا اِلَيَّ فَدَفَعُوْهَا اِلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ

لگوں اور وہ اس قدر لمبا ہو جائے کہ دن نکل آئے اور اس سے علیحدہ نہ ہو سکوں۔ اسی دوران ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کا کچھ میرے سامنے کھل گیا اور میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ صبح ہوئی تو میں نے اپنی قوم کے پاس گیا انہیں رات کا واقعہ سنایا اور کہا میرے ساتھ بارگاہ نبوی میں چلو تاکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا واقعہ عرض کروں۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم! ہم تو نہیں جائیں گے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ اور حضور ہمارے بارے میں وہ بات ارشاد فرمائیں جو ہمارے لیے باعث ندامت رسوائی ہو، تم خود جاؤ اور جو مناسب سمجھو کرو۔ فرماتے ہیں پھر میں نکلا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور حضور سے اپنا واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہارا واقعہ ہے؟ میں نے عرض کیا حضور میرا ہی واقعہ ہے۔ تین مرتبہ یہ بات پوچھی کہ تم سے یہ فعل سرزد ہوا میں نے عرض کیا جی ہاں! میں ہی اس کا مرتکب ہوں۔ حضور! میں حاضر ہوں میرے متعلق اللہ کا حکم جاری کر دیجئے۔ میں اس پر صبر کروں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ فرماتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر مار کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں تو صرف اسی کا مالک ہوں آپ نے فرمایا دو ماہ کے روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا حضور مجھے روزوں ہی میں یہ حادثہ پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہم نے آج کی رات بھوک سے گزاری ہمارے پاس شام کا کھانا بھی نہ تھا" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی زریق کے صدقہ کے عامل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہیں غلہ دے پھر اس میں سے اپنی طرف ساٹھ مسکینوں کو (ساٹھ صاع) کھلانا دو باقی ماندہ سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی مدد کرو۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے تمہارے پاس تنگی اور بدگمانی پائی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھے کشائش اور برکت ملی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارا صدقہ وصول کرنے کا حکم فرمایا لہٰذا اپنا صدقہ مجھے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا صدقہ حضرت سلمہ کو دیا۔ یہ حدیث حسن ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک سلیمان بن یسار کو سلمہ بن صخر سے سماع حاصل نہیں



marfat.com

يُسَمَّ عِنْدِيْ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلْمَانُ ابْنُ صَخْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ.

سلمہ بن صخر اور سلمان بن صخر دونوں طرح کہا گیا ہے اس باب میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ زوجۂ اوس بن صامت (رضی اللہ عنہا) سے بھی روایت مذکور ہے

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُونُسُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ يَهُودِيًّا اَتَى عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهَا الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا اَرُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرُدُّوْهُ فَقَالَ قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ وَاِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مجلس میں آیا اور اس نے کہا "السام علیکم" صحابہ کرام نے جواب دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جانتے ہو اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں لیکن یا رسول اللہ! اس نے سلام کیا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ اس نے یوں کہا ہے (السام علیکم کہا یعنی تم پر موت ہو) اسے واپس میرے پاس لاؤ صحابہ کرام اسے واپس لائے آپ نے فرمایا تو نے "السام علیکم" کہا تھا؟ کہنے لگے "جی ہاں" اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اہل کتاب تمہیں سلام کہے تو "علیک ما قلت" (تو نے جو کچھ کہا وہ تجھ پر ہی پڑے) کہو پھر آپ نے پڑھا "واذا جاءوک حیوک[1] الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْاَنْمَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى دِيْنَارًا قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيْرَةً قَالَ اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ اَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَاتٍ الْاٰيَةَ قَالَ فَبِيْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ شَعِيْرَةً

حضرت علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جب آیت "یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول" الخ[2] اتری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے خیال میں ایک دینار ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کیا لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ حضور نے فرمایا "نصف دینار؟ میں نے عرض کیا یہ بھی نہیں دے سکیں گے۔ حضرت علی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کتنا ہو؟ میں نے عرض کیا جو کے ایک دانے کے برابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہت تنگ دست ہو۔ حضرت علی فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ءاشفقتم ان تقدموا الخ۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے سبب امت پر آسانی فرمادی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں جو کے ایک دانے سے اس کے برابر سونا مراد

[1] اور جب آپ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے آداب بجالاتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے [2] جب تم رسول اللہ سے کوئی بات آہستہ کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو [3] کیا تم اس سے ڈرے کہ اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقات دو۔



marfat.com

يَعْنِي وَزْنَ شَعِيرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

## سُوْرَةُ الْحَشْرِ

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ نَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا قَالَ اللِّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ وَأَمَرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِي صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا الْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَأَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى سَمِعَ مِنِّي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

## تفسیر سورۂ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام بویرہ میں نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے اور کاٹ ڈالے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ[1] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ "ما قطعتم من لینۃ" الخ کے بارے میں روایت ہے کہ لینہ سے مراد کھجور کے درخت ہیں اور فاسقین کی ذلت سے مراد یہ ہے کہ انہیں اپنے قلعوں سے اترنے کے لیے کہا گیا اور صحابہ کرام کو ان کے درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا تو ان کے دلوں میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا مسلمانوں نے کہا ہم نے بعض کو کاٹ دیا اور بعض کو چھوڑ دیا ہم اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے کہ کیا جو کچھ ہم نے کاٹا اس پر اجر ملے گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا اس پر ہمیں عذاب ہوگا؟ اس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ما قطعتم من لینۃ" الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حفص بن غیاث اور حبیب بن ابی عمرہ، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ ہارون بن معاویہ، حفص بن غیاث، حبیب بن ابی عمرہ اور سعید بن جبیر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مرسلاً روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے یہ حدیث محمد سے سنی۔

[1] جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کر دے۔



marfat.com

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَاَطْفِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِيْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری کے گھر ایک مہمان نے رات بسر کی۔ ان کے گھر صرف اپنے لیے اور اہل وعیال کے لیے کھانا تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا بچوں کو سلا دو، چراغ گل کر دو۔ اور تمام کھانا مہمان کے قریب کر دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

## تفسیر سورۂ ممتحنہ

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ حَنَفِيَّةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاَتَوْنِيْ بِهٖ فَخَرَجْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَتْ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما کو یہ ارشاد فرما کر بھیجا کہ روضہ خاخ میں پہنچو وہاں ایک عورت ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے، وہ اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں خوب تیز لے جا رہے تھے۔ ہم اس روضہ خاخ میں پہنچے تو واقعی ایک عورت موجود تھی ہم نے کہا خط نکالو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا تو خط لوں گی ..... یا ..... کپڑے اتارنے ہوں گے حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں اس نے اپنی مینڈھیوں سے خط نکالا ہم اسے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے دیکھا تو وہ حاطب بن ابی بلتعہ کا خط تھا جو قریش مکہ میں سے چند افراد کی طرف لکھا گیا تھا۔ اس خط میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند باتیں مشرکین کو بتائی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے حاطب! یہ کیا ہے؟ حاطب نے کہا یا رسول اللہ! (فیصلہ کرنے میں) مجھ پر جلدی نہ کیجئے۔ (بات یہ ہے کہ) میں قریش میں ملا جلا رہتا تھا اور میری ان سے کوئی رشتہ داری نہ تھی۔ آپ کے پاس جو مہاجرین ہیں ان کے رشتہ دار ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے کنبے خاندان اور اموال کی حفاظت کرتے ہیں چونکہ ان سے میری کوئی رشتہ داری نہیں اس لیے میں نے اپنے رشتہ داروں کی حفاظت کے لیے ان لوگوں سے تعلق

[1] اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔



marfat.com

ذٰلِكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَارِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةَ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَاَيْتُ بْنَ اَبِيْ رَافِعٍ كَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَ هٰذَا وَذَكَرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ فَقَالُوْا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْهِ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُجَرِّدَنَّكَ

پیدا کرنا چاہا اور میرا یہ عمل دین اسلام سے ارتداد اور کفر پر رضا کی وجہ سے نہیں (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ اہل بدر کے ایمان پر مطلع ہے چنانچہ اس نے فرمایا "جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا" حضرت علی فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت اتاری گئی "یا ایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء" الخ عمرو کہتے ہیں میں نے ابو رافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علی مرتضیٰ کے کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس بارے میں حضرت عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں متعدد افراد نے سفیان بن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں یا تو کتاب نکالو یا کپڑے اتارو یہ حدیث بواسطہ ابو عبدالرحمان بن سلمی بھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض راویوں سے یہ الفاظ منقول ہیں "خط نکالو ورنہ ہم تمہیں برہنہ کریں گے۔"

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے "اذا جاءك المومنات" الخ معمر کہتے ہیں ابن طاؤس نے مجھے اپنے والد سے خبر دی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لونڈی کے سوا کسی کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ

ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سی

---

لہ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں دوستی سے خبریں پہنچاتے ہو ۱۲ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں اس پر بیعت کرنے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کا کچھ شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔ آخر تک۔ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو۔



marfat.com

حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ اِمْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبٰى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهُ مِرَارًا فَاَذِنَ فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدُ عَلٰى قَضَائِهِنَّ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ اِمْرَأَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ هِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ ابْنِ السَّكَنِ۔

نیکی ہے جس میں ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نوحہ نہ کرو"۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فلاں خاندان والوں نے میرے چچا (کی وفات) پر میری مدد کی مجھے انکا بدلہ ضرور ادا کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا لیکن میرے بار بار کے اصرار پر آپ نے بدلہ اتارنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اس کے بعد میں نے نہ تو بدلہ اتارنے کے لیے اور نہ ویسے ہی کبھی نوحہ نہیں کیا۔ میرے سوا تمام عورتوں نے نوحہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ام عطیہ سے بھی روایت منقول ہے۔ عبد بن حمید کہتے ہیں ام سلمہ الصاریہ سے اسماء بنت یزید بن مسکن مراد ہیں۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

## تفسیر سورہ صف

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ وَقَدْ حُوْلِفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ فَرَوٰى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی ہم نے اس بات پر مذاکرہ کیا کہ کون سا عمل محبوب ترین ہے تاکہ ہم اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "سبح للہ ما فی السموٰت وما فی الارض" الخ[1] حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیات پڑھیں۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں عبداللہ بن سلام نے ہمیں یہ آیت سنائیں یحییٰ فرماتے ہیں ابوسلمہ نے ہمارے سامنے یہ آیات تلاوت کیں ابن کثیر کہتے ہیں ہمارے سامنے اوزاعی نے یہ آیات پڑھیں عبداللہ کہتے ہیں ہمارے سامنے ابن کثیر نے یہ آیات پڑھیں اس سند میں اوزاعی سے روایت کرنے میں محمد بن کثیر کی مخالفت کی گئی ہے۔ ابن مبارک نے بواسطہ اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر ہلال بن ابی میمونہ اور عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن سلام سے بلاواسطہ یا بواسطہ ابوسلمہ، روایت کی۔ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے محمد بن کثیر کی

[1] اللہ کی تسبیح بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔



marfat.com

بْنِ سَلَامٍ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَرَوٰی الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ نَحْوَ رِوَایَةِ مُحَمَّدِ بْنِ کَثِیْرٍ.

مثل روایت کی۔

## سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

## تفسیر سورہ جمعہ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ یَعْنِیْ ثَوْرَ بْنَ زَیْدِ الدَّیْلِیَّ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ یُکَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِیْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِیِّ بْنِ الْمَدِیْنِیِّ ضَعَّفَهٗ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْغَیْثِ اِسْمُهٗ سَالِمٌ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ وَثَوْرُ بْنُ زَیْدٍ مَدَنِیٌّ ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ شَامِیٌّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب ان الفاظ پر پہنچے "واخرین منھم لما یلحقوا بھم"[1] ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے نہیں ملے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر بھی ہو تو ان میں سے کئی لوگ اسے حاصل کرلیں گے"۔ یہ حدیث غریب ہے، عبداللہ بن جعفر، علی بن مدینی کے والد ہیں یحیٰی بن معین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ ابوالغیث کا نام سالم ہے یہ عبداللہ بن مطیع کے غلام تھے۔ ثور بن زید مدنی ہیں اور ثور بن یزید شامی ہیں۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا حُصَیْنٌ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا اِذْ قَدِمَتْ عِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِیْهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَیْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جمعہ کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں مدینہ طیبہ کا ایک (تجارتی) قافلہ آگیا صحابہ کرام اس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے۔ ان (باقیماندہ) میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے بھی تھے۔ اس پر یہ آیت اتری "واذا راؤ تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا"[2] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا حُصَیْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حصین، سالم بن ابی جعد اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] اور ان میں سے دوسروں کو (پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں) جو ان پہلوں سے نہ ملے [2] اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے۔



marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

## سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ

## تفسیر سورۂ منافقین

۱۲۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَكَذَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِيْ شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِيْ شَيْءٌ قَطُّ مِثْلُهٗ لَمْ يُصِبْنِيْ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّيْ مَا اَرَدْتَ اِلَّا اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَبَعَثَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا کہ میں نے عبداللہ بن ابی سلول کو سنا اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر خرچ نہ کرو حتی کہ وہ آپ سے منتشر ہو جائیں ۔ اور اگر ہم مدینہ منورہ واپس گئے تو عزت والا ذلیل انسان کو وہاں سے ضرور نکالے گا ۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے یہ بات اپنے چچا کو سنائی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا تو میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی سلول اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی (ظاہر پر فیصلہ فرماتے ہوئے) حضور نے مجھے جھوٹا اور عبداللہ کو سچا کہا حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا دکھ ہوا جتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر بیٹھ گیا میرے چچا نے کہا اس کے سوا تیرا کیا بنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے جھٹلایا اور ناراضگی ظاہر فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ نے " اذا جاءك المنافقون " اتارا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوا بھیجا پھر یہ آیات پڑھیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق فرما دی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۱۲۳۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْاَزْدِيِّ نَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا اُنَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ اِنَآءً وَكَانَ الْاَعْرَابُ يَسْبِقُوْنَا اِلَيْهِ فَسَبَقَ اَعْرَابِيٌّ اَصْحَابَهٗ فَيَسْبِقُ الْاَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهٗ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النَّطَعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَجِيْءَ اَصْحَابُهٗ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ لڑی ہمارے ساتھ کچھ بدوی بھی تھے ۔ ہم پانی کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اعرابی ہم سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ایک اعرابی اپنے ساتھیوں سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور اس نے حوض کو بھر دیا اردگرد پتھر رکھے اور اوپر چمڑے کا بچھونا بچھا کر اپنے ساتھیوں کی انتظار کرنے لگا ایک



marfat.com

قَالَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْرَابِيًّا فَاَوْحٰى زِمَامَ نَاقَتِهٖ لِيَشْرَبَ فَاَبٰى اَنْ يَّدَعَهٗ فَانْتَزَعَ قَبَاضَ الْمَآءِ فَرَفَعَ الْاَعْرَابِيُّ خَشَبَةً فَضَرَبَ بِهَا رَاْسَ الْاَنْصَارِيِّ فَشَجَّهٗ فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ رَاْسَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَخْبَرَهُمْ كَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ يَعْنِي الْاَعْرَابَ وَ كَانُوْا يَحْضُرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا انْفَضُّوْا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَاْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَيَاْكُلُ هُوَ وَ مَنْ عِنْدَهٗ ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْكُمُ الْاَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَاَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَاَخْبَرْتُ عَمِّيْ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَ جَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِيْ قَالَ فَجَآءَ عَمِّيْ اِلَيَّ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ اِلٰى اَنْ مَّقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَاْسِيْ مِنَ الْهَمِّ اِذْ اَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ اُذُنِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ فَمَا كَانَ يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الْخُلْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِيْ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهٗ عَرَكَ اُذُنِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ فَقَالَ اَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِيْ عُمَرُ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِيْ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

انصاری، اعرابی کے پاس پہنچے انہوں نے اونٹنی کو پانی پلانے کے لیے اس کی لگام ڈھیلی کی لیکن بدوی نے اپنا قبضہ چھوڑنے سے انکار کر دیا انصاری نے پانی سے رکاوٹ کی اشیاء کو ہٹا دیا اعرابی نے لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گئے پھر وہ عبداللہ بن ابی کے پاس آیا اور اسے سارا واقعہ کہہ سنایا وہ اس کے دوستوں میں سے تھا عبداللہ بن ابی کو غصہ آیا اور اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر مت خرچ کرو جب تک کہ وہ (اعراب) آپ سے الگ نہ ہو جائیں کھانے کے وقت بدوی بارگاہ نبوی میں حاضر رہتے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا جب یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے جائیں اس وقت کھانا لاؤ تاکہ آپ اور آپ کے ہم مجلس کھانا کھائیں۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا اگر ہم مدینہ لوٹے تو معزز، ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں سواری پر حضور کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میں نے عبداللہ کی بات سن لی اور پھر اپنے چچا کو بتا دی میرے چچا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات حضور سے عرض کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اس نے قسم کھائی اور انکار کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق اور میری تکذیب فرمائی۔ حضرت زید فرماتے ہیں میرے چچا میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارا کیا ارادہ تھا حضور تو تم سے ناراض ہو گئے اور آپ نے تجھے جھوٹا قرار دیا اور مسلمانوں نے بھی تیری تکذیب ہی کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا صدمہ ہوا جتنا کسی کو نہ ہوا ہوگا۔ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں جا رہا تھا کہ میں نے غم کی وجہ سے اپنا سر جھکا دیا اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے کانوں کو ملا اور میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا فرماتے ہیں مجھے اس کے بدلے دنیوی زندگی بھی پسند نہ تھی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا حضور نے تمہیں کیا فرمایا۔ میں نے عرض کیا صرف میرے کان کو ملا اور تبسم فرمایا یا کہا تو کچھ نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا" پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان سے بھی میں نے وہی بات



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی تھی۔ صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقین پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَحَلَفَ مَا قَالَهٗ فَلَامَنِيْ قَوْمِيْ فَقَالُوْا مَا اَرَدْتَّ اِلٰى هٰذَا فَاَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنُمْتُ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوۂ تبوک میں عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا لیکن اس نے حضور کے پاس جاکر قسم کھالی کہ میں نے یہ بات نہیں کہی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے میری قوم نے ملامت کیا اور کہا تیرا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور نہایت غمناک اور افسردہ حالت میں سو گیا پھر حضور میرے پاس تشریف لائے یا میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے تیری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "ھم الذین یقولون[1] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يُرَوْنَ اَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِيْ مُصْطَلِقٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالُوْا رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلٍ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ وَقَالَ غَيْرُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے سفیان راوی کہتے ہیں لوگوں کا خیال ہے غزوہ بنی مصطلق تھا۔ ایک مہاجر نے انصاری کو طمانچہ مارا، مہاجر نے دیگر مہاجرین کو (مدد کے لیے) پکارا اور انصاری نے انصار کو بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا "جاہلیت کی پکار کیوں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ فرمایا یہ عادت چھوڑ دو یہ نہایت بری بات ہے۔ عبداللہ بن ابی سلول نے سنا تو کہنے لگا کیا انہوں نے یہ کہا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ لوٹے تو ضرور بضرور عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! مجھے اس منافق کی گردن اڑانے کی اجازت فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کرتے ہیں۔ دوسرے راوی کہتے ہیں ابن ابی کے بیٹے

[1] وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر نہ خرچ کرو جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں۔



marfat.com

عَمِرٍ وفَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ اَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنَا اَبُوْجَنَابِ الْكَلْبِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ اَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَّقِ اللّٰهَ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَاَتْلُوْا عَلَيْكَ قُرْاٰنًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الزَّكٰوةَ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيْرُ.

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ حَيَّةَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ هٰكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ جَنَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْجَنَابٍ الْقَصَّابُ اِسْمُهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ حَيَّةَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ.

## وَمِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ نَا اِسْرَائِيْلُ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم تم مدینہ طیبہ نہیں جا سکتے جب تک اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں۔ چنانچہ اس نے یہ اقرار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں جس کے پاس اتنا مال ہو کہ بیت اللہ شریف کے حج کو پہنچ سکتا ہو یا اس پر زکوٰۃ فرض ہو اس کے باوجود وہ حج نہ کرے یا زکوٰۃ نہ دے وہ مرتے وقت دنیا میں واپسی کا سوال کرے گا۔ ایک شخص نے کہا اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ سے ڈریں واپسی کا سوال تو صرف کفار کریں گے آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق تم پر قرآن (کی آیت) پڑھتا ہوں "یا ایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ" الخ[1] اس نے کہا اچھا بتائیے زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے آپ نے فرمایا جب مال دو سو درہم تک پہنچ جائے۔ کہنے لگا حج کب واجب ہوتا ہے" آپ نے فرمایا زاد راہ اور سواری (ہو تو حج واجب ہوتا ہے)

.....

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، ثوری، یحییٰ بن ابی حیہ ضحاک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ابن عیینہ اور دوسرے لوگوں نے اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ابوجناب اور ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوجناب قصاب کا نام یحییٰ بن ابی حیہ ہے اور وہ حدیث میں قوی نہیں۔

## تفسیر سورۂ تغابن

۱۲۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے کسی آدمی نے آیت کریمہ "یا ایھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم[2] الخ

---

[1] اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ اور ہمارے دیئے میں سے کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب کہ اس کا وعدہ آجائے ۱۲

[2] اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ۱۲ اے ایمان والو! تمہاری کچھ بیویاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں ان سے احتیاط رکھو۔

marfat.com

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَ هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ أَسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدَعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوا فِي الدِّينِ هَمُّوا أَنْ يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمُ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا یہ مکہ مکرمہ کے وہ لوگ ہیں جو اسلام لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن ان کی بیویوں اور بچوں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے روکا جب وہ حاضر دربار نبوی ہوئے، تو دیکھا کہ لوگوں نے دین میں سمجھ حاصل کر لی ہے تو اپنی بیویوں اور بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اس پر یہ (مندرجہ بالا) آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

## تفسیر سورۂ تحریم

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ لِي وَاجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج مطہرات کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما"[1] حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے بھی ان کے ساتھ حج کر رہا تھا میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا اس (دوران) میں نے عرض کیا "اے امیر المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان تتوبا الی اللہ" الخ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے۔ زہری فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا لیکن چھپایا نہیں (بلکہ) فرمایا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پھر انہوں نے حدیث بیان کرنا شروع کی فرمایا ہم جماعت قریش عورتوں پر غالب رہتے تھے جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ایسی قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب

[1] اگر تم اللہ کی طرف رجوع کرو (تو یہ لازم ہے کیونکہ) ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔



marfat.com

فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي بِالْعَوَالِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَآتِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَكُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّ غَسَّانَ تَنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَاءَنِي يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُونَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا

تھیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان سے سبق سیکھنا شروع کیا ایک دن میں بیوی اپنی پر غصے ہوا تو مجھے جواب دینے لگیں۔ اس کا جواب لوٹانا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا تو اس نے کہا آپ کو کون سی چیز بری معلوم ہوئی اللہ کی قسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور ان میں بعض تو صبح سے رات تک حضور کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے دل میں سوچا جس نے یہ حرکت کی وہ نامراد ہوئی اور اس نے نقصان اٹھایا۔ میرا گھر بنو امیہ کے محلہ میں بلندی پر تھا۔ میرا پڑوسی ایک انصاری تھا باری باری بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوتے ایک دن وہ جاتے اور وحی کی خبر لاتے اور مجھے بتاتے اور ایک دن میں جاکر وحی وغیرہ کی خبر لاکر انہیں بتاتا آپ فرماتے ہیں ہم نے یہ خبر سنی تھی کہ قبیلہ غسان ہم سے لڑائی لڑنے کے لیے اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کروا رہے ہیں۔ ایک دن عشاء کے وقت وہ انصاری میرے پاس آئے دروازہ کھٹکھٹایا میں ان کی طرف باہر نکلا تو انہوں نے کہا ایک بہت بڑا سانحہ ہوگیا۔ میں نے کہا کیا غسان نے حملہ کر دیا؟ انہوں نے کہا اس سے بھی بڑا واقعہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے دل میں کہا حفصہ نامراد ہوئی اور اس نے خسارہ پایا۔ مجھے تو پہلے ہی خیال تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ صبح کی نماز پڑھ کر میں نے کپڑے پہنے (بدلے) اور چل پڑا حضرت حفصہ کے پاس آیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا حضور نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگیں مجھے معلوم نہیں آپ بالاخانہ میں گوشہ نشین ہوگئے ہیں۔ فرماتے ہیں میں چل کر ایک سیاہ فام غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت لو وہ اندر گیا پھر میرے پاس آیا اور کہا میں نے حضور سے آپ کے متعلق عرض کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں مسجد میں چلا گیا منبر کے پاس چند افراد رو رہے تھے میں بھی وہاں بیٹھ گیا بے قراری کا پھر غلبہ ہوا تو میں غلام کے



marfat.com

فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ
قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبَيْهِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ
اللهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا
تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ
فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ
ذَلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ
إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ لِحَفْصَةَ
أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ
قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْكُنَّ
وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا
لِغَضَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا
بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ أَوْسَمَ
مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْتَأْنِسُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ
إِلَّا أَهَبَةَ ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ
أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وُسِّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ
وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ أَفِي
شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ
لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَقْسَمَ
أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللهُ فِي ذَلِكَ

پاس آیا اور کہا حضرت عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو وہ اندر گیا پھر باہر آیا تو کہنے لگا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا فرماتے ہیں میں پھر مسجد میں جا کر بیٹھ گیا لیکن میری بیقراری نے پھر غلبہ کیا میں غلام کے پاس آیا اور کہا اندر جاؤ اور حضور سے عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور پھر باہر آیا تو کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا تذکرہ کیا لیکن آپ خاموش رہے۔ فرماتے ہیں میں واپس چل پڑا تو غلام مجھے بلانے لگا اس نے کہا آپ اندر آجائیں حضور نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں میں نے آپ کے پہلوؤں پر اس کے نشانات بھی دیکھے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی؟" آپ نے فرمایا نہیں" میں نے کہا اللہ اکبر یا رسول اللہ! دیکھئے تو سہی ہم قریش اپنی عورتوں پر غالب تھے جب ہم مدینہ منورہ آئے تو یہاں ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان سے سبق لینا شروع کر دیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصے ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگیں۔ میں نے یہ بات ناپسند کی تو اس نے کہا خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی آپ سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور بعض تو پورا پورا دن آپ سے جدا رہتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ سے پوچھا کیا تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بدو گفتگو کرتی ہو۔ انہوں نے کہا ہاں بلکہ ہم میں سے بعض تو صبح سے شام تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا تم میں سے جس نے یہ کام کیا وہ محروم و نامراد ہوئی کیا وہ اس بات سے بے خوف کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے باعث اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو اور پھر وہ ہلاک ہو جائے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا ہے



marfat.com

فَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِي قَالَ يَا عَائِشَةُ عَنِّي ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ الْآيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِنِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تُخْبِرْ أَزْوَاجَكَ إِنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعَثَنِي اللهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَنِّتًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو بحث مباحثہ کرنا اور نہ کچھ طلب کرنا جو ضرورت ہو مجھ سے مانگو اور تمہیں اس بات سے دھوکہ نہ ہو کہ تمہاری سوکن (حضرت عائشہ) تم سے زیادہ خوبصورت اور حضور کو زیادہ محبوب ہیں۔ یہ سن کر حضور پھر مسکرا پڑے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (کچھ دیر اور بیٹھ کر) آپ سے فیض یاب ہوتا رہوں۔ آپ نے فرمایا "ہاں" حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کمرے میں صرف تین چمڑے پڑے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ آپکی امت کو فراخی عطا فرمائے اس نے روم اور فارس کو کشادگی عطا کر رکھی ہے حالانکہ وہ اسکی عبادت بھی نہیں کرتے یہ سنکر حضور اٹھ بیٹھے اور فرمایا اے عمر بن خطاب! کیا تم شک میں ہو ان لوگوں کو دنیا ہی میں نعمتیں مل گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے حضور نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس نہیں جائیں گے اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور آپ کے لیے کفارہ قسم بنایا۔ زہری کہتے ہیں مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی آپ فرماتی ہیں جب انیس دن پورے ہوئے تو سب سے پہلے حضور میرے پاس تشریف لائے! اور فرمایا اے عائشہ! میں تجھے ایک بات بتانا چاہتا ہوں اپنے ماں باپ سے مشورہ کیے بغیر کسی فیصلہ کی جلدی نہ کرنا پھر آپنے یہ آیت پڑھی "یا ایھا النبی قل لازواجک" (اے نبی اپنی ازواج سے فرمادیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں خدا کی قسم! حضور جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدائی کا حکم نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کیا حضور! اپنے والدین سے کس بات کا مشورہ کروں میں تو اللہ اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہوں۔ معمر کہتے ہیں مجھے ایوب نے بتایا کہ حضرت عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اپنی دوسری ازواج کو نہ بتایئے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ نٓ وَالْقَلَمِ

## تفسیر سورۂ ن والقلم

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ ثِنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی میں نے کہا "اے ابو محمد! ہمارے ہاں لوگ تقدیر میں گفتگو کرتے ہیں" عطاء کہنے لگے میں نے حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا "لکھ" تو ابد تک جو کچھ ہونے والا تھا قلم اس کے جاری ہوا (یعنی لکھا) اس حدیث میں واقعہ ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَّةِ

## تفسیر سورۂ حاقہ

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ آپ وادی مکہ میں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت



marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاَمَّا اثْنَانِ وَثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ هُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اَلَا يُرِيْدُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَنْ يَحُجَّ حَتّٰى يَسْمَعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ نَحْوَهٗ وَرَفَعَهٗ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَوَقَفَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارٰى عَلٰى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ يَقُوْلُ كَسَانِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک بدلی اوپر سے گزری۔ ان لوگوں نے اسے دیکھنا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟" انہوں نے کہا "ہاں یہ سحاب ہے"! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور "مزن" بھی عرض کیا ہاں "مزن" بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور "عنان بھی"! کہنے لگے ہاں "عنان" بھی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے پوچھا جانتے ہو زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے عرض کیا "ہم نہیں جانتے" آپ نے فرمایا "اکہتر، بہتر یا تہتر" سال کی راہ ہے اس سے اوپر والا آسمان بھی اسی طرح حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان اسی طرح شمار کئے پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کی سطح اور تہہ کے درمیان بھی اتنا فاصلہ ہی ہے۔ جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے۔ اس سے اوپر آٹھ بکرے ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان دو آسمانوں کے درمیانی فاصلے جتنا بُعد ہے ان کی پیٹھوں پر عرش ہے جس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اوپر ہے (بلندی کی طرف اشارہ ہے ورنہ وہ زمان و مکان سے پاک ہے) عبد بن حمید کہتے ہیں میں نے یحیی بن معین سے سنا فرماتے ہیں عبدالرحمان بن سعد حج کا ارادہ کیوں نہیں کر لیتے تاکہ وہ ان سے یہ حدیث سن سکیں یہ حدیث حسن غریب ہے ولید بن ابی ثور نے سماک سے اس کے حدیث کا بعض حصہ موقوفاً بیان کیا۔ عبدالرحمان عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں — یحیی بن موسیٰ بواسطہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد رازی، عبداللہ بن سعد رازی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے بخارہ میں ایک آدمی کو سیاہ عمامہ پہنے خچر پر سوار دیکھا وہ کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ عمامہ پہنایا ہے۔



marfat.com

## وَمِنْ سُوْرَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ.

## تفسیر سورۂ سأل سائل

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قول "کالمہل" کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ زیتون کے تیل کی طرح ہے جب اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِيْ اَبُو الْوَلِيْدِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَاَهُمْ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا

## تفسیر سورۂ جن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنوں پر کچھ پڑھا اور نہ ہی ان کو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ ادھر شیطانوں اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہوگئی ان پر ٹوٹنے والے ستارے (شہاب) بھیجے گئے شیطان اپنی قوم کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا۔ کہنے لگے ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا اور ہم پر ٹوٹنے والے ستارے بھیجے گئے کہنے لگے اس رکاوٹ کا سبب یقیناً کوئی نیا واقعہ ہے لہٰذا زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہو گئی۔ راوی فرماتے ہیں پھر وہ مشارق و مغارب میں چل پڑے اور ان میں سے ایک گروہ تہامہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا۔ آپ کھجور کے نخلستان میں تھے اور بازار عکاظ کے طرف جانے کا ارادہ تھا آپ صحابہ کرام کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیطانوں نے قرآن سنا تو کہنے لگے "اللہ کی قسم! یہی تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہے" راوی فرماتے ہیں شیطان وہاں سے ہی اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے اور کہا اے قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا جو راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی



marfat.com

يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ عَلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ قَالَ تَعَجَّبُوا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا هٰذَا حَدِيثٌ

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی "قل اوحی الی" الخ[1] اسی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ فرماتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ صحابہ کرام آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں تو انہیں صحابہ کرام کی اس عظیم اطاعت پر تعجب ہوا تو اپنی قوم سے کہا "لما قام عبد اللہ یدعوہ" الخ[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُونَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُونَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوا فِيهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادُوهُ فَيَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعُوا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِإِبْلِيسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هٰذَا إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُودَهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ أَرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِي حَدَثَ فِي الْأَرْضِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں جن، آسمانوں کی طرف چڑھتے اور نہایت غور سے وحی سنتے ایک کلمہ سنتے تو اس کے ساتھ نو کلمے اپنی طرف سے ملاتے۔ ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا جنوں نے ابلیس سے ذکر کیا اور اس سے پہلے انہیں ستاروں سے نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس نے کہا ضرور زمین میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا جس کی وجہ سے یہ رکاوٹ ہوتی چنانچہ اس نے اپنا لشکر بھیجا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے پایا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے مکہ میں دیکھا پھر اس لشکر نے ابلیس سے ملاقات کر کے یہ بات اسے بتائی اس نے کہا یہی وہ نئی بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ

## تفسیر سورہ مدثر

١٢٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ انقطاع وحی کا ذکر فرما رہے تھے آپ نے فرمایا میں

[1] تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔ [2] جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ اس پر ٹھٹ ٹھٹ کے ہو جائیں۔



marfat.com

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ إِلَى قَوْلِهِ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيْضًا۔

چل رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہو گیا واپس لوٹا اور کہا مجھے کپڑا اوڑھا دو (دو مرتبہ فرمایا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایھا المدثر قم فانذر[1] الخ" یہ فرضیت نماز سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے یحیی بن ابی کثیر نے بھی اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوِي بِهِ كَذٰلِكَ أَبَدًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رُوِيَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صعود" آگ کا ایک پہاڑ ہے (جہنمیوں کو) اس پر ستر سال تک چڑھایا جائے گا پھر اتنی مدت اس سے گرایا جائے گا۔ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لھیعہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اس کا کچھ حصہ موقوفاً مروی ہے۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوا قَالَ سَأَلَهُمْ يَهُودُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوا قَالَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا أَرِنَا اللهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِأَعْدَاءِ اللهِ إِنِّي سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کچھ یہودیوں نے چند صحابہ کرام سے کہا کیا تمہارے نبی جہنم کے داروغوں کی تعداد جانتے ہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جانتے ایک شخص نے آکر عرض کیا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آج آپ کے صحابہ کرام مغلوب ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ اس نے کہا یہودیوں نے پوچھا کہ تمہارے نبی کو جہنم کے داروغوں کی تعداد معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا پھر انہوں نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا انہوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے جب تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا، کیا وہ قوم ہار جاتی ہے جس سے ایسی بات پوچھی جائے جو وہ نہ جانتا ہو اور اعلی کا اظہار کر دے کہدے خود یہودیوں

[1] اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔



marfat.com

هِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَاءُوا قَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدَ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِي مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا أَخِيزَةٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ۔

۳۱۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُطَعِيُّ وَهُوَ أَخُو حَزْمِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلٰهًا فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَسُهَيْلٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ إِسْمٰعِيلُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ ثَابِتٍ۔

## وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

۳۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحْسِنُ الثَّنَاءَ

نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو ظاہراً دکھاؤ۔ ان اللہ کے دشمنوں کو میرے پاس لاؤ میں ان سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھوں اور وہ میدہ ہے وہ آئے تو کہنے لگے اے ابوالقاسم! جہنم کے داروغے کتنے ہیں؟ آپ نے اتنے اتنے ایک مرتبہ دس اور ایک مرتبہ نو فرمایا[1] کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا جنت کی مٹی کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا اے ابوالقاسم! روٹی ہے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میدہ کی روٹی"۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق یعنی ابن عجلان کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت "ھو اھل التقوٰی واھل المغفرۃ"[1] کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا نہ بنایا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخش دوں۔ یہ حدیث غریب ہے سہیل، حدیث میں قوی نہیں ثابت سے روایت کرنے میں یہ منفرد ہیں۔

## تفسیر سورۂ قیامۃ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت زبان مبارک کو حرکت دیتے تاکہ اسے یاد رکھ سکیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "لا تحرک بہ لسانک"[2] الخ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہونٹوں کو ہلاتے اور سفیان نے اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علی بن مدینی کہتے ہیں یحیی بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری، موسیٰ بن ابی عائشہ کی اچھی تعریف کرتے تھے۔

---

[1] ڈرنے کے لائق وہی ہے اور مغفرت فرمانا (بھی) اسی کی شان ہے۔

[2] تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔



marfat.com

عَلٰی مُوْسَی بْنِ عَائِشَةَ خَيْرًا

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِیْ شَبَابَةُ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لِمَنْ يَنْظُرُ اِلٰی جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ مِثْلَ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَرَوٰی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَی الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ مُجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِیِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادنیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح وشام (دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔" اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ"[1] یہ حدیث غریب ہے متعدد افراد نے اسرائیل سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ عبدالملک بن ابجر نے بواسطہ ثویر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوف حدیث روایت کی اشجعی نے بھی بواسطہ سفیان، ثویر اور مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کیا۔ مجاہد سے صرف سفیان ثوری نے بیان کیا ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ

### تفسیر سورۂ عبس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِیُّ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ قَالَ هٰذَا مَا عَرَضْنَا عَلٰی هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰی فِیْ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِیْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَی الْاٰخَرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰی بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِیْ هٰذَا اُنْزِلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "عبس و تولیٰ" حضرت ابن مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ! مجھے ہدایت فرمایئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیر کر دوسری طرف ہو گئے اور فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں حرج سمجھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں اس موقعہ پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "عبس وتولیٰ" حضرت ابن مکتوم

[1] کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔



marfat.com

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِي ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

---

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْ يُرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ شدہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کیا ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں عورت! "لکل امری منھم یومئذ شان یغنیہ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

## تفسیر سورۂ اذا الشمس کورت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح دیکھنا پسند کرتا ہو جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سورہ "اذا الشمس کورت" "اذا السماء انفطرت" اور "اذا السماء انشقت" پڑھے

## وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

## تفسیر سورۂ مطففین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بنا دیا جاتا ہے جب گناہ سے باز آتا ہے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہے اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے اگر دوبارہ گناہ کرے تو یہ نقطہ بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی "ران"

---

[1] ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے وہی اسے بس ہے۔



marfat.com

مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (حماد کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ مرفوع ہے) "یوم یقوم الناس لرب العالمین"[2] کے متعلق فرماتے ہیں۔ وہ نصف کانوں تک پسینے میں شرابور کھڑے ہوں گے۔

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین" کے متعلق فرمایا ان میں سے کوئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

## تفسیر سورۂ انشقاق

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس حساب میں چھان پھٹک کی گئی وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" فاما من اوتی کتابہ بیمینہ[3] الخ آپ نے فرمایا یہ تو اعمال کا پیش کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی دوسرے حضرات نے بیان کیا کہتے ہیں ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بواسطہ ایوب اور ابن ابی ملیکہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت انس کی روایت سے غریب ہے ہم بواسطہ قتادہ حضرت

[1] کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کی کمائیوں نے رنگ چڑھا دیا ہے [2] جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے [3] تو وہ جو اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا۔



marfat.com

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

انس کی روایت سے اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ:

## تفسیر سورۂ بروج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوم موعود" قیامت کا دن ہے، "یوم مشہود" سے عرفہ کا دن مراد ہے اور مشاہد، جمعہ کا دن ہے سورج اس سے اچھے دن پر طلوع و غروب نہیں ہوا اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مومن کی دعائے خیر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور وہ جس چیز سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہیں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا ہے شعبہ، سفیان ثوری اور کئی دوسرے ائمہ نے اسے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کیا ہے۔

---

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ

علی بن حجر نے بواسطہ قران بن تمام اسدی، موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابو عبدالعزیز ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم عصر کی نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے گویا کہ کلام فرما رہے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ عصر کی نماز پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں آپ نے فرمایا ایک نبی کو



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَ الْهَمْسُ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأُمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِهٰؤُلَاءِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْآخَرِ قَالَ وَكَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوا لِي غُلَامًا فَهِمًا أُعَلِّمْهُ عِلْمِي هٰذَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ فَنَظَرُوا لَهُ عَلَى مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللّٰهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ أَنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِي فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

اپنی امت سے بہت محبت تھی۔ انہوں نے فرمایا ان کا مقابلہ کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیں یا تو میں خود ان سے بدلہ لوں یا ان پر دشمن مسلط کر دوں۔ انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے) بدلہ لینے کو اختیار کیا تو ان پر موت مسلط کی گئی چنانچہ ایک دن میں ان میں سے ستر ہزار کی موت واقع ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ ہی دوسری حدیث بھی بیان کرتے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا جو اسے پوشیدہ باتیں بتایا کرتا (ایک مرتبہ) کاہن نے کہا میرے لیے ایک سمجھ دار فہیم لڑکا تلاش کرو جس کو میں اپنا علم سکھاؤں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد کہیں یہ علم تم سے منقطع نہ ہو جائے اور تم میں کوئی سکھانے والا نہ ہو۔ انہوں نے اس کی بتائی ہوئی صفات کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے اس کے پاس آنے جانے کو کہا۔ اس نے کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا راستے میں ایک پادری کا عبادت خانہ تھا۔ معمر کہتے ہیں میرا خیال ہے ان دنوں گرجے والے مسلمان ہوتے تھے۔ لڑکا اس پادری کے پاس سے گزرتا تو پوچھا کرتا تھا حتیٰ کہ پادری نے کہا میں عبادت کرتا ہوں۔ لڑکا اس پادری کے پاس ٹھہرنے اور کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ کاہن نے لڑکے کے والدین کے پاس پیغام بھیجا کہ اب وہ بہت کم حاضر ہوتا ہے لڑکے نے راہب کو بتایا تو اس نے کہا کاہن تم سے پوچھے کہ کہاں تھے تو کہو گھر والوں کے پاس تھا گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے تو کہو کاہن کے پاس تھا۔ لڑکا اس طریقہ پر تھا کہ ایک دن وہ ایک بڑی جماعت کے پاس سے گزرا انہیں ایک جانور نے گھیر رکھا تھا بعض کہتے ہیں یہ شیر تھا۔ لڑکے نے پتھر لیا اور کہا اے اللہ! اگر راہب سچ کہتا ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس جانور کو ہلاک کر دے یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اسے کس نے ہلاک کیا ہے؟ (دیکھنے والے) لوگوں نے جواب دیا "اس لڑکے نے" اس سے وہ سب گھبرا گئے



marfat.com

اِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ اَسَدًا قَالَ فَاَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاَسْئَلُكَ اَنْ اَقْتُلَهَا ثُمَّ رَمٰى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوْا قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ اَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهٖ اَعْمٰى فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَنْتَ رَدَدْتَّ بَصَرِىْ فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا اُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ اَرَاَيْتَ اِنْ رَجَعَ اِلَيْكَ بَصَرُكَ اَتُؤْمِنُ بِالَّذِىْ يَرُدُّهٗ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللّٰهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ فَاٰمَنَ الْاَعْمٰى فَبَلَغَ الْمَلِكَ اَمْرُهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ فَاُتِىَ بِهِمْ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا اَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهٗ فَاَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِىْ كَانَ اَعْمٰى فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ اَحَدِهِمَا فَقَتَلَهٗ وَقَتَلَ الْاٰخَرَ بِقِتْلَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ اَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاَلْقُوْهُ مِنْ رَاْسِهٖ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِىْ اَرَادُوْا اَنْ يُلْقُوْهُ مِنْهُ جَعَلُوْا يَتَهَافَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَاجَعَ فَاَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ اَنْ يَنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوْنَهٗ فِيْهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهٗ وَاَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِىْ حَتّٰى تَصْلُبَنِىْ وَتَرْمِيَنِىْ وَتَقُوْلَ اِذَا رَمَيْتَنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ وَفَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ حَيْثُ رُمِىَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهٗ اَحَدٌ فَاِنَّا نُؤْمِنُ

کہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا ایک نابینا شخص نے سنا تو کہا اگر تو میری بینائی لوٹا دے تو میں تجھے یہ چیزیں دوں گا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں البتہ یہ بتاؤ اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے تو اس ذات پر ایمان لے آؤ گے جس نے تمہاری بینائی واپس لوٹائی اس نے کہا "ہاں" لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اس نابینا کی بینائی واپس کر دی چنانچہ وہ ایمان لے آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا تو اس نے انہیں لانے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ لائے گئے بادشاہ نے کہا میں تم میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ طریقہ سے قتل کروں گا۔ راہب اور نابینا کے قتل کا حکم دیا ایک کے سر پر آرا رکھوایا اور اسے قتل کر دیا دوسرے کو دوسرے طریقے سے ختم کیا۔ پھر غلام کو لانے کا حکم دیا اور کہا اسے لے جا کر پہاڑ کی چوٹی پر سے گرا دو۔ وہ پہاڑ پر لے کر پہنچے گرانے کا ارادہ کیا تو خود ہی گرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں سے صرف وہی لڑکا باقی رہا وہ واپس آگیا بادشاہ نے کہا اس نے جا کر سمندر میں ڈال دو۔ سمندر کی طرف لے جایا گیا تو (اب بھی) ساتھ جانے والے ڈوب گئے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی۔ لڑکے نے بادشاہ سے کہا تم مجھے صرف اسی صورت میں قتل کر سکتے ہو کہ مجھے سولی پر چڑھا کر تیر مارو اور ساتھ ہی یہ کلمات کہو "اس لڑکے کے رب کے نام پر (تیر مارتا ہوں) بادشاہ کے حکم سے اسے سولی پر چڑھایا گیا اور یہی کلمات کہتے ہوئے تیر پھینکا گیا جس وقت اسے تیر لگا اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور شہید ہو گیا لوگ کہنے لگے اس لڑکے نے ایسے علم حاصل کیا جو کسی نے نہیں سیکھا لہٰذا ہم بھی اس کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ بادشاہ سے کہا گیا پہلے تو صرف تین آدمیوں کی مخالفت سے خوف زدہ تھا اب یہ تمام لوگ تیرے مخالف ہیں چنانچہ اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اس میں لکڑیاں جمع کرائیں اور آگ لگائی لوگوں کو جمع کیا اور اعلان کیا جو شخص اپنا دین ترک کر دے گا اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہیں پھرے گا



marfat.com

بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ أَجَزِعْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ فَخَدَّ أُخْدُودًا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَلْقَيْنَاهُ فِي هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأُخْدُودِ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ حَتّٰى بَلَغَ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهٗ دُفِنَ قَالَ فَيُذْكَرُ أَنَّهٗ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِصْبَعُهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

اسے آگ میں ڈالیں گے چنانچہ اس نے لوگوں کو اس گڑھے میں ڈالنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ (اسی کے بارے میں) فرمایا ہے۔ "قتل اصحاب الاخدود" الخ لڑکا دفن کر دیا گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نکالا گیا تو اس کی انگلی کنپٹی پر تھی جہاں اس نے بوقت شہادت رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

## تفسیر سورۂ غاشیہ

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک، لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" نہ کہہ دیں۔ پس جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال بچا لیا البتہ دین کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر پڑھا "انما انت مذکر" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

## تفسیر سورہ فجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُوْ دَاوُدَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "شفع" اور "وتر" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نماز ہے بعض جفت اور بعض طاق رکعات ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ خالد بن قیس نے بھی اسے قتادہ

---

۱؎ خندقوں والے ہلاک ہوئے ۲؎ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو۔



marfat.com

حَدِيثِ قَتَادَةَ وَقَدْ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ اَيْضًا عَنْ قَتَادَةَ .

## وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ اِذَا انْبَعَثَ اَشْقَاهَا اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ النِّسَآءَ فَقَالَ اِلٰى مَا يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضُحَيْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

## وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيْعِ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا مَعَهٗ وَمَعَهٗ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَآءِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلشَّقَآءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ

سے روایت کیا ہے۔

## تفسیر سورۂ والشمس وضحاھا

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی اور اس کو زخمی کرنے والوں کا ذکر سنا آپ نے فرمایا اذا انبعث اشقاھا الخ[1] اس کے ہلاک کرنے کو ایک خبیث شریر اٹھا جو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح باوقار اور دبدبہ والا تھا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی کیا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنی بیوی کو غلام کی طرح درے مارتا ہے شاید کہ وہ اسی شام اس سے ہم بستر ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گوز کی آواز پر ہنسنے سے متعلق نصیحت فرمائی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے کیوں ہنستا ہے جیسے وہ خود کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## تفسیر سورۂ واللیل اذا یغشیٰ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر بیٹھے ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہر پیدا ہونے والے کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کرلیں ہم میں سے جو خوش بخت ہوگا وہ اعمال سعادت کرے گا اور جو بدبخت ہوگا بدبختی کے اعمال کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ عمل کرو ہر ایک کے لیے آسانی رکھی گئی۔ جو نیک بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کر دیا گیا اور جو بدبخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے

[1] جبکہ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہو۔



marfat.com

لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَآءِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَآءِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بد بختی کا عمل آسان کر دیا گیا اس کے بعد آپ نے پڑھا "فاما من اعطی" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَاَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ.

## تفسیر سورۂ والضحیٰ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ کی انگلی مبارک سے خون بہہ نکلا تو آپ نے فرمایا "تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی اور یہ تکلیف تجھے اللہ ہی کے راستے میں پہنچی" راوی فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام کے آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی تو مشرکین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما ودعك ربك وما قلیٰ[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس سے روایت کیا ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّآئِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَآئِلًا يَقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَآءُ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلَ بَطْنِيْ قَالَ فَاُسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ

## تفسیر سورہ الم نشرح

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بیت اللہ شریف کے پاس بیداری اور سونے کے درمیان تھا کہ ایک کہنے والے سے سنا کہہ رہا تھا تین میں سے ایک ہیں، پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا۔ اس میں آب زمزم تھا۔ پھر میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا گیا قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہاں تک انہوں نے فرمایا پیٹ کے نچلے حصے تک چاک کیا۔ قلب اقدس نکالا گیا اسے آب زمزم سے دھویا گیا اور اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک

---

[1] جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی چیز کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی چیز کو جھٹلایا تو ہم بہت جلد اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔ [2] کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔



marfat.com

مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ.

طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

## وَمِنْ سُورَةِ وَالتِّينِ

## تفسیر سورۂ والتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدَوِيًّا أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا يُرْوٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هٰذَا الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يُسَمّٰى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، جو آدمی سورہ "والتین والزیتون" "الیس اللہ باحکم الحاکمین"[1] (یعنی مکمل پڑھے اسے یہ کہنا چاہیئے) "بلی وانا علی ذلک من الشاھدین"[2]، یہ حدیث اس سند کے ساتھ اعرابی کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس اعرابی کا نام نہیں لیا گیا۔

## وَمِنْ سُورَةِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

## تفسیر سورہ اقرا باسم ربک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَأَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عِيَانًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "سندع الزبانیہ"[3] کے متعلق روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی گردن روند ڈالوں گا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اسے کھلم کھلا پکڑتے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آگیا اس نے تین بار کہا کیا میں نے تمہیں اس سے نہیں روکا نماز سے فراغت پر آپ نے اسے جھڑکا تو ابوجہل کہنے لگا تمہیں معلوم ہے کہ یہاں (مکہ مکرمہ) میں کوئی مجلس میری مجلس سے بڑی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فلیدع نادیہ سندع الزبانیہ"[4] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اگر وہ اپنی مجلس طلب کرتا تو اللہ تعالیٰ کے (عذاب کے

---

[1] انجیر کی قسم اور زیتون، طور سینا اور اس امان والے شہر کی قسم ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انہیں بیحد ثواب ہے تو کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔ [2] ہاں کیوں نہیں اور میں اس پر گواہوں سے ہوں [3] ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں اب پکارے اپنی مجلس کو ہم ابھی سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔



marfat.com

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ـ

فرشتے اسے پکڑ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

## تفسیر سورۂ لیلۃ القدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَانِيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَآءَهٗ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيْلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَانِيُّ هُوَ ثِقَةٌ وَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَى اللَّفْظِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ـ

حضرت یوسف بن سعد سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے بعد ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا آپ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے زیادہ غصہ نہ دکھاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو امیہ منبر پر دکھائے گئے تو آپ نے ناپسند فرمایا۔ اس پر آپ کو یہ آیت نازل ہوئی "انا اعطیناک الکوثر" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے (جنت کی ایک نہر) کوثر عطا کی نیز یہ نازل ہوئی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر[1] الخ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے۔ قاسم فرماتے ہیں ہم نے حساب کیا تو پورے ہزار مہینے بنتے تھے۔ نہ زائد تھے نہ کم یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق (یعنی قاسم بن فضل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یوسف بن مازن کا واسطہ بھی مذکور ہے قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ یوسف بن سعد مجہول شخص ہے۔ ہم اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

.....

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پورا سال قیام کرے لیلۃ القدر کو پالے گا۔ حضرت ابی

[1] بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔



marfat.com

يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بن کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن کو بخشے انہیں معلوم تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور ستائیسویں شب ہے لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کرلیں۔ پھر انہوں نے انشاء اللہ کہے بغیر (یقینی) قسم کھائی۔ کہ وہ ستائیسویں شب ہی ہے فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابو منذر! آپ کس دلیل سے فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس نشانی کے ساتھ جس کی نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی وہ یہ کہ اس دن سورج کی شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

## سُوْرَةُ لَمْ يَكُنْ

## تفسیر سورۂ لم یکن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "خیر البریہ" (بہترین مخلوق) کہا تو آپ نے (تواضع کے طور پر) فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## سُوْرَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

## تفسیر سورہ اذا زلزلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "یومئذ تحدث اخبارھا" پھر فرمایا "جانتے ہو اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے وہ کہے گی "اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا" یہی اس کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

## وَمِنْ سُوْرَةِ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

## تفسیر سورہ الہکم التکاثر

---

لہ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔



marfat.com

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ "الھاکم التکاثر" پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا انسان کہتا ہے "میرا مال" حالانکہ تیرا تو صرف وہی مال ہے جو صدقہ کر دیا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْمِنْهَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "ہم ہمیشہ عذاب قبر میں شک کیا کرتے تھے حتیٰ کہ "سورۃ الھاکم التکاثر" نازل ہوئی" ابو کریب کبھی بواسطہ عمرو بن ابی قیس اور ابن ابی لیلیٰ، منہال سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

.....

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ تُسْاَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم"[1] نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا (ہمارے پاس) دو ہی تو نعمتیں ہیں کھجور اور پانی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس ہوں گی[2]

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ التَّمْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَيِّ النَّعِيْمِ تُسْاَلُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم "لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمارے پاس تو صرف یہی دو چیزیں (کھجور اور پانی) ہیں دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عنقریب ہی ایسا ہوگا" ابن عیینہ کی روایت میرے نزدیک

[1] پھر بے شک ضرور تم سے نعمتوں کے بارے میں پرسش ہوگی [2] اللہ تعالیٰ کے بتانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئندہ پیش آنے والے واقعات پر نگاہ تھی (مترجم)



marfat.com

بْنِ عَمْرٍو عِنْدِیْ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ اَحْفَظُ وَاَصَحُّ حَدِیْثًا مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ.

زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن عیاش سے سفیان بن عیینہ احفظ ہیں اور ان کی روایات اصح ہیں۔

.....

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا شَبَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِی الْعَبْدَ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِیَكَ مِنَ الْبَارِدِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْزَبٍ وَیُقَالُ عَرْزَمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس سے پوچھا جائے گا کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت نہ دی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟ یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک عبدالرحمٰن بن عوزب کے بیٹے ہیں عرزم بھی کہا جاتا ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَوْثَرِ

## تفسیر سورۂ کوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ نَهْرًا فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "انا اعطیناك الکوثر" کے بارے میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (کوثر) جنت میں ایک نہر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور نے مزید فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے موتیوں کے قبے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا شُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ اَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّةِ اِذْ عَرَضَ لِیْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِهٖ اِلٰی طِیْنَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِیْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی فَرَاَیْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِیْمًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں چلا جارہا تھا کہ اتنے میں ایک نہر سامنے آئی جس کے کنارے موتیوں کے قبے ہیں میں نے فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یہ وہ (حوض) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا۔ پھر اس نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو اس سے مشک نکالا اس کے بعد میرے لیے سدرۃ المنتہیٰ اٹھایا گیا تو میں نے اس کے پاس ایک عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



marfat.com

رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ السَّائِبِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار، پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

## تفسیر سورہ فتح

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِيْ مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّوْرَةَ إِلٰى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی مسائل پوچھا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ (پوچھنا) اس (فضیلت کی) وجہ سے ہے جس کا تمہیں علم ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ (حضرت ابن عباس) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اذا جاء نصر اللہ والفتح"[1] میں نے عرض کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔ پھر آخر تک سورت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! اس کے متعلق میں بھی وہی ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ہمارے بھی ان جیسے لڑکے ہیں

## وَمِنْ سُوْرَةِ تَبَّتْ

## تفسیر سورۂ تبت

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے

---

[1] جب اللہ کی مدد اور فتح آئی۔



marfat.com

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَنِّيْ اَخْبَرْتُكُمْ اِنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ اَوْ مُمَسِّيْكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اِلٰهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اور پکارا "یاصباحاہ" قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں بتاؤ توسہی! اگر میں تمہیں خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب نے کہا "تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا تمہارے لیے ہلاکت ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "تبت یدا ابی لہب وتب" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

## تفسیر سورۂ اخلاص

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ سَعِيْدٍ هُوَ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ فَالصَّمَدُ الَّذِيْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَبِيْهٌ وَّلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "قل ہو اللہ احد[1] الخ "صمد" وہ ہے جو نہ خود جنے اور وہ کسی سے جنا گیا ہو کیونکہ ہر پیدا ہونے والے کے لیے موت ہے اور ہر مرنے والا اپنے وارث چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ موت ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے "لم یکن لہ کفوا احد" اس کا کوئی شبیہ نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس کی مثل کوئی چیز ہے۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعْدٍ وَاَبُوْ سَعْدٍ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ.

حضرت ابو عالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے معبودان باطلہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتاؤ راوی فرماتے ہیں اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لے کر اترے "قل ہو اللہ احد اس کے بعد گذشتہ حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو سعد کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابو سعد کا نام محمد بن مُیَسَّر ہے

[1] ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا [2] فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔



marfat.com

## وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

## تفسیر سورۂ معوذتین

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا" اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے جب چھپ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَا قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئیں۔ یہ (دو سورتیں) "قل اعوذ برب الناس" اور "قل اعوذ برب الفلق" ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

## بَابُ ۳۸۱

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰئِكَ الْمَلٰئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهٗ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَيَّتُهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے "الحمد للہ" کہا اور اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے فرمایا "یرحمک اللہ" "اے آدم! تم ان فرشتوں کی طرف جاؤ وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کہو "السلام علیکم" فرشتوں نے کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی تحیت (سلام) ہے" مزید فرمایا ان میں جو چاہو اختیار کر لو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے رب تعالیٰ کا داہنا ہاتھ اختیار کیا حالانکہ اس کے دونوں



marfat.com

وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِيْ عُمُرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِيْ كُتِبَ لَهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ أَسْكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھ داہنے اور بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مٹھی کھولی تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی۔ عرض کیا "اے رب! برکت ہے؟" اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن ہے۔ عرض کیا یارب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور میں نے اس کی چالیس سال عمر لکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! اس کی عمر بڑھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے لیے یہی عمر لکھی ہے، عرض کیا "اے میرے پروردگار! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال انہیں دے دیئے۔ فرمایا تمہارا اور ان کا معاملہ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتارے گئے آپ اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں پھر آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلدی کی میری عمر ہزار سال مقدر ہے فرشتے نے عرض کیا ٹھیک لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم نے انکار کیا اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا حضرت آدم سے بھول ہوئی اور آپ کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا حکم ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابٌ ۳۸۲

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں لوہا ہے انہوں نے عرض کیا یارب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے۔ فرمایا "ہاں آگ ہے" انہوں نے



marfat.com

يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَآءُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيْحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

پھر پوچھا اے پروردگار! آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہاں پانی ہے" پھر عرض کیا "اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا" ہاں ہوا ہے" پوچھا "ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی مخلوق ہے؟" وہ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ

# ابواب دعا

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۸۳ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَآءِ

## فضیلت دعا

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ اَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِنَحْوِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگ تر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عمران قطان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

## باب ۳۸۴ مِنْهُ

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا وَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

.....

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا، عبادت کا مغز ہے۔"



marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَ الْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ذَرٍّ.

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا ہی تو) عبادت ہے پھر پڑھا (ترجمہ) "اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے" یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور اور اعمش نے اسے حضرت ذر سے روایت کیا اور ہم اسے ذر ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۳۶۵ مِنْهُ

## اسی عنوان کا ایک اور باب

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے وکیع نے بواسطہ متعدد افراد، ابوالملیح سے یہ حدیث روایت کی۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن منصور نے بواسطہ ابوعاصم، حمید ابوالملیح اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

## باب ۳۶۶ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الذِّكْرِ۔

## فضیلت ذکر

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آگئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں اپنا لے سے کرتا رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیری زبان ہر وقت ذکر اللہ سے تر رہنی چاہیئے"۔ یہ حدیث



marfat.com

حَسَنٌ غَرِيبٌ.

## بَابٌ ۳۸۷ مِنْهُ

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ مِنَ اللّٰهِ كَثِيرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا اَفْضَلَ دَرَجَةً هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجٍ

حسن غریب ہے۔

## کثرتِ ذکر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ بڑا ہوگا آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا ابو سعید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی تلوار کفار و مشرکین پر چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے دراج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## بَابٌ ۳۸۸ مِنْهُ

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَيْءٌ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَ هٰذَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند، اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہاں ضرور بتایئے آپ نے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔" حضرت ابو درداء فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔ بعض رواۃ نے اسے حضرت عبداللہ بن سعید سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور بعض نے ان ہی سے مرسل روایت کیا ہے۔

## بَابٌ ۳۸۹ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

## فضیلتِ حلقہ ذکر

اغر ابی مسلم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور



marfat.com

ابْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ شَهِدَ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت اللہ تعالے کا ذکر کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے، ان پر اطمینان قلب اترتا ہے اور اللہ تعالے اپنی مجلس (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ نَا اَبُوْ نُعَامَةَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ مَا اَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّيْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ لِمَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَقَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَكُمْ اَنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ نُعَامَةَ السَّعْدِيُّ اِسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اِسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے اور (حاضرین سے) پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالے کے ذکر کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا کیا اللہ کی قسم! اللہ کے ذکر ہی کے لیے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو! میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور باوجودیکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل تھا، پھر بھی تم میں سے کوئی مجھ سے کم احادیث رکھنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تعریف کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ کی قسم! تم اسی خاطر بیٹھے ہو؟ عرض کیا اللہ کی قسم! ہم تو محض اس مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں کہ تم پر کوئی تہمت یا الزام رکھنا مقصود ہے۔ میرے پاس جبرئیل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالے تمہارے باعث فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔

## بَابُ ۳۹ مَاجَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

## اللہ کے ذکر سے خالی مجلس

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم



marfat.com

بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لیے نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

## بَابُ ٣٩١ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

## مسلمان کی دعا مقبول ہے۔

١٣٠٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرماتا جو اس نے مانگی یا اس کی مانند کوئی برائی دور کر دیتا ہے۔ جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اس باب میں حضرت ابوسعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

١٣٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ نَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے صحت و کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیئے۔" یہ حدیث غریب ہے۔

١٣٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے اور افضل دعا "الحمد للہ" ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے حضرات نے موسیٰ بن ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔



marfat.com

وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

روایت کیا ہے

.....

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْبَهِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بہی کا نام عبداللہ ہے

.....

## باب ۳۹۲ مَا جَاءَ إِنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

## دعا اپنے آپ سے شروع کرنا

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قَطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ النَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا أَوْ دَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَطَنٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لیے دعا مانگتے تو اپنے آپ سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابو قطن کا نام عمرو بن ہشیم ہے۔

.....

## باب ۳۹۳ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

## دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ چھوڑتے محمد بن مثنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "چہرے پر پھیرنے سے پہلے واپس نہ لوٹاتے"۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں۔ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔



marfat.com

يَسْمَعْ بِهِمَا وَجْهَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ عِيْسٰى قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ.

حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں۔ یحیی بن سعید قطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

.....

## بَابُ ٣٩٤ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِيْ دُعَائِهِ

## دعا میں جلدی کرنا

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عُبَيْدٍ اِسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہے میں نے دعا مانگی اور وہ قبول نہ ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعبیدہ کا نام سعد ہے وہ عبدالرحمن بن ازہر کے غلام ہیں انہیں مولی عبدالرحمن بن عوف بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

## بَابُ ٣٩٥ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى

## صبح اور شام کی دعا

١٣١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ دَاوُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا أَنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی "بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض و لا فی السماء و ہو السمیع العلیم"[1] حضرت ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالے

[1] اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی اور وہی سننے جاننے والا ہے۔



marfat.com

يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

مجھ پر اپنی تقدیر پوری کردے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ سَعِيْدِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت کہے "رضیت باللہ ربا بالاسلام دینا وبمحمد نبیا"[1] اللہ (کے ذمۂ کرم) پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو" یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت یہ کلمات کہتے "امسینا و امسی الملک للہ سے "وعذاب القبر" تک[1] اور صبح کرتے تو بھی یہی کلمات فرماتے لیکن امسینا اور اسی کی جگہ اصبحنا اور امسی فرمائے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابن مسعود سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

.....

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهُ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ

علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر، سہیل بن ابی صالح، بواسطۂ والد۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے جب تم میں سے کوئی صبح

[1] میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوں ۲ اے اللہ! ہماری صبح، شام، زندگی اور موت تیرے ہی لیے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے (مترجم)



marfat.com

اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

کرے تو یہ کہے "اللھم بک اصبحنا" الخ اور شام کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم بک امسینا" الخ یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابٌ ۳۹۶ مِنْهُ

## عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۳۱۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ قَالَ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتلایئے جو میں صبح وشام پڑھا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح وشام یہ کلمات پڑھا کرو "اللھم عالم الغیب الخ" اے اللہ! پوشیدہ وظاہر کو جاننے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ نفس وشیطان کی شر اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح وشام اور سوتے وقت یہ کہا کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۳۹۷ مِنْهُ

## سید استغفار

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَعِدْكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا اَحَدُكُمْ حِيْنَ يُمْسِيْ فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُوْلُهَا حِيْنَ يُصْبِحُ فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں "سید الاستغفار" نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے) "اللھم انت ربی" سے "لایغفر الذنوب الا انت" تک "یا اللہ! تو میرا رب ہے تو ہی معبود ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد و پیمان پر حتی الامکان قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمت کے ساتھ تیری طرف رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کا معترف ہوں میرے گناہ بخش دے تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے" جو شخص شام کے وقت یہ کہے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جو آدمی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے اس باب

۱۔ ہم نے اور پوری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ لائق ستائش ہے وہ ہر چیز پر ہے اے اللہ! میں تجھ سے آج رات اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اس رات اور مابعد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر اور عذاب جہنم سے تیری پناہ ۱۲



marfat.com

یُسْبِیْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ اَبْزٰی وَبُرَیْدَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ هُوَ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ.

میں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن مسعود، ابن ابزی اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ عبدالعزیز بن حازم سے ابن ابی حازم زاہد مراد ہیں۔

.....

## باب ۳۶ مَا جَاءَ فِی الدُّعَاءِ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ ۔

## بستر پر جاتے وقت کی دعا

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْ اَصَبْتَ خَیْرًا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰی مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَآءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِیَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَآءِ وَرَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ وَاَنْتَ عَلٰی وُضُوْءٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بستر پر جاؤ انہیں پڑھ لیا کرو، اگر اسی رات موت آجائے تو فطرتِ اسلام پر مرو گے۔ اور زندہ رہتے ہوئے صبح کرو تو بھلائی کے ساتھ صبح کرو گے۔ (وہ کلمات یہ ہیں "اللھم اسلمت نفسی" سے "الذی ارسلت" تک۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا رغبت و خوف کے ساتھ اپنے معاملہ تجھے سونپ دیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری طرف پناہ دی تیرے سوا کہیں بھی پناہ اور نجات نہیں۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔" حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور وہی کلمات کہے "ونبیك الذی ارسلت" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ منصور بن معتمر نے بواسطہ سعد بن عبیدہ حضرت براء سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ البتہ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی دائیں پہلو پر لیٹے یہ کلمات کہے "اللھم اسلمت

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَخِیْ رَافِعِ بْنِ



marfat.com

خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ .

نفسی" الخ [1] اگر اسی رات موت آئی تو جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث حسن اس طریق یعنی رافع بن خدیج کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ كَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ کلمات کہتے "الحمد للہ الذی اطعمنا الخ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں پناہ دی کتنے ہی ایسے بھی ہیں جن کے کئے کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

## بَابٌ ۳۹۹ مِنْهُ

## عنوان بالا کا ایک اور باب

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيِّ .

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات "استغفر اللہ الذی الخ اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنا والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں" تین مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، باہم ملی جلی ریت (کے ذرات) اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق عبید اللہ بن ولید وصافی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## بَابٌ ۴۰۰ مِنْهُ

## ایک اور باب

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت

[1] ترجمہ گزشتہ حدیث میں گزر چکا ہے (مترجم)



marfat.com

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے دست مبارک سرانور کے نیچے رکھ کر یہ دعا مانگتے "اللھم قنی عذابک الخ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهٗ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا اَحَدًا وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ عَنِ الْبَرَآءِ وَرَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَآءِ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے پھر دعا مانگتے "رب قنی عذابک" الخ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ثوری نے یہ حدیث بواسطہ ابواسحٰق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شعبہ، ابواسحاق، ابوعبیدہ ایک اور راوی کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل نے بواسطہ ابواسحاق اور عبداللہ بن یزید، حضرت براء سے اور بواسطہ ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

---

## بَابٌ مِنْهُ

## ایک اور باب

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذَ اَحَدُنَا مَضْجَعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو یہ کہے "اللھم رب السمٰوٰت" الخ اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے رب! ہر چیز کے رب دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو چوٹی سے پکڑنے



marfat.com

الْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّيْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے (ظہور میں) تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض پورا کردے اور مجھے فقر سے بے نیاز کردے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۴۰۲ مِنْهُ

## بستر پر دوبارہ جائے تو کیا کرے

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ بَعْدَهٗ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس جائے تو اسے اپنی ازار کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے بعد اس (بستر) پر کیا چیز آئی۔ پھر لیٹتے وقت کہے "باسمك ربی" الخ اے رب میرے! میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑے تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے"۔ بیدار ہو تو کہے "الحمد للہ الذی عافانی" الخ اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت دی میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

## بَابٌ ۴۰۳ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمَنَامِ

## سوتے وقت قرآن پڑھنا

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملاتے اور "قل ہو اللہ" اور معوذتین پڑھ کر ان میں پھونکتے جہاں تک ہو سکتا جسم پر ہاتھ پھیرتے سر انور چہرہ مبارکہ اور جسم کے اگلے حصے سے



marfat.com

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

آغاز فرماتے تین مرتبہ اس طرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابٌ ۴۴ مِنْهُ

## عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُولُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا.

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں بستر پر جانے وقت پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو یہ شرک سے برأت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ابواسحٰق کبھی ایک بار (پڑھنے) کا کہتے اور کبھی نہ کہتے۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَدِ اضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِي إِسْحَاقَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَخُو فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ.

موسیٰ بن حزام نے بواسطہ یحیٰی بن آدم اسرائیل ابواسحاق اور فروہ بن نوفل، ان کے والد (نوفل) سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث شعبہ سے یہ اشبہ اور زیادہ صحیح ہے اصحاب اسحٰق نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے بھی بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن فروہ بن نوفل کے بھائی ہیں۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، "تنزیل السجدہ" اور "تبارک الذی" پڑھے بغیر آرام فرما نہیں ہوتے تھے۔ ثوری اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ لیث، ابوزبیر اور جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یونہی روایت کی ہے۔ زبیر نے



marfat.com

وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَرَوٰى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَهٗ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ اِنَّمَا سَمِعْتُهٗ مِنْ مَرْوَانَ اَوِ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوٰى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيْثِ لَيْثٍ.

ابوزبیر سے روایت کی اور کہا میں نے پوچھا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا میں نے صفوان (یا دکہا) ابن صفوان سے سنا ہے شبابہ نے بواسطہ مغیرہ بن مسلم اور ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث لیث کی مثل روایت کی۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ هٰذَا اِسْمُهٗ مَرْوَانُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ وَسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے آرام فرما نہ ہوتے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) مجھے امام بخاری نے بتایا کہ ان ابولبابہ کا نام مروان ہے عبدالرحمٰن بن زیاد کے غلام ہیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ہے حماد بن زید نے ان سے سنا ہے۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ السُّبَّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا اٰيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسبحات (جن سورتوں کے شروع میں سبح، یسبح، سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ آپ فرماتے ان کے آخر میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ

عنوان بالا ایک اور باب۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ نَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا

بنو حنظلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت شداد بن اوس کا ہمسفر ہوا انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے کہ ہم کہا کریں "اللھم انی اسالک" الخ اے اللہ میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی ہدایت میں پختگی، شکر نعمت، حسن عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں۔ ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے



marfat.com

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْعَلَاءِ اِسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ۔

ہر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر لیٹتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ بیدار ہونے تک کوئی چیز ایذا نہیں پہنچانی چاہے کسی وقت بھی جاگے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو علا کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

## باب ۴۶ مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

## سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى الْبَصْرِيُّ نَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ اِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيْهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَتَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی جو چکی پیسنے کی وجہ سے پڑ گئے تھے میں نے کہا اگر تم اپنے والد ماجد کے پاس جا کر غلام کا سوال کرو (تو اچھا ہے) (وہ حاضر ہوئیں تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے۔ تم سوتے وقت چونتیس (۳۴) تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہا کرو۔

اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث ابن عون کی روایت سے غریب ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ مَجْلَ يَدَيْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تسبیح، تکبیر اور تحمید کا حکم فرمایا۔



marfat.com

## بَابٌ مِنْهُ

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا عَطَآءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهٗ وَتُكَبِّرُهٗ وَتَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسُ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ وَهُوَ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْاَعْمَشُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ.

## عنوانِ بالا کا ایک اور باب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کو حاصل کرے گا جنت میں داخل ہوگا سنو! وہ نہایت آسان ہیں لیکن ان پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں ہر نماز کے بعد سبحان اللہ! الحمد للہ دس دس بار کہے راوی فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات زبان پر ڈیڑھ سو ہیں لیکن میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں"۔ نیز فرمایا بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ تسبیح تکبیر اور تحمید کہو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک ہزار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو دن رات میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم کیسے ان کا خیال نہیں رکھیں گے (جبکہ وہ اس قدر آسان ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے۔ وہ کہتا ہے فلاں بات یاد کرو فلاں بات یاد کرو، یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے وہ ایسا نہ کرے جب آدمی اپنے بستر پر ہوتا تو شیطان وہاں بھی آتا ہے۔ تو وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث روایت کی۔ اعمش نے عطاء بن سائب سے مختصراً روایت کی۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیحات گنتے دیکھا ہے یہ حدیث، اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔



marfat.com

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ وَ لَمْ يَرْفَعْهُ وَ رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند معقبات (پیچھے آنے والی) ہیں جن کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا۔ ہر نماز کے بعد تنتیس تنتیس (۳۳، ۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث، حکم سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔ منصور بن معتمر نے مرفوع روایت کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

## رات کو بیدار ہونے کی دعا۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَزْمَةَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ ثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ ثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے کہا "لا الہ الا اللہ الخ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ تعریف کے لائق ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے تعریف کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے نیکی کرنے برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے" پھر کہے "رب اغفرلی" "اے اللہ مجھے بخش دے" اور پھر دعا مانگے قبول ہوگی۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے اس کی نماز قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَ يُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ۔

سلمہ بن عمرو کہتے ہیں عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار سجدہ (پر مشتمل) نماز پڑھتے اور ایک لاکھ بار تسبیح کرتے۔



marfat.com

## باب ۴۰ منه

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَأَبُوْ عَامِرٍ الْقَعْدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوْا نَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيْهِ وَضُوْءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیتا رات کے بعض حصے میں آپ سے "سمع اللہ لمن حمدہ" کی آواز سنتا اور کچھ حصے میں "الحمد للہ رب العالمین" سنتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۴۱ منه

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا أَبِيْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيٰى نَفْسِيْ بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم باسمك" الخ اے اللہ تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور اسی کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں ۔ بیدار ہوتے تو پڑھتے "الحمد للہ الذی" الخ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میرے نفس کو موت کے بعد زندگی بخش اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۴۱ ما جاء ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلوٰة

## رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیان نماز کے لیے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے "اللھم لك الحمد" الخ۔ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے ۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے تو ہی لائق ستائش ہے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا ہے، تو تعریف کے لائق ہے۔ تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان



marfat.com

اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں ہے ، کا رب ہے تو حق تیرا وعدہ حق تیری ملاقات حق ، جنت حق ، جہنم حق اور قیامت حق ہے ۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان ہوا تجھ پر ایمان لایا تجھ ہی پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے لڑتا ہوں تیرے دربار میں فیصلہ لے جاتا ہوں میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کردے تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے ۔

## بَابٌ ۴۱۲ مِنْهُ

عنوان بالا کا ایک اور باب ۔

۱۳۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ ثَنِيْ قَالَ ثَنِيْ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک رات آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا " اللھم انی اسالک " الخ اے اللہ! میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل کو ہدایت دے میرے کام جمع کردے میری پراگندگی رفع فرمادے ۔ میرے غائب کی اصلاح فرمادے اور میرے حاضر کو بلند کردے میرے اعمال پاک کردے مجھے میری ہدایت کی تعلیم دے ۔ میری الفت لوٹادے اور مجھے ہر برائی سے بچا اے اللہ! مجھے ایسا ایمان یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو ۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے مجھے دنیا اور آخرت میں شرافت و بزرگی حاصل ہو ۔ یا اللہ! میں تجھ سے قضاء میں کامیابی مرتبہ شہداء نیک بختوں کی زندگی اور دشمن پر فتح مانگتا ہوں یا اللہ! میں اپنی حاجت تیرے ہاں لاتا ہوں اگرچہ میری سمجھ کم اور عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں اے ضروریات کو پورا کرنے والے! سینوں کو شفا بخشنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو سمندروں کے درمیان پناہ دیتا ہے مجھے جہنم کے عذاب ، ہلاکت کی پکار اور فتنہ قبر سے اسی طرح پناہ دے ۔ اے اللہ! جس بھلائی سے میری سمجھ قاصر ہے نیت اور عمل کی وہاں تک رسائی نہیں اور تو نے اپنی مخلوق



marfat.com

الْبَحُوْرُ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَ مِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَائِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ وَرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَ الْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سے اس کی عطا کا وعدہ کر رکھا ہے، جو بھلائی اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے۔ میں اس کے لیے تیری طرف رغبت کرتا ہوں اور تیری رحمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اے تمام جہانوں کے پالنہار! اے اللہ! مضبوط رسی والے! سیدھے امر والے! میں تجھ سے وعید کے دن امن اور ہمیشگی کے دن ان مقربین کے ساتھ جنت مانگتا ہوں جو ہر وقت حاضر رہتے، رکوع و سجود کرنے والے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تُو مہربان اور محبت والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہمیں ہدایت یافتہ ہدایت دینے والے بنا گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا تو ہمیں اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا، تیری محبت کے سبب ان سے محبت کریں جو تیرے محب ہیں۔ اور تیرے دشمنوں سے اس دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں، یا اللہ! یہ دعا ہے قبول کرنا تیرا کام ہے یہ کوشش ہے بھروسہ تجھ ہی پر ہے اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما میری قبر میں، میرے آگے پیچھے، دائیں، بائیں، اور اوپر نیچے، نور ہی نور پھیلا دے اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے اے اللہ! میرے لیے نور کو بڑا فرما۔ مجھے نور عطا فرما، اور میرے لیے نور بنا دے۔ وہ ذات پاک جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے بیان بھی کیا۔ وہ پاک ہے جس نے بزرگی اور کرامت کا لباس پہنا۔ وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کسی دوسرے کی تسبیح مناسب نہیں۔ وہ فضل و نعمت والا پاک ہے۔ بزرگی و شرافت والا پاک ہے۔ جلال و اکرام والا پاک ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس انداز میں ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے بواسطہ سلمہ بن کہیل



marfat.com

وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ بِطُوْلِهٖ.

اور کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا بعض حصہ روایت کیا پوری روایت نقل نہیں کی۔

---

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

## رات کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَمُّ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ شَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو آغازِ نماز کن کلمات سے فرماتے؟ ام المومنین نے فرمایا آپ رات کو اٹھتے تو نماز سے پہلے یہ کلمات کہتے۔ "اللھم رب جبرئیل و میکائیل" الخ اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا۔ مجھے اپنے حکم سے اس حق کی ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا۔ بے شک تو سیدھے راستے پر (ملتا) ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ

## عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنْ اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے یہ کلمات پڑھتے "وجہت وجہی للذی فطر" الخ میں نے اپنا چہرہ خالصتاً اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور مشرکین سے میرا کوئی تعلق نہیں میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ



marfat.com

الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ
وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا
إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ
سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ
لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ
لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ
فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ
سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ
وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ
يَكُوْنُ آخِرُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، پس میرے تمام گناہ معاف فرمادے تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں، مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ مجھ سے گناہوں کو دور کردے اور گناہوں کو دور کرنا بھی تیرا ہی کام ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا تو بابرکت اور بلند و بالا ہے۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں" جب آپ رکوع میں جاتے تو کہتے "اللھم لک رکعت الخ" اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا ہے تجھ پر ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا، میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے اعصاب، تیرے ہی لیے جھکے"۔ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے "اللھم ربنا لک الحمد" اے اللہ! اے میرے رب تیرے لیے تعریف ہے اس قدر تو چاہے بھر جائے۔ سجدے میں جاتے وقت کہتے "اللھم لک سجدت"۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا تجھ پر ہی ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے چہرے نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، صورت دی، اس کی آنکھیں اور کان بنائے پس سب سے اچھا خالق برکت والا ہے پھر آخر میں تشہد و سلام کے درمیان یہ کلمات کہتے "اللھم اغفرلی الخ اے اللہ! میرے گذشتہ، آئندہ، پوشیدہ، ظاہر گناہ اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے تو ہی مقدم و موخر ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ وَيُوْسُفُ الْمَاجِشُوْنُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ ثَنِيْ عَمِّيْ وَقَالَ يُوْسُفُ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ ثَنِي الْأَعْرَجُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ

روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات فرماتے "وجہت وجہی للذی" الخ اس میں "لبیک و سعدیک والخیر کلہ فی یدیک"



marfat.com

وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنْ أَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ
لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَ
اصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنْ سَيِّئِهَا إِلَّا أَنْتَ
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَ
الشَّرُّ لَيْسَ عَلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ
تَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ
قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَ
عَصَبِيْ وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
وَمَلْأَ السَّمَاءِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ سَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ
بَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ
مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا سُلَيْمَانُ
بْنُ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ

اے اللہ! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں تمام بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے" کا اضافہ ہے۔ رکوع کرتے تو کہتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ کلمات کہتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللھم لک سجدت" پھر تشہد وسلام کے درمیان یہ کلمات "اللھم اغفرلی" الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے

---

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام پر رکوع میں جاتے وقت بھی اسی طرح کرتے رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی یونہی کرتے لیکن



marfat.com

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَتْبَعُهَا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَ

بیٹھ کر نماز پڑھتے تو نماز کے کسی حصہ میں ہاتھ نہ اٹھاتے دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے "انی وجہت وجہی للذی" الخ اس دعا کے بعد قرأت فرماتے رکوع میں جاتے تو یہ پڑھتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر یہ دعا پڑھتے اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللھم لک سجدت" نماز سے فارغ ہوتے وقت یہ کلمات کہتے "اللھم اغفرلی" الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے

امام شافعی اور ان کے بعض اصحاب کے نزدیک اس پر عمل ہے اہل کوفہ کے بعض علماء اور دوسرے اہل علم فرماتے ہیں یہ نوافل کے بارے میں ہے فرائض میں نہیں میں نے ابو اسماعیل ترمذی سے سنا وہ سلیمان بن داؤد ھاشمی کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث ذکر کی اور فرمایا یہ حدیث ہمارے نزدیک حدیث زھری کی مثل ہے، جو بواسطہ سالم ان کے والد سے



marfat.com

يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهٗ فِي الْمَكْتُوْبَةِ سَمِعْتُ اَبَا اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ.

مروی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

## سجودِ قرآن میں کیا پڑھے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِيْ اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے آج رات اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو میری وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔ "اے اللہ! میرے لیے اس کے بدلے اپنے ہاں ثواب لکھ دے اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات کہتے سنا جو اس شخص نے درخت سے نقل کیے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے



marfat.com

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی روایت منقول ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "سجد وجہی للذی الخ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قدرت اور طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۴۱۶ مَا جَآءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

## گھر سے باہر نکلتے وقت کیا کہے

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهُ كُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے "بسم اللہ توکلت" الخ اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی (کی عطا) سے ہے" ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے تیرے کفایت کی گئی تو (شر سے) بچایا گیا اور اس سے شیطان دور رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۴۱۷ مِنْهُ

## عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نُضَلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ وَنَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے "بسم اللہ توکلت" اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا اے اللہ! ہم، لغزش سے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کئے جانے جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۴۱۸ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

## بازار جاتے وقت کیا پڑھے

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ

سالم بن عبداللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے



marfat.com

قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِيْ اَخِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانُ اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَهٗ.

کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" الخ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن دینار (آل زبیر کے وکیل) نے بواسطہ سالم بن عبداللہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ قَهْرَمَانُ اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي السُّوْقِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ وحدہٗ" الخ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اس سے دس لاکھ گناہ مٹاتا اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

## باب ۴۱۹ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِذَا مَرِضَ

## بیمار کیا پڑھے

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَادَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہٗ"



marfat.com

قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا وَحْدِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں" جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تیرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے" جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر مرجائے اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور اغر ابی مسلم، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی

## بَابُ ۴۲ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاٰی مُبْتَلًی

## مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلَی اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی صَاحِبَ بَلَآءٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا عُوْفِیَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَآءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانِ اٰلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِیٌّ وَلَيْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِيْثِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی عافانی" الخ "تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی"۔ وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا یہ حدیث غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ قہرمان آلِ زبیر بصری شیخ ہیں۔ اور حدیث میں قوی نہیں سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایات لینے میں وہ منفرد ہیں ابوجعفر محمد



marfat.com

وَقَدْ تَفَرَّدَ بِاَحَادِيْثَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ يَتَعَوَّذُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ.

بن علی سے منقول ہے کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے، پناہ مانگے اور یہ بات اپنے دل میں کہے مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ السَّمْنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر کہا "الحمد للہ الذی" الخ وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

## باب ۴۲۱ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ

## مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے،

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ الْكُوْفِيُّ وَاسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ "سبحانک اللھم الخ" "یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں" اس باب میں حضرت ابوبرزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث سہیل سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔



marfat.com

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا سو بار گنی جاتی تھی "رب اغفرلی وتب علی" اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## باب ۲۲۲ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

## پریشانی کے وقت کیا پڑھے

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کلمات پڑھتے تھے۔ "لا الہ الا اللہ الحلیم الحکیم" الخ "اللہ تعالیٰ بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں، آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عزت والے عرش کا رب ہے"۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، ہشام، قتادہ، ابوالعالیہ، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَهَمَّهُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَآءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سر انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے "سبحان اللہ العظیم" اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے "یا حی یا قیوم"۔



marfat.com

## باب ۴۲۳ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيْمِ السُّلَيْمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَيَقُوْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ.

## کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے

حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات کہے۔ "اعوذ بکلمات اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں" اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مالک بن انس نے اسے یعقوب بن اشج سے روایت کیا۔ ابن عجلان نے بھی یعقوب بن اشج سے روایت کی اور سعید بن مسیب کے واسطہ سے اسے خولہ تک پہنچایا حضرت لیث، ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔

.....

## باب ۴۲۴ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

۱۳۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ اِصْبَعَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاَقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ اذْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا شُعْبَةُ

## سفر میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے "اللھم انت الصاحب الخ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ



marfat.com

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ۔

۱۳۶۶ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجَسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوَى الْحُوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ اَيْضًا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ الْحَوْرَ بَعْدَ الْكَوْنِ اَوِ الْكَوْرِ وَكِلَاهُمَا لَهٗ وَجْهٌ وَيُقَالُ اِنَّمَا هُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْكُفْرِ اَوْ مِنَ الطَّاعَةِ اِلَى الْمَعْصِيَةِ اِنَّمَا يَعْنِيْ الرُّجُوْعَ مِنْ شَيْءٍ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ ۔

چاہتا ہوں"۔ سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی، یہ حدیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے، ہم اسے ابن ابی عدی کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ شعبہ سے راوی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے وقت یہ دعا مانگتے "اللھم انت الصاحب" الخ اے اللہ تو ہی میرا سفر کا ساتھی اور میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ الٰہی! سفر میں ہمارا رفیق اور گھر میں ہمارا نگہبان ہو۔ الٰہی! میں سفر کی مشقت اور پریشان کن واپسی اچھی حالت کے بعد بری حالت، مظلوم کی بددعا اور اہل و مال میں برے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ "الحور بعد الکون" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ ہر ایک کی توجیہ ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایمان سے کفر کی طرف، فرمانبرداری سے نافرمانی کی طرف اور ایک (اچھی) چیز سے کسی بری چیز کی طرف پھرنا مراد ہے۔

.....

## بَابُ ۴۲۵ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ

## سفر سے واپسی پر کیا کہے

۱۳۶۷ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّبَيِّعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ اَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ربیع بن براء بن عازب، اپنے والد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ کلمات فرماتے "آئبون تائبون" الخ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ثوری نے اسے بواسطہ ابواسحاق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ربیع بن براء کا واسطہ ذکر نہیں کیا شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔



marfat.com

## بَابٌ ۴۲۶ مِنْهُ

## حب مدینہ

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابٌ ۴۲۷ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا وَدَّعَ اِنْسَانًا

## رخصت کرتے وقت کیا کہے

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ السُّلَيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے وقت اس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے "استودع اللہ" الخ ہم تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریق سے مروی ہے۔

.....

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اِنِ ادْنُ مِنِّيْ اُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت سالم سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آؤ میں تمہیں رخصت کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ وہی کلمات کہے "استودع اللہ الخ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق (یعنی) سالم بن عبداللہ کی روایت سے غریب ہے،

.....

## بَابٌ ۴۲۸ مِنْهُ

## زادراہ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص



marfat.com

سَيَّارُنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زادراہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادراہ عطا فرمائے انس نے عرض کیا حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا "تیرے گناہ بخشے" اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کردے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابٌ ۴۲۹ مِنْهُ

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا اَنْ وَلّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا تقوی اختیار کرو ہر بلندی پر تکبیر کہو"، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا" اے اللہ! اس کی دوری کو مختصر کردے اور اس پر سفر کو آسان فرمادے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابٌ ۴۳۰ مَا ذُكِرَ فِيْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

## مسافر کی دعا

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اِسْمَهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں (بہت جلد) قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور ہشام دستوائی نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے "ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں" یہ حدیث حسن ہے۔ ابوجعفر جن سے یحیٰی بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں انہیں ابوجعفر موذن کہا جاتا ہے ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

## بَابٌ ۴۳۱ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَكِبَ دَابَّةً

## چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں



marfat.com

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ شَھِدْتُ عَلِیًّا اُتِیَ بِدَابَّۃٍ لِیَرْکَبَھَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَھْرِھَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلَاثًا سُبْحَانَکَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ کَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَبَّکَ لَیَعْجَبُ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُکَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس ایک سواری کے لیے چوپایہ لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب مبارک میں رکھا تو فرمایا "بسم اللہ" اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر "سبحان الذی الخ" وہ ذات پاک ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم تو اسے قابو نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں پھر "الحمد للہ" "اللہ اکبر" تین تین بار کہا اور تین مرتبہ یہ دعا فرمائی "سبحانک انی قد ظلمت نفسی الخ اے اللہ! تو پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے گناہوں کو تیرے سوا کون بخشتا ہے۔" پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے کس بات پر تبسم فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا ہے "رب اغفر لی ذنوبی" الخ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَارِقِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَہٗ کَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِیْ ھٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا الْمَسِیْرَ وَاَطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا وَکَانَ یَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ اٰئِبُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے ہوئے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے اور پھر فرماتے "سبحان الذی سخر لنا" الخ پھر یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسئالک" اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ہر اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ! ہمارا سفر آسان کر دے اور راستے کی دوری (لمبائی) ہمارے لیے لپیٹ (کر مختصر کر) دے یا اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ سفر میں ہماری رفاقت اور گھر میں نگہبانی فرما۔" جب واپس تشریف لاتے تو فرماتے "ائبون تائبون" الخ یہ حدیث حسن ہے۔

---



marfat.com

## بَابُ ۴۳۲ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

## آندھی کے وقت کی دعا

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الرِّيْحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آندھی دیکھ کر یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسالک" الخ الٰہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اس کی برائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں" اس باب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ ۴۳۳ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

## گرج کی آواز سن کر کیا کہے

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ مُطَرٍّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ رَعْدٍ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم لا تقتلنا" الخ یا اللہ! ہمیں اپنے عذاب سے بھی ہلاک نہ کر ہمارے سابقہ گناہ معاف فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## بَابُ ۴۳۴ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

## چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ ثَنِيْ بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم اھلہ" الخ الٰہی! اس کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے،



marfat.com

## باب ۳۳۵ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

## غصہ کے وقت کیا پڑھے

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ رَاٰهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى يُكْنٰى اَبَا عِيْسٰى وَاَبُوْ لَيْلٰى اِسْمُهٗ يَسَارٌ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ اَدْرَكْتُ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةً مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے چہرے پر غصے کا آثار ظاہر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ وہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے اس باب میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خلافت فاروقی میں وصال فرمایا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ شعبہ نے بواسطہ حکم عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے یوں ہی بیان کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے فرماتے ہیں۔ میں ایک سو بیس (۱۲۰) صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔

.....

## باب ۳۳۶ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

## برا خواب دیکھے تو کیا کہے

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو کچھ دیکھا اسے بیان کرے۔ اور اگر ناپسندیدہ خواب



marfat.com

بِمَا رَأَىٰ وَإِذَا رَأَىٰ غَيْرِ ذَٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَ الْأَنْصَارِيُّ.

دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے پس وہ اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن مدینی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایت کی ہے۔

## بَابُ ۲۳۶ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

## نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَ مُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے آپ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے۔ "اللھم بارک لنا فی ثمارنا" الخ یا اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لیے بابرکت بنا۔ ہمارے صاع اور مُد (ناپ کے دو پیمانے) میں برکت فرما۔ یا اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، خلیل اور نبی ہیں۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا مانگی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی قدر اور اس کی مثل مزید کی دعا مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو جو نظر آتا بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

## بَابُ ۲۳۷ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

## کھانا کھائے تو کیا کہے

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَ خَالِدٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہمیں دودھ کا ایک پیالہ دیا



marfat.com

بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَآءَتْنَا بِاِنَآءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ لِيْ الشَّرْبَةُ لَكَ فَاِنْ شِئْتَ فَاٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ عَلٰى سُؤْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يَجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرُو بْنُ حَرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا میں آپ کی دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے۔ حضور نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں آپ کے (بابرکت) جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جسے کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ "اللھم بارک لنا" الخ یا اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ کہے "یا اللہ! ہمارے لیے اسے بابرکت بنا اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے اور پانی (دونوں) کی جگہ دودھ کے سوا کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے روایت کی اور کہا "عمر بن حرملہ" بعض نے "عمرو بن حرملہ" کہا اور یہ صحیح نہیں۔

## باب ۴۳۶ مَا يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

## کھانے سے فراغت پر کیا کہے۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ نَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا۔ تو آپ یہ کلمات کہتے "الحمد للہ حمداً کثیراً" اللہ تعالیٰ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔ نہ وہ چھوڑی جا سکتی ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب! یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ اَخِيْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مَوْلًى لِاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے یہ کلمات کہتے۔ "الحمد للہ الذی" حمد و ستائش اس ذات کے لیے



marfat.com

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.

جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

.....

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ مَیْمُوْنٍ.

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد (حضرت معاذ بن انس) رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی اطعمنی" الخ" اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ستائش کے لائق ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا" اس شخص کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے

## بَابُ ۴۴ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَهِیْقَ الْحِمَارِ

## گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اگر گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۴۵ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّحْمِیْدِ

## تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِیْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَایَاهُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل زمین سے جو کوئی یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے ابو بلج سے اسی سند کے ساتھ



marfat.com

شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ اَيْضًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، حاتم بن ابی صغیرہ، ابو بلج، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابو بلج سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ نَا اَبُوْ نُعَامَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوْسِ رَكَائِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ قَيْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَاَبُوْ نُعَامَةَ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوْسِ رَكَائِبِكُمْ اِنَّمَا يَعْنِيْ عِلْمَهٗ وَقُدْرَتَهٗ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر جب مدینہ طیبہ سامنے آیا تو لوگوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب نہ تو بہرہ ہے اور نہ ہی غائب، بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا: "اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔ ابو نعامہ کا نام عمرو بن عیسی ہے۔ یہ قول کہ "اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے" اس سے اس کا علم اور قدرت مراد ہے۔

## باب ۴۴۲

## جنت کے پودے

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ اِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّيْ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

کو میرے طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے "سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ ثَنِيْ مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِهٖ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ تُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَيِّئَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلس صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے مجلس میں سے ایک شخص نے پوچھا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کمائے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو مرتبہ "سبحان اللہ" کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۴۴۳

## جنت میں کھجور

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا "سبحن اللہ العظیم وبحمدہ" اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ

حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "سبحن اللہ العظیم وبحمدہ" پڑھا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث



marfat.com

لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حسن غریب ہے۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ و بحمدہ" کہا اس کے گناہ معاف بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....:.....

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے (ایسے) ہیں جو زبان پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ (وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

.....

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ سو مرتبہ "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" الخ پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سو گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس سے اچھا عمل نہیں لاتا البتہ وہ جو اس سے زیادہ عمل کرے۔" اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ



marfat.com

خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۴۴۴

## بہترین عمل

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ "سبحان اللہ و بحمدہ" کہے قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات یا اس سے زیادہ کہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةً وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غُفِرَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا سو مرتبہ "سبحان اللہ و بحمدہ" کہو جس نے ایک مرتبہ کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جس نے دس مرتبہ کہا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں جو سو مرتبہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ کرے اللہ تعالیٰ مزید عطا فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے بخش دیا جاتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## بَابُ ۴۴۵

## سو حج کا ثواب

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُوْ سُفْيَانَ الْحُمَيْرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو "سبحان اللہ" کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو مرتبہ "الحمد للہ" کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (سواری دی) یا فرمایا سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ اور جو شخص صبح و شام سو



marfat.com

غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهُ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

سو مرتبہ "لا الہ الا اللہ" کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہا تو اس کے دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زاید کہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيْحَةٌ فِيْ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ غَيْرِهٖ.

ابوبشر سے روایت ہے امام زہری فرماتے ہیں رمضان شریف میں ایک مرتبہ تسبیح کہنا دوسرے دنوں میں ہزار مرتبہ کہنے سے بہتر ہے۔

## بَابٌ ۴۴۶

## چار کروڑ نیکیاں

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "اشہدان لاالہ الا اللہ الخ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ واحد معبود ہے۔ ایک ہے بے نیاز ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد اور اس کے برابر کا کوئی نہیں" ایسے آدمی کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محمد بن اسماعیل منکر الحدیث ہے

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں کہ اس نے پاؤں پھیر رکھے ہوں گفتگو کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لاالہ الا اللہ" الخ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس سے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ اور وہ



marfat.com

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

پورا دن ناپسندیدہ باتوں اور شیطان سے (اللہ تعالیٰ کی) امان میں رہتا ہے۔ اور اس دن اسے شرک کے سوا کسی گناہ پر پکڑ نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابُ ۴۴۷ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## جامع دعائیں

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ دعا مانگتے سنا "اللھم انی اسالک الخ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور جب ان کلمات کے ساتھ کچھ مانگا جائے دیا جاتا ہے زید کہتے ہیں میں نے کئی سال بعد یہ بات زہیر بن معاویہ کو بتائی تو انہوں نے کہا مجھ سے یہ بات ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔ زید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت سفیان سے ذکر کیا تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے شریک نے اسے بواسطہ ابو اسحاق اور ابن بریدہ، بریدہ سے نقل کیا (حالانکہ صحیح یہ ہے کہ) ابو اسحاق، مالک بن مغول سے نقل کرتے ہیں۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم، ان دو آیات میں ہے "والھکم الہ واحد" الخ



marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اور سورہ آل عمران کے شروع میں "الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۴۴۸

## دعا مانگنے کا طریقہ

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبُوْ هَانِئٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ وَأَبُوْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس دوران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی "اللھم اغفرلی وارحمنی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جایا کرو پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد وثنا کرو مجھ پر درود شریف بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی فرماتے ہیں پھر ایک اور آدمی نے نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! (رب سے) دعا مانگو قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حیوہ بن شریح نے اسے ابو ہانی خولانی سے روایت کیا ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ الْعُقَيْرِيُّ نَا حَيْوَةُ قَالَ ثَنِيْ أَبُوْ هَانِئٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو



marfat.com

الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَا شَآءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور (پھر) جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث صحیح ہے ؛

## باب ۴۴۹ آنکھوں کے لیے دعا

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ نَسْمَعْ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم عافنی فی جسدی" الخ یا اللہ! میرے تمام جسم بالخصوص آنکھوں کو صحت و عافیت عطا فرما اور اسے میرے لیے باقی رکھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے بہت بڑے عرش کا رب پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت نے حضرت عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

## باب ۴۵۰ پناہ مانگنا

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں غلام مانگنے حاضر ہوئیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو" اللھم رب السمٰوٰت السبع" الخ[1] یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے بعض نے بواسطہ اعمش، ابوصالح سے بلا واسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل روایت کیا ہے۔

[1] ترجمہ پیچھے حدیث ۳۴۰۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں (مترجم)



marfat.com

الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

کیا ہے

## باب ۲۵۱

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یااللہ! میں، غیر مطمئن دل، نامقبول دعا نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر نفع بخش علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چار چیزوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

## باب ۲۵۲

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا "اے حصین! آج کل کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا چھ زمین میں اور ایک آسمان میں آپ نے پوچھا تمہاری امید و خوف ان میں سے کس سے وابستہ ہیں؟ عرض کیا "آسمان والے سے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمے سکھاتا۔ حضرت عمران فرماتے ہیں جب حضرت حصین ایمان لائے تو عرض کیا یارسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھایئے جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو "اللھم الھمنی" الخ "یااللہ! مجھے میری



marfat.com

اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

ہدایت دکھا اور نفس کی شر سے محفوظ رکھ" یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت عمران بن حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

## باب ۴۵۳

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو مَوْلَی الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِیْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا کرتا تھا "اللھم انی اعوذبک الخ" یا اللہ! میں، حزن و غم، عجز، سستی، بخل، غلبۂ قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

---

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ مَسِیْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" یا اللہ! میں، کاہلی بڑھاپے، بزدلی بخل، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

## باب ۴۵۴ مَا جَاءَ فِیْ عَقْدِ التَّسْبِیْحِ بِالْیَدِ

## ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا عُثْمَانُ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوٰی شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطُوْلِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُسَیْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اعمش، عطاء بن سائب کی روایت سے غریب ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے طویل حدیث نقل کی۔ اس باب میں حضرت بسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت



marfat.com

بِنْتِ يَاسِرٍ

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرَخٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا كُنْتَ تَدْعُوْ مَا كُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَنَّكَ لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی بیمار پرسی فرمائی جو لاغر ہو چکا تھا آپ نے پوچھا کیا تم اپنے رب سے صحت وعافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا (یارسول اللہ!) میں یہ کہا کرتا تھا "یا اللہ! جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دینی ہے دنیا ہی میں دے دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم میں اتنی طاقت نہیں اور تم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا "اللھم اٰتنا الخ" یا اللہ! مجھے دنیا وآخرت میں بھلائی عطا فرما اور مجھے عذاب جہنم سے بچا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

## باب ۲۵۵

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اسألک" یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے احتراز اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۲۵۶

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ ثَنِيْ عَائِذُ اللّٰهِ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے۔ "اللھم انی اسألک حبک یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں



marfat.com

كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے، میرے نفس، اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے درد میں) سب سے زیادہ عبادت کرنے والے انسان تھے یہ حدیث حسن غریب ہے

## باب ۴۵

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرِ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اَحَبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ جَعْفَرِ الْخَطْمِيُّ اِسْمُهٗ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُمَاشَةَ.

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ "اللھم ارزقنی" الخ یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت مرحمت فرما، جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے یا اللہ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

## باب ۴۵

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ فَاَخَذَ بِكَفِّيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتایئے جس کے ذریعے میں پناہ مانگا کروں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ کہو "اللھم اعوذبک" الخ یا اللہ! میں آنکھ زبان، دل اور شرمگاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں اسے



marfat.com

شَرِّ مَنِيِّ يَعْنِي فَرْجِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ ابْنِ يَحْيٰى.

صرف اسی طریق یعنی سعد بن اوس، کی روایت سے جانتے ہیں۔

## باب ۴۵۹

اس باب کا عنوان نہیں ہے،

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے "اللھم انی اعوذبک" الخ یااللہ! میں، عذاب جہنم، عذاب قبر فتنۂ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" الخ یااللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنۂ دولت کی شر، فتنۂ محتاجی کے شر اور مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور خطاؤں سے میرے دل کو یوں پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یااللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال



marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کے وقت آپ سے یہ کلمات سنے "اللھم اغفرلی" الخ یا اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ دوست سے ملا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۴۶۰

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهٗ فَوَقَعَ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو نہ پایا تو ہاتھ سے ٹٹولا میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر جا لگا کیا دیکھتی ہوں کہ آپ حالت سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں" اعوذ برضاک الخ" یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ لیث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس پہ اضافہ ہے" و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک۔

## بَابٌ ۴۶۱

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے" یا اللہ! اگر چاہے تو مجھے بخش یا اللہ! اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ یقین کے ساتھ سوال کرنا چاہیے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابٌ ۴۶۲

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آسمان دنیا پر اترتی ہے تہائی رات



marfat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرُّ اِسْمُهٗ سَلْمَانُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ.

باقی رہتی ہے تو اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے "تاکہ میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے "تاکہ اسے بخش دوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو درداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ الدُّعَآءُ فِيْهِ اَفْضَلُ وَاَرْجٰى وَنَحْوَ هٰذَا.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوذر اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، رات کے آخری حصہ کی دعا افضل اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اور اس کی مثل (مذکور ہے)

## باب ۳۶۳

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم اصبحنا الخ یا اللہ! ہم نے (اس حال میں) صبح کی (کہ) ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں" اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے جن کا وہ اس دن مرتکب ہو۔ اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو رات کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے



marfat.com

## باب ۲۶۴

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عُمَرَ الْهَلَالِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي السَّلِيْلِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ دَعَاكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِيْ دَخَلَ اِلَيَّ مِنْهُ اَنَّكَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا وَاَبُو السَّلِيْلِ اسْمُهُ ضُرَيْبُ بْنُ نُقَيْرٍ وَيُقَالُ نُفَيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا" یارسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا " اللھم اغفر ذنبی" الخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟ ابوسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے نفیر بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

## باب ۲۶۵

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَخِيْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بہت کم ایسا ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے پاس یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے " اللھم اقسم لنا" الخ یا اللہ! ہم پر اپنا خوف غالب کردے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کردے یقین عطا فرما جس کے باعث ہم پر مصائب دنیا آسان ہو ہمیں زندگی بھر کانوں آنکھوں اور قوت سے نفع عطا کر اور اسے باقی رکھ ہمارا غصہ ان لوگوں تک محدود رکھ جو ہم پر ظلم کریں دشمن پر ہماری مدد فرما ہمیں دینی مصائب میں نہ ڈال طلب دنیا ہماری بڑی خواہش، اور منتہائے علم نہ بنا۔ ہم پر بے رحم لوگوں کو مسلط نہ کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اسے بواسطہ خالد بن ابی عمران اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے ہوئے



marfat.com

بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الْزَمْهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

سنا "اللھم انی اعوذبک الخ" تو فرمایا "اے بیٹے! تو نے یہ دعا کس سے سنی؟ - میں نے کہا میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا اسے اپنے آپ پر لازم کرلو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۴۶۶

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۴۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں۔ جب تم انہیں کہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا اگرچہ تم پہلے سے بخشے ہوئے ہو۔ فرمایا "یہ کہو" لا الہ الا اللہ الخ" علی بن خشرم نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے اس کی مثل روایت کی البتہ آخر میں "الحمد للہ رب العالمین" کا اضافہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابو اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۴۶۷

اس باب کا عنوان نہیں ہے

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَرَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا انت سبحانک الخ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ محمد بن یوسف



marfat.com

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ وَهُوَ اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ فَقَالُوْا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ.

کبھی بواسطہ ابراہیم بن محمد بن سعد، سعد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے۔ محمد بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا ابن احمد زبیری نے اسے یونس سے محمد بن یوسف کی روایت کی مثل نقل کیا۔

## بَابٌ ۴۶۸

## اس باب کا عنوان نہیں ہے

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يُوْسُفُ وَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ یوسف کہتے ہیں ہم سے عبدالاعلیٰ نے بواسطہ ہشام بن حسان اور محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

## بَابٌ ۴۶۹

## اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا ہو الذی لا الہ الا ہو" الخ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں رحمٰن، رحیم، بادشاہ، برائیوں سے پاک، بے عیب، امن دینے والا، محافظ، غالب، زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، جان ڈالنے والا، صورت دینے والا، درگذر فرمانے والا، سب کو قابو میں رکھنے والا، بہت عطا فرمانے والا، بہت روزی دینے والا، سب سے بڑا مشکل کشا، بہت جاننے والا، روزی تنگ کرنے والا، روزی فراخ کرنے والا، پست کرنے، بلند کرنے والا عزت دینے



marfat.com

الْعَظِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِيُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

والا، ذلت دینے والا، سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا، حاکم مطلق، سراپا انصاف، لطف وکرم والا، باخبر، بردبار، بڑا بزرگ، بہت بخشنے والا، قدردان، بہت بڑا، محافظ، قوت دینے والا، کفایت کرنے والا، بڑے مرتبے والا، بہت کرم والا، بڑا نگہبان، دعائیں قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمتوں والا، محبت کرنے والا، بڑا بزرگ، مُردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر وناظر، برحق، کارساز، بہت بڑی قوت والا، شدید قوت والا، مددگار، لائق تعریف، شمار میں رکھنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا، قائم رکھنے والا، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، قادر، پوری طاقت والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے، سب کے بعد، ظاہر، پوشیدہ، متصرف، بلند وبرتر، اچھے سلوک والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا بہت معاف کرنے والا، بہت مشفق، ملکوں کا مالک، جلال واکرام والا عدل کرنے والا، جمع کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا، ۴

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي كَبِيرِ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذَكَرَ الْأَسْمَاءَ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْأَسْمَاءَ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

متعدد رواۃ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا ہم اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ لیکن ذکر اسماء ہمارے علم کے مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن ابی ایاس نے دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۴۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث



marfat.com

لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الْاَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُوالْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَسْمَاءَ۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ الْمَكِّيَّ مَوْلَى ابْنِ عُلْقَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ الْبُنَانِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ۔

## باب ۴۷

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْ سَلَمَةَ

بیں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالیمان نے بواسطہ شعیب بن ابی حمزہ، ابوالزناد سے یہ حدیث روایت کی لیکن ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا "مساجد" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ والحمد للہ "الخ پڑھنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

---

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا ذکر اللہ کے حلقے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

---

## مصیبت پہنچنے پر دعا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" الخ بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یا اللہ! میں اپنی مصیبت کا تجھ سے اجر طلب کرتا ہوں مجھے اس کا ثواب عطا کر اور اس کا اچھا بدل عطا فرما۔ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا الٰہی! میرے گھر والوں کو میرا اچھا



marfat.com

قَالَ اللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِيْ اَهْلِيْ خَيْرًا مِّنِّيْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاُجِرْنِيْ فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سَلَمَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ۔

بدل عطا فرما جب حضرت ام سلمہ کی وفات کا وقت آیا۔ تو انہوں نے عرض کیا اسی میرے گھر والوں کو میرا اچھا بدل عطا فرما۔ ان کا انتقال ہوا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون الخ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد ہے۔

## باب ۴۷۱

## افضل دعا۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيْتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی طلب کیا کرو۔ اس آدمی نے دوسرے دن حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے؟ آپ نے وہی جواب دیا۔ تیسرے دن حاضر ہوا۔ تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا نیز فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دی گئی تو تم کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ نے فرمایا کہو "اللھم انک عفو تحب العفو" الخ یا اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عُبَيْدَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ سکھلایئے



marfat.com

بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَلَبِثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ وَقَدْ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس فرماتے ہیں چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے عباس اے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ سے مراد ابن حارث بن نوفل ہیں انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے سنا ہے۔

## باب ۲۷۲

## کام کے ارادہ پر دعا۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيْرِ نَا زُنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زُنْفَلٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُقَالُ لَهُ زُنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَرَفِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ وَتَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم خرلی واخترلی" "یا اللہ! اسے میرے لئے بہتر مختار فرما"۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں زنفل بن عبداللہ عرفی کہا جاتا ہے اور وہ عرفات میں رہائش پذیر تھے اس حدیث میں منفرد ہیں اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

## باب ۲۷۳

## سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ نَا يَحْيٰى أَنَّ زَيْدَ بْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ

روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو، ایمان کا حصہ ہے۔ "الحمد للہ" میزان کو بھر دے گی اور "سبحان اللہ والحمد للہ" زمین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے صدقہ برہان، دلیل و راہنما ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے موافق یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے پس یا تو اسے آزاد کراتا ہے یا



marfat.com

عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا
أَوْ مُوبِقُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ
بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا
دُونَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيِّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ اَلتَّسْبِيحُ نِصْفُ
الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ
وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

## باب ۴۷

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ
نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَكَانَ مِنْ
بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ
حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ
فِي الْمَوْقِفِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَ
خَيْرًا مِمَّا تَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ

ہلاک کر دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) نصف ترازو ہے۔ "الحمد للہ" اسے بھر دیتی ہے "لا الہ الا اللہ" اور اللہ تعالے کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ اللہ تعالے تک (سیدھا) پہنچتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

بنو سلیم کے ایک فرد سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں گنا کہ تسبیح نصف ترازو ہے الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے۔ تکبیر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتی ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

## موقف میں دعا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو موقف میں اکثر یہ دعا مانگا کرتے "اللھم لک الحمد" یا اللہ! تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے جیسا کہ تو خود فرمائے اور اس سے بہتر جو ہم کہیں۔ یا اللہ! میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے میری واپسی بھی تیری ہی طرف ہے اور جو میں چھوڑ جاؤں وہ بھی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ! میں عذاب قبر، دل کے وسوسوں اور کاموں کے بکھرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ! آندھی کی لائی ہوئی شر سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب



marfat.com

هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

## باب ۴۷۵

## جامع دعا۔

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا نہ بتاؤں تم یوں کہو "اللھم انا نسالک الخ یا اللہ! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی۔ اور اس بری چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھ ہی پر پہنچانا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

## باب ۴۷۶

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر دعا مانگتے

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ قَالَ ثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِأَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَ

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المومنین! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو اکثر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے۔ "یا مقلب القلوب" الخ اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل ایمان پر قائم رکھ۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان (یعنی قبضہ میں) ہے اس نے جس کو چاہا سیدھا رکھا اور جس کو چاہا ٹیڑھا کر دیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لا تزغ قلوبنا" الخ یا اللہ! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر۔ اس باب میں حضرت عائشہ، نواس بن سمعان، انس، جابر، عبداللہ



marfat.com

أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بن عمرو اور نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۴۷۹

## بے خوابی کا علاج

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی نے بارگاہ نبوی میں بے خوابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات کہو "اللھم رب السموٰت السبع" الخ یا اللہ! سات آسمانوں اور جن پر وہ سایہ افگن ہیں، کے رب ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، کے رب! اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن ظہیر کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ حدیث دوسرے طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے "اعوذ بکلمات اللہ الخ" میں اللہ تعالیٰ کے مکمل وتمام کلمات کے ذریعہ اسکے غضب وعذاب، بندوں کی شر، شیطانی وسوسوں اور انکے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے۔[1] یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

[1] بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے ممانعت صرف ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہذا ایسے مستحسن کام کو شرک وبدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے ۱۲ (مترجم)



marfat.com

## باب ۴۷۸

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## اللہ تعالیٰ کی تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لئے اس نے ہر ظاہر و باطن بے حیائی کو حرام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی تعریف کو پسند کرنے والا بھی کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۴۷۹

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبُو الْخَيْرِ اسْمُهٗ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ۔

## دعائے مغفرت۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ کہو" اللھم انی ظلمت الخ یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

## باب ۴۸۰

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا اَبُوْ بَكْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الرُّحَيْلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَخِيْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ مِنْ

## دعائے حاجت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت سے بے چین ہوتے تو یہ دعا مانگتے "یا حی یا قیوم" الخ اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔ اسی سند سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم "یا ذوالجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے



marfat.com

غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَالْمُؤَمَّلُ غَلَطَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَلَا يُتَابَعُ فِيْهِ۔

بھی مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا ذالجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب غیر محفوظ ہے بواسطہ حماد بن سلمہ، حمید اور حسن بصری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں خطا کی اور حمید نے انس سے روایت کیا اس میں کوئی متابع موجود نہیں۔

---

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْوَرْدِ عَنِ ابْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْاَلْهُ الْمُعَافِيَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا "اللھم انی اسألک" الخ یا اللہ! میں تجھ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں" آپ نے فرمایا پوری نعمت کونسی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے اس دعا کے ساتھ بہتری کا ارادہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری نعمت، جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے، آپ نے ایک اور آدمی کو "یا ذا الجلال والاکرام" کہتے ہوئے سنا تو فرمایا تیری دعا یقیناً قبول ہوگی لہذا مانگ۔ ایک اور آدمی سے یہ کلمات سنے "یا اللہ! میں تجھ سے صبر کا طالب ہوں" آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت مانگی ہے لہذا اس سے عافیت بھی طلب کر۔ احمد بن منیع نے بواسطہ اسمعیل بن ابراہیم، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۴۸۱

## باوضو ہو کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس



marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا اَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالےٰ عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ شہر بن حوشب، ابوظبیہ اور عمرو بن عبسہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

## باب ۴۸۲

## صبح و شام کی دعا۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقٰى اِلَيَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَاِذَا فِيْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

ابوراشد حبرانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں۔ انہوں نے مجھے ایک صحیفہ تھمایا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا بتائیں جسے میں صبح و شام پڑھا کروں آپ نے فرمایا اے ابوبکر! یہ کہا کرو "اللھم فاطر السموات والارض الخ" اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی معبود ہے ہر چیز کا رب اور مالک میں نفس و شیطان کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز گناہ کے ارتکاب یا کسی مسلمان کی طرف مغلوب کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتَسَاقَطُ مِنْ ذُنُوْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر اپنی لاٹھی مبارک ماری تو پتے جھڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" بندہ کے گناہ اسی طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔



marfat.com

الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَعْمَشِ سِمَاعًا مِنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ رَاٰهُ وَنَظَرَ اِلَيْهِ۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت انس رضؓ سے اعمش کا سماع معلوم نہیں البتہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَلَّاجِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبِ السَّبَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكُتِبَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ" الخ اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرشتوں کی فوج بھیجتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت لازم کرنے والی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس مہلک گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارہ بن شبیب کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔

## بَابُ ۴۸۳ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

## توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ اَنَّهٗ حَكَّ فِيْ صَدْرِيْ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَءًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کرنے آیا تو انہوں نے پوچھا اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا تلاشِ علم میں حضرت صفوان نے فرمایا فرشتے طالب علم کے مقصد پر رضامندی کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں شبہ پڑ گیا ہے۔ اور (چونکہ) آپ صحابی رسول ہیں۔



marfat.com

فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَا مُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ بَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهٗ جَهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهٗ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيَتْ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةَ عَرْضِهٖ اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِيْ لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ اِبْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّهٗ حَاكَ اَوْ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ

اس لئے میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں کیا آپنے حضورؐ اکرم سے اسکے متعلق میں کچھ سنا ہے! انہوں نے فرمایا ہاں آپ ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم حالت سفر میں ہوں یا (فرمایا) مسافر ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن رات تک پیشاب پاخانے یا نیند کی وجہ سے موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپنے محبت کے بارے میں بھی نبی اکرمؐ سے کچھ سنا انہوں نے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں آنحضرتؐ کے ہمراہ تھے اس دوران ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اکرمؐ نے اسے اسی انداز میں بلند آواز سے جواب دیا۔ میں یہاں ہوں" ہم نے اس اعرابی سے کہا تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم نبی کریمؐ کے پاس ہو۔ اور اس (بلند آواز) سے منع کیا جا چکا ہے اس نے کہا خدا کی قسم میں اپنی آواز پست نہیں کرونگا۔ پھر اس اعرابی نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور ابھی تک وہ ان سے نہیں ملا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان ہم سے حدیث بیان کرتے رہے یہانتک کہ انہوں نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر کیا جسکی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت ہے یا فرمایا اسکی چوڑائی میں ایک سوار چالیس یا ستر سال کی چلتا رہے۔ سفیان فرماتے ہیں وہ شام کی طرف ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع تک کھلا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا علم کی تلاش میں" انہوں نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لئے پر بچھاتے ہیں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیا آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہم سفر میں ہوتے یا (فرمایا) ہم مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جنابت کے سوا پیشاب یا پاخانے سے



marfat.com

اَمَرَنَا اَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جَلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تین دن تک موزے نہ اتاریں حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو نبی کریم سے محبت کے بارے میں بھی کچھ یاد ہے۔ فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے ایک بے سمجھ سخت اعرابی نے بلند آواز سے پکارا اے محمد! اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام نے کہا چپ کر اس طرح پکارنا منع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا ہاں آؤ اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا ہوگا۔ حضرت زر فرماتے ہیں حضرت زر نے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ بنایا جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے یہ بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "یوم یاتی بعض آیات ربک" الخ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۴۸۴

## توبہ کب تک قبول ہوتی ہے۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا عَلِيُّ ابْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس کی روح حلق تک نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے محمد بن بشار نے بواسطہ ابو عامر عقدی، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، ثابت بن ثوبان، مکحول اور جبیر بن نفیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔



marfat.com

## باب ۴۸۵

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

## اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ اونٹنی پاکر خوش ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

## باب ۴۸۶

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ رُهْمَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلٰى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

## رحمت خداوندی۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے وقتِ وصال فرمایا میں نے ایک بات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، تم سے چھپا رکھی تھی۔ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرتا وہ گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا۔[1] یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ محمد بن کعب، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی رجال، عمر مولیٰ غفرہ اور محمد بن قرظی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی خبر دی۔

---

## باب ۴۸۷

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا كَثِيْرُ بْنُ فَائِدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ

## دعا کی اہمیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہیگا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ

---

[1] اس کا مطلب (معاذ اللہ) یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو پسند فرماتا ہے بلکہ یہ اس کی وسیع رحمت کی طرف اشارہ ہے ۱۲ (مترجم)



marfat.com

وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي
يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ
اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ
لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا
تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ۔

نہیں اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخش دوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

---

## باب ۴۸۸

## رحمت الٰہی

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاحَمُونَ بِهَا وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## باب ۴۸۹

## رحمت وعذاب۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی (کافر) بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

---

## باب ۴۹۰

## وسیع رحمت۔

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ ثَلْجٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَغْدَادَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِيٍّ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک آدمی نماز پڑھ کر یہ دعا مانگ رہا تھا "اللھم لا الہ الا انت" الخ یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت احسان فرمانے والا آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والا بزرگی اور عزت والا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی؟ اس نے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے اور اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

## باب ۴۹۱

## درود شریف نہ پڑھنے کی برائی

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا رِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَظُنُّهٗ قَالَ اَوْ اَحَدُهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ اَخُوْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو کہ جو رمضان شریف کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ رمضان شریف ختم ہو جائے۔ اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو کہ جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو بڑھاپا آئے۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ربعی بن ابراہیم



marfat.com

ابْنُ عُلَيَّةَ وَيُرْوٰى عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ اَجْزَاَ عَنْهُ مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ

اسمٰعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں اور علیہ کے بیٹے ہیں۔ ثقہ ہیں۔ بعض اہل علم سے مروی ہے کہ جب تک آدمی کسی ایک مجلس میں رہے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

## باب ۴۹۲

## ایک دعا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ هٰذَا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "یا اللہ! میرے دل کو برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کردے یا اللہ! میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## باب ۴۹۳

## اہمیت دعا

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُسْاَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اتری پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی بکر قرشی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ مکی ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں بعض



marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ الْقُرَشِیِّ وَهُوَ الْمَكِّیُّ الْمُلَیْكِیُّ وَهُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ قَدْ تَكَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰی اِسْرَائِیْلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الْعَافِیَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْكُوْفِیُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكُوْفِیُّ عَنْ اِسْرَائِیْلَ بِهٰذَا۔

محدثین نے انکے حفظ میں کلام کیا ہے اسرائیل نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر، موسیٰ بن عقبہ اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عافیت طلب کرنے سے زیادہ کوئی سوال محبوب نہیں، ہم سے یہ روایت قاسم بن دینار کوفی نے بواسطہ اسحاق بن منصور کوفی، اسرائیل سے نقل کرتے ہوئے بیان کی۔

---

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُو النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَیْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیِّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَیْكُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِیَامَ اللَّیْلِ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ وَمِنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِیْرٌ لِلسَّیِّاٰتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ بِلَالٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا یَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ الْقُرَشِیُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الشَّامِیُّ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ قَیْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَقَدْ تَرَكَ حَدِیْثَهٗ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (عبادت کے لئے) کھڑا ہونا اپنے اوپر لازم کرلو یہ تم سے پہلے کے نیکوکار لوگوں کا طریقہ ہے۔ قرب الٰہی کا ذریعہ، گناہوں سے رکاوٹ برائیوں کا کفارہ اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حدیث بلال سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں محمد قرشی سے محمد بن سعید شامی مراد ہیں، وہ ابو قیس کے بیٹے ہیں۔ یہ محمد بن حسان ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو ترک کیا۔ معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی اور ابو امامہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

---

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ شَیْخٌ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ



marfat.com

اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَ مُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمِنْهَاةٌ لِلْاِثْمِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ بِلَالٍ۔

اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔ یہ روایت، بلال کی روایت سے اصح ہے۔

## باب ۴۹۴

## اس امت کی عمریں

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے

## باب ۴۹۵

## ایک جامع دعا

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "رب اعنی" الخ اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر۔ مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پالنہار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا شکر گزار، بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا بہت گریہ وزاری کرنیوالا اور تیری ہی جانب رجوع کرنیوالا بنا دے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قائم رکھ میری زبان کو درست رکھ میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے، محمود بن غیلان کہتے ہیں ہم سے محمد بن بشار عبدی نے



marfat.com

نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

سفیان ثوری سے اسی کیساتھ اسکی مثل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۲۹۶

## مظلوم کی فریاد

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ اَبِیْ حَمْزَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ مَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّوَاسِیُّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا سنی جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابو حمزہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ان سے میمون اعور مراد ہیں۔ قتیبہ نے بواسطہ حمید بن عبدالرحمن رواسی اور ابو احوص، ابو حمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

## باب ۲۹۷

## ایک اہم وظیفہ

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِیُّ الْكُوْفِیُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے "لا الہ الا اللہ" الخ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے۔

## باب ۲۹۸

## مختصر مگر جامع وظیفہ

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِیُّ نَا كِنَانَةُ مَوْلٰى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَیَّ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهِ اَلَا اُعَلِّمُكِ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں میں ان سے تسبیح شمار کر رہی تھی، آپ نے فرمایا یقیناً تم نے ان سے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہو سبحان اللہ عدد صلة"



marfat.com

بِاَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهٖ فَقُلْتُ بَلٰى عَلِّمِيْنِيْ فَقَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ صَفِيَّةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيِّ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمَعْرُوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث صفیہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند معروف نہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدِيْنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الْمَسْعُوْدِيُّ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مصلیٰ پر بیٹھیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے دوپہر کے وقت، دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا اس وقت سے برابر اپنی حالت پر ہو؟ عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ!) آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں (جنہیں تم پڑھا کرو (وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ عدد خلقہ" الخ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مرضی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے عرش کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، محمد بن عبدالرحمٰن آل طلحہ کے غلام ہیں شیخ مدینی ہیں اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

## باب ۴۹۹ قبولیت دعا

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنَ صَاحِبُ الْاَنْمَاطِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے



marfat.com

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

---

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اَشَارَ الرَّجُلُ بِاِصْبَعَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيْرُ اِلَّا بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا (اشارہ) کر رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے کرو، ایک سے کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

---

## اَحَادِيْثُ شَتّٰى مِنْ اَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

## دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا نُهَيْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَامَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ۔

حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو رو پڑے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) پہلے سال منبر پر تشریف فرما ہو کر رو دئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگو کیونکہ کسی شخص کو یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

---

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِاَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشش مانگنے والا گناہ پر مصر نہیں کہلاتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ (نادانستہ طور پر) گناہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو نصیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔



marfat.com

أَبِي نُصَيْرَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سَتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَ

---

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن فرمایا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا "الحمد للہ الذی" الخ اللہ تعالیٰ لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا لباس پہن کر یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے اور پرانے کپڑے صدقہ کر دے وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے، یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن زحر علی بن یزید اور قاسم، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آ گئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آتے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید سے، محمد بن



marfat.com

هُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

ابی حمید ابو ابراہیم انصاری مدینہ مراد ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَيْ اَخِيْ اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعا میں یاد رکھنا اور نہ بھولنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا يَحْيَى حَسَّانَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ ثَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتب نے ان کے پاس آکر عرض کی کہ میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے آپ نے فرمایا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھ پر ثبیر پہاڑ جتنا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دیگا۔ یوں کہا کرو "اللھم اکفنی" الخ یا اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا "اللھم ان کان اجلی" الخ یا اللہ! اگر میری موت آچکی ہے تو مجھے راحت بخش اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھا لے اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا؟ فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے۔ تو آنحضرتؐ نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا یا اللہ! اسے عافیت دے یا فرمایا شفا دے، شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے وقت



marfat.com

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

یوں فرماتے "اذہب الباس" الخ اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدت دور فرمادے۔ شفاء دے (کیونکہ) تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَيْرٍ وَالْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وِتْرِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔

## بَابٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

## نماز کے بعد دعا و تعوّذ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبُو اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرٍو وَيَقُولُ عَنْ عَمْرٍو وَيَقُولُ عَنْ غَيْرِهِ وَيَضْطَرِبُ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح معلم اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں، بزدلی، بخل، عمر کے ناکارہ حصے، ہر دنیوی فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عبداللہ کہتے ہیں ابو اسحاق ہمدانی اس حدیث میں مضطرب ہیں۔ کبھی بواسطہ حضرت عمرو بن میمون، عمر سے اور کبھی ان کے غیر سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح ہے۔



marfat.com

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا اِصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنْ خُزَیْمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْھَا اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ وَبَیْنَ یَدَیْھَا نَوَاۃً اَوْ قَالَ حَصَاۃٌ تُسَبِّحُ بِھَا فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَا ھُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ ھٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ سَعِیْدٍ۔

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح گن رہی تھی آپ نے فرمایا میں تجھے اس سے بھی آسان یا افضل نہ بتادوں (وہ یہ ہے) "سبحان اللہ عدد ما خلق" اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی آسمانی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کی ارضی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کے برابر جو اس کے درمیان ہے اور تمام مخلوقات الٰہی کی تعداد کے برابر۔ اتنی ہی مرتبہ "اللہ اکبر" اتنی ہی مرتبہ "الحمد للہ" اتنی ہی مرتبہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"۔ یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ وَزَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَکِیْمٍ مَوْلَی الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَبَاحٍ یَصْبَحُ الْعَبْدُ اِلَّا مُنَادِیْ یُنَادِیْ سَبِّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوْسَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح ایک منادی آواز دیتا ہے (عیوب سے) پاک بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

---

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ اَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِیُّ اَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ وَعِکْرِمَۃَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ تَفَلَّتَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِیْ فَمَا اَجِدُنِیْ اَقْدِرُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے حضرت علیؓ تشریف لائے اور عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکل گیا ہے اور مجھے اس (کے یاد رکھنے) کی طاقت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوالحسن! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو تمہیں اور ان لوگوں کو جنہیں تم سکھاؤ، نفع دے اور جو کچھ آپ سیکھیں اسے سینے میں محفوظ رکھے، عرض کیا ہاں یارسول اللہ! مجھے سکھا دیجئے نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ جمعہ کی رات کو اگر



marfat.com

وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ
اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيَثْبُتُ مَا
تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَعَلِّمْنِي قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ
اَنْ تَقُوْمَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ
مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ
اَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ
يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ
فَقُمْ فِيْ وَسْطِهَا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا
فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَ
فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ
تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ وَتَبٰرَكَ الْمُفَصَّلَ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ
التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ
وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ
سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَ
ارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ
النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ
لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ
نُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا
عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ
يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ
اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ

ہو سکے تو اخیر تہائی میں اٹھو کیونکہ اس گھڑی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے طلب مغفرت کرونگا، یعنی جمعہ کی رات آنے پر۔ اور اگر تم سے نہ ہو سکے تو نصف شب اٹھو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اول رات میں کھڑے ہو جاؤ چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سورۂ یٰسین، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد "حٰمٓ الدخان"، تیسری رکعت میں "فاتحہ اور الم تنزیل السجدۃ" اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور "تبارک الملک" پڑھو۔ تشہد سے فراغت پر اللہ تعالیٰ کی نہایت عمدہ حمد و ثناء کرو اور نہایت اچھے طریقہ سے میرے لئے، دیگر انبیاء، مومن مردوں اور عورتوں اور ان مومنین کے لئے جو گزر چکے، دعائے رحمت کرو (درود شریف پڑھو) پھر آخر میں یہ دعا مانگو "اللھم ارحمنی بترک المعاصی" الخ یا اللہ! جب تک مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق دے کر مجھ پر رحم فرما، فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کر مجھ پر رحم فرما۔ اپنے پسندیدہ امور میں اچھی بصیرت نصیب فرما۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کو ایجاد کرنے والے عظمت و جلال اور غیر منقطع عزت کے مالک! اے اللہ! اے رحمٰن! تیری عظمت و ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اسی طرح میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنا دے جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دے یا اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اے عظمت و جلال اور بالائے تصور عزت کے مالک! اے رحمٰن! تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ روشن کر دے اور اسے میری زبان پر جاری کر دے اس سے میرے دل کی گھٹن دور کر دے اس کے لئے میرا سینہ کھول دے اور اس کے نور سے میرا بدن دھو ڈال کیونکہ حق تک پہنچنے کے لئے تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔ تمام کی تمام قوت و



maffat.com

اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تُغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا اَبَا الْحَسَنِ فَافْعَلْ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اَخْذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ وَنَحْوِهِنَّ فَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا تَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَنَحْوَهَا فَاِذَا قَرَاْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَّدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَبَا الْحَسَنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ۔

طاقت اللہ بزرگ و برتر ہی کی (مدد سے) ہے۔ اے ابوالحسن! تین، پانچ یا سات جمعہ یہ عمل کرو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اس نے کسی مومن سے خطاء نہیں کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا سات ہفتے نہ گزرے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی قسم کی ایک مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے تقریباً چار آیات بھی یاد نہیں کر سکتا تھا۔ اور وہ بھی بھول جاتی تھیں۔ اور آج میں تقریباً چالیس آیات یاد کر سکتا ہوں، جب میں انہیں پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اس سے پہلے جب میں حدیث سنتا تھا تو دہراتے وقت یاد نہ رہتی تھی لیکن آج احادیث سنکر جب بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَرَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (صبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے حماد بن واقد حافظ نہیں۔ ابو نعیم نے یہ حدیث اسرائیل، حکیم بن جبیر اور ایک دوسرے شخص کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابو نعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ



marfat.com

رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ أَبِيْ نُعَيْمٍ أَشْبَهُ أَنْ يَكُوْنَ أَصَحَّ.

مشابہ ہے۔

---

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں، سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ بہت بڑھاپے اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَأْثَمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرَ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر بسنے والا کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا کرتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دور کر دیتا ہے جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ داری ختم کرنے) کی دعا نہ کی ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) اب تو ہم بہت مانگیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمانیوالا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن ثوبان سے عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی مراد ہیں۔

---

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ شَكَى الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹے ہوئے یہ کلمات پڑھو "اللھم اسلمت وجھی" الخ یا اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اپنا کام تیرے حوالے کر دیا امید و خوف کے ساتھ تجھ پر ہی بھروسہ کیا تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں تیری بھیجی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا" (فرمایا) اگر اسی رات مر جائے تو فطرتِ اسلام پر مرے گا۔ حضرت براء فرماتے ہیں میں نے یاد کرنے کے لئے یہ الفاظ دہرائے



marfat.com

مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذُكِرَ الْوُضُوْءُ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اور کہا (یا اللہ) میں تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبیؐ پر ایمان لایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت براء سے متعدد طرق سے مروی ہے ہمیں وضو کا ذکر صرف اسی روایت سے معلوم ہوا۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْبَرَّادُ هُوَ اُسَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُسَيْدٍ۔

حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بارانی اور سخت اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ میں نے آپ کو پالیا حضورؐ نے فرمایا "کہو"۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا "کہو"۔ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہو"۔ میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا صبح و شام تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوذتین" پڑھا کرو تمہیں ہر چیز (کے شر) سے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو سعید براد کا نام اسید بن ابی اسید ہے۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بِاَصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّيْ فِيْهِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ وَاَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا پھر کھجوریں لائی گئیں آپ کھاتے جاتے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے گٹھلیاں نیچے ڈالتے۔ پھر پینے کے لئے لایا گیا آپ نے نوش فرمایا اور اپنے داہنے طرف والے آدمی کو دیدیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ "اللھم بارک لھم" الخ یا اللہ! ان کے رزق میں برکت دے، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔



marfat.com

ارحمهو هذا حديث حسن صحيح۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۳۔ حدثنا محمد بن اسماعيل نا موسى بن اسمٰعيل نا حفص بن عمر الشيبي ثني ابي عمر بن مرة قال سمعت بلال بن يسار بن زيد ثني ابي عن جدي سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه غفر الله له وان كان فر من الزحف هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ کلمات کہے "استغفر اللہ الذی" الخ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔

---

۱۵۰۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عثمان بن عمر نا شعبة عن ابي جعفر عن عمارة بن خزيمة بن ثابت عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ادع الله ان يعافيني قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خير لك قال فادعه قال فامره ان يتوضأ فيحسن وضوءه ويدعو بهذا الدعاء اللهم اني اسالك واتوجه اليك بنبيك محمد نبي الرحمة اني توجهت بك الى ربي في حاجتي هذه لتقضى لي اللهم فشفعه في هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث ابي جعفر وهو غير الخطمي۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے آپ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو "اللھم انی اسالک واتوجہ الیک" الخ یا اللہ! میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ! تو میرے بارے میں حضورؐ کی شفاعت قبول فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابو جعفرؒ کی روایت سے جانتے ہیں۔

---

۱۵۰۵۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن انا اسحاق بن موسى قال ثني معن ثني معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب قال سمعت ابا امامة يقول ثني عمرو بن عبسة انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقرب

حضرت عمرو عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تو اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں

---

لہ اس دعا میں مطلب وسیلہ کی تعلیم ہے کہ محبوبانِ بارگاہ الٰہی خصوصاً آنحضرتؐ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگی جائے تو یقیناً لریور قبولیت سے آراستہ ہوتی ہے نیز رسول اکرمؐ کو حرف "ندا" یا سے پکارنا بھی اس دعا کی رو سے تعلیم نبوی ہے جس طرح دیگر کتب احادیث مثلاً مسند امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ وغیرہ نیز حصن حصین میں یا محمدؐ کے الفاظ بکثرت ہیں اس روایت میں حرف ندا مقدر ہے اس "پھر تو جہت بک" کے الفاظ شاہد عدل ہیں ۱۲ (مترجم)

marfat.com

مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سے ہوسکتا ہے تو ہوجا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق غریب ہے۔

---

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنِيْ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَوْسٍ الْحَصَبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ عَائِذٍ الْحَصَبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ عَبْدِيْ كُلَّ عَبْدِيَ الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرا کامل بندہ وہ ہے جو اپنے مدمقابل سے جنگ کرتے وقت بھی مجھے یاد کرے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

---

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ زَاذَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدِمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِيْ بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے مجھے اپنے پاؤں مبارک سے ٹھوکر مار کر فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں"؟ آپ نے فرمایا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

---

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ هَانِئَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا (یہ مہاجرہ ہیں) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا لازم پکڑو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو۔ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہ بولیں گی، غافل نہ ہو کہیں رحمت سے بھلائی نہ جاؤ۔ اس



marfat.com

وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ۔

حدیث کو ہم ہانی بن عثمان کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ (رضی اللہ عنہ) نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

---

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَى قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أُقَاتِلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے وقت یہ کلمات فرماتے "اللھم انت عضدی" الخ یا اللہ! تو میرا سہارا اور مددگار ہے اور تیرے ہی نام سے لڑتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔ میں اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے جو کچھ کہا اس میں سے بہترین بات یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہٗ" الخ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے، حماد بن ابی حمید، محمد بن ابی حمید ہیں، اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدینی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

---

## باب ۵۰۱

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللّٰهُمَّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی "اللھم اجعل سریرتی" الخ یا اللہ! میرے ظاہر کی نسبت میرے باطن کو بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے یا اللہ! میں تجھ سے اس اچھے مال، اہل اور اولاد کا سوال کرتا ہوں جو



marfat.com

اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ غَیْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ۔

تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے وہ نہ تو گمراہ ہیں اور نہ ہی گمراہ کن۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَۃُ بْنُ مُکْرَمٍ نَا سَعِیْدُ بْنُ سُفْیَانَ الْجَحْدَرِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَاصِمُ بْنُ کُلَیْبٍ الْجَرْمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ وَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَہٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَۃَ وَھُوَ یَقُوْلُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

عاصم بن کلیب جرمی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وقت نماز پڑھ رہے ہے۔ آپنے داہنا ہاتھ دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔ انگلیاں بند تھیں اور شہادت کی انگلی پھیلائی ہوئی تھی۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے "اللھم یا مقلب القلوب" الخ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو ایمان پر ثابت رکھ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنِیْ اَبِیْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ قَالَ قَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ اِذَا اشْتَکَیْتَ فَضَعْ یَدَکَ حَیْثُ تَشْتَکِیْ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِیْ ھٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ یَدَکَ ثُمَّ اَعِدْ ذٰلِکَ وِتْرًا فَاِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَہٗ بِذٰلِکَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

محمد بن سالم سے روایت ہے حضرت ثابت بنانی نے ان سے فرمایا اے محمد! جب تمہیں درد کی شکایت ہو تو مقام درد پر ہاتھ رکھو اور کہو "بسم اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے سبب اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر ہاتھ اٹھاؤ اور پھر رکھو طاق مرتبہ یوں کرو (پھر فرمایا) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بتایا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ ابْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْھَا اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِسْتِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِسْتِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِکَ اَسْاَلُکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی "اللھم ھذا" الخ یا اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے، موذنوں کی اذانوں اور نمازوں کی حاضری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق



marfat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ اَبِيْ كَثِيْرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا اَبَاهَا۔

سے پہچانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

---

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ قَاسِمٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ" کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

---

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن علاقہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں برے اخلاق، بُرے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زیاد بن علاقہ کے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

---

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مغرب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا "اللہ اکبر کبیرا" الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ الفاظ کون کہہ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا کیونکہ ان الفاظ کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن صحیح ہے۔ حجاج بن ابی عثمان سے



marfat.com

وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافُ وَيُكْنٰى اَبَا الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

حجاج بن میسرہ صواف مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابوصلت ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

---

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی یا انہوں نے حضورؐ اکرم کی عیادت کی۔ تو (اس موقعہ پر) عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کونسا کلام ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند فرمایا (وہ یہ ہے) سبحان ربی وبحمدہٖ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگا کریں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو۔ یہ حدیث حسن ہے یحیی بن یمان نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا، "قالوا فماذا نقول" الخ

---

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَهٰكَذَا رَوٰى اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ابواسحاق ہمدانی نے بواسطہ بریدہ بن ابی مریم کوفی، حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس



marfat.com

عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ

کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ اصح ہے۔

## باب ۵۰۲

## ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُفْرِدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون (اکیلے) سب سے آگے بڑھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا "ذکر الٰہی سے مستغرق لوگ"۔ اللہ تعالےٰ کے ذکر کرنے ان کے بوجھ اتار دیئے پس وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سبحان اللہ والحمد للہ" الخ کہنا میرے لئے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَدْلَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَعْدَانُ الْجُهَنِيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَاَبُوْعَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ مُجَاهِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔ یہ حدیث حسن ہے سعدان قمی سے سعدان بن بشر مراد ہیں۔ عیسیٰ بن یونس، ابوعاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابومجاہد سے سعد طائی مراد ہے۔ ابو مدلہ



marfat.com

هُوَ سَعْدُ الطَّائِيُّ وَاَبُوْ مَلِيْكَةَ هُوَ مَوْلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهٗ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَطْوَلُ مِنْ هٰذَا وَاَتَمُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ان سے یہ روایات اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی "اللھم انفعنی" الخ یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں حالت عذاب (کفر وغیرہ) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَاَشَدَّ تَمْجِيْدًا وَاَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُوْلُ وَاَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُوْنَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین میں پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو نچلے آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں "نہیں" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں (یا اللہ!) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو (پہلے سے) کہیں زیادہ تحمید، تمجید اور ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے؟ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں "جنت مانگتے ہیں" اللہ تعالیٰ استفسار فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں "نہیں" ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کیفیت ہوتی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اسکی شدید طلب اور حرص کرتے۔ حضورؐ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں (جہنم کی) آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے۔ عرض کرتے ہیں "نہیں" فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا فرشتے جواب



marfat.com

قَالُوْا يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ هُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دیتے ہیں (یا اللہ!) اگر وہ اسے دیکھ لیتے۔ اس سے زیادہ بھاگتے بہت ڈرتے اور پناہ مانگتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتو! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا وہ عرض کرتے ہیں (الٰہی!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا گناہ گار ہے وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ کسی کام کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بھی محروم و بدبخت نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كُشِفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانہ میں سے ہے۔ مکحول فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجاء من اللہ الا الیہ" اس سے مصیبت کے ستر دروازوں کا رخ بدل دیا جاتا ہے جن میں ادنیٰ فقر و فاقہ کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں، مکحول کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَاِنِّيْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ وَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے یہ دعا چھپا رکھی ہے اور ان شاء اللہ یہ ان میں سے ہر شخص کو پہنچے گی جو شرک پر نہ مرا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندے کے گمان کے پاس ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے



marfat.com

بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنِ الْاَعْمَشِ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِيْ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهٰكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُوْلُ اِذَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِيْ وَبِمَا اَمَرْتُ تَسَارَعْتُ اِلَيْهِ مَغْفِرَتِيْ وَرَحْمَتِيْ۔

بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اگر میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتی ہے اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میری رحمت پورا ہاتھ اس کی جانب بڑھتی ہے اگر چل کر آتا ہے تو میری رحمت تیز دوڑتے ہوئے اس کے قریب ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے رحمت اور مغفرت کے ساتھ قرب مراد ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ جب بندہ اطاعت اور میرے حکم کی بجاآوری کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میری رحمت و مغفرت اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے۔

**۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا** اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو عذاب جہنم سے، عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## باب ۵۰۳

**۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ حُمَةُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا

## زہر سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ التامات" الخ اسے اس رات زہر نقصان نہیں دے گا۔ سہیل فرماتے ہیں ہمارے گھر والوں نے یہ دعا سیکھی اور وہ ہر رات اسے پڑھا کرتے تھے۔ (پس ایک روز) ان میں سے ایک لڑکی کو (بچھو وغیرہ نے) ڈسا تو اسے کوئی درد محسوس نہ ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس نے



marfat.com

الْحَدِيْثِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

اسے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے اسے حضرت سہیل سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

## باب ۵۰۴

## کلمات تشکر

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اَبُوْ فُضَالَةَ الْفَرَجُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَعْظُمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ شُكْرَكَ وَصِيَّتَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سیکھی جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا "اللھم اجعلنی اعظم شکرک" الخ یا اللہ! میں تیرا بہت بڑا شکر ادا کرتا ہوں۔ تیرے حکم کا تابع ہوں، اور تیری وصیت کو یاد رکھتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

## باب ۵۰۵

## قبولیت دعا۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَنْ يُدَّخَرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يُكَفِّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَمَا اسْتَجَابَ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے بعجلت دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا دعا کے مطابق اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو اور جلدی نہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ کہنا کہ یا اللہ میں نے دعا مانگی تو نے قبول ہی نہیں فرمائی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ اِبْطُهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے یہاں تک اس کی بغل ظاہر ہو جائے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے



marfat.com

يَسْأَلُ اللّٰهَ مَسْأَلَةً إِلَّا أَتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

وہ عطا فرماتا ہے جبتک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا یوں کہے کہ میں نے مانگا میں نے مانگا اور کچھ نہ دیا گیا۔ زہری سے یہ حدیث بواسطہ ابو عبید مولی ابن ازہر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریمؐ نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ جلدی نہ کرو یعنی اسطرح نہ کہو کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا صَدَقَةُ ابْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ سُمَيْرِ بْنِ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے بارے میں اچھا گمان، حسن عبادت سے ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

## باب ۵۰۶

## اچھی آرزو

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَمَنَّى فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا آرزو کر رہا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوؤں میں سے اس کے لئے کیا لکھ لیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۵۰۷

## اعضا سے حصول نفع کی دعا

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم متعنی" الخ یا اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے نفع دے اور انہیں میرا وارث بنا (صحیح سلامت رکھ) جو شخص مجھ پر ظلم کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔



marfat.com

## باب ۵۰۸

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجْزِيُّ ثَنَا قُطْنُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلَ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَنَسٍ۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ حَتّٰى يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْاَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قُطْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ۔

# اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

## عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۵۰۹ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ

## اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو تمام حاجات اپنے رب سے مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے[1] یہ حدیث غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنے ضروریات مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ اگر ٹوٹ جائے۔ تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ قطن کی روایت سے یہ اصح ہے۔

## ابوابِ مناقب

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور

[1] مراد یہ ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے لیکن اسکی عطا کے حصول کے لئے دنیوی اسباب و وسائل کا استعمال شرعی حکم ہے ان سے صرف نظر ناممکن ہے ۱۲ (مترجم)



marfat.com

اصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا** يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مِثْلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پہ ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا۔ اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا۔ پھر تمام قبائل کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر اس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبداللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

---

**۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت مطلب بن وداعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالتمآب میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا۔ پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان میں رکھا۔ اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔



marfat.com

الثَّوْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری سے بھی حدیث اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کی مثل منقول ہے۔

---

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنِيْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسمٰعیل (علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

---

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

## باب ۵۱۰

## قیامت کا دولہا

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی اٹھنے والا ہوں۔ جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا وہ نا امید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔



marfat.com

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے مجھ پر زمین شق ہوگی۔ اور مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کی داہنی جانب کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

## باب ۵۱۱

## طلب وسیلہ

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا سُفْيَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ قَالَ ثَنِيْ كَعْبٌ ثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَكَعْبٌ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ جسے صرف ایک شخص پائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے کعب معروف نہیں ہیں۔ ان سے لیث بن ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا نُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيُعْجِبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَهٰذَا الْاِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اسے نہایت خوبصورت مکمل اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے ارد گرد چکر لگاتے اور اسے دیکھ کر متعجب ہونے لگے اور کہنے لگے۔ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ بھی پوری ہو جاتی۔ انبیاء کرام میں، میں ہی وہ اینٹ کی جگہ ہوں۔ اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ قیامت کے دن انبیاء کا



marfat.com

وَخَطِيْبُهُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پہ (مجھے) فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ بِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں، قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔ میرے ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ مجھ پر ہی سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْبِرِيُّ نَا حَيْوَةُ اَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بیشک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی مصری ہیں اور عبدالرحمٰن بن جبیر نفیر شامی ہیں۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ نَا نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهٗ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چند صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا (آپ نے سنا کہ) ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے



marfat.com

فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اَنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں بلاشبہ وہی ایسے ہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں۔ سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانیوالا ہوں اور کوئی فخر نہیں قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائیگی اور کوئی فخر نہیں سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے داخل کریگا میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہونگے اور کوئی فخر نہیں، میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں لیکن کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوْفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تورات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں ابو مودود کہتے ہیں روضۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت عثمان بن ضحاک نے یوں ہی کہا اور وہ حضرت عثمان بن ضحاک مدنی مشہور ہیں۔

---

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس



marfat.com

اَلْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيْ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

دن مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی ہم نے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے اور ابھی تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

## باب ۵۱۲ مَا جَاءَ فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ولادت باسعادت

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَابَنِيْ يَعْمُرَ بْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خِلَاقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے (ابرہہ کے) ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۵۱۳ مَا جَاءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## آغازِ نبوت

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے تو ابوطالب اترے لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے راہب انکی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ اسکے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ انکے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی انکی طرف متوجہ ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ انکے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ



marfat.com

الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ فَكَانَ هُوَ فِيْ رَعِيَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِنَاسٍ وَاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے اس نے انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے روسائے قریش نے اس سے پوچھا تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو کوئی پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا۔ اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انکو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو انکے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ اونٹوں کو چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا ان کو بلا لو۔ آپ تشریف لائے تو سر الوذہ پر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے راوی فرماتے ہیں راہب انکے پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو انکی صفات کے ساتھ پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آ رہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ نبی اس مہینے میں باہر (گھر سے باہر) نکلنے والے ہیں اس لئے ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں انکی خبر ملی تو ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا کیا تمہارے پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں آپ کے اس راستے کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور آپ کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں انکا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب، چنانچہ وہ ابو طالب کو مسلسل قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو واپس کر دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت



marfat.com

فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ اَبُوْطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ کو زاد راہ کے طور پر روٹیاں اور زیتون دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## بَابُ ۵۱۴ مَاجَاءَ فِيْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

## بعثت نبوی

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نزول قرآن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔ (اس کے بعد) آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ طیبہ میں دس سال رہے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً هٰكَذَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر مبارک میں ہوا۔ محمد بن بشار نے ہم سے یونہی بیان کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز تھے اور نہ ہی آپ کا قد بہت پست تھا رنگ مبارک نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، بال مبارک نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا[1]۔ اس وقت آپ کے سر انور اور ریش مبارک میں بیس بال بھی

[1] محدثین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی ۱۲

marfat.com

شَعْرَةً بَيْضَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

سفید نہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

## بَابُ ۵۱۵ مَا جَاءَ فِيْ آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

## علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهٗ الْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے دس آدمی (کھا کر) اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ ابو العلاء کہتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا؟ حضرت سمرہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہے ادھر سے بڑھتا تھا (یہ کہہ کر) انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو العلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

## بَابُ ۵۱۶

## پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ وَقَالُوْا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی چلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا۔۔۔ "السلام علیک یا رسول اللہ" کہتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے ولید بن ثور سے روایت کیا۔ فروہ بن ابی المغراء بھی ان ہی راویوں میں



marfat.com

عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ مِنْهُمْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ۔

سے ہیں۔

## باب ۵۱۷

## کھجور کے تنے کا رونا

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَیْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَکَتَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُبَیٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کے لئے منبر بنوایا جب آپ نے اس پر تشریف فرما کر خطبہ دیا، تو وہ تنہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر، ابن عمر، سہیل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا شَرِیْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دیگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر آپ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگرا پھر آپ نے فرمایا واپس ہو جا وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا

## باب ۵۱۸

## دست مبارک کی برکت

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ نَا یَزِیْدُ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عزرہ



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِيْ وَدَعَانِيْ قَالَ عَزَرَةُ اَنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زَيْدٍ اِسْمُهٗ عَمْرُوْ بْنُ اَخْطَبَ۔

راوی کہتے ہیں ابو زید ایک سو بیس ۱۲۰ سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

## باب ۵۱۹

## کھانے میں برکت

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِيْ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهٗ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی زوجہ) ام سلیم سے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سنی مجھے اس میں بھوک کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم نے عرض کیا "ہاں"۔ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کی ایک طرف وہ روٹیاں لپیٹ کر میری بغل کے نیچے چھپا دیا اور دوسرا حصہ مجھے اوڑھا دیا۔ پھر مجھے آنحضرت کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں، میں اسے لئے ہوئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ہیں فرماتے ہیں میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں" فرمایا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلسوں سے فرمایا "اٹھو" حضرت انس فرماتے ہیں وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اطلاع دی۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا "ام سلیم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہیں۔ ام سلیم نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ باہر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر حضور آگے بڑھے ابو طلحہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے



marfat.com

فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَادَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نے فرمایا "ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو توڑا گیا اور ام سلیم نے گھی کا کپا نچوڑ کر اسے تر کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اس پر پڑھا[1] اور ارشاد فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا پس انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ وہ بلائے گئے انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر نکلے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۲۰

## پانی میں برکت

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے۔

## باب ۵۲۱

## آغازِ نبوت

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِيْ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور آپ کے وسیلۂ جلیلہ سے لوگوں پر رحمت کا

[1] کھانے پر کلام الٰہی کا پڑھنا باعث برکت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آج بھی ملت اسلامیہ اس طریقہ حسنہ کو اپنائے ہوئے ہے ۱۲ (مترجم)

marfat.com

اَوَّلُ مَا ابْتُدِیَٔ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِیْنَ اَرَادَ اللّٰهُ کَرَامَتَهٗ وَ رَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهٖ اَنْ لَا یَرٰی شَیْئًا اِلَّا جَاءَتْ کَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَکَثَ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَمْکُثَ وَحُبِّبَ اِلَیْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یَخْلُوَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

ارادہ فرمایا تو اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ آپ کا ہر خواب روز روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ اس حالت پر رہے اور آپ کے لئے خلوت محبوب کر دی گئی چنانچہ آپ کو کوئی چیز تنہائی سے زیادہ پسند نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۲۲

## معجزات کی برکت

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّکُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰیَاتِ عَذَابًا وَاِنَّا کُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرَکَةً لَقَدْ کُنَّا نَاْکُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِیْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیَّ عَلَی الْوَضُوْءِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰی تَوَضَّاْنَا کُلُّنَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو عذاب سمجھتے ہو ہم عہد رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۲۳ مَا جَاءَ کَیْفَ کَانَ یَنْزِلُ الْوَحْیُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

## کیفیت نزول وحی

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ هُوَ ابْنُ عِیْسٰی نَا مَالِکٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یَاْتِیْکَ الْوَحْیُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَیَّ فَیُفْصَمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَکُ رَجُلًا فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی تھی؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھنٹہ بجنے کی آواز کی طرح آتی اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتی تھی۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا وہ مجھ سے گفتگو کرتا وہ جو کچھ کہتا میں اسے یاد رکھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر نہایت



marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ٹھنڈے دنوں میں وحی ہوتی اور جب ختم ہوتی تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

## باب ۵۲۴ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## حلیۂ مبارکہ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سرخ لباس میں لمبے بالوں والے کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال مبارک کندھوں پر پڑے ہوتے دونوں شانوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا آپ نہ بہت پست قد تھے اور نہ ہی زیادہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## چاند جیسا چہرہ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلُ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور تلوار کی طرح تھا؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ چاند کی مثل تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

## باب ۵۲۵

## بے مثل رسول

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشَا تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ ہی پست قد کے تھے ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی لمبی سی لکیر تھی۔ آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع نے بواسطہ والد مسعودی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔



marfat.com

## باب ۵۲۷

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِيْ خَلِيْمَةَ مِنْ قَصْرِ الْاَحْنَفِ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى غُفْرَةَ ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمَشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْاَصْمَعِيَّ يَقُوْلُ فِيْ تَفْسِيْرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُمَغَّطُ الذَّاهِبُ طُوْلًا قَالَ وَسَمِعْتُ اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ فِيْ كَلَامِهٖ تَمَغَّطَهٗ فِيْ نُشَّابَتِهٖ اَيْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيْدًا وَاَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالدَّاخِلُ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ قِصَرًا وَاَمَّا الْقَطَطُ فَالشَّدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ فِيْ شَعْرِهٖ حُجُوْنَةٌ اَيْ يَنْحَنِيْ قَلِيْلًا وَاَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيْرُ اللَّحْمِ

حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں فرماتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے۔ آپ نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پُرگوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پرگوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ مبارکہ سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُرگوشت تھے چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت۔ اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا۔ اور آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر فدا ہو جایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے میں نے آپ سے پہلے اور آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں ابوجعفر کہتے ہیں میں نے اصمعی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بارے میں کہتے تھے "ممغط" کے معنی دراز قد کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے ایک اعرابی سے سنا



marfat.com

وَاَمَّا الْمُكَلْثَمُ الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَاَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِیْ فِیْ بَیَاضِهٖ حُمْرَةٌ وَالْاَدْعَجُ الشَّدِیْدُ سَوَادُ الْعَیْنِ وَالْاَهْدَبُ الطَّوِیْلُ الْاَشْفَارِ وَالْكَثُّ مُجْتَمَعُ الْكَتِفَیْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَالْمَسْرُبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِیْقُ الَّذِیْ كَاَنَّهٗ قَضِیْبٌ مِنَ الصَّدْرِ اِلَی السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ الْغَلِیْظُ الْاَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ وَالتَّقَلُّعُ اَنْ یَمْشِیَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبَبُ الْحُدُوْرُ تَقُوْلُ انْحَدَرْنَا مِنْ صُبُوْبٍ وَصَبَبٍ وَقَوْلُهٗ جَلِیْلُ الْمُشَاشِ یُرِیْدُ رُؤُسَ الْمَنَاكِبِ وَالْعَشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِیْرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِیْهَةُ الْمُفَاجَاةُ یَقُوْلُ بَدَهْتُهٗ بِاَمْرٍ اَیْ فَجَاْتُهٗ

اپنی گفتگو میں کہہ رہا تھا "تمغط نشابۃ" اس نے بہت لمبا کھینچا۔ "متردد" اسے کہتے ہیں جس کے پست قد کی وجہ سے اس کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہوں۔ "قطط" بہت گھنگھریالے بال "رجل" ہلکے گھنگھریالے بالوں والا "مطہم" بھاری بدن کثیر گوشت والا "مکلثم" گول چہرے والا "مشرب" سرخی مائل گورے رنگ والا "الادعج" نہایت سیاہ آنکھوں والا "الاہدب" لمبی پلکوں والا "کند" مضبوط کندھوں والا اور اسے کاہل بھی کہتے ہیں۔ "المسربۃ" سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر "الشثن" ہاتھوں اور پاؤں کی پُر گوشت انگلیوں والا "التقلع" مضبوطی سے چلنا "الصبب" پستی میں اترنا جیسے "انحدرنا من صبوب وصبب" "جلیل المشاش" کاندھوں کے سرے مضبوط "العشرۃ" صحبت و مجلس "العشیر" ساتھی ہم مجلس "البدیہۃ" اچانک۔

## باب ۵۲۸

## کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُمَیْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ یَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَیِّنٍ فَصْلٍ یَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ وَقَدْ رَوَاهُ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ نہایت واضح اور تفصیلی گفتگو فرماتے۔ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن یزید نے بھی اسے زہری سے روایت کیا ہے۔

## باب ۵۲۹

## انداز بیان

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا اَبُوْ قُتَیْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَیْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰی عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعِیْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات تین بار دہراتے تاکہ آپ سے اچھی طرح سمجھی جا سکے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے حضرت عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔



marfat.com

## باب ۵۳۰

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جُزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ مِثْلُ هٰذَا۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا تَبَسُّمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

## عادتِ تبسم

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے یزید بن ابی حبیب سے بھی اس کی مثل مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ لیث بن سعد کی کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۵۳۱ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا خَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِيْ رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا اَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرٍ

## مہرِ نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری خالہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر گئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور دونوں کاندھوں کے درمیان مہرِ نبوت کو دیکھا تو وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح تھی۔ اس باب میں حضرت سلمان قرہ بن ایاس مزنی، جابر بن سمرہ، ابو رمثہ، بریدہ اسلمی، عبداللہ بن سرجس، عمرو بن اخطب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے



marfat.com

بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی طرح گوشت کی سرخ گلٹی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۳۲

## سرمگین آنکھیں

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَنَا الْحَجَّاجُ هُوَ ابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## باب ۵۳۳

## کشادہ رو

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ قَطَنٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن مبارک کشادہ، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ وَاسِعُ الْفَمِ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قُلْتُ مَا مَنْهُوْشُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ اللَّحْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو تھے آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں میں نے سماک سے پوچھا "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا "کشادہ دہن" میں نے پوچھا "اشکل العینین" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا "آنکھوں کے کنارے لمبے"۔ میں نے پوچھا "منہوش العقب" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا "کم گوشت والا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۳۴

## حسن بے مثال

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت



marfat.com

عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُكْتَرِثٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرہ انور میں سورج چلتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم (چلتے وقت) اپنے رب کی مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بلا تکلف چلتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

## باب ۵۳۵

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہلکا پھلکا قبیلہ شنوءہ کے مردوں جیسا پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ حضرت عروہ بن مسعودؓ کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہیں تمہارے ساتھی (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیادہ مشابہ پایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو ان سے زیادہ مشابہ دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۵۳۶ مَا جَاءَ فِیْ سِنِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ كَمْ كَانَ حِیْنَ مَاتَ۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَیَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَا نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ ثَنِیْ عَمَّارٌ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّیْنَ۔

## عمر شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پینسٹھ سال کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارٌ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ اَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ یہ حدیث حسن الاسناد صحیح ہے۔



marfat.com

حَسَنٌ الْاِسْنَادِ صَحِيْحٌ۔

## باب ۵۳۷

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَجِيْئُ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدَ غُفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَ غُفَلَ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

## باب ۵۳۸

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

## باب ۵۳۹

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِيْ حَدِيْثِهٖ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا۔

### ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اس باب میں حضرت عائشہ، انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ دغفل بن حنظلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں، حضرت ابن عباس، عمرو بن دینار رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے۔

### عنوان بالا کا ایک اور باب۔

جریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ ۶۳ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ایک اور باب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔



marfat.com

مَنَاقِبُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُہٗ عَتِیْقٌ۔

مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ خَلِیْلٍ مِنْ خُلَّتِہٖ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ خَلِیْلًا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ لَخَلِیْلُ اللّٰہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر خلیل کی دوستی سے آزاد ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعِیْدِ الْجَوْھَرِیُّ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَکَتَتْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا حضرت عمر سے میں نے کہا اسکے بعد کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین نے فرمایا عبیدہ بن جراح پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِیْ حَفْصَۃَ وَالْاَعْمَشِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَیْسَرَۃَ وَابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَکَثِیْرِ النَّوَّاءِ کُلُّھُمْ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ درجات والوں کو نچلے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو،



marfat.com

لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

## باب ۵۴۰

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَا لَهُ أَنْ خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَمَنَّ إِلَيْنَا يَعْنِي أَمَنَّ عَلَيْنَا۔

حضرت ابن ابی معلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم نے ایکدن خطبہ دیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جبتک چاہے دنیا میں رہکر جو چاہے کھائے یا اپنے رب کے پاس آجائے۔ تو اسنے رب سے جاملنے کو پسند کیا۔ (یہ سنکر) حضرت ابوبکر رو پڑے صحابہ کرام نے (ایک دوسرے سے) کہا تمہیں اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اس نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) ہمارے ماں باپ اور مال آپ پر فدا ہوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر جان و مال کے ذریعہ ابوقحافہ کے بیٹے سے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن قحافہ کو بناتا لیکن مجھے ان سے محبت اور اخوت ایمانی ہے۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی اور تمہارا ساتھی تو اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے دوسری سند کے ساتھ بواسطہ ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر سے بھی مروی ہے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم



marfat.com

بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو اسے دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے۔ تو اس بندے نے اسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا تو لوگوں نے (ایک دوسرے سے) کہا اس شیخ کی طرف دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ لیکن درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے صحبت و مال کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن (ان کے اور میرے درمیان) اسلامی بھائی چارہ ہے۔ اور مسجد کی طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے سوا کسی کی کھڑکی کھلی نہ رکھی جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۴۱

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ نَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيْرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ابوبکر کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا سنو! تمہارا ساتھی (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا خلیل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔



marfat.com

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ هُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ زَائِدَةَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد والوں (یعنی) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری نے اسے بواسطہ عبدالملک بن عمیر، مولیٰ ربعی، ربعی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے احمد بن منیع اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبدالملک بن عمیر سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں۔ بعض اوقات زائدہ کا واسطہ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی، ربعی اور حذیفہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

یہ حدیث بواسطہ ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا میرے بعد والوں کی پیروی کرنا (یہ فرما کر) آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا،

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں حضرت ابوبکر و عمر رضی



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوْقِرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

اللہ عنہما آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولین و آخرین میں سے جتنے جنتی ہیں، ان میں سے انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام ادھیڑ عمر والوں کے یہ دونوں سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ولید بن موقری، حدیث میں ضعیف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَهُ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

## باب ۵۴۲

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور جریری، ابونضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔



marfat.com

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ اور جریری اور ابو نضرہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی ذکر کیا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

## باب ۵۴۳

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لاتے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے لیکن ان دو حضرات کے علاوہ کوئی بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما، حضور کی طرف اور حضور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض۔ محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

## باب ۵۴۴

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ اقدس سے مسجد میں تشریف لائے حضرت ابوبکر و عمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے حضور نے فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے سعید بن مسلمہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنِيْ كَثِيْرٌ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت



marfat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے حوض اور غار کے ساتھی ہو یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

## باب ۵۴۵

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا (مسلمانوں میں) یہ کان اور آنکھ (کی طرح) ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ عبداللہ بن حنطب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔

## باب ۵۴۶

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ هُوَ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ.

## نائب رسول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نہ سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو کچھ نہ سنا سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کہا۔ تو رسول کریم نے فرمایا تم تو یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود ابوموسیٰ ابن عباس اور سالم بن عبید رضی عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔



marfat.com

## باب ۵۴۷

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

### امامتِ صدیق۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں کسی دوسرے کو امامت کرانا مناسب نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

## باب ۵۴۸

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذَا الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

### جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک جوڑ خرچ کیا اسے جنت میں آواز دی جائے گی اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہدین سے ہوگا اسے باب جہاد سے بلایا جائے گا جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس کو صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ داروں سے ہوگا۔ اسے باب ریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگرچہ سب دروازوں سے بلایا جانا ضروری نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ

### حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے

ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا اگر میں حضرت صدیق اکبر سے کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا فرماتے ہیں پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کے برابر اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ



marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سارا مال لے کر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے ؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لیے اللہ و رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں ان سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۴۹

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! بتایئے اگر میں آپ کو نہ پاؤں (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے ؎

## باب ۵۵۰

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

## باب ۵۵۱

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ پس اس دن سے آپ کا نام عتیق ہوگیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے معن سے روایت کیا ہے حضرت موسیٰ بن طلحہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔



marfat.com

## باب ۵۵۲

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِنِ الْاَشَجُّ نَا تَلِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الْحَجَّافِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْحَجَّافِ اِسْمُهٗ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَوْفٍ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا اَبُو الْحَجَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور زمین والے وزیر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں ہم سے حجاف نے حدیث بیان کی اور وہ پسندیدہ تھے ؛

---

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَا نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْ قَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ بیل نے کہا مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں، رسول اکرم نے فرمایا میں، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں وہ دونوں حضرات اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## مُنَاقِبُ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا حَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبَّهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ان دو آدمیوں ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ راوی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث حسن



marfat.com

اِلَيْهِ عُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

صحیح، ابن عمر کی روایت سے غریب ہے۔

## بَابٌ ۵۵۳

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو لوگ بھی اپنی رائے پیش کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی رائے دیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباس ابوذر اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

## بَابٌ ۵۵۴

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّضْرِ اَبِيْ عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما چنانچہ حضرت عمر نے دوسری صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے نضر ابوعمر کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ وہ منکر روایات، روایت کرتا ہے۔

## بَابٌ ۵۵۵

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَخِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے تو یہ بات کہی لیکن میں نے رسول اللہ



marfat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اِنْكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سورج، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر انسان پر طلوع نہیں ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قائم نہیں اس باب میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا یہ حدیث غریب حسن ہے۔

## بَابٌ ۵۵۶

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## بَابٌ ۵۵۷

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا اور جو باقی بچا حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ حضور نے فرمایا "علم" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کا



marfat.com

مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ إِنِّي أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہی ہوں میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو انہوں نے فرشتوں نے فرمایا "عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے،

## بَابٌ ۵۵

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ ثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشَرَّفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہاری آہٹ سنی گذشتہ شب میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ پھر میں ایک مربع محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے۔ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا قریش کے ایک آدمی کا۔ میں نے کہا میں بھی تو قریش ہوں یہ کس (قرشی) کا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا۔ میں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں یہ محل کسی شخص کا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں فوراً وضو کرتا ہوں میں نے جان رکھا تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو رکعتیں لازمی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو رکعتوں کے سبب تمہیں یہ مقام ملا۔ اس باب میں حضرت جابر، معاذ، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا گیا یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گذشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں بعض احادیث میں یونہی مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما



marfat.com

وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رُؤْيَا الْاَنْبِيَآءِ وَحْيٌ

سے منقول ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

## بَابٌ ۵۵۹

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ .

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے واپسی پر ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ اور گانا گاؤں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجا ورنہ نہیں، چنانچہ اس نے بجانا شروع کیا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ شریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ ازاں بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ پھر بجاتی ہی رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف سرین کے نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! تم سے شیطان (بھی) ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا تو یہ دف بجاتی رہی حضرت ابوبکر آئے بجاتی رہی حضرت علی آئے پھر بھی دف بجاتی رہی پھر حضرت عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی لیکن اے عمر! جب تم داخل ہوئے اس نے دف چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح بریدہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّازُ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ حَارِجَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک شور سنا اور بچوں کی آواز بھی سنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو کیا دیکھا کہ ایک حبشی عورت رقص کر رہی ہے اور اس کے اردگرد بچے جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عائشہ! آؤ



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حُبَيْشَةُ تَزْقِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِيْ أَمَا اسْتَحْيَيْتِ أَمَا اسْتَحْيَيْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لَا أَنْظُرُ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اور دیکھو" میں آئی اور اپنی ٹھوڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ کر آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے اس کا تماشہ دیکھنے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ کیا تم سیر نہیں ہوئیں میں نے کہا نہیں" تاکہ میں حضور کے نزدیک اپنا مقام و مرتبہ دیکھوں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ کا آنا تھا کہ لوگ اس عورت سے منتشر ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ جن وانس کے شیطان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے ام المومنین فرماتی ہیں پھر میں واپس آگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

## باب ۵۶۰

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ نَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ أَتِيْ أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں شق ہوں گی۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے پاس جمع ہوں گے۔ پھر میں اہل مکہ کی انتظار کروں گا تو حرمین طیبین کے درمیان ان سے آملوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

## باب ۵۶۱

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُ فِيْ أُمَّتِيْ أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَخْبَرَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں۔ محدثون سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو دین کی سمجھ عطا



marfat.com

مُحَدَّثُوْنَ يَعْنِيْ مُفَهَّمُوْنَ

## باب ۵۶۲

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ التَّمِيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

کی گئی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس باب میں حضرت موسیٰ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰى غَنَمًا لَهٗ اِذْ جَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیئے نے آکر ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی بھیڑیا کہنے لگا جس دن درندوں کی بادشاہی ہوگی اور میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا، اس دن کیا کرو گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس پر ایمان لایا اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان لائے۔
ابوسلمہ فرماتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس دن وہاں لوگوں میں موجود نہ تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، سعد سے اس کی مثل روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعَدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا حضور نے فرمایا اُحد! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ حدیث حسن

marfat.com

وَشَهِيدٌ اِنْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

صحیح ہے۔

## مُنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْعَمْرٍو وَاَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ.

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو کنیتیں تھیں ابوعمرو اور ابوعبد اللہ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَآءَ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پر تشریف فرما تھے پہاڑ نے حرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں اس باب میں حضرت عثمان، سعد بن زید، ابن عباس سہل بن سعد انس بن مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابٌ ۵۶۳

## اس باب کا عنوان نہیں

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

## بَابٌ ۵۶۴

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمُوْهُ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول

marfat.com

انْتَقَصَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَاءُ عَدَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرار! ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ محاصرین نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت (غزوۂ تبوک) کے موقعہ پر فرمایا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرے اس وقت لوگ مشقت و تنگدستی میں مبتلا تھے۔ تو میں نے لشکر کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ بیر رومہ سے کوئی شخص بلا قیمت پانی نہیں پی سکتا تھا۔ تو میں نے اسے خرید کر مالدار محتاج اور مسافروں سب کے لیے وقف کر دیا محاصرین نے کہا "ہاں" آپ نے اور بھی کئی باتیں یاد دلائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق یعنی ابو عبدالرحمان سلمی کی روایت سے غریب ہے۔

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا السُّكَنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَيُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلًى لِاٰلِ عُثْمَانَ قَالَ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ فَرْقَدٍ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُبَابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسرت کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کے راستہ میں سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور نے پھر ترغیب دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ کے راستے میں دو سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ترغیب دلائی تو حضرت عثمان پھر اٹھے اور عرض کیا میرے ذمہ اللہ کے راستے میں پالانوں سمیت تین سو اونٹ ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے آپ فرما رہے تھے اس کے بعد حضرت عثمان جو عمل بھی کریں، ان پر کوئی حرج نہیں۔ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت



marfat.com

غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ۔

عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ نَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیش عسرت کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ نے وہ رقم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ڈال دی۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے ہیں اور فرماتے ہیں آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں انہیں نقصان نہیں دے گا۔ دو مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حسن بن واقع ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں یہ رقم حضرت عثمان کی آستین میں تھی۔

---

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے۔ لوگوں نے بیعت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں یہ فرماتے ہوئے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے اچھا تھا، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيِّ

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری فرماتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے اپنے دو ساتھیوں



marfat.com

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْجَرِیْرِیِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَیْرِیِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِیْنَ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِصَاحِبَیْکُمُ الَّذَیْنِ اَلَّبَاکُمْ عَلَیَّ قَالَ فَجِیْءَ بِهِمَا کَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْ حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَیْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ وَلَیْسَ بِهَا مَآءٌ یُسْتَعْذَبُ غَیْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَیَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بِخَیْرٍ لَهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنِیْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰی اَشْرَبَ مِنْ مَآءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَشْتَرِیْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَیَزِیْدُهَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَیْرٍ لَهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ وَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْهَا رَکْعَتَیْنِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ جَهَّزْتُ جَیْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِیْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی ثَبِیْرِ مَکَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّکَ الْجَبَلُ حَتّٰی تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِیْضِ قَالَ فَرَکَضَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اسْکُنْ ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ شَهِدُوْا لِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اِنِّیْ شَهِیْدٌ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ.

کو بلاؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف جمع کیا۔ راوی فرماتے ہیں ان دونوں کو لایا گیا گویا کہ دو اونٹ یا دو گدھے ہیں (پھر) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے جھانک کر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں بیر رومہ کے سوا اور کہیں میٹھا پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول سے ملا دے (وقف کر دے) اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر چیز ملے گی۔ پس میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس سے پانی پینے نہیں دیتے یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پیتا ہوں۔ محاصرین نے کہا "بار خدایا ہاں" آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نمازیوں کے لیے مسجد نبوی تنگ ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو فلاں خاندان کی زمین خرید کر مسجد کو وسیع کر دے جنت میں اسے اس سے بہتر چیز ملے گی تو میں نے وہ زمین اپنے ذاتی مال سے خریدی اور آج تم نے مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا ہے۔ انہوں نے کہا "ہاں" پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے جیش عسرت کے لیے سامان مہیا کیا۔ انہوں نے کہا "بار خدایا ہاں" پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا ثبیر! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ محاصرین نے کہا "ہاں" (ٹھیک ہے) حضرت عثمان غنی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر! ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی۔ رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔



marfat.com

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ اَنَّ خُطَبَآءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيْهِمْ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَ ذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ.

حضرت ابوالاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے تھے ان میں کئی صحابی بھی تھے۔ آخر میں حضرت مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس (فتنہ و فساد کے) دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا "یہ شخص"؟ آپ نے فرمایا۔ "ہاں" (یہی) یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## باب ۵۶۵

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اَنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! عنقریب تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۵۶۶

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا الْعَلَآءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) بقید حیات تھے کہ ہم کہا کرتے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔



marfat.com

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهِرِيُّ نَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ اس میں مظلوم (شہید) ہوں گے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

## باب ۵۶۷

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ حَدِّثْنِيْ اَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اَفَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى اُبَيِّنَ لَكَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ اَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے ایک مصری آدمی نے حج کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتایئے اس گھر کی حرمت کی قسم! کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے اس میں موجود نہ تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا "ہاں" اس شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا "اللہ اکبر!" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آ! میں تجھے یہ امور وضاحت سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے۔ جنگ احد میں آپ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا۔ جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تیرے لیے اس شخص جتنا ثواب اور مال غنیمت سے حصہ ہے جو بدر میں شریک ہوا۔ رہا بیعت رضوان سے آپ کا غائب ہونا تو اگر وادی مکہ میں کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم



marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم اسے حضرت عثمان کی جگہ بھیجتے لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور آپ کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی رسول اکرم نے اپنے داہنے ہاتھ کے بارے میں فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب ان باتوں

## باب ۵۶۸

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عُثْمَانُ بْنُ زِيَادٍ فَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا رَاَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ صَاحِبُ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ جِدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَيُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيُّ صَاحِبُ اَبِيْ اُمَامَةَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ يُكْنٰى اَبَا سُفْيَانَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ہیں حدیث میں بہت ضعیف ہیں۔ محمد بن زید صاحب ابی ہریرہ بصری ہیں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ابو الحارث ہے محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی ہیں ان کی کنیت ابو سفیان ہے۔

## باب ۵۶۹

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطَ الْاَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

### اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا، آپ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ قضائے حاجت فرمائی اور پھر مجھے فرمایا اے ابو موسیٰ! دروازے پر رہو۔ میرے پاس بلا اجازت کوئی نہ آئے۔ اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون؟ کہا "میں ابو بکر ہوں"۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے پھر



marfat.com

فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

دوسرے شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ آنے والے نے کہا میں عمر ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور اس جنت کی خوشخبری دو۔ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی وہ اندر تشریف لے آئے پھر ایک اور آدمی آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان ہوں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حضرت عثمان اجازت مانگتے ہیں حضور نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں اس پر جس کا وہ شکار ہوں گے، جنت کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعثمان نہدی سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

١٦٤٥۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ ثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ.

حضرت ابوسہلہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے معاصرہ کے دن مجھ سے فرمایا مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد لیا اور میں اس پر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

❊ ❊ ❊

## مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

وَلَهٗ كُنْيَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

آپ کی کنیت۔ ابوتراب اور ابوالحسن،

١٦٤٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً وَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا آپ لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے اور ایک لونڈی سے جماع کیا لوگوں نے اسے برا جانا یہ چار صحابہ کرام نے معاہدہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتائیں گے۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ سفر سے واپسی پر سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام کرتے اور پھر گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی



marfat.com

أَخْبَرَنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَؤُا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی یہی کہا حضور نے اس سے بھی رخ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھ کر یہی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھ کر وہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں مولی ہوں حضرت علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ میمون ابو عبداللہ اور زید بن ارقم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ ابوسریحہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حذیفہ بن اسید مراد ہیں

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ، حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی ہجرت کے وقت



maffat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کیا اور اپنے مال سے حضرت بلال کو آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق بات نے ان کی یہ حالت کردی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علی پر رحم فرمائے یا اللہ! حضرت علی جدھر رخ کریں حق کا رخ بھی ادھر ہو جائے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حَرَاشٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَّةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ اَبْنَائِنَا وَاَخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا مِنْ اَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ.

ربعی بن حراش سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے مقام رحبہ میں ارشاد فرمایا صلح حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ لوگ جن میں سہیل بن عمرو اور کئی دوسرے روشنائے قریش تھے، ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کے پاس ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آئے ہیں جنہیں دین کی سمجھ نہیں، وہ تو محض ہمارے مال اور جائداد سے فرار ہو کر آئے ہیں۔ پس آپ ان کو ہمیں واپس کر دیں اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ قریش! تم باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تلوار سے تمہاری گردنیں اڑا دے گا اللہ تعالیٰ نے ایمان پر ان کے دلوں کی آزمائش کر چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ حضرت عمر نے بھی یہی سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی نعلین مبارک مرمت کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن خراش فرماتے ہیں پھر حضرت علی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق ربعی بن خراش کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۵۷۰

## بغض علی، منافقت کی علامت ہے

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے



marfat.com

عَنْ اَبِیْ هٰرُوْنَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ اَبِیْ هٰرُوْنَ الْعَبْدِیِّ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ.

فرماتے ہیں ہم جماعت انصار، منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے شعبہ نے ابو ہارون عبدی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بواسطہ اعمش اور ابو صالح بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

## باب ۵۷۱

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِیْ نَضْرٍ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِیِّ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

## باب ۵۷۲

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَی نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَاَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں سے ہیں، تین مرتبہ فرمایا (علاوہ ازیں) حضرت ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں

## باب ۵۷۳

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَی نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا يُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علی کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث



marfat.com

حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفی سے بھی روایت مذکور ہے۔

## باب ۵۷۲

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکا ہوا) ایک پرندہ رکھا تھا۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لائے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور کے ساتھ وہ پرندہ کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث سدی سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی دیکھا ہے۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں کچھ مانگتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے اور اگر میں خاموش رہتا تو حضور مجھ سے ابتداء فرماتے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے ❊ ❊ ❊



marfat.com

## باب ۵۷۵

۱۶۵۷- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِيُّ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ یہ حدیث غریب منکر ہے۔ بعض لوگوں نے اسے شریک سے روایت کیا اور صنابحی کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ ہم اس روایت کو شریک کے سوا کسی اور ثقہ سے نہیں جانتے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے ؛

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا قَالَ فَاَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے انہیں حکم دیا اور پوچھا کہ تم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں یاد ہیں اس لیے میں ہرگز ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا۔ مجھے ان تین باتوں میں سے ایک کا بھی حصول سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرما رہے تھے اس وقت آپ نے انہیں کسی غزوہ کے موقعہ اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ و مقام وہی ہو جو حضرت موسیٰ کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا (علیہما السلام) البتہ یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں۔ حضرت سعد فرماتے ہیں میں نے خیبر کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں ہم سب اس بات کے منتظر رہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ راوی فرماتے ہیں وہ حاضر ہوئے اس وقت ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے



marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا اور جھنڈا عنایت فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیبر فتح فرمایا۔ نیز یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابناءنا وابناءکم" الخ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، ۴

## باب ۵۶

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَى إِحْدَاهُمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِي بِهِ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت اسحٰق بن براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر حضرت علی بن ابی طالب کو مقرر فرمایا جبکہ دوسرے لشکر کے امیر حضرت خالد بن ولید مقرر فرمائے۔ اور فرمایا جنگ کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں کے امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس سے ایک لونڈی حاصل کی۔ اس پر حضرت خالد بن ولید نے ان کی چغلی میں ایک خط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا اور مجھے دے کر بھیجا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا حضور نے خط پڑھا تو (غصہ سے) آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور رسول صلی علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول کو وہ محبوب ہے راوی فرماتے ہیں میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تو محض قاصد ہوں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف!

## باب ۵۷

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَنْتَجِيَ مِنْهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی۔ تو لوگوں نے کہا اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ حضور کی سرگوشی طویل ہو گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اجلح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن فضیل کے غیر نے بھی اسے اجلح سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سرگوشی کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے سرگوشی کی۔



marfat.com

## باب ۵۷۸

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِنِّيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاسْتَغْرَبَهُ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! میرے اور تیرے سوا کسی کو اس مسجد میں جنبی ہونا جائز نہیں علی بن منذر کہتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا گزرنا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

## باب ۵۷۹

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مسلم اعور محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں بواسطہ مسلم اور حبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی مروی ہے۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق مروی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب ہے۔


marfat.com

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی تعلق ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اس باب میں حضرت سعد، زید بن ارقم، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

## باب ۵۸۰

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام، دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس سند کے ساتھ شعبہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۵۸۱

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے بواسطہ



marfat.com

صَلّٰی عَلِیٌّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَیْدٍ وَ اَبُوْ بَلْجٍ اِسْمُهٗ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ فَاَسْلَمَ عَلِیٌّ وَهُوَ غُلَامُ ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ وَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَآءِ خَدِیْجَةُ.

شعبہ ابوبلج کی روایت سے ہم اسے محمد بن حمید کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے بعض علماء نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام لاتے وقت آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔

---

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِیٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ فَاَنْکَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ اَبُوْ حَمْزَةَ اِسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ زَیْدٍ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کو صحیح نہ سمجھا اور فرمایا سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

## باب ۵۸۲

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَخِیْ یَحْیَی بْنِ عِیْسَی الرَّمْلِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ عِیْسَی الرَّمْلِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔ حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور (کے لوگوں) میں ہوں جن کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَیَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْجَرَّاحِ قَالَ جَابِرُ بْنُ صُبَیْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ شَرَاحِیْلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ عَطِیَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس میں تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے سنا یا اللہ! اس



marfat.com

جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

وقت تک میرا وصال نہ ہو جب تک تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ دکھا دے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔
راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَضَعَّفَهُ وَتَكَلَّمُوا فِي صَالِحِ بْنِ مُوسَى.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے صلت بن دینار کے بارے میں کلام کیا اور ضعیف قرار دیا۔ محدثین نے صالح بن موسیٰ کے بارے میں بھی کلام کیا ہے

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

پڑوسی ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں خوشخبری نہ دوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## باب ۵۸۳

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوْسَى وَعِيْسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِمَا طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلْأَعْرَابِيِّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهِ يُوَقِّرُوْنَهُ وَيَهَابُوْنَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّيْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِيْ كُرَيْبٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِيْ كُرَيْبٍ وَوَضَعَهُ فِيْ كِتَابِ الْفَوَائِدِ.

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے ایک جاہل دیہاتی سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھو جو اپنی نذر پوری کر چکے کہ وہ کون ہیں؟ خود صحابہ کرام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی تعظیم اور ڈر کی وجہ سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ دیہاتی نے سوال کیا تو آپ نے رخ انور پھیر لیا پھر سوال کیا تو آپ نے اب بھی رخ انور پھیر لیا پھر پوچھا تو آپ نے چہرہ انور پھیر لیا حضرت طلحہ فرماتے ہیں پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے ہوا مجھ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پوچھا نذر پوری کرنے والوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا۔ یہ (طلحہ) ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں متعدد اکابر محدثین نے یہ حدیث ابوکریب سے روایت کی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی اسے ابوکریب سے روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کتاب الفوائد میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔



marfat.com

## مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ لِاَبِيْ وَاُمِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا (اے زبیر!) میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### باب ۵۸۴

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مددگار) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### باب ۵۸۵

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو نعیم نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ غزوہ احزاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دشمن قوم کی خبر کون لائے گا؟ تین مرتبہ پوچھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں" یہ حدیث حسن صحیح ہے

### باب ۵۸۶

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کی صبح اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے دوران فرمایا میرا کوئی عضو ایسا نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ زخم شرمگاہ تک پہنچ گیا۔



marfat.com

ذٰلِكَ اِلٰى فَرْجِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

## مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالےٰ عنہم جنت میں (جائیں گے)

ابومصعب نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمٰن بن حمید، حمید اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس اس میں عبدالرحمٰن بن عوف کا ذکر نہیں۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهٗ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُو

عبدالرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نے ایک مجلس میں ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنت میں (جائیں گے) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں



marfat.com

عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهُ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

سے خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے کہا ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتایئے) دسواں کون ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے۔ ابو الاعور جنتی ہیں۔ یعنی میں خود دسواں آدمی ہوں۔ ابو الاعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی روایت سے اصح ہے۔

## بَابٌ ۵۸۷

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازواج مطہرات کو مخاطب کرکے) فرمایا تمہارا معاملہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے لیے اپنے بعد کے بارے میں پریشان کن ہے۔ اور تم پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (ابو سلمہ!) اللہ تعالیٰ تمہارے والد عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے پلائے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اس قدر پہنچایا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا نَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لیے ایک باغ کی وصیت فرمائی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## مَنَاقِبُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

مناقب حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کے والد ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے،

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! حضرت سعد



marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ۔

## باب ۵۸۸

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ اِمْرُؤٌ خَالَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ لِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت پہچانتے ہیں۔ حضرت سعد کا تعلق زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بھی قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

## باب ۵۸۹

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَا سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ فَاِنَّهٗ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا غزوۂ احد کے دن ان کے لئے فرمایا اے نوجوانوں! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، تیر پھینکو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید، حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کی۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے بواسطہ عبداللہ بن شداد بن ہاد، حضرت علی رضی



marfat.com

رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَكِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْدِیْ اَحَدًا بِاَبَوَیْهِ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُهٗ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

---

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا جنگ اُحد کے دن میں نے سنا آپ نے فرمایا اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## باب ۵۹۰

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِیْنَةَ لَیْلَةً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ اللَّیْلَةَ قَالَتْ فَبَیْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

## صالح مرد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک رات بیدار رہے اس موقعہ پر آپ نے فرمایا کاش کوئی صالح مرد آج رات میری پاسبانی کرتا ام المومنین فرماتی ہیں اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں" آپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ حضرت سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ فکر ہوا تو میں پاسبانی کی خاطر حاضر ہوا ہوں، (یہ سُنکر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## مَنَاقِبُ اَبِی الْاَعْوَرِ وَاسْمُهٗ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ رَاضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

## مناقب حضرت ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ اَنَا حُصَیْنٌ عَنْ هِلَالِ ابْنِ یَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلَی التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نو (۹) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا



marfat.com

فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِي شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

## مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاشْرَأَبَّ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ حضرت سعد نے فرمایا میں تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حجاج بن محمد، شعبہ، حر بن صیاح، عبدالرحمن بن اخنس اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

## مناقب حضرت ابو عبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں عنقریب تمہارے ساتھ (ایسا) امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ اس پر لوگ اس کے خواہشمند (اور حریص) ہوئے۔ لیکن نبی کریم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا۔ ابو اسحاق جب صلہ بن زفر سے یہ حدیث روایت کرتے تو فرماتے میں نے یہ روایت صلہ سے ساٹھ سال سے سن رکھی ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے، حضرت ابن عمر اور حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں محمد بن بشار بواسطہ سلم بن قتیبہ و ابو داؤد، شعبہ اور ابو اسحاق، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں



marfat.com

بْنُ بَشَّارٍ نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ مِنْ ذَهَبٍ۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں صلہ بن زفر سونے کا ہے (یعنی نہایت عمدہ راوی ہیں)

---

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا نبی اکرم کے نزدیک کون صحابی زیادہ محبوب تھے۔ ام المومنین نے فرمایا "حضرت ابوبکر" میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا "حضرت عمر" پوچھا پھر کون؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ" حضرت فرماتے ہیں میں نے پوچھا پھر کون زیادہ محبوب تھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کیا ہی اچھے آدمی ہیں، عمر کیا ہی اچھے انسان ہیں اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح کیا ہی اچھے آدمی ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل رضی اللہ عنہ سے پہچانتے ہیں۔

## مَنَاقِبُ اَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

## مناقب حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشِرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حالت غصہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھا حضور اکرم نے پوچھا آپ کو غصہ کیوں آیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے بارے میں قریش کی عجیب حالت ہے جب باہم ملتے ہیں تو خوشی خوشی ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو حالت ہی غیر ہوتی ہے۔ (راوی فرماتے ہیں (یہ سنکر) نبی اکرم غصہ میں آگئے یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہوگیا۔ پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ



marfat.com

نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَایَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ہوگا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی۔ اس نے مجھے تکلیف دی۔ بے شک آدمی کا چچا، باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۹۱

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا شَبَابَۃُ نَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِیْہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ اور آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث ابوالزناد سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

---

## باب ۵۹۲

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ نَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ یُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِی الْعَبَّاسِ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ وَکَانَ عُمَرُ کَلَّمَہٗ فِیْ صَدَقَتِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

---

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعِیْدِ الْجَوْھَرِیُّ نَا عَبْدُ الْوَھَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاۃَ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَھُمْ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ فَاَلْبَسَنَا کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَبَاطِنَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو خود بھی میرے پاس آنا اور اپنے صاحبزادوں کو بھی لانا تاکہ میں ایسی دعا مانگوں جو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے نفع بخش ہو۔ حضرت عباس ہمیں لے کر پیر کی صبح حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چادر اوڑھا کر دعا مانگی "یا اللہ! حضرت عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما۔ جو ایک گناہ بھی نہ چھوڑے یا اللہ! تو ان کو ان کی اولاد میں معزز



marfat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

رکھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث، ابوہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف کہا ہے۔ یہ، علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا ائْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر سے بہتر نہ کسی نے جوتیاں پہنیں، نہ اونٹنی پہ سوار ہوا اور نہ ہی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مُجَوَّدٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں باوجود زیادہ علم رکھنے کے صحابہ کرام سے قرآنی آیات کے بارے میں صرف اس لئے پوچھا کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ میں جب حضرت جعفر بن



marfat.com

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيُطْعِمَنِيْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِيْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِيْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَاءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِيْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ اِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدِيْنِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

ابی طالب سے پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زوجہ سے فرماتے اے اسماء! ہمیں کھانا کھلاؤ جب وہ ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہوتیں۔ تو حضرت جعفر مجھے جواب دیتے۔ حضرت جعفر مساکین سے محبت رکھتے ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو "ابوالمساکین" کی کنیت سے پکارتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو مخزومی سے ابواہیم بن فضل مدینی مراد ہیں، بعض محدثین نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

## مَنَاقِبُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

## مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَابْنُ اَبِيْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں سفیان بن وکیع نے بواسطہ جریر اور ابن فضیل، یزید سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ ابن ابی نعم سے مراد عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک رات کسی کام کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور باہر تشریف لائے آپ کے پاس کچھ لپٹا ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا چیز ہے۔ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو پوچھا آپ نے کیا چیز لپیٹ رکھی ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی



marfat.com

الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ الْعَمِّيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوٰى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا رَزِينٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الشَّيْخُ يُوسُفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رانوں پر ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور انہیں بھی جو ان سے محبت رکھیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس کی طرف دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو شہید کیا۔ اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے شعبہ نے اسے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حسن



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيْ ابْنَيَّ فَيَشَمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ۔

اور حسین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چپٹاتے یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

## باب ۵۹۳

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَا الْاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی فرماتے ہیں، بیٹے سے مراد امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

---

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَا اَبِيْ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ۔

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے انہوں نے لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ گرتے پڑتے آرہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھالیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" (بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ وہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان کو اٹھایا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

---

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ



marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھے امام حسین اولاد میں سے ایک فرزند ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما، آپ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ ثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لَهٗ فَقَالَ كُرْ قَالَ قُلْتُ اَمَا اَنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور لایا گیا تو وہ ایک چھڑی سے آپ کی ناک پر مارنے لگا اور کہا میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا تو پھر ان کا (امام حسن رضی اللہ عنہ کا) ذکر کیوں ہوتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر تک اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---



marfat.com

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْءَ بِرَاْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَاَصْحَابِهٖ نُضِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحْبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِي مِنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عمارہ بن عمیر سے روایت ہے جب عبید اللہ ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لاکر مسجد کے صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھے گئے۔ تو ان کے پاس گیا لوگ کہہ رہے تھے آ گیا آ گیا۔ اچانک دیکھا کہ ایک سانپ آیا وہ ان سروں کے درمیان سے نکلتا ہوا ابن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ لوگوں نے پھر کہا آ گیا آ گیا، دو یا تین مرتبہ اس نے اس طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب ۵۹۵

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِيْ اُمِّيْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِيْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِيْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّيْ فَقُلْتُ لَهَا دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ میں نے کہا اتنی مدت سے میں حضور سے نہیں مل سکا۔ یہ سنکر وہ رنجیدہ ہوئیں۔ تو میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور تمہارے اور اپنے لئے دعائے مغفرت کراؤں، پس میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چل پڑے میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا میری آہٹ سنکر فرمایا کون ہے؟ حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے، اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے یہ ایک فرشتہ ہے جو آج رات سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور یہ خوشخبری دینے حاضر ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔



marfat.com

لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا، یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا اے لڑکے! تو کتنی اچھی سواری پر سوار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار بھی تو کیا ہی اچھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں زمعہ بن صالح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھے پر اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے۔ یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## مناقب اہل بیت

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَانِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب،

marfat.com

بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ
اَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ
رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ
اَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ
بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ
قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ
الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ
اَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ
وَاَنْتِ اِلٰى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ
بْنِ يَسَارٍ وَاَبِي الْحَمْرَاءِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا
مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ
سَعِيْدٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ
بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ
كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ
وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ

اور میرے گھر والے" اہل بیت" اس باب میں حضرت ابوذر، ابو سعید، زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن ہے زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی دوسرے اہل علم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ پروردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آیت کریمہ "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا" حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر اوڑھائی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپ کے پیچھے تھے۔ انہیں بھی چادر اوڑھائی، پھر دعا مانگی یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گندگی دور رکھ اور انہیں خوب پاک وصاف بنا دے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور خیر کی جانب ہو، اس باب میں حضرت ام سلمہ، معقل بن یسار، ابو حمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پہ آئیں گی۔ پس دیکھو کہ تم



marfat.com

الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ وَقَالَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات نجیب و رفیق یا فرمایا رقیب عطا کئے گئے اور مجھے چودہ دیئے گئے، مسیب بن نجبہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ نَا يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب محبت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

---

## مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

## مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوُدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، احکام الٰہی میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، شرم و حیاء میں سب سے زیادہ سچے حضرت



marfat.com

حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْقِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

عثمان بن عفان، حلال کو حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبیل، علم فرائض کے سب سے زیادہ عالم زید بن ثابت اور سب سے اچھے قاری حضرت ابی بن کعب ہیں (رضی اللہ عنہم) ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے، حضرت قتادہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، ابو قلابہ نے بواسطہ حضرت انس، نبی کریم سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا (حضور! اللہ تعالیٰ نے) میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" حضرت ابی بن کعب نے (یہ سنکر) رو پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چار صحابہ کرام نے قرآن پاک جمع کیا یہ چاروں انصاری تھے۔ حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کون سے ابو زید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ بن جراح اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموع (یہ سب) کیا ہی اچھے انسان ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل سے



marfat.com

مَعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاشْرَأَبَّ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

جانتے ہیں۔

---

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے لوگ اسکی طمع و حرص کرنے لگے پھر آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا راوی فرماتے ہیں ابو اسحٰق صلہ بن زفر سے یہ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے ہیں نے ان سے یہ حدیث ساٹھ سال سے سن رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمرو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

## مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْأَيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، حضرت عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

## مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت ابو الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو۔



marfat.com

مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

پاک اور پاک کئے گئے کا آنا مبارک ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ وَهُوَ شَيْخٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ وَلَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمار بن یاسر کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا انہوں نے زیادہ صحیح کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق یعنے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ کوفی شیخ ہیں۔ لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے وہ ثقہ ہیں یحیٰی بن آدم ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے پاس کتنی مدت رہوں گا۔ میرے بعد والوں کی پیروی کرنا۔ آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔ (نیز فرمایا) حضرت عمار بن یاسر کے طریقہ پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود جو کچھ بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد نے اسے بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی اور ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن ہزم اور ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار! خوشخبری ہو تمہیں باغی جماعت



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي الْيُسْرِ وَحُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

قتل کرے گی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابویسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے غریب ہے۔

## مَنَاقِبُ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ اَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے اس کو اٹھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

---

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْمُحَاسِدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتُعَرِّفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَمْشِيْ فِي الْاَرْضِ بِزُهْدِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والے اور بڑھ کر وفادار پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رشک کرنے والے کی طرح عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان کی یوں تعریف کرتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" تم بھی ان کی تعریف کرو۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے، بعض محدثین نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا حضرت ابوذر زمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے چلتے ہیں۔

## مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا اَبُوْ حَيَّانَ يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن سلام کے بھتیجے، عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ



marfat.com

عُنَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نَصْرِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِيْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اِسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَنَزَلَ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَاِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلَّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوْا اقْتُلُوْا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آئے؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں" حضرت عثمان نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے ہٹائیں آپ کا (اسوقت) باہر جانا میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا لوگو! جاہلیت کے دور میں میرا فلاں نام تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ اور میرے بارے میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں" وشہد شاہد الخ اور قل کفی باللہ الخ میرے بارے میں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو (ابھی تک) تم سے میان میں ہے۔ فرشتے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ لہذا اس شخص کو شہید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اگر تم انہیں شہید کرو گے تو تم فرشتوں کو ہٹا دو گے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار کو میان سے باہر لے آؤ گے جو ابھی تک میان میں ہے پھر وہ قیامت تک میان میں نہیں جائے گی محاصرین نے کہا اس یہودی کو بھی قتل کرو اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کو بھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن عمیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعیب بن صفوان نے اسے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا اور کہا بواسطہ عمر بن محمد بن سلام بواسطہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سے مروی ہے)

۳۸۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ

حضرت یزید بن عمیرہ سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو کہا گیا ابو عبدالرحمٰن! ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا مجھے بٹھا دو۔ پھر فرمایا علم اور ایمان اپنی جگہ پر ہے جو انہیں تلاش کرے گا پائے گا۔ یہ بات تین مرتبہ فرمائی



marfat.com

مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمَسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

پھر فرمایا چار آدمیوں کے پاس علم ڈھونڈو وہ یہ، ابو درداء سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لائے۔ (رضی اللہ عنہم) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِئٍ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اِسْمُهُ عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ اَخِيْ اَبِي الْاَحْوَصِ صَاحِبُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ کرام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کھیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یحییٰ بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ ابو زعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے وہ ابوالاحوص کے بھتیجے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ یہ حدیث



marfat.com

مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ۔

حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَاْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبَ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِيْ بَيْتِهٖ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ زُلْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمیں وہ شخص بتائیں جو ہدایت اور حسن سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور حدیث سنیں انہوں نے فرمایا ہدایت، طور طریقہ اور سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ گھر تشریف لے جاتے اور ہم سے مخفی ہو جاتے۔ (یعنی ظاہری کیفیت تو یہ تھی باطن خدا جانے) صحابہ کرام میں سے زندہ حضرات جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ان لوگوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مقرب ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا صَاعِدُ الْحَرَانِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بلا مشورہ کسی کو امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس حدیث کو ہم بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم سے قرآن حاصل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوَفَّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْقُرْاٰنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ نُسِبَ اِلٰى جَدِّهٖ۔

حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ مجھے اچھا ہمنشین عطا فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس عطا فرمائی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہمنشین کا سوال کیا تھا سو مجھے آپ مل گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں طلب علم کے لئے آیا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ نے پوچھا کیا تمہارے پاس سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے، نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان طہارت اور نعلین پاک اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔ رسول اللہ کے رازدار حضرت حذیفہ نہیں ہیں حضرت عمار جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی، اور دو کتابوں والے سلمان جیسے لوگ نہیں ہیں۔ قتادہ فرماتے ہیں دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ خیثمہ، عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے فرزند ہیں اور دادا کی طرف منسوب ہیں۔

## مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ اپنا خلیفہ مقرر فرماتے تو کیا اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کرتا پھر تم اسکی نافرمانی کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے لیکن جو کچھ حذیفہ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو، حضرت عبداللہ جو کچھ پڑھائیں اسے پڑھو۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن راوی فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ حدیث ابووائل سے مروی



marfat.com

وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ نَرَاذَانَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثُ شَرِيْكٍ۔

ہے انہوں نے کہا نہیں بلکہ نراذان سے۔ انشاء اللہ۔ یہ حدیث یعنی روایتِ شریک حسن ہے۔

## مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ وَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت اسلم سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وظیفہ تین ہزار مقرر فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی؟ وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید، تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "ادعوہم لابائہم" الخ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ

حضرت جبلہ بن حارثہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں اگر تمہارے ساتھ جائیں تو میں منع نہیں کروں گا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں



marfat.com

قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الدَّوْرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ۔

## مَنَاقِبُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ

دوں گا۔ جبلہ فرماتے ہیں میں نے اپنی رائے سے بھائی کی رائے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ ابن الرومی، علی بن مسہر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر تم نے آج ان کی سرداری پر اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے تم ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کا اہل تھا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور ان کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر اور عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

## مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض میں شدت آگئی تو میں بھی اور دوسرے لوگ مدینہ شریف اترے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خاموش ہو چکے تھے اس لئے گفتگو نہ فرمائی، لیکن اپنے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھ دیئے اور پھر اٹھائے میں سمجھ گیا کہ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے



marfat.com

بْنُ مُوْسٰى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا آپ چھوڑ دیں میں صاف کرتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! ان سے محبت کرو کیونکہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۵۳۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْعَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ يَا اُسَامَةُ اَتَاْذَنُ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس تشریف لائے انہوں نے کہا اسامہ! ہمارے لئے رسول اکرم سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے دو۔ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہ بات پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہما) انہوں نے عرض کیا ہم محض گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے حضور اکرم نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا "علی بن ابی طالب" حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو آخر میں رکھا آپ نے فرمایا وہ آپ سے ہجرت میں سابق ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے، شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

## مَنَاقِبُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جب سے اسلام لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا، اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے



marfat.com

مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِكَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

مسکراتے ہوئے دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنِیْ زَائِدَةُ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہنستے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

## مناقب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ لَیْثٍ عَنْ اَبِیْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ اَبُوْ جَهْضَمٍ لَمْ یُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاسْمُهٗ مُوْسَی بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا فرمائی یہ حدیث مرسل ہے۔ ابو جہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ عَطَاءٍ وَقَدْ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے علم و حکمت عطا فرمائے۔ یہ حدیث حسن اس طریق یعنے عطاء کی روایت سے غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیْ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا یا اللہ! انہیں حکمت سکھا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

## مناقب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما



marfat.com

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا بِيَدِيْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِيْرُ بِهَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے جب اس سے جنت کے کسی حصے کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا حضرت حفصہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک شخص ہے۔ یا فرمایا حضرت عبداللہ صالح مرد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اَرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمِّرُوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا اے عائشہ! میرا خیال ہے حضرت اسماء کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے، تم اس وقت تک نام نہ رکھنا جب تک میں نہ رکھوں، چنانچہ آپ نے اس بچے کا نام حضرت عبداللہ رکھا اور تحنیک کی (کھجور چبا کر تبرکاً ان کے تالو میں لگائی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُوْ ثَالِثَةً فِي الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ نے آواز سنکر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ انیس ہے حضرت انس فرماتے ہیں پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے



marfat.com

هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

---

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَ بَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس بن مالک آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! ان کے مال، اولاد اور جو کچھ ان کو عطا فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ اَحَادِيْثَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بقلہ رکھی تھی اور مجھے یہ پسند تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو نضرہ سے خثیمہ بن ابی خثیمہ بصری مراد ہیں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں۔

---

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

ثابت بنانی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے ثابت! مجھ سے (کچھ) لے لو کیونکہ مجھ سے زیادہ معتبر سے نہیں لے سکو گے میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا، آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے لیا ہے۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَعْقُوْبَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ

ابو کریب نے بواسطہ زید بن حباب، میمون ابی عبد اللہ اور ثابت، حضرت بن مالک رضی اللہ عنہ سے یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی، لیکن یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے لیا۔ یہ حدیث



marfat.com

غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ۔

غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ مَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اے دو کانوں والے! کہہ کر پکارتے ابو اسامہ کہتے حضور، مزاحاً یوں فرماتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهِ رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَوٰى عَنْهُ۔

ابو خلدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا حضرت انس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے؟ ابو العالیہ نے کہا انہوں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضور نے دعا فرمائی حضرت انس کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا۔ اور اس میں گل ریحان کا ایک پودا تھا جس سے مشک کی بو آتی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت بھی کی۔

## مَنَاقِبُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یاد نہیں رہتا۔ آپ نے فرمایا چادر بچھاؤ میں نے چادر بچھائی تو آپ نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت



marfat.com

نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ
الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَخَذَهٗ
فَجَمَعَهٗ عَلٰی قَلْبِیْ قَالَ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور اکرم نے اس کو لے کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بولا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ
نَا یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ
اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِیْثِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابو ہریرہ! ہم میں سے تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے اور سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْحَرَّانِیُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ
عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی
طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَیْتَ
هٰذَا الْیَمَانِیَّ یَعْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ نَسْمَعُ
مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ
یَّكُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ مِسْكِیْنًا لَا شَیْءَ
لَهٗ ضَیْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَدُهٗ مَعَ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُیُوْتَاتٍ وَغِنًی وَكُنَّا نَاْتِیْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّهَارِ لَا اَشُكُّ
اِلَّا اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا تَجِدُ اَحَدًا اَفْیَهَ خَیْرًا یَقُوْلُ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ
هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ

حضرت مالک بن ابی عامر سے روایت ہے ایک شخص حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو محمد! بتائیے تم میں سے کوئی اس یمنی یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا ہے۔ ہم ان سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے۔ یا وہ حضور کی طرف سے وہ باتیں کہتے ہیں جو تم نہیں کہتے۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ کیونکہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے انکا ساتھ رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ اور ہم گھر بار والے اور مالدار تھے اس لئے ہم رسول اکرم کی خدمت میں صبح و شام حاضر ہوتے تھے۔ یقیناً انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی اتنی ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی خیر والے کو ایسا نہیں پاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات کہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن بکیر وغیرہ نے اسے



marfat.com

حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

---

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ اِبْنَةِ اَزْهَرَ السَّمَانِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا اَبُوْ خَلْدَةَ نَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ خَلْدَةَ اِسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَاَبُو الْعَالِيَةِ اِسْمُهٗ رُفَيْعٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، تم کس خاندان سے ہو، میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ قبیلہ دوس میں کوئی صاحب خیر بھی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔

---

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں برکت کی دعا کیجئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا فرمایا اور دعائے برکت فرمائی، پھر مجھے فرمایا انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو۔ اور جب اس کو لینا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر لیا کرو اور ان کو بکھیرا نہ کرو۔ پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کے راستے میں خرچ کیں، ہم خود اس سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (پھر بھی) وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ بھی ٹوٹ گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دو طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَرَابِطِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَا تَفِرُّ مِنِّيْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰى غَنَمَ اَهْلِيْ وَكَانَتْ

حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا آپ کی کنیت "ابوہریرہ" کیسے پڑ گئی انہوں نے فرمایا تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، اللہ کی قسم! یقیناً آپ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی



marfat.com

لِیْ هُرَیْرَةُ صَغِیْرَةً فَکُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا کَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَکَنَّوْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

تھی میں اسے رات کو ایک درخت پر رکھ دیتا جب دن ہوتا تو اسے ساتھ لے جاتا اور اس کے ساتھ کھیلتا اس لئے لوگوں نے مجھ ابوہریرہ کی کنیت سے پکارنا شروع کر دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِیْهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ وَ کُنْتُ لَا اَکْتُبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

## مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا وَاهْدِ بِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی یا اللہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ نَا عُمَرُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جَلِیْسٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَا تَذْکُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ۔

حضرت ابوادریس خولانی سے روایت ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن عمیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اس پر عمیر نے کہا حضرت معاویہ کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا اللہ! ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔

## مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت



marfat.com

مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ النَّاسُ وَاٰمَنُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ مضبوط مسلمان اور مومن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ ابن لہیعہ، مشرح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمرو بن عاص، قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم نافع بن عمر جمحی کی روایت سے پہچانتے ہیں، نافع ثقہ ہیں اور ان کی سند متصل نہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔

## مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ سَمَاعًا مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام پر اترے لوگ وہاں سے گزرنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے، ابو ہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ کتنا اچھا ہے۔ پھر پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ فرماتے اللہ کا یہ بندہ کتنا برا ہے یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا کتنا اچھا بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت ابو ہریرہ سے زید بن اسلم کا سماع معلوم نہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔



marfat.com

## مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر متعجب ہوتے ہو حالانکہ حضرت سعد بن معاذ کے جنتی رومال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَرُمَيْثَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لئے رحمٰن کا عرش بھی متحرک ہوا۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر، ابو سعید اور رمیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کس قدر ہلکا جنازہ ہے اور یہ بات انہوں نے اس لئے (کہی) کہ آپ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا فرشتے ان کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

## مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّا يَلِيْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اس حیثیت سے تھے جس طرح کسی امیر کا سپاہی ہوتا ہے۔ انصاری (راوی) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور میں وہ سپاہی کی طرح تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی



marfat.com

مِنْ اُمُوْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا الْاَنْصَارِيُّ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ قَوْلَ الْاَنْصَارِيِّ۔

روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

## مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

## مناقب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ فِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبٍ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خچر یا گھوڑے پر سوار نہیں (بلکہ پیدل) تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى لَيْلَةِ الْبَعِيْرِ مَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيْرَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ جَابِرٌ لَيْلَةً بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيْرَ اسْتَغْفَرَ لِيْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُوْلُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَيَرْحَمُهٗ بِسَبَبِ ذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ البعیر میں میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور لیلۃ البعیر کا مطلب جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ حضور پر فروخت کیا لیکن مدینہ تک سواری کی شرط لگائی۔ تو مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں جس رات میں نے آپ پر اونٹ بیچا اس رات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے اپنے پیچھے کئی بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی فرماتے اور ان کے اخراجات برداشت کرتے اس لئے نبی اکرم ان کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرماتے۔ ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

## مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

## مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ



marfat.com

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَ مِنَّا اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاَنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْا بِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَيْهِ الْاِذْخَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ نَحْوَهٗ۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے رضائے الٰہی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا۔ ہم میں سے بعض اپنے اجر میں کچھ پائے بغیر انتقال کر گئے اور بعض کے لئے پھل پک گئے اور وہ توڑ رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے صرف ایک کپڑا چھوڑا اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کی طرف کھسک جاتا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانک دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن ادریس، اعمش اور ابو وائل، حضرت خباب بن ارت سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

## مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## مَنَاقِبُ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِیُّ نَا اَبُوْ يَحْيَی الْحِمَّانِیُّ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ابو موسیٰ! تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے خوش آوازی عطا کی گئی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، حضرت ابو ہریرہ اور



marfat.com

مِنْ مَنَاخِيرِ آلِ دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

## مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَرِيعٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَبُو حَازِمٍ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ الْأَعْرَجُ الزَّاهِدُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے تو پڑھتے "اللھم عیش الاعیش الاخرہ فاغفر للانصار والمہاجرہ" یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ نَاكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ" الخ یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے انصار و مہاجرین کو عزت بخش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

## بَابُ ۵۹۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهُ

## فضائل صحابہ کرام

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوسَى ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا، یحییٰ بن حبیب کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے مجھ سے فرمایا تم نے



marfat.com

رَاَيْتَ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُوا اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ مُوْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

مجھے دیکھا۔ اور ہم سب اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ وَشَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ (سب سے) بہتر ہیں۔ پھر ان سے ملے ہوئے اور پھر ان سے متصل۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے بڑھ جائیں گی اور ان کی قسمیں، گواہوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ اس باب میں حضرت عمر، عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

## شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## فِيْ مَنْ يَسُبُّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کرام کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسین بن علی نے بواسطہ ابومعاویہ، اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوسعید



marfat.com

نَصِيفَهُ يَعْنِي نِصْفَ مُدِّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

---

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللهَ اَللهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی کلام کا نشانہ نہ بنایا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری خاطر ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا جس نے انہیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی (ناراض کیا) اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا[1] (نہیں جائے گا) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ الْحَاطِبِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہو گا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی خطۂ زمین میں انتقال کر جائے وہ قیامت

---

[1] جد بن قیس منافق اپنی اونٹنی کے پہلو سے چمٹ کر لوگوں سے چھپا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔ (کتب سیرت) مترجم۔



marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا اَوْ نُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِيْ طَيْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

کے دن ان لوگوں کا قائد اور روشنی بنا کر اٹھایا جائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور بواسطہ عبداللہ بن مسلم، ابو طیبہ اور ابن بریدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مروی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

---

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

## بَابُ ۵۹۷ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

## فضیلت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اِسْتَاْذَنُوْنِيْ فِيْ اَنْ يَنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا۔ پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ علی بن ابی طالب میری صاحبزادی کو طلاق دیکر انکی لڑکی سے نکاح کریں۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اسکی تکلیف میری تکلیف ہے جو چیز اسے اذیت دے میرے لئے بھی اذیت ناک ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ اَحَبُّ النِّسَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں "یعنی اہل بیت میں سے"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق



marfat.com

حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا قَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيعًا وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصُبَيْحٌ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَّتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ

سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں مجھے وہ بات تکلیف دیتی ہے جو اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور جو بات اسے دکھ پہنچائے میرے لئے بھی پریشان کن ہے ایوب نے بواسطہ ابن ابی ملیکہ حضرت ابن زبیر سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہو سکتا ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو۔ عمرو بن دینار نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے حدیث لیث کی طرح روایت کیا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا جن سے تم لڑو گے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صبیح مولی ام سلمہ معروف نہیں۔

---

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن امام حسین، علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر فرمایا یا اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں ان سے ناپاکی دور رکھ اور انہیں خوب ستھرا کر دے۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم بہتری پر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مروی روایات میں بہترین روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انس، عمر بن ابی سلمہ اور ابو الحمراء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت



marfat.com

بْنُ عُمَرَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَائِنَا فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّيْ اِذًا لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَسْرَعُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ۔

ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عادات، حسن سیرت اور وقار نیز اٹھنے بیٹھنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ ام المومنین فرماتی ہیں جب حضرت خاتون جنت تشریف لاتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے انہیں چومتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، حضور کو چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو حضرت فاطمہ حاضر ہوئیں آپ پر جھک گئیں، آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رو پڑیں، دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں۔ میں نے (دل میں) کہا میں تو حضرت فاطمہ کو عورتوں میں سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی لیکن آج معلوم ہوا کہ یہ بھی عام عورتوں کی طرح ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا بتاؤ تو سہی کہ جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رو رہی تھیں۔ پھر دوبارہ جھک کر سر اٹھایا تو ہنس پڑیں اس کی کیا وجہ تھی؟ خاتون جنت نے فرمایا لو میں اب راز فاش کئے دیتی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اسی مرض سے میرا وصال ہو گا تو میں رو پڑی پھر بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی یہ سنکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْحَجَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا۔ ام المومنین نے فرمایا فاطمہ۔ عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے شوہر جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے



marfat.com

صَوَّامًا قَوَّامًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

## مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَقُوْلِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ النَّاسَ يَهْدُوْنَ اِلَيْهِ اَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِيْ قَدْ ذَكَرْنَ اَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاْمُرِ النَّاسَ يَهْدُوْنَ اَيْنَ مَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ اِمْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْهِ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

لئے بہت کھڑے ہونے والے تھے۔

## فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جس دن میری باری ہوتی لوگ اہتمام سے اپنے تحائف بھیجتے۔ ایک روز میری سوکنیں حضرت ام سلمہ کے گھر جمع ہوئیں اور کہا ام سلمہ! حضرت عائشہ کے باری پر لوگ خاص طور پر تحائف بھیجتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح بھلائی چاہتی ہیں جس طرح حضرت عائشہ چاہتی ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں کو ہدایت فرمائیں کہ میں جہاں ہوا کروں وہاں ہی تحائف بھیجا کرو حضرت ام سلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے رخ پھیر لیا پھر جب ادھر دیکھا تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ! میری ہم جولیاں کہتی ہیں لوگ تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہ کی باری کے منتظر رہتے ہیں لہذا آپ لوگوں سے فرما دیں کہ آپ جہاں بھی ہوں وہیں تحائف بھیجا کریں۔ جب تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ پہنچانا کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی دوسری کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ محدثین نے یہ حدیث بواسطہ حماد بن زید، ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بواسطہ ہشام بن عروہ، عوف بن حارث اور رمیثہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کا کچھ حصہ مروی ہے۔ ہشام بن عروہ سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث حماد بن زید کی مثل نقل کیا۔

---

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے



marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَئِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

فرماتی ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن علقمہ سے سند مذکور کے ساتھ مرسل روایت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ ابواسامہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا۔

---

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيلُ وَهُوَ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں، فرماتی ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔ (یا رسول اللہ!) آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان پر بھی سلام و رحمت ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب بھی ہم صحابہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آتی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتے تو ان



marfat.com

حَدِيْثٌ قَطُّ نَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سردار مقرر فرمایا فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا "عائشہ" عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا "عائشہ سے" پوچھا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد سے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اسماعیل، قیس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

---

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ اَبُوْ طُوَالَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی ثرید کو باقی کھانوں پر"۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر سے مراد ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں اور



marfat.com

الْاَنْصَارِيُّ مَدِيْنِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ۔

وہ ثقہ ہیں۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَقَالَ اَعْزُبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِيْ حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عمرو بن غالب سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا بدبخت مردود۔ دور ہو۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا هُنَّادٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِيْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا، رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا گیا "مردوں میں سے کون" فرمایا "ان کے والد ماجد"۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

## فَضْلُ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

## فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا اس رشک کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں کثرت سے یاد کرنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے



marfat.com

نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

فرماتی ہیں مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا کتنی دوسری عورت پر نہیں آتا حالانکہ ان کے وصال کے بعد حضور نے مجھ سے نکاح کیا یہ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دی جو چمکدار زبرجد کا ہوگا اور وہاں شور و شغب اور رنج و ملال نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ (اپنے دور میں) حضرت خدیجہ بنت خویلد سب سے اچھی عورت ہیں اور حضرت مریم بنت عمران (اپنے دور کی) عورتوں میں سب سے اچھی ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ اِمْرَاَةُ فِرْعَوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جہان کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ (کی فضیلت جاننا کافی ہے) یہ حدیث صحیح ہے۔

## فِيْ فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے فضائل

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ اَبُوْ غَسَّانَ نَا سَلَّامُ بْنُ جُعْفَرٍ وَكَانَ ثِقَةً عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةُ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قِيْلَ لَهُ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ تو آپ نے سجدہ کیا پوچھا گیا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب کوئی



marfat.com

اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا فَاَىُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اٹھ جانے سے بڑھ کر کونسی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِىُّ نَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَىٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِىْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ اَلَا قُلْتُ وَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّىْ وَزَوْجِىْ مُحَمَّدٌ وَاَبِىْ هَارُوْنُ وَعَمِّىْ مُوْسٰى وَكَانَ الَّذِىْ بَلَغَهَا اَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهٖ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَاشِمٍ الْكُوْفِىِّ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون اور چچا حضرت موسیٰ ہیں (علیہما السلام) حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی تھی۔ کہ انہوں نے کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور چچا زاد ہیں اس بات میں حضرت انس سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ہاشم کوفی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسکی سند کچھ خاص نہیں۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِىٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِىَ تَبْكِىْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِىْ حَفْصَةُ اِنِّىْ ابْنَةُ يَهُوْدِىٍّ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِىٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِىٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِىٍّ فَبِمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اِتَّقِى اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا حفصہ! اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔



marfat.com

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُثْمَةَ ثَنِیْ مُوْسَی بْنُ یَعْقُوْبَ الزَّمْعِیُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یَمُوْتُ فَبَكَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور سرگوشی کی وہ رو پڑیں۔ پھر کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ عنقریب آپ کا وصال ہوگا اس پر میں رو پڑی پھر فرمایا تم مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہو۔ یہ سنکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

---

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ نَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُكُمْ خَیْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُكُمْ لِاَهْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارے ساتھی کا وصال ہو تو اسے چھوڑ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد عروہ، نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنِ الْوَلِیْدِ عَنْ زَیْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَلِّغْنِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْهِمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْتَهَیْتُ اِلٰی رَجُلَیْنِ جَالِسَیْنِ وَهُمَا یَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف صاف دل نکلوں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم فرمایا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا میں نے سنتے ہی یہ بات مشہور



marfat.com

اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِیْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا اللّٰهَ اَرَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتَ حِیْنَ سَمِعْتُهَا فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ دَعْنِیْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِیَ مُوْسٰی بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زِیْدَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلٌ۔

۱۸۳۰۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی وَالْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنِ السُّدِّیِّ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِشَامٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا مِّنْ هٰذَا مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

## فَضْلُ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَیْشٍ یُحَدِّثُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَاَ عَلَیْهِ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقَرَاَ فِیْهَا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِیْفِیَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْیَهُوْدِیَّةُ وَلَا النَّصْرَانِیَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِیَّةُ مَنْ یَّعْمَلْ خَیْرًا فَلَنْ یَّكْفُرَهٗ وَقَرَاَ عَلَیْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیًا مِّنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْهِ ثَانِیًا وَلَوْ كَانَ لَهٗ ثَانِیًا لَابْتَغٰی اِلَیْهِ ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ

کردی پھر میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ کا چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس سند میں ایک شخص (راوی) کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن موسیٰ (اور حسین بن محمد) اسرائیل، سدی، ولید بن ابی ہشام اور زید بن زائدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے اس طریق کے علاوہ بھی کچھ مرفوعاً روایت کیا ہے

## فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ پھر آپ نے پڑھا "لم یکن الذین کفروا" اور اسی میں پڑھا "ان الذین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ" الخ نیز یہ بھی پڑھا "لو ان لابن ادم" الخ۔ اگر انسان کے لئے مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری ڈھونڈے اگر دوسری ہو تو تیسری تلاش کرے ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے بواسطہ والد، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم نے حضرت ابی بن کعب



marfat.com

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ رَوٰی قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیٍّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ۔

سے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

.....

## فَضْلُ الْقُرَیْشِ وَالْاَنْصَارِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ زُھَیْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنِ الطُّفَیْلِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْھِجْرَۃُ لَکُنْتُ اِمْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَکَ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَکُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

## انصار و قریش کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں یہ حدیث حسن ہے۔

.....

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَنْصَارِ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ فَقُلْنَا لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِیَّایَ حَدَّثَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا حضور نے انصار کے بارے میں فرمایا ان سے مومن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کیا آپ نے حضرت براء سے سنا فرمایا انہوں نے مجھ ہی سے تو بیان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ ھَلْ فِیْکُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَیْرِکُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثٌ عَھْدُھُمْ بِجَاھِلِیَّۃٍ وَمُصِیْبَۃٍ وَاِنِّیْ اَرَدْتُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصار کو جمع کیا پھر فرمایا قریب آؤ کیا تم میں کوئی اور شخص بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اور تو کوئی نہیں البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے۔ آپ نے فرمایا قوم کا بھانجا ان میں ہی ہوتا ہے پھر فرمایا قریش نے دور جاہلیت اور مصیبت سے ابھی ابھی چھٹکارا پایا میں چاہتا ہوں کہ ان کے گذشتہ کی تلافی کردوں اور ان کی تالیف قلوب کروں کیا تم راضی نہیں کہ لوگ



marfat.com

اَنْ اَجْبَرَهُمْ وَاَتَاَ تَفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

دنیا لے کر لوٹیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ بِمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَا اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِ ذَرَارِيِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یوم حرہ میں شہید ہونے والے ان کے خاندان اور چچازاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ "یا اللہ انصار ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے یہ حدیث حسن صحیح ہے قتادہ نے بواسطہ نضر بن انس، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اپنی قوم کو کہو میری معلومات کے مطابق یہ لوگ پاکدامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بروں کو معاف کر دو اور نیکو کاروں سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



marfat.com

جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيُقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میرا ہیں لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور یہ کم ہوں گے۔ پس ان میں سے نیکوکار سے قبول کرو اور برے سے درگزر کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ نَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید نے بواسطہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد اور صالح بن کیسان، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! تو نے پہلے والے قریش کو رنج والم چکھایا اب بعد والے قریش کو عطیات کا مزہ چکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ ثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ۔

عبدالوہاب ورزاق نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اموی، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے



marfat.com

نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ جَعْفَرِ الْاَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں، بیٹیوں کے بیٹوں اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

## باب ۵۹۸ مَا جَاءَ فِيْ اَيِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ۔

## انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے۔

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْ بِخَيْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُوا النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ فَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھر یا (فرمایا) بہترین انصار کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا بنو نجار پھر ان سے متصل بنو عبدالاشہل پھر ان سے ملحق بنو حارث بن خزرج پھر ان سے متصل بنو ساعدہ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا کہ انہیں بند کیا پھر کھولا جسطرح کوئی ہاتھ سے کچھ پھینکتا ہے فرمایا انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور انس سے بواسطہ ابواسید ساعدی، مرفوعاً مروی ہے۔

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے گھر پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے حضرت سعد نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ کہا گیا "تم لوگوں کو بھی کو دوسروں پر زیادہ فضیلت دی گئی ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے

.....



marfat.com

اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

.....

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے گھر ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

.....

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

.....

## باب ۵۹۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ۔

## فضیلتِ مدینہ طیبہ

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتُونِي بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَدْعُوكَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَيْ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک سقیا کی سنگلاخ زمین میں پہنچے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ آپ نے وضو فرمایا اور پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور یہ دعا مانگی یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہلِ مکہ کے لیے برکت کی دعا کی میں تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہلِ مدینہ) کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہلِ مکہ کو عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ نَا اَبُو تُبَاتَةَ يُونُسُ بْنُ يَحْيَى بْنِ تُبَاتَةَ نَا سَلَمَةُ

حضرت علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



marfat.com

بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْمُعَلّٰی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نے فرمایا میرے دولت کدہ اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَامِلِ الْمَرْوَزِیُّ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خانۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا مسجد حرام کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے میری مسجد میں ایک نماز بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ سُبَیْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِیَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مدینہ طیبہ میں موت آ سکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیئے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔ اس باب میں حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی ایوب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَهٗ اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلُمِّیْ اِلَی الشَّامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ پر زمانہ سخت ہو چکا ہے اس لیے میں عراق جانا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو وہ زمین محشر ہے۔ بیوقوف! صبر کر۔ میں نے

marfat.com

اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِیْ لِکَاعُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِہَا وَلَاوَائِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَسُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُہَیْرٍ وَسُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص (مدینہ طیبہ) کی سختی اور بھوک پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ ثَنَا اَبِیْ جُنَادَۃَ بْنِ سَلْمٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْرُقَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَۃُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ جُنَادَۃَ عَنْ ھِشَامٍ۔ قَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں ویران ہونے والا شہر مدینہ طیبہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جنادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کی اس روایت پر تعجب ظاہر کیا۔

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَہٗ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طِیْبَہَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ پھر مدینہ طیبہ میں اسے بخار ہوگیا۔ وہ چلا گیا پھر آیا وہی بات دہرائی آپ نے انکار فرمایا وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور طیب کو خالص کر دیتی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

.....

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ وَثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتَ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَۃِ مَا ذَعَرْتُھَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں مدینہ طیبہ میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کا درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعد،

marfat.com

قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِي اَيُّوْبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ نَحْوَهٗ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عبداللہ بن زید ، انس ، ابوایوب ، زید بن ثابت ، رافع بن خدیج ، جابر اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے ۔ حدیث ابی ھریرہ حسن صحیح ہے ۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِبْرَاهِيْمُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں ۔ یا اللہ ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم بنایا اور میں اس (مدینہ طیبہ) کے سنگلاخوں کے درمیانی حصہ کو حرم بناتا ہوں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسٰى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةُ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ عَامِرٍ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی اتریں وہی آپ کا مقام ہجرت ہے ۔ مدینہ طیبہ ، بحرین اور قنسرین (شام کا ایک شہر) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت کے ساتھ ابو عامر منفرد ہیں ۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصَالِحُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ اَخُوْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا (فرمایا) گواہ ہوں گا ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ۔ صالح بن ابی صالح سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں ۔

## باب ۶ فِيْ فَضْلِ مَكَّةَ۔

## فضیلت مکہ مکرمہ



marfat.com

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اِنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِيْ اَصَحُّ۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ پر کھڑے دیکھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم! بے شک تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے یونس نے زہری سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ محمد بن عمرو نے اسے بواسطہ ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث زہری میرے (امام ترمذی) کے نزدیک اصح ہے۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مکہ! تو کس قدر پاکیزہ اور مجھے محبوب شہر ہے۔ اگر مجھے اپنی قوم (کی شرارت) کے باعث تجھ سے نہ جانا پڑتا تو میں تیرے سوا اور کہیں نہ ٹھہرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

.....

## باب ۶۰۱ فِيْ فَضْلِ الْعَرَبِ

## فضیلتِ عرب

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ بِكَ هَدَانِي اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض و عداوت نہ رکھنا ورنہ دین سے جدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ سے کیسے عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت بخش۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سے بغض رکھو گے تو گویا کہ مجھ سے بغض رکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے



marfat.com

إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ۔

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقٍ وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَارِينَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ الْحَرِيرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا إِنَّا نَدَّاكِ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَمِنْ أَبِي سَارِينَ وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

ہم اسے صرف ابوبدر شجاع بن ولید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے میری محبت نصیب ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کی روایت سے پہچانتے ہیں

حصین بن عمر، محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

٭ ٭ ٭

.....

حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرب میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو ام حریر رضی اللہ عنہا کو سخت دکھ ہوتا۔ پوچھا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عربی کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کی ہلاکت، قرب قیامت کی علامت ہے۔ محمد بن ابورزین کہتے ہیں ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ ام شریک فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن عرب والے کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ کم ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٭ ٭ ٭



marfat.com

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ وَحَامُ أَبُو الْحَبْشِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِثُ يَفَثُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند) شام، عرب کے باپ ہیں۔ یافث، رومیوں کے اور حام، حبشہ والوں کے یہ حدیث حسن ہے۔ یافث کو یافث اور یفث بھی کہا جاتا ہے۔

## باب ۶۰۲ فِي فَضْلِ الْعَجَمِ

## فضیلتِ اہلِ عجم

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ نَا صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَصَالِحٌ هُوَ ابْنُ مِهْرَانَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عجمیوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان سب پر یا (فرمایا) ان میں بعض پر تم سب یا (فرمایا) تم میں سے بعض کی بنسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں صالح سے ابن مہران مولی عمرو بن حریث مراد ہیں۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب اس آیت پر پہنچے "واخرین منہم لما یلحقوا بہم" (ان میں سے کچھ دوسرے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے) ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم میں موجود تھے رسول اکرم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو ان سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوہریرہ



marfat.com

## باب ۶۰۳ فِیْ فَضْلِ الْیَمَنِ

## اہل یمن کی فضیلت

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ وَ غَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْیَمَنِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِھِمْ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی۔ "یا اللہ! تو ان کے دلوں کو متوجہ کر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن، زید بن ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَۃً اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے وہ بہت کمزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مُعَاوِیَۃُ ابْنُ صَالِحٍ نَا اَبُوْ مَرْیَمَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْکُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَۃِ وَالْاِمَانَۃُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حکومت قریش میں، فیصلہ انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔

.....

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ حُبَابٍ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح اور ابومریم انصاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ زید بن حباب کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ شَیْخٌ عَمِّیْ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْکَبِیْرِ بْنِ شُعَیْبِ شَیْخٌ عَمِّیْ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ازد (یمنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار



marfat.com

اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا وَهُوَ عِنْدَنَا اَصَحُّ۔

ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بلند کرنا چاہتا ہے لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ یمنی ہوتا کاش میری ماں اہلِ یمن سے ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِيْ مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ ثَنِيْ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر ہم ازدیوں (یمن والوں) سے نہ ہوتے تو انسانوں میں سے ہی نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

.....

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ مِيْنَاءَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخِرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخِرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجئے۔ آپ نے رخ پھیر لیا وہ دوسری جانب سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے ان کے چہرے سلام، ہاتھ طعام اور وہ خود اہل امن و ایمان ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میناء سے منکر احادیث مروی ہیں۔

.....



marfat.com

## باب ۶۰۴ فِیْ غِفَارٍ وَاَسْلَمَ وَجُهَیْنَةَ وَمُزَیْنَةَ

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَوْلَاهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

## قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت

حضرت ابو ایوب انصاری اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار، مزینہ، جہینہ، اشجع، غفار اور وہ لوگ جو بنو عبد الدار سے ہیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں اللہ اور اس کا رسول ان کے مددگار ہیں

.....

## باب ۶۰۵ فِیْ ثَقِیْفٍ وَبَنِیْ حَنِیْفَةَ

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقْتَنَا بِنَبْلِ ثَقِیْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِیْفًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

## ثقیف اور بنو حنیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا ان کے لیے بد دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَیْبٍ نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفًا وَبَنِیْ حَنِیْفَةَ وَبَنِیْ اُمَیَّةَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وصال تین قبائل کو برا جانتے رہے ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَصَمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِیْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِیْكٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَصَمٍ یُكْنٰی اَبَا عُثْمَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک کذاب اور ایک فسادی ہوگا۔ عبد الرحمن بن واقد نے اسی سند کے ساتھ شریک سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ عبد اللہ بن عصم کی کنیت ابو عثمان ہے۔ اور وہ کوفی ہیں۔



marfat.com

وَهُوَ كُوْفِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُصَمٍ وَإِسْرَائِيْلُ يَرْوِي عَنْ هٰذَا الشَّيْخِ وَيَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شریک، عبداللہ بن عصم کہتے ہیں اور اسرائیل عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۸۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا أَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ يَرْوِي عَنْ أَيُّوْبَ أَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مِسْكِيْنٍ وَلَعَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِي رُوِيَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ هُوَ أَيُّوْبُ أَبُو الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مِسْكِيْنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا بچہ تحفہ کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اونٹنیاں عطا فرمائیں۔ اس نے اسے ناپسند کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا فلاں شخص نے مجھے اونٹنی کا تحفہ دیا میں نے اسے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہوگیا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قرشی، انصاری ثقفی یا دوسی کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابوعلاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ایوب بن مسکین ہیں ابن ابی مسکین بھی کہا جاتا ہے۔ شاید اس میں جو بواسطہ ایوب، سعید مقبری سے مروی ہے یہی ایوب ابوالعلاء ہیں۔

.....

۱۸۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْحِمْصِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّذِي كَانُوْا أَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ إِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنو فزارہ کے ایک شخص نے اپنے ان اونٹوں میں سے جو انہیں غابہ میں ملے تھے، ایک اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ حضور نے اس کا کچھ بدلہ عطا فرمایا اور وہ ناراض ہوگیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پہ فرماتے سنا کہ عرب کے بعض لوگ ہدیہ دیتے ہیں میں اس کا اس اندازے سے کچھ بدلہ دیتا ہوں جو میرے



marfat.com

رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ يَهْدِيْ اَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَاُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِيْ ثُمَّ يَتَسَخَّطُهَ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيْهِ عَلَيَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِيْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ۔

پاس ہے۔ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد میں قرشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یزید بن ہارون کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَلَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوْحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ عَامِرِ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّيْ وَاِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا شَيْئًا اَبِيْ وَلٰكِنَّهُ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَبِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ وَيُقَالُ الْاَسْدُ هُمُ الْاَزْدُ۔

حضرت ابو عامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی اسد کیا ہی اچھا ہے، اشعری کیا ہی اچھے ہیں۔ نہ وہ جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا بلکہ فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ جانتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے قبیلہ اسد، ازد ہیں۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اس باب میں حضرت ابوذر، ابو برزہ اسلمی، بریدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے



marfat.com

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ سالم کو اللہ تعالیٰ محفوظ و مامون رکھے قبیلہ غفار کو بخش دے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ مؤمل اور سفیان، عبداللہ بن دینار سے حدیث شعبہ کے ہم معنی روایت نقل کی اس میں یہ اضافہ ہے عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّءٍ وَغَطْفَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ غفار، اسلم مزینہ، جو لوگ جہینہ سے ہیں یا (فرمایا) جہینہ اور جو لوگ قبیلہ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسد، طی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى فَلَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو تمیم کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو تمیم! تمہیں خوشخبری ہو۔ انہوں نے عرض کیا حضور! آپ نے خوشخبری دی تو کچھ عطا بھی فرمایئے۔ راوی فرماتے ہیں۔ (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ (پھر) یمن والوں کی ایک جماعت آئی آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کرو، بنو تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت ابوبکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ، تمیم، اسد، غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے



marfat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطْفَانَ وَبَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اچھے ہیں آپ نے ان کلمات کے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا (یہ سن کر) لوگوں نے کہا وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا بہر حال وہ ان سے بہتر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ ۶۰۶ فِيْ فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

## شام اور یمن کی فضیلت۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ ابْنَةِ اَزْهَرَ السَّمَّانُ ثَنِيْ جَدِّيْ اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے (کچھ) لوگوں (نجدیوں) نے کہا" اور ہمارے نجد میں بھی" حضور نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما الٰہی! ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے، ان لوگوں نے (پھر) کہا" اور ہمارے نجد میں بھی" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[1] یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی ابن عون کی روایت سے غریب ہے۔ یہ حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

[1] مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق تیرھویں صدی کی ابتدا میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا اس لیے اس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ کے ہر اس شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا جو اس کا ہم خیال نہ تھا بدقسمتی سے سرزمین ہند و پاک میں مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی نے اس کا حق نیابت ادا کرتے ہوئے "تقویۃ الایمان" اور "صراط مستقیم" نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کا فتویٰ جڑا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنہ نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا نعوذ باللہ من شرورہم (مترجم)



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَيْفُ الْقُرَانَ مِنَ الرِّفَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِاَيِّ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ

کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن ایوب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

.....

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُونُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُو اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو اپنے فوت شدہ باپ دادا پر فخر کرتے ہیں انہیں اس بات سے باز آنا چاہیئے وہ دوزخ کا کوئلہ ہو چکے ہیں۔ ورنہ گوبر کے اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور باپ دادا پر تفاخر دور کر دیا۔ اب یا تو مومن نیکوکار ہوگا یا بدکار بدبخت۔ تمام لوگ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کئے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنِي اَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُو اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ سَعِيدٌ الْمُقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْوِي عَنْ اَبِيهِ اَشْيَاءَ كَثِيرَةً عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا غرور اور خاندانی فخر لے گیا۔ اب یا تو مومن متقی ہوگا یا بدکار بدبخت لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم، مٹی سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایات کیں۔ سفیان ثوری اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ ہشام بن سعد اور سعید



marfat.com

الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ؛

مقبری ، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث ، ابو عامر کی روایت کے ہم معنی نقل کی ۔ جو ہشام بن سعد سے راوی ہیں ۔

## اٰخِرُ الْمُسْنَدِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَوٰتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ؛

## مسند ختم ہوئی

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کو سزا وار ہیں رحمت کاملہ اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ اہل پر نازل ہو۔



marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كِتَابُ الْعِلَلِ

اَخْبَرَنَا الْكَرُوْخِيُّ نَا الْقَاضِيُّ اَبُوْعَامِرٍ الْاَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ اَبُوْبَكْرٍ الْغَوْرَجِيُّ وَاَبُو الْمُظَفَّرِ الْهَاشِمِيُّ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ نَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ نَا اَبُوْعِيْسَى التِّرْمِذِيُّ قَالَ جَمِيْعُ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيْثِ هُوَ مَعْمُوْلٌ بِهٖ وَبِهٖ اَخَذَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيْثَيْنِ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ اِخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَاَكْثَرُهٗ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# کتاب العلل

امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کو اپنایا البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھیں۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو قتل کردو۔ (یہ معمول بہ نہیں) اور ہم (امام ترمذی) ان دو حدیثوں کی علت کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ اس کتاب میں ہمارے اختیار کردہ اقوالِ فقہاء میں سے سفیان ثوری کے اکثر اقوال ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے بواسطہ عبید اللہ بن موسیٰ، حضرت سفیان ثوری سے نقل کئے۔ کچھ حصہ ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے بواسطہ محمد بن یوسف فریابی حضرت سفیان سے نقل کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ کے اقوال کا اکثر حصہ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن بن عیسیٰ قزاز، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ابواب صوم میں مصعب مدینی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ امام مالک کا بعض کلام موسیٰ بن حزام بواسطہ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کے اقوال احمد بن عبدہ املی، ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں۔



marfat.com

فَاَكْثَرُهُ مَاحَدَّثَنَا بِهٖ اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْغَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ اَبْوَابِ الصَّوْمِ فَاَخْبَرَنَا بِهٖ اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ بَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَاحَدَّثَنَا بِهٖ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ مِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ حِبَّانِ بْنِ مُوْسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فُضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهٗ رِجَالٌ مُسَمُّوْنَ سَوٰى مِنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا اَخْبَرَنِيْ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلَاةِ حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَاحَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ نَا يُوْسُفُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ فِيْهِ اَشْيَاءَ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَ قَدْ اَجَازَ لَنَا الرَّبِيْعُ ذٰلِكَ وَكَتَبَ بِهٖ اِلَيْنَا وَ مَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ فَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ اِلَّا مَا فِيْ اَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَاتِ وَالْحُدُوْدِ فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنِيْ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ

بعض اقوال ابو وہب نے ابن مبارک سے نقل کئے، کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے سفیان بن عبد الملک کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے۔ حبان بن موسیٰ، وہب بن زمعہ بواسطہ فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی نے نقل کئے۔ وضو اور نماز سے متعلق اقوال شافعی ابو ولید مکی سے منقول ہیں۔ ابو اسماعیل نے بواسطہ یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی اور ربیع امام شافعی سے کچھ اقوال نقل کئے۔ ابو اسماعیل کہتے ہیں ربیع نے ہمیں ان کی تحریری اجازت دی۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج، دیت اور حدود سے متعلقہ اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ اصم کے واسطہ سے اسحاق بن منصور سے معلوم ہوئے بعض کلام اسحاق کی خبر محمد بن فلیح نے دی ہم نے ان تمام مسانید کو اپنی کتاب الوقوف میں بیان کیا۔ میں نے اس کتاب میں علل حدیث، رجال اور تاریخ کا ذکر امام بخاری کی کتاب التاریخ سے استخراج کیا اکثر حصہ وہ ہے جس پر میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے بحث مباحثہ کیا بعض مسائل میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابو زرعہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ لیکن ان سے مباحثہ کم ہوا زیادہ بحث امام بخاری سے ہوئی۔

اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کو بیان کرنے کا باعث یہ ہے کہ ہم سے اس بارے میں پوچھا گیا ایک عرصہ



marfat.com

مُوسَى الْاَصَمُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَبَعْضُ كَلَامِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اِسْحَاقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هٰذَا عَلٰى وَجْهِهٖ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَوْقُوْفُ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ ذِكْرِ الْعِلَلِ فِي الْاَحَادِيْثِ وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيْخِ فَهُوَ مَا اسْتَخْرَجْتُهٗ مِنْ كِتَابِ التَّارِيْخِ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ مَا نَاظَرْتُ بِهٖ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ وَمِنْهُ مَا نَاظَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبَا زُرْعَةَ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاَقَلُّ شَيْءٍ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ زُرْعَةَ وَاِنَّمَا حَمَلَنَا عَلٰى مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعِلَلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا سُئِلْنَا عَنْ هٰذَا فَلَمْ نَفْعَلْهُ زَمَانًا ثُمَّ فَعَلْنَاهُ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ لِلنَّاسِ لِاَنَّا قَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ تَكَلَّفُوْا مِنَ التَّصْنِيْفِ مَا لَمْ يُسْبَقُوْا اِلَيْهِ مِنْهُمْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ صَنَّفُوْا فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ مَنْفَعَةً كَثِيْرَةً وَلَهُمْ بِذٰلِكَ الثَّوَابُ الْجَزِيْلُ عِنْدَ اللّٰهِ بِمَا نَفَعَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِهٖ فَبِهِمُ الْقُدْوَةُ فِيْمَا صَنَّفُوْا وَقَدْ عَابَ بَعْضُ مَنْ لَا يَفْهَمُ عَلٰى اَهْلِ الْحَدِيْثِ الْكَلَامَ فِي الرِّجَالِ وَقَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِي الرِّجَالِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَطَاؤُسٌ تَكَلَّمَا فِيْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِيْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَعَامِرٌ الشَّعْبِيُّ فِي الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبَ السُّخْتِيَانِيِّ وَ

تک تو ہم نے یہ کام نہ کیا پھر لوگوں کی منفعت کے پیش نظر یہ طریقہ اختیار کیا کیونکہ ہم نے بہت سے ائمہ کو دیکھا کہ انہوں نے تصانیف میں اس قدر مشقت اٹھائی جس میں ان سے کوئی سابق نہیں ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحیی بن زکریا بن زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم، (رحمہم اللہ) جیسے اصحاب علم وفضل شامل ہیں۔ انہوں نے تصانیف کیں جن سے اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ نے بہت فائدہ پہنچایا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ ان کی تصانیف کے ذریعے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچا۔ نیز ان کی تصانیف ہمارے لیے مشعل راہ ہیں بعض کم فہم لوگوں نے محدثین پر نقد وجرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاؤس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا۔ سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے بارے میں، ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا۔ اسی طرح ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحیی بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمن بن مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ ہمارے نزدیک اس کا باعث مسلمانوں کی خیرخواہی ہے، واللہ اعلم۔

یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے



marfat.com

وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَشُعْبَةَ ابْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ الْاَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَوَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَكَلَّمُوْا فِي الرِّجَالِ وَضَعَّفُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ النَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يَظُنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ اَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ وَالْغِيْبَةَ اِنَّمَا اَرَادُوْا عِنْدَنَا اَنْ يُبَيِّنُوْا ضُعْفَ هٰؤُلَاءِ لِكَيْ يُعْرَفُوْا لِاَنَّ بَعْضَ الَّذِيْنَ ضُعِّفُوْا كَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيْثِ وَبَعْضُهُمْ كَانُوْا اَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَكَثْرَةِ خَطَاءٍ فَاَرَادَ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةُ اَنْ يُبَيِّنُوْا اَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَى الدِّيْنِ وَتَثَبُّتًا لِاَنَّ الشَّهَادَةَ فِي الدِّيْنِ اَحَقُّ اَنْ يَتَثَبَّتَ فِيْهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ۔

طعن و تشنیع یا عقیدت کا ارادہ کیا بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے بعض اصحابِ بدعت تھے۔ بعض متہم تھے، اور بعض اصحاب غفلت اور خطاکار تھے۔ پس ان ائمہ نے دین پر شفقت اور تثبت کے طور پر ان لوگوں کے حالات بیان کئے (اور نقد و جرح کی) کیونکہ اموال اور حقوق کی شہادت کی بنسبت دینی شہادت کا تثبت زیادہ ضروری ہے

۱۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ اَنَسٍ وَ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِيْهِ تُهْمَةً اَوْ ضُعْفٌ اَسْكُتُ اَوْ اُبَيِّنُ قَالُوْا بَيِّنْ۔

محمد بن اسماعیل (بخاری) نے بواسطہ محمد بن یحیٰی بن سعید قطان ان کے والد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ متہم ہو تو میں اسے بیان کر دوں یا خاموش رہوں انہوں نے فرمایا بیان کرو۔

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ اَنَّ اُنَاسًا يَجْلِسُوْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَسْتَاهِلُوْنَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّنَّةِ اِذَا مَاتَ اَحْيَى اللّٰهُ ذِكْرَهُ وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُذْكَرُ۔

محمد بن رافع نیشاپوری نے یحیٰی بن آدم سے نقل کیا ابوبکر بن عیاش سے کہا گیا کہ بعض لوگ (علمی مسند پر) بیٹھ جاتے ہیں پھر دوسرے لوگ ان کے پاس آکر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ اس کے اہل نہیں ہوتے (تو کیا یہ جائز ہے؟) ابوبکر بن عیاش نے کہا جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آکر بیٹھیں گے۔ اگر وہ صاحب سنت ہوگا تو اس کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا ذ

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ نَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ

محمد بن علی بن حسین شقیق نے بواسطہ نضر بن عبداللہ اصم، اسماعیل بن زکریا اور عاصم، ابن سیرین سے نقل کیا



marfat.com

زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ لَا يَسْأَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَأَلُوْا عَنِ الْاِسْنَادِ لِكَيْ يَأْخُذُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَيَدَعُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ الْبِدَعِ۔

وہ فرماتے ہیں پہلے زمانے میں اسناد کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا جب فتنہ بپا ہونے لگا تو لوگوں نے سند کے بارے میں سوال شروع کیا۔ تاکہ اہل سنت کی حدیث لے لیں اور اہل بدعت کی روایت ترک کر دیں۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْاِسْنَادُ عِنْدِيْ مِنَ الدِّيْنِ لَوْلَا اِسْنَادٌ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَا شَآءَ فَاِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ۔

محمد بن علی بن حسن فرماتے ہیں میں نے عبدان سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک سند دین سے ہے اگر سند نہ ہو تو جس کا جو دل چاہے کہے اور جب اس سے پوچھا جائے تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ خاموش رہے۔

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ذُكِرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيْثٌ فَقَالَ يَحْتَاجُ لِهٰذَا اَرْكَانٌ مِنْ آجُرٍ يَعْنِيْ اَنَّهٗ ضَعَّفَ اِسْنَادَهٗ۔

محمد بن علی نے حبان بن موسیٰ سے خبر دی کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی آپ نے فرمایا اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستون کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ تَرَكَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبَرِّيِّ وَرَوْحِ بْنِ مُسَافِرٍ وَاَبِيْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ وَاَيُّوْبَ بْنِ خَوْطٍ وَاَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ وَنَصْرِ بْنِ طَرِيْفٍ اَبِيْ جَزْءٍ وَالْحَكَمِ وَحَبِيْبِ الْحَكَمِ رَوٰى لَهٗ حَدِيْثًا فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهٗ وَحَبِيْبٌ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَمِعْتُ عَبْدَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَأَ اَحَادِيْثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ وَكَانَ اَخِيْرًا اِذَا اَتٰى عَلَيْهَا اَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهٗ قَالَ اَحْمَدُ وَثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَمَّوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يَهِمُ فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَاَنْ اَقْطَعَ الطَّرِيْقَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْهُ وَاَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَرْوِيَ عَنْ

احمد بن عبدہ نے بواسطہ وہب بن زمعہ عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا کہ انہوں نے ان رواۃ کی روایات چھوڑ دی تھیں۔ حسن بن عمارہ، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلیمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابوشیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن طریف (ابی جزء حکم) اور حبیب حکم۔ ابن مبارک نے کتاب الرقاق میں حبیب سے ایک حدیث روایت کیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عبدہ، عبدان سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی روایات پڑھی ہیں لیکن آخری عمر میں جب وہ ان احادیث پر پہنچتے تو ان سے اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابو وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک آدمی کا نام لیا گیا جو حدیث میں وہم (خطا) کرتا تھا۔ تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اس کی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر ہے موسیٰ بن حزام فرماتے ہیں میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے سنا کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز نہیں۔ احمد بن حسین فرماتے ہیں ہم حضرت



marfat.com

سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ الْكُرْفِيُّ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَذَكَرُوا فِيهِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَقُلْتُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ۔

۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا الْمُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ قَالَ فَغَضِبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّمَا فَعَلَ هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِأَنَّهُ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَعْفِ إِسْنَادِهِ لِأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ جِدًّا فِي الْحَدِيثِ فَكُلُّ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ حَدِيثٌ مِمَّنْ يُتَّهَمُ أَوْ يُضَعَّفُ لِغَفْلَتِهِ وَكَثْرَةِ خَطَائِهِ وَلَا يُعْرَفُ ذَلِكَ الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فَلَا يُحْتَجُّ بِهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَبَيَّنُوا أَحْوَالَهُمْ لِلنَّاسِ

۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا الْكَلْبِيَّ فَقِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ تَرْوِي عَنْهُ قَالَ أَنَا أَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْ كَذِبِهِ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلُ ثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ ثَنِي عَفَّانُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اشْتَهَيْتُ كَلَامَهُ فَتَتَبَّعْتُ عَنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ فَانْتَبَذْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ كُلَّهُ عَنِ الْحَسَنِ فَمَا

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے بعض اہلِ علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کیے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں"۔

(میں نے کہا) حجاج بن نصیر نے بواسطہ معارک بن عباد، عبداللہ بن سعید مقبری اور سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جس کو رات ٹھکانہ دے (یعنی رات کو گھر واپس لوٹ سکے)۔ احمد بن حسن کہتے ہیں یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل کو غصہ آگیا چنانچہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا "اپنے رب سے بخشش مانگ"، امام احمد بن حنبل نے یہ انداز اس لیے اختیار فرمایا کہ انہوں نے ضعفِ سند کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ غیر معروف ہے۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں نہایت ضعیف قرار دیا۔ لہٰذا جو شخص جھوٹ کے ساتھ متہم ہے یا غفلت اور کثرتِ خطاء کے باعث ضعیف سمجھا گیا، اس سے مروی حدیث اگر کسی دوسرے راوی سے معروف نہ ہو تو وہ قابل استدلال نہیں۔ متعدد آئمہ نے ضعیف راویوں سے روایت لی لیکن لوگوں کے سامنے ان کا ضعف بھی بیان کیا۔

ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی بواسطہ یعلی بن عبید، سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، کلبی سے بچو عرض کیا گیا آپ ان سے روایت کرتے ہیں سفیان نے جواب دیا میں ان کے صدق و کذب میں تمیز کر لیتا ہوں محمد بن اسماعیل نے بواسطہ یحیٰی بن معین اور عفان، ابوعوانہ سے خبر دی کہ جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی روایات (جمع کرنے) کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان کے شاگردوں سے احادیث جمع کیں۔ پھر انہیں لے کر ابان بن



marfat.com

اَسْتَحِلُّ اَنْ اَرْوِیَ عَنْهُ شَیْئًا وَقَدْ رَوٰی عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَاِنْ کَانَ فِیْهِ مِنَ الضُّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا وَصَفَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَیْرُهُ فَلَا یُغْتَرُّ بِرِوَایَةِ الثِّقَاتِ عَنِ النَّاسِ لِاَنَّهُ یُرْوٰی عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّهُ قَالَ اَنَّ الرَّجُلَ لَیُحَدِّثُنِیْ فَمَا اَتَّهِمُهُ وَلٰکِنْ اَتَّهِمُ مَنْ فَوْقَهُ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَرَوٰی اَبَانُ بْنُ اَبِیْ عَیَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ هٰکَذَا رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اَوْ زَادَ فِیْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَاَبَانُ بْنُ اَبِیْ عَیَّاشٍ وَاِنْ کَانَ قَدْ وُصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَهٰذَا حَالُهٗ فِی الْحَدِیْثِ وَالْقَوْمُ کَانُوْا اَصْحَابَ حِفْظٍ فَرُبَّ رَجُلٍ وَاِنْ کَانَ صَالِحًا لَا یُقِیْمُ الشَّهَادَةَ وَلَا یَحْفَظُهَا فَکُلُّ مَنْ کَانَ مُتَّهَمًا فِی الْحَدِیْثِ فِی الْکِذْبِ اَوْ کَانَ مُغَفَّلًا یُخْطِیُٔ الْکَثِیْرَ فَالَّذِیْ اِخْتَارَهٗ اَکْثَرُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَنْ لَّا یَشْتَغِلَ الرِّوَایَةَ عَنْهُ اَلَا تَرٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَکِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ اَمْرُهُمْ تَرَکَ الرِّوَایَةَ عَنْهُمْ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ قَوْمٍ مِّنْ اَجْلِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَضَعَّفُوْهُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَوَثَّقَهُمْ

ابی عیاش کے پاس گیا تو انہوں نے وہ تمام احادیث مجھے حضرت حسن بصری سے سنائیں لیکن میں نے ان سے کچھ روایت کرنا جائز نہ سمجھا۔ ابان ابن ابی عیاش سے متعدد ائمہ نے احادیث روایت کیں اگرچہ ان میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ ابوعوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا۔ لہذا ثقات کی روایت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے منقول ہے کہ کوئی شخص مجھے حدیث کرتا ہے تو میں اسے متہم نہیں کرتا بلکہ اس سے اوپر والے راوی کو متہم کرتا ہوں متعدد لوگوں نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری نے ابان ابن ابی عیاش سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے لوگوں نے بھی ابان سے اسی سند سے اس کے ہم معنی نقل کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گزاری تو آپ کو وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا اگرچہ عبادت اور اجتہاد میں ابان ابن ابی عیاش کی تعریف کی گئی لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ اس دور کے لوگ اگرچہ قوی حافظہ کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ نیکوکار ہونے کے باوجود شہادت قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتے۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو کہ وہ حدیث میں متہم بالکذب ہو یا غافل اور زیادہ خطا کرنے والا ہو تو اکثر ائمہ حدیث کا مختار یہ ہے کہ اس سے روایت نہ لی جائے دیکھو تو سہی کہ عبداللہ بن مبارک نے بعض اہل علم سے حدیث روایت کی لیکن جب ان پر ان کا حال ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین نے اجلہ علماء کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ حدیث نے انہیں ان کی جلالت علمی اور صداقت کے



marfat.com

اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَ اِنْ كَانُوْا قَدْ وَهِمُوْا فِيْ بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوٰى عَنْهُ۔

باعث ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض مرویات میں خطا ہوئی۔ یحیٰی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

.....

۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالَ تُرِيْدُ الْعَفْوَ اَوِ التَّشْدِيْدَ قُلْتُ لَا بَلِ اشْتِدَادَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيْدُ كَانَ يَقُوْلُ اَشْيَاخُنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ يَحْيٰى وَسَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيْهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَعْلٰى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِيْ فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيٰى مَا رَاَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُلَقِّنَهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرْوِ يَحْيٰى عَنْ شَرِيْكٍ وَلَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ وَلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ اِتَّهَمَهُمْ بِالْكِذْبِ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يُثْبِتُ عَلٰى رِوَايَةٍ وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ قَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری نے علی بن مدینی سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عفو کا ارادہ ہے یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمایا وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا میرے شیوخ ابوسلمہ اور یحیی بن عبدالرحمن ابن حاطب ہیں۔ یحیی کہتے ہیں میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحیی سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمر، سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں۔ اور میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرملہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحیی سے عبدالرحمن بن حرملہ کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو یحیی نے کہا اگر میں اسکو کوئی بات سکھانا چاہوں تو سکھلا سکتا ہوں۔ علی نے کہا کیا اسے سکھایا جاتا ہے کہا "ہاں" علی کہتے ہیں یحیی نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح، اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یحیی بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحیی بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحیی بن سعید قطان نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ،



marfat.com

وَ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَاَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَئِمَّةِ اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِيْ بَعْضِ مَا رَوَوْا قَدْ حَدِيْثَ عَنْهُمُ الْاَئِمَّةُ۔

محمد بن عجلان اوران جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے ورنہ ان سے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبَتًا فِي الْحَدِيْثِ۔

حسن بن علی حلوانی بواسطہ علی بن مدینی ، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سہیل بن ابوصالح کو حدیث میں ثبت سمجھتے تھے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَامُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ۔

ابن ابی عمر فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی سعید مقبری سے روایت میں کلام کیا ہے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عِنْدَنَا فِيْ اِبْنِ عَجْلَانَ لِهٰذَا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيْرَ وَهٰكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَحَدَّثَنَا عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى نَحْوُ هٰذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا بِغَيْرِ الْاِسْنَادِ وَاِنَّمَا جَاءَ

ابوبکر نے بواسطہ علی بن عبداللہ اور یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان کا قول نقل کیا کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہیں۔ جب یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہوگئیں تو میں نے سب کو بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردیا۔ ہمارے نزدیک ابن عجلان نے یحییٰ بن سعید کے بارے میں اسی لیے کلام کیا ہے — یحییٰ، ابن عجلان کثیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے علی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں شعبہ نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ، ان کے بھائی عیسیٰ، عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ اور ایوب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے بارے میں روایت نقل کی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے اس کے علاوہ اس



marfat.com

هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ لِاَنَّ اَكْثَرَ مَنْ مَضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوْا لَا يَكْتُبُوْنَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُ لَهُمْ بَعْدَ السَّمَاعِ وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِهٖ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةِ خَطَاهُمْ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ فَاِذَا تَفَرَّدَ اَحَدٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثٍ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ لَمْ يُحْتَجَّ بِهٖ كَمَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِهٖ اِنَّمَا عَنٰى اِذَا تَفَرَّدَ بِالشَّيْءِ وَاَشَدُّ مَا يَكُوْنُ هٰذَا اِذَا لَمْ يَحْفَظِ الْاِسْنَادَ فَزَادَ فِي الْاِسْنَادِ اَوْ نَقَصَ اَوْ غَيَّرَ الْاِسْنَادَ اَوْ جَاءَ بِمَا يَتَغَيَّرُ فِيْهِ الْمَعْنٰى فَاَمَّا مَنْ اَقَامَ الْاِسْنَادَ وَحِفْظَهٗ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَاِنَّ هٰذَا وَاسِعٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا لَمْ يُغَيِّرِ الْمَعْنٰى۔

قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے کبھی کچھ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے ہوا۔ کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے ۔ اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے ۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات قابل استدلال نہیں ۔ جن علماء نے مجالد بن سعید ، عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ اور کثرت خطاء کے سبب سے ہے ۔ کئی ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں ۔ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اس کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا ۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفرد ہوں ۔ اور سب سے سخت بات تو یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے جو شخص سند قائم اور یاد رکھے اور الفاظ بدل دے تو اس کے بارے میں محدثین کے نزدیک وسعت ہے جب تک معنی نہ بدلیں۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اِذَا حَدَّثْنَاكُمْ عَلَى الْمَعْنٰى فَحَسْبُكُمْ

محمد بن بشار بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث اور مکحول ، واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنیٰ بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے ۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشَرَةٍ اَللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ۔

یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرزاق ، معمر اور ایوب ، محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا الفاظ مختلف ہوتے اور معنی ایک ۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَاْتُوْنَ بِالْحَدِيْثِ عَلَى الْمَعَانِيْ وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يُعِيْدُوْنَ الْحَدِيْثَ

احمد بن منیع نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری ابن عون سے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی ، حسن اور شعبی حدیث بالمعنیٰ روایت کرتے ہیں جبکہ قاسم بن محمد ، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ ، الفاظ حدیث دہراتے تھے ۔



marfat.com

عَلٰی حُدُوْدِہٖ۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِیْثِ ثُمَّ تُحَدِّثُنَا بِهٖ عَلٰی غَیْرِ مَا حَدَّثْنَا قَالَ عَلَیْكَ بِالسِّمَاعِ الْاَوَّلِ۔

علی بن خشرم نے بواسطہ حفص بن غیاث، عاصم بن احول سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا آپ ہم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا پہلے سماع کو لازم پکڑو۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا وَكِیْعٌ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ صَبِیْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا اَصَبْتَ الْمَعْنٰی اَجْزَاَكَ

جارود بواسطہ وکیع اور ربیع بن صبیح، حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے معنیٰ صحیح رکھا تو یہ کافی ہے۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَیْفٍ هُوَ ابْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُوْلُ اُنْقُصْ مِنَ الْحَدِیْثِ اِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِیْهِ۔

علی بن حجر بواسطہ عبداللہ بن مبارک، سیف ابن سلیمان سے نقل کرتے ہیں میں نے مجاہد سے سنا کہ چاہو تو الفاظ حدیث کم کر لو لیکن زیادتی نہ کرو۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا زَیْدُ بْنُ خُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ فَقَالَ اِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّیْ اُحَدِّثُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُوْنِیْ اِنَّمَا هُوَ الْمَعْنٰی۔

ابو عمار حسین بن حریث نے بواسطہ زید بن حباب ایک نامعلوم شخص سے نقل کیا کہ سفیان ثوری ہمارے طرف تشریف لائے اور فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے جیسے سنا ویسے ہی تم سے بیان کرتا ہوں تو میری تصدیق نہ کرنا بلکہ میں بالمعنی روایت کرتا ہوں۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِیْعًا یَقُوْلُ اِنْ لَمْ یَكُنِ الْمَعْنٰی وَاسِعًا فَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِنَّمَا تَفَاضَلَ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَالتَّثَبُّتِ عِنْدَ السِّمَاعِ مَعَ اَنَّهٗ لَمْ یَسْلَمْ مِنَ الْخَطَاءِ وَالْغَلَطِ كَثِیْرٌ اَحَدٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ مَعَ حِفْظِهِمْ۔

حسین بن حریث فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے سنا کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی لوگ ہلاک ہو جاتے۔ علماء کو ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود آئمہ کرام، خطاء اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ الرَّازِیُّ نَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِیْ اِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِیُّ اِذَا حَدَّثَنِیْ فَحَدِّثْنِیْ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنِیْ مَرَّةً بِحَدِیْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِیْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا۔

محمد بن حمید رازی بواسطہ جریر، عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر کئی سال بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو ابْنُ عَلِیٍّ نَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِیْمَ مَا بَالُ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ اَتَمَّ حَدِیْثًا مِّنْكَ قَالَ لِاَنَّهٗ كَانَ یَكْتُبُ۔

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان اور سفیان، منصور سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابی جعد، آپ سے پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔



marfat.com

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَمَا أَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا۔

عبدالجبار علاء بن عبدالجبار، سفیان سے ناقل ہیں کہ عبدالملک بن عمیر نے فرمایا میں حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف نہیں چھوڑتا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا وَعَاهُ قَلْبِي۔

حسین بن، مہدی بصری بواسطہ عبدالرزاق اور معمر، حضرت قتادہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے جو کچھ سنا اسے قلب نے محفوظ کر لیا۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنَصَّ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی بواسطہ سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں نے زہری سے بڑھ کر کسی کو حدیث پر نص کرنے والا نہیں دیکھا۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ۔

ابراہیم بن سعد جوہری بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اہلِ مدینہ کی احادیث زہری کے بعد، یحیی بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَإِذَا حَدَّثَ عَنْ أَيُّوبَ بِخِلَافِهِ تَرَكَهُ فَأَقُولُ قَدْ سَمِعْتُهُ فَيَقُولُ إِنَّ أَيُّوبَ كَانَ أَعْلَمَنَا بِحَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ۔

محمد بن اسماعیل بواسطہ سلیمان بن حرب حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عون کوئی حدیث بیان کرتے پھر میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا میں نے تو ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن سیرین کی روایات ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَيُّهُمَا أَثْبَتُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ أَوْ مِسْعَرٌ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ كَانَ مِسْعَرٌ مِنْ أَثْبَتِ النَّاسِ۔

ابوبکر بن علی عبداللہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن ابی سعید سے پوچھا ہشام دستوائی اور مسعر میں سے کون زیادہ ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ إِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ إِنْ أَرَدْتَ الْحَدِيثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ۔

ابوبکر قدوس بن محمد بواسطہ ابوالولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شعبہ نے جس بات میں میری مخالفت کی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر اور ابوالولید دونوں بیان کرتے ہیں کہ حماد بن سلمہ نے فرمایا اگر حدیث چاہتے ہو تو شعبہ کی مجلس کو لازم پکڑو)

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيثًا وَاحِدًا

عبد بن حمید بواسطہ ابوداؤد شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث روایت کی اس کے پاس



marfat.com

اِلَّا اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَالَّذِيْ رَوَيْتُ عَنْهُ عَشَرَةَ اَحَادِيْثَ اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ وَالَّذِيْ رَوَيْتُ عَنْهُ خَمْسِيْنَ حَدِيْثًا اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَالَّذِيْ رَوَيْتُ عَنْهُ مِائَةَ اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ اَلْاَحْبَانَ الْكُوْفِيَّ الْبَارِقِيَّ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ ثُمَّ عُدْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ مَاتَ.

ایک سے زیادہ بار آیا۔ جس سے دس احادیث روایت کیں اس کے پاس دس بار سے زیادہ حاضر ہوا جس سے پچاس احادیث روایت کیں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ آیا۔ اور جس سے سو احادیث روایت کیں۔ اس کے پاس سو بار سے زیادہ آیا۔ البتہ حبان کوفی بارقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ حاضر ہوا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

.....

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ شُعْبَةُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحَدِيْثِ.

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن ابی اسود، ابن مہدی سے نقل کیا کہ سفیان فرماتے ہیں۔ شعبہ (رحمہ اللہ) حدیث میں امیر المومنین ہیں۔

.....

۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ اَحَدٌ عِنْدِيْ وَاِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَحْفَظَ لِلْاَحَادِيْثِ الطِّوَالِ سُفْيَانُ اَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ اَمَرَّ فِيْمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَكَانَ شُعْبَةُ اَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ اَبْوَابٍ.

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا۔ مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ محبوب نہیں اور میرے نزدیک کوئی ان کے برابر کا نہیں لیکن جب سفیان ان کی مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کا قول لیتا ہوں۔ علی فرماتے ہیں میں نے یحییٰ سے پوچھا سفیان اور شعبہ میں سے کسے طویل احادیث زیادہ یاد تھیں۔ انہوں نے فرمایا شعبہ، اس اعتبار سے زیادہ قوی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں، شعبہ، اسماء رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب ابواب (فقیہ) تھے۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّيْ مَا حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ بِشَيْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِيْ سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيْسٰى يَقُوْلُ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُشَدِّدُ فِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِ هٰذَا.

ابوعمار حسین بن حریث، فرماتے ہیں۔ میں نے وکیع سے سنا کہ شعبہ فرماتے ہیں سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ مجھ سے سفیان نے جس شیخ سے بھی حدیث بیان کی تو میں نے ویسے ہی پایا جیسے انہوں نے بیان فرمایا۔ میں (امام ترمذی) نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسیٰ سے سنا کہ مالک بن انس حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہت سختی برتتے تھے حتیٰ کہ یاء اور تاء کا بھی خیال رکھتے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَرِيْبٍ الْاَنْصَارِيُّ قَاضِي الْمَدِيْنَةِ

ابوموسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن قریب انصاری (قاضی مدینہ) سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) امام مالک بن انس



marfat.com

قَالَ مَرَّ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰى اَبِيْ حَازِمٍ وَهُوَ جَالِسٌ فَجَازَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَجِدْ مَوْضِعًا اَجْلِسُ فِيْهِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَخُنَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَائِمٌ۔

ابو حازم کے پاس سے گزرے وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے۔ امام مالک گزر گئے۔ آپ سے نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی گئی، تو فرمایا میں نے بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول سننا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔

**۳۵۔** حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ يَحْيٰى مَا فِي الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِيْثًا مِنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ اِمَامًا فِي الْحَدِيْثِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنِيْ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ اَحْمَدُ عَنْ وَكِيْعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ اَحْمَدُ وَكِيْعٌ اَكْبَرُ فِي الْقَلْبِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِمَامٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اِنِّيْ لَمْ اَرَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَكَثَّرُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِنْهُ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰى مَنَازِلِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَيِّ شَيْءٍ تَكَلَّمَ فِيْهِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ اِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اَوْ يُمْسِكُ اَصْلَهٗ فِيْمَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اِذَا لَمْ يَحْفَظْهُ هُوَ صَحِيْحٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِثْلَ السَّمَاعِ۔

ابو بکر، بواسطہ علی بن عبداللہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں انھوں نے فرمایا مجھے سعید بن مسیب سے مالک بن انس کی روایات کی بنسبت ابراہیم نخعی سے سفیان ثوری کی روایات زیادہ پسند ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں لوگوں میں مالک بن انس سے زیادہ صحیح حدیث والا کوئی نہیں امام مالک حدیث میں امام تھے۔ احمد بن حسن امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا وکیع دل کے بڑے ہیں اور عبدالرحمٰن امام ہیں میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو ابن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم دی جائے۔ تو میں قسم کھالوں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ و اتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جا سکے۔ اس بارے میں علماء کی طویل گفتگو بے مقصد ہے، عالم کو حدیث پڑھ کر سنانا جبکہ اسے وہ یاد ہو حواس کے سامنے پڑھا جائے اور اگر یاد نہ ہو تو وہ محض اس کا مفہوم ذہن نشین کرے تو محدثین کے نزدیک یہ بھی سماع کی طرح صحیح ہے۔

**۳۶۔** حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَاهُ۔

حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن جریج سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو احادیث پڑھ کر سنائیں تو میں نے پوچھا کیسے کہوں؟ انھوں نے فرمایا کہو "حدثنا" (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)



marfat.com

۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ عِصْمَةَ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَفَرًا قَدِمُوْا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِّنْ كُتُبِهِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ فَيُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ اِنِّيْ بُلِيْتُ بِهٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ فَاقْرَؤُا عَلَيَّ فَاِنَّ اِقْرَارِيْ بِهٖ كَقِرَاءَتِيْ عَلَيْكُمْ۔

سوید ابن نصر نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد، ابوعصمہ اور یزید نحوی، حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ اہل طائف کے چند آدمی اپنی کتاب لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس کو آگے پیچھے سے پڑھنے لگے پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آگیا ہوں تم مجھ پر پڑھو بے شک میری تصدیق پڑھنے کے مترادف ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ اِذَا نَاوَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهٗ اٰخَرَ فَقَالَ اُرْوِ هٰذَا عَنِّيْ فَلَهٗ اَنْ يَّرْوِيَهٗ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا عَاصِمٍ النَّبِيْلَ عَنْ حَدِيْثٍ فَقَالَ اِقْرَءْ عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَّقْرَاَ هُوَ فَقَالَ اَاَنْتَ لَا تُجِيْزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُجِيْزَانِ الْقِرَاءَةَ۔

سوید نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اور حسین بن واقد، منصور بن معتمر سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص اپنی کتاب کسی دوسرے کو دے کر کہے تم میری طرف سے روایت کرو تو اس کے لیے اس کا روایت کرنا جائز ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابوعاصم نبیل سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھ پر پڑھو۔ میں چاہتا تھا کہ وہ پڑھ کر سنائیں اس پر انہوں نے فرمایا تم پڑھنا جائز نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے صحیح

۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ الْمِصْرِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِيْ فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِيْ وَمَا قُلْتُ اَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قُرِءَ عَلَى الْعَالِمِ وَاَنَا شَاهِدٌ وَمَا قُلْتُ اَخْبَرَنِيْ فَهُوَ مَا قَرَاْتُ عَلَى الْعَالِمِ يَحْيِنِيْ وَاَنَا وَحْدِيْ وَسَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاحِدٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَكُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيِّ فَقُرِئَ عَلَيْهِ بَعْضُ حَدِيْثِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ نَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ اَجَازَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِجَازَةَ اِذَا اَجَازَ الْعَالِمُ اَنْ يَّرْوِيَ عَنْهُ لِاَحَدٍ شَيْئًا مِّنْ حَدِيْثِهٖ اَنْ يَّرْوِيَ عَنْهُ۔

احمد بن حسن بواسطہ یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری، عبداللہ بن وہب سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں جب میں کہوں "حدثنا" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کے ساتھ مل کر حدیث سنی اور اگر میں "حدثنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیلے حدیث سنی۔ "اخبرنا" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی عالم کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں بھی وہاں حاضر تھا اور اگر میں "اخبرنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے تنہا یہ حدیث کسی عالم کو پڑھ کر سنائی۔ ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہ "حدثنا" اور "اخبرنا" دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم ابومصعب مدینی کے پاس تھے ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے پوچھا ہم کیسے روایت کریں؟ فرمایا تم یوں کہو "ہم سے ابومصعب نے بیان کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے جب کوئی عالم کسی کو اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ روایت



marfat.com

۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، عمران بن حدیر اور ابو مجلز، بشیر بن نہیک سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (احادیث کی) ایک کتاب لکھی۔ اور پوچھا کیا آپ سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" روایت کرو۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِيْ بَعْضُ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ۔

محمد بن اسماعیل واسطی بواسطہ محمد بن حسن، عوف اعرابی سے ناقل ہیں۔ کہ ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے عرض کیا میرے پاس آپ کی بعض روایات ہیں کیا آپ کی طرف سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں اور ان سے متعدد ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهٰذَا مِنْ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

جارود بن معاذ بواسطہ انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں، امام زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور عرض کیا یہ آپ کی روایات ہیں آپ سے روایت کروں فرمایا "ہاں"

۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ اِلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَعْجَبُ اَمْرًا وَقَالَ عَلِيٌّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ فَقَالَ ضَعِيْفٌ فَقُلْتُ اَنَّهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ قَالَ لَا شَيْءَ اِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ اِلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْحَدِيْثُ اِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَاِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ۔

ابوبکر بواسطہ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید سے ناقل ہیں ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے۔ اور عرض کیا یہ آپ کی احادیث ہیں آپ کی طرف سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یحیی فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا معلوم نہیں ان دونوں (قرأت اور اجازت) میں سے کون سی زیادہ پسندیدہ ہے علی بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی اس روایت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے عطاء خراسانی سے روایت کی انہوں نے کہا وہ ضعیف ہے میں نے کہا وہ کہتے ہیں "اخبرنی" انہوں نے کہا کچھ نہیں وہ تو ایک کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللّٰهُ

علی بن حجر بواسطہ بقیہ بن ولید، عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ زہری نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو کہتے ہوئے سنا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" زہری نے فرمایا "ابن ابی فروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس



marfat.com

يَابْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ تَجِيْئُنَا بِاَحَادِيْثَ لَيْسَ لَهَا خَطْمٌ وَلَا اَزِمَّةٌ۔

بے مہار و بے لگام احادیث لاتے ہو۔

.....

۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ بِكَثِيْرٍ كَانَ عَطَاءٌ يَاْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى مُرْسَلَاتُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءٍ قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مُرْسَلَاتُ طَاوُسٍ قَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا قَالَ عَلِيٌّ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ مُرْسَلَاتُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عِنْدِيْ شِبْهُ لَاشَيْءَ وَالْاَعْمَشِ وَالتَّيْمِيِّ وَيَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَمُرْسَلَاتُ ابْنِ عُيَيْنَةَ شِبْهُ الرِّيْحِ ثُمَّ قَالَ اَيْ وَاللّٰهِ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتُ مَالِكٍ قَالَ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى لَيْسَ فِي الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِيْثًا مِّنْ مَالِكٍ۔

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں کہ یحیٰی بن سعید نے فرمایا مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطار بن ابی رباح کی مرسل روایات سے بہت زیادہ پسندیدہ ہیں۔ عطار ہر قسم کے راوی سے روایت کرتے تھے علی، یحیٰی کا قول نقل کرتے ہیں سعید بن جبیر کی مرسل روایات، عطاء کی مرسلات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ میں نے یحیٰی سے پوچھا آپ کو مرسلات مجاہد زیادہ پسند ہیں یا مرسلات طاؤس؟ فرمایا وہ دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحیٰی بن سعید سے سنا فرماتے ہیں میرے نزدیک ابواسحاق کی مرسل روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اعمش، تیمی اور یحیی بن ابی کثیر کی روایات بھی اسی طرح ہیں۔ ابن عیینہ کی مرسلات ہوا کے مشابہ ہیں (قابل اعتماد نہیں) پھر فرمایا ہاں خدا کی قسم سفیان بن سعید کی مرسلات بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے یحیٰی سے پوچھا مرسلات مالک کیسی ہیں؟ فرمایا میں انہیں پسند کرتا ہوں پھر یحیٰی نے فرمایا لوگوں میں مالک سے زیادہ صحیح راوی کوئی نہیں۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَجَدْنَا لَهٗ اَصْلًا اِلَّا حَدِيْثًا اَوْ حَدِيْثَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَ فَاِنَّهٗ ضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةَ قَدْ حَدَّثُوْا عَنِ الثِّقَاتِ وَغَيْرِ الثِّقَاتِ فَاِذَا رَوٰى اَحَدُهُمْ حَدِيْثًا وَاَرْسَلَهٗ لَعَلَّهٗ اَخَذَهٗ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِيْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ رَوٰى عَنْهُ۔

سوار بن عبداللہ عنبری کہتے ہیں میں نے یحیٰی بن سعید قطان سے سنا فرماتے ہیں حسن بصری نے اپنی جن احادیث میں فرمایا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" تو ایک دو حدیثوں کے سوا ہمیں ان سب کی اصل معلوم ہوگئی امام ترمذی فرماتے ہیں، جس کسی نے مرسل روایت کو ضعیف کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ائمہ نے ثقہ و غیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہٰذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو۔ حضرت حسن بصری نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا اور پھر ان سے روایت بھی لی۔

.....

۴۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَعَمِّيْ قَالَ سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَمَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ فَاِنَّهٗ

بشر بن معاذ بصری بواسطہ مرحوم بن عبدالعزیز عطار ان کے والد اور چچا حضرت بصری سے ناقل ہیں کہ معبد جہنی سے بچتے رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے



marfat.com

ضَالٌّ مُضِلٌّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَا الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرِ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهٖ لَمَا حُكِيَ عَنْهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفِ حَدِيْثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَتَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيْثَ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَقَدْ اَحْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ اَيْضًا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے منقول ہے فرماتے ہیں ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب تھا محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں پھر وہ خود ان سے روایت کرتا ہے۔ محمد بن بشار کہتے عبدالرحمٰن بن مہدی نے جابر جعفی کی احادیث چھوڑ دی تھیں۔ بعض علماء نے مرسل احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

.....

۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ الْكُوْفِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَسْنِدْ لِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِيْ سَمِعْتُ وَاِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ اِخْتَلَفَ الْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَضْعِيْفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّهٗ ضَعَّفَ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَحَكِيْمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُوْنَ هٰؤُلَاءِ فِي الْحِفْظِ الْعَدَالَةِ حَدَّثَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُضَعَّفُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ۔

ابو عبیدہ ابن ابی سفر کوفی بواسطہ سعید بن عامر اور شعبہ، سلیمان اعمش سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے کہا مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسنداً خبر دیجئے۔ ابراہیم نے فرمایا جب میں عبداللہ سے حدیث بیان کروں تو یہ وہی ہے جو میں نے سنا اور جب میں کہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ متعدد راویوں نے ان سے روایت نقل کی۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اہل علم ائمہ نے راوی کی تضعیف میں اسی طرح اختلاف کیا جس طرح دیگر علوم میں ان کا اختلاف منقول ہے۔ شعبہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف کہا اور ان سے روایات لینا چھوڑ دیا۔ پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت لی جو حفظ و عدالت میں ان سے کم ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبیداللہ عزرمی اور کئی دوسرے راویوں سے روایت کی جن کو ضعیف قرار دیا گیا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَتُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ

محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا آپ، عبدالملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبیداللہ عزرمی سے حدیث نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے حدیث



marfat.com

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهٗ وَیُقَالُ اِنَّمَا تَرَكَهٗ لِمَا تَفَرَّدَ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ رَوٰی عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ یُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِیْقُهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ ثَبَّتَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَحَدَّثُوْا عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ وَحَكِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ۔

روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا گیا کہ وجہ ترک یہ ہے کہ وہ بواسطہ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کی انتظار کی جائے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔ متعدد ائمہ کرام نے ان محدثین ابوزبیر، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کی تثبت کی اور ان سے روایات لی ہیں۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَتَذَاكَرُ نَا حَدِیْثَهٗ وَكَانَ اَبُو الزُّبَیْرِ اَحْفَظَنَا لِلْحَدِیْثِ۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حجاج اور ابن ابی لیلیٰ، عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا فرماتے ہیں جب ہم حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس سے نکلتے تو ان کی احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ابوزبیر حدیث میں ہم سے زیادہ حافظ تھے

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ عُمَرَ الْمَكِّیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ كَانَ عَطَاءٌ یَقُوْمُ مُنِیْ اِلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِیْثَ۔

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی بواسطہ سفیان بن عیینہ ابوالزبیر سے نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آگے بڑھاتے تاکہ میں ان کے لیے حدیث یاد کروں۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیَّ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ وَاَبُو الزُّبَیْرِ وَاَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ سُفْیَانُ بِیَدِهٖ یَقْبِضُهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی اِنَّمَا یَعْنِیْ بِذٰلِكَ الْاِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَیُرْوٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ یَقُوْلُ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مِیْزَانًا فِی الْعِلْمِ۔

ابن ابی عمر، سفیان سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ابوزبیر نے حدیث بیان کی، ابوزبیر نے ابوزبیر نے۔ سفیان نے ہاتھ کو بند کر کے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس سے اتقان اور حافظہ کی عمدگی کی طرف اشارہ ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے سفیان ثوری فرماتے تھے عبدالملک بن سلیمان علم کی میزان تھے۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ حَكِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ تَرَكَهٗ شُعْبَةُ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ الَّذِیْ رَوَاهُ فِی الصَّدَقَةِ یَعْنِیْ حَدِیْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ابوبکر علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا شعبہ نے انہیں اس حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا جو انہوں نے صدقہ کے بارے میں روایت کی یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم



marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ بَأْسًا.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو غنی کر دے وہ قیامت کے دن نوچے ہوئے چہرے کے ساتھ آئے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کتنا مال غنی کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی، یحیی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث روایت کی۔ یحیی نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرَ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهَذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا حَسَنٌ إِسْنَادَهُ عِنْدَنَا كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوَى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًّا وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذَلِكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَإِنَّ أَهْلَ الْحَدِيثِ يَسْتَغْرِبُونَ الْحَدِيثَ لِمَعَانٍ رُبَّ حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الزَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا أَجْزَأَ عَنْكَ فَهَذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحیی بن آدم اور سفیان ثوری، حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ بیان کی۔ یحیی بن آدم کہتے ہیں عبداللہ بن عثمان تلمیذ شعبہ نے سفیان ثوری سے کہا کاش یہ حدیث حکیم بن جبیر کے علاوہ کوئی اور روایت کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے راوی نہیں، عبداللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبیدہ سے بھی سنی وہ محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جو لکھا کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہے ہر وہ مروی حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو، وہ حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جس حدیث کو ہم نے غریب کہا تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک طریق سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ حماد بن سلمہ کی روایت ہے جو بواسطہ ابوالعشراء ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا صرف حلق اور لبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ اور کسی جگہ سے جانور ذبح نہیں ہو سکتا؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی ران میں مارا تو یہ بھی کافی ہے حماد بن سلمہ، ابوالعشراء سے اس حدیث میں منفرد ہیں۔ ابوعشراء سے بھی یہی صرف حدیث



marfat.com

وَلَا يُعْرَفُ لِأَبِي الْعَشْرَاءِ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثُ وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَشْهُورًا فَإِنَّمَا اشْتَهَرَ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ يَعْنِي وَرُبَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فَيَشْتَهِرُ الْحَدِيثُ بِكَثْرَةِ مَنْ رَوَى عَنْهُ مِثْلَ مَا رَوَى عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَوَهِمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى الْمُؤَمَّلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ شُعْبَةُ لَوَدِدْتُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ دِينَارٍ اذِنَ لِي حَتَّى كُنْتُ أَقُومُ إِلَيْهِ فَأُقَبِّلُ رَأْسَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرُبَّ حَدِيثٍ إِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِزِيَادَةٍ تَكُونُ فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا يَصِحُّ إِذَا كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ مِثْلَ مَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعًا مِنْ

معروف ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے لیکن یہ صرف حماد بن سلمہ سے مشہور ہوئی ہم اسے صرف حماد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی امام ایک حدیث روایت کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے بہت سے راوی روایت کرتے ہیں اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔ جس طرح عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کی خرید و فروخت اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا یہ صرف عبداللہ بن دینار سے معروف ہے اور ان سے عبیداللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس وغیرہم ائمہ اکرام رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو بواسطہ عبیداللہ بن عمر، اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس میں خطاء کی۔ صحیح یہ ہے کہ وہ بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ مؤمل نے یہ حدیث، شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کے سر کو بوسہ دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بہت سی احادیث کچھ الفاظ کی زیادتی کے باعث غریب سمجھی جاتی ہیں۔ اگر زیادتی اس شخص کی طرف سے ہو جس کا حافظہ قابل اعتماد ہے تو یہ صحیح ہے جیسے مالک بن انس بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد اور عورت پر واجب کیا امام مالک نے اس روایت میں "من المسلمین" کا لفظ زیادہ کیا۔ ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر اور کئی دوسرے ائمہ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس میں "من المسلمین"



marfat.com

تَمْرًا أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ وَزَادَ مَالِكٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ مِمَّنْ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ وَقَدْ أَخَذَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِحَدِيثِ مَالِكٍ وَاحْتَجُّوا بِهِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيدٌ غَيْرُ مُسْلِمِينَ لَمْ يَرَ أَنْ يُؤَدِّيَ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ مَالِكٍ فَإِذَا زَادَ حَافِظٌ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ قُبِلَ ذٰلِكَ عَنْهُ وَدَبَّ حَدِيثٌ يُرْوَى مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِحَالِ الْإِسْنَادِ۔

کے الفاظ نہیں۔ بعض افراد نے نافع سے مالک کی روایت کی طرح روایت کی لیکن ان کی حافظہ پر اعتماد نہیں۔ متعدد ائمہ نے حدیث مالک کو لیا اور اس سے استدلال کیا۔ ان میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں جب کسی شخص کے غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہ کرے ان دونوں نے حدیث مالک سے دلیل پکڑی۔ بہرحال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جا سکے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا بہت سی احادیث متعدد طرق سے مروی ہوتی ہیں لیکن وہ سند کی وجہ سے غریب سمجھی جاتی ہیں

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَأَبُو السَّائِبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ نَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنَا غَيْرُ

ابو کریب، ابو ہشام رفاعی، ابو سائب اور حسین بن اسود بواسطہ ابو اسامہ، بردید بن عبداللہ بن ابی بردہ اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ حدیث ابی موسیٰ سے غریب سمجھی گئی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابو کریب کی روایت ہے وہ ابو اسامہ سے راوی ہیں ہم اسے صرف ابو کریب سے پہچانتے ہیں میں نے عرض کیا یہ حدیث متعدد افراد نے ابو اسامہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام بخاری نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں جانتا۔ امام بخاری نے مزید فرمایا ہمارا خیال ہے ابو کریب نے ابو اسامہ



marfat.com

وَاحِدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ بِهٰذَا فَجَعَلَ یَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا غَیْرَ اَبِیْ کُرَیْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَکُنَّا نَرٰی اِنَّ اَبَا کُرَیْبٍ اَخَذَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ فِی الْمُذَاکَرَةِ۔

یہ حدیث مذاکرہ کے دوران کی ہے

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمُرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ غَیْرَ شَبَابَةَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ کَثِیْرَةٍ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَحَدِیْثُ شَبَابَةَ اِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ لِاَنَّهٗ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمُرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَهٰذَا الْحَدِیْثُ الْمَعْرُوْفُ اَصَحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

عبداللہ بن زیادہ اور کئی دوسرے حضرات فرماتے ہیں شبابہ نے بواسطہ سوّار، شعبہ اور بکیر بن عطار، عبدالرحمٰن بن یعمر سے روایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء[1] اور زال کے برتن سے منع فرمایا۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ حدیث شعبہ سے شبابہ کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے دباء اور زال کے برتن سے منع فرمایا۔ حدیث شبابہ اس لیے غریب ہے کہ شعبہ سے روایت کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ ورنہ شعبہ اور سفیان نے اسی سند کے ساتھ بواسطہ بکیر بن عطار اور عبدالرحمٰن بن یعمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا حج، عرفہ ہے۔ یہ مشہور حدیث، محدثین کے نزدیک اسی سند کے ساتھ اصح ہے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مُزَاحِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰی عَلَیْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰی یُقْضٰی قَضَاؤُهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سَلَّامٍ

محمد بن بشار بواسطہ معاذ بن ہشام، یحیٰی بن ابی کثیر اور ابو مزاحم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جنازہ کے پیچھے جائے اور جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے پیچھے جائے اور دفن کرنے تک ٹھہرے اس کے لیے دو قیراط ہیں، عرض کیا گیا یارسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں آپ نے فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ جتنا ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بواسطہ مروان بن محمد، معاویہ بن سلام، یحیٰی بن ابی کثیر اور ابو مزاحم، حضرت ابوہریرہ سے روایت

[1] کدو کو اندر سے کرید کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دباء کہتے ہیں (مترجم)



marfat.com

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ نَا أَبُو مُنَاجِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَأَنَا مَرْوَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَجِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِينَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِي اسْتَغْرَبُوا مِنْ حَدِيثِكَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِيثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيثُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ لِرِوَايَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے اس کے لیے ایک قیراط ہے الخ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ عبداللہ بواسطہ مروان، معاویہ بن سلام، یحیی، ابوسعید مولیٰ مہری، حمزہ بن سفینہ سائب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ میں (امام ترمذی) نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا عراق میں آپ کی کون سی روایت غریب سمجھی گئی۔ انہوں نے فرمایا حدیث سائب جو بواسطہ عائشہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پھر انہوں نے یہی حدیث بیان کی۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے اسے سائب کی روایت سے باعتبار سند غریب سمجھا گیا۔

٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رَخَّصَ

ابوحفص عمرو بن علی بواسطہ یحیی بن سعید قطان، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! (اونٹ) باندھ کر توکل کروں یا کھلا چھوڑ کر بھروسہ کروں۔ عمرو بن علی یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث انس سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے



marfat.com

هٰذَا الْكِتَابَ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْئَلُ اللّٰهَ النَّفْعَ بِمَا فِيْهِ وَاَنْ يَجْعَلَهٗ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهٖ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهٗ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهٖ۔

اٰخِرُ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ عَلٰى اِنْعَامِهٖ وَاَفْضَالِهٖ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاُمِّيِّ وَصَحْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اس کے ہم معنی مروی ہے۔
ہم ( امام ترمذی ) نے یہ یہ کتاب ، امید منفعت کے پیش نظر ، مختصر لکھی۔
اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ اس کے مندرجات سے لوگوں کو نفع پہنچائے اپنی رحمت سے اسے ہمارے لیے دلیل وراہ نما بنائے ۔اوراپنی رحمت (کاملہ ) سے اسے ہمارے لیے وبال نہ بنائے ۔

(کتاب ختم ہوئی )

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ



marfat.com

# شمائل ترمذی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى
قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى ابْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ استاذ حافظ ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ابن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ف

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَآئِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَآءَ.

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کے بیان میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے بلکہ درمیانہ قد لمبائی کی طرف مائل تھے اور آپ نہ تو بہت سفید تھے اور نہ ہی زیادہ گندم گوں آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم دیا (اس کے بعد) آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال (یہی) مدینہ طیبہ میں رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اور اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ف۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَّلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّاُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے۔ آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو قدرے آگے کی طرف[۲]

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَّرْبُوْعًا بَعِيْدَ

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانے قد کے تھے اور آپ کے

ف۔ زیادہ سفید رنگ جس میں سرخی نہ ہو اور زیادہ گندم گوں جو مائل بہ سیاہی ہو، خوبصورتی یہی ہے اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے (مترجم)

۲۔ اہم روایات کے مطابق آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال ہے غالباً یہاں عربوں کے رواج کے مطابق کسر کو چھوڑ کر صرف ساٹھ سال کا ذکر کیا گیا ہے (جمع الوسائل فی شرح شمائل جلد ۱) اسی طرح

مکہ مکرمہ میں قیام تیرہ سال تھا۔



marfat.com

مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ مَارَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ.

دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) آپ کے بال گھنے اور کانوں تک پہنچتے تھے۔ آپ پر سرخ (دھاری دار) چادر تھی، میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَارَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّاً كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) سرخ جوڑے میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ نہ تو چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی آپ کا قد مبارک زیادہ لمبا تھا۔ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں، گوشت سے پُر تھے سر مبارک اور کاندھوں کے جوڑ بھاری اور مضبوط تھے اور سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی ایک (باریک اور لمبی) لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکاؤ ہوتا گویا بلندی سے (نشیب میں)

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدَّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ الْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے تھے۔ آپ کا جسم گوشت سے پر نہیں تھا اور چہرۂ مبارکہ بالکل گول نہیں تھا بلکہ (چہرۂ مبارکہ میں) کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ سرگیں اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں (جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ عام بدن بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک) بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے جب آپ چلتے تو زور سے پاؤں اٹھاتے گویا بلندی سے اترے رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری



marfat.com

مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِيْ اَنْ يَصِفَ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا اَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِمًا مُفَخَّمًا يَتَلَاْلَؤُ وَجْهُهٗ تَلَاْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيْمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرَقَ وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ وَفَرَهٗ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرْنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ اَقْنَى الْعِرْنَيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسَبُهٗ مَنْ لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ كَاَنَّ عُنُقَهٗ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ الْغَرَرَ الْمُتَجَرِّدِ مَوْصُوْلَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِيْ كَالْخَطِّ عَادِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ اَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِيَ الصَّدْرِ طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ شَائِلَ الْاَطْرَافِ اَوْ قَالَ سَائِلَ الْاَطْرَافِ خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَاءُ اِذَا زَالَ

نبی ہیں۔ آپ دل کے بڑے سخی، زبان کے نہایت سچے نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو یکدم دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا، محبت کرتا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو حضور علیہ الصلوٰۃ کے حلیہ مبارک سے زیادہ واقف تھے، آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں سوال کیا۔ اور میری خواہش تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھ سے بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو انہوں (ہند بن ہالہ) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی شان، معزز تھے آپ کا چہرۂ انور چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ میانہ قد آدمی سے قدرے لمبے اور زیادہ دراز قد سے قدرے پست تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کی مانگ خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ نہیں (یعنی خود نہ نکالتے) جب آپ بالوں کو بڑھاتے تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی والے تھے ابرو مبارک خم دار، باریک، گھنے اور جدا جدا تھے۔ ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو جاتی۔ آپ کا ناک مبارک بلندی مائل نہایت خوبصورت اور روشن تھا غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے دہن مبارک کشادہ تھا اور دانتوں میں بھی فراخی تھی، سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن گویا کہ مورت کی گردن تھی اور چاندی کی طرح صاف تھی۔ آپ کے اعضاء مبارکہ پر گوشت اور کسے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ برابر تھا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں والے تھے۔ بدن کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں نے ایک باریک خط بنایا ہوا تھا۔ اس لکیر کے سوا دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ

آپ کی تعریف کرنے والا کہنا کہ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔



marfat.com

زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعَ الْمَشْيَةِ إِذَا مَشٰى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظَرُهٗ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهٖ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ أَصْحَابَهٗ وَيَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ.

کے بالائی حصے پر قدرے بال تھے کلائیاں دراز ہتھیلی فراخ تھی ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں۔ پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے قدم ہموار اور ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔ جب چلتے تو قوت سے چلتے، جھک کر پاؤں اٹھاتے اور دبے پاؤں کشادہ قدم چلتے، جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ ۴

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ.

سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ أَضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجْلَ الشَّعْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا کہ چاندی ڈھالی گئی ہو اور آپ کے بال کسی قدر سیدھے گھنگریالے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیاء کرام دکھلائے گئے جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ درمیانہ قد قبیلہ شنوءۃ کے مردوں سے معلوم ہوتے تھے۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے تو ان سے زیادہ مشابہ

(منظر رکھئے آپ کا زیادہ تر دیکھنا آنکھ کے کنارے سے تھا۔ صحابہ کرام کو پہلے سلام کرتے۔ آپ کے سامنے دوسرا فرد پہلے سلام کرتا۔ آپ فوراً توجہ فرماتے خود پہلے تشریف لاتے اور صحبت کی نے بہت تواضع کی۔)



marfat.com

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہُ الْکَرِیْمَۃَ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا دِحْیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب النبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ اور میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے

عَنْ سَعِیْدِ نِ الْجُرَیْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَیْلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِیَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَحَدٌ رَاٰہُ غَیْرِیْ قُلْتُ صِفْہُ لِیْ قَالَ وَکَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا۔

حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے (حضرت ابوطفیل) نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا اور میرے سوا زمین پر دوسرا کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو۔ میں (سعید جریری) نے کہا مجھ سے حضور کی صفت بیان کرو انہوں نے فرمایا آپ سفید رنگ خوبصورت اور درمیانے قد کے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ

## مہر نبوت

عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّآئِبَ بْنَ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ ذَھَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسِیْ وَدَعَا لِیْ بِالْبَرَکَۃِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِہٖ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَھْرِہٖ فَنَظَرْتُ اِلَی الْخَاتَمِ الَّذِیْ بَیْنَ کَتِفَیْہِ فَاِذَا ھُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَۃِ۔

جعد بن عبدالرحمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو) میری خالہ حضور صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یہ) میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ تو وہ مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ الْخَاتَمَ بَیْنَ کَتِفَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُدَّۃً حَمْرَآءَ مِثْلَ بَیْضَۃِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ غدود

ف (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مستعمل پانی بیماریوں کو۔



marfat.com

الْحَمَامَةِ.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ رُمَيْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهٖ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَ قَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهٗ فَوَقَعَتْ اَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَآءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَآئِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَآءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

دیکھی۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہم اپنی دادی حضرت رُمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے (حضرت رُمیثہ نے) فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا درحالانکہ میں حضور کے اتنے قریب تھی کہ اگر چاہتی تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دے دیتی) آپ نے سعد بن معاذ کے بارے میں فرمایا (جس دن ان کا انتقال ہوا) ان (حضرت سعد) کے لیے اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آگیا (خوشی سے جھوم اٹھا)

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پوتے فرماتے ہیں۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے (پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا) آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوزید! میرے قریب ہو اور میری پشت پر ہاتھ پھیر۔ میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر جالگیں۔ میں (عمرو بن اخطب کے شاگرد) نے پوچھا مہر نبوت کیا ہے تو فرمایا کچھ اکٹھے بال تھے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد مکرم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا دسترخوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اٹھالو ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے) خوان اٹھالیا دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لاکر بارگاہ



marfat.com

مَاهٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ ابْسُطُوْا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَّاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

بے کس پناہ میں پیش کیں تو آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ (یعنی کھاؤ) پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درہموں سے اس شرط پر خریدا کہ آپ ان کے لیے (یہودیوں کے لیے) کھجور کے درخت لگائیں اور ان کے پھلدار ہونے تک حفاظت کرتے رہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے

، صرف ایک درخت حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا۔ اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ درخت میں نے لگایا ہے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ پودا اکھیڑا اور خود لگایا تو وہ اسی سال پھل لایا۔

عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِيْ ظَهْرِهٖ بِضْعَةٌ نَاشِزَةٌ.

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا گوشت تھا۔

❁ ❁ ❁

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَدُرْتُ هٰكَذَا مِنْ خَلْفِهٖ فَعَرَفَ الَّذِيْ اُرِيْدُ فَاَلْقَى الرِّدَآءَ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَاَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيْلَانٌ كَاَنَّهَا ثَاْلِيْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰى اسْتَقْبَلْتُهٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ اسْتَغْفَرَ لَكَ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی پشت سے ہٹائی۔ میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مٹھی کی طرح تھی جس کے گرد تل ہوں گویا کہ وہ مسّے ہیں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے



marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

فرمایا اور تجھے بھی صحابہ کرام نے فرمایا (اے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے بخشش کی دعا فرمائی؟ آپ نے فرمایا ہاں! اور تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اپنے خاصوں اور عام مومن مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی بخشش مانگ۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## موئے مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے (درمیان میں پردہ ہوتا تھا) اور آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ وَكَانَتْ جُمَّتُهٗ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پوچھا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا (آپ کے بال مبارک) نہ تو زیادہ گھنگھریلے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدِمَةً وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ.

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکرمہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے (تو میں نے دیکھا کہ) آپ کے چار گیسو مبارک تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے درمیان تک تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شروع شروع میں) اپنے



marfat.com

شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُفَرِّقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ.

بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے (کیونکہ) مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کے موافقت فرماتے تھے جن میں کوئی (مستقل) حکم نازل نہ ہوتا۔ بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی مانگ نکالتے تھے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ اَرْبَعٍ

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک چار حصوں میں تقسیم دیکھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَاْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے تھے، اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک (چھوٹا سا) رومال رکھتے تھے یہاں تک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، طہارت فرماتے، کنگھی استعمال فرمانے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا.

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## سفید بال



marfat.com

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِي صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَضَبَ بِالْحَنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ (کے بال) خضاب کی حد کو پہنچے ہی نہیں تھے صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی لیکن حضرت ابوبکر نے مہدی اور وسمہ سے خضاب لگایا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی میں صرف چودہ بال سفید شمار کئے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْئَلُ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ وَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ شَيْءٌ.

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آتی اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ (سفیدی) نظر آتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)، آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور تکویر (کی تلاوت) نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَدْ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (کیا وجہ ہے) آپ میں بڑھاپا دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ تَيْمِ الرَّبَابِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِيْ قَالَ فَاَرَيْتُهٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَيْتُهٗ هٰذَا نَبِيُّ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهٗ اَحْمَرُ.

حضرت ابورمثہ تمیمی (قبیلہ تیم رباب سے) فرماتے ہیں میں اور میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ پر (اس وقت) دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔



marfat.com

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِجَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ اِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ.

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی مانگ میں صرف چند بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب (مہندی) لگانا

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِيْ فَقَالَ ابْنُكَ هٰذَا فَقُلْتُ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ قَالَ وَرَاَيْتُ الشَّيْبَ اَحْمَرَ.

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تیرا بیٹا یہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپ گواہ رہیں آپ نے فرمایا اس کا وبال تجھ پر نہیں اور تیرا وبال اس پر نہیں (یعنی عربوں کی جاہلانہ رسم کے مطابق بیٹے کے جرم میں باپ اور باپ کے جرم میں باپ نہیں پکڑا جائے گا) حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟ آپ نے فرمایا! ہاں (کبھی کبھار آپ سر میں درد کی وجہ سے مہندی لگاتے جس کو) بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ حضرت جہذمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانۂ اقدس سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور (آپ کا) سر مبارک جھاڑ رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا اثر تھا یا مہندی کا اس میں (راوی کے) استاد کو شک ہوا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

عَنِ الْجَهْذَمِيَّةِ امْرَاَةِ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِهٖ رَدْغٌ اَوْ قَالَ رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِيْ هٰذَا الشَّيْخُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگا ہوا بال مبارک دیکھا۔

عَنِ انَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ شَعَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَخْضُوْبًا.

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا۔



marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اکْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعَرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ مِنْھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلٰثَۃً فِیْ ھٰذِہٖ ثَلَاثَۃً فِیْ ھٰذِہٖ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات، تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ وَکَانَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ فِیْ حَدِیْثِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ مِنْھَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ، سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## لباس مبارک کے بیان میں

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ وَعَنْہَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْقَمِیْصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند لباس، قمیص (کرتا) تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں، پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے، قمیص تھی۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ کُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک آستین، کلائی



marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ.

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ أَوْ قَالَ بَعْضُ قَمِيصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَطَرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ.

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ أُرَاهَا حِبَرَةً.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ جُمَّتُهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ.

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ

مبارک تک تھی،

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کھلی تھی یا راوی نے کہا قمیص کا بٹن کھلا تھا۔ فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر مہر نبوت کو چھوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپ پر یمنی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے پگڑی، کرتہ یا چادر۔ پھر فرماتے "اے اللہ اس کپڑے کے پہنانے پر تیری تعریف ہے میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس چیز کے شر کی پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی منقش چادریں تھیں

حضرت عون اپنے والد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں (ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ پر سرخ جوڑا تھا گویا کہ میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت سفیان کہتے ہیں میرے خیال میں وہ یمنی چادریں تھیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دھاری دار) سرخ جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کاندھوں کے قریب پہنچتے تھے۔

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز



marfat.com

أَخْضَرَانِ.

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيْتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَنَفَضَتْهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاءُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ.

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوْا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ أَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَأَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مُغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِيْ يُرَى

چادریں تھیں۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا (اس حدیث میں اور بھی لمبا واقعہ ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے ضرور پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مُردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ (سفید کپڑے) بہترین کپڑے ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مُردوں کو بھی ان ہی سے کفن پہناؤ کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور (اس وقت) آپ پر سیاہ بالوں کا ایک کمبل تھا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت مغیرہ نے) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

## معیشتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گیرو سے رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا "واہ واہ" ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے (اور پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ کے درمیان غش کھائے ہوئے گرا پڑا ہوں ایک آدمی آیا اور اس نے مجنون سمجھ کر میری گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ



marfat.com

اَنَّ بِیْ جُنُوْنًا وَمَا بِیْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ.

وہ حالت صرف بھوک (کی وجہ سے) تھی۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلْتُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ فَقَالَ اَنْ يَّتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ.

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا البتہ ضفف (جماعت کے ساتھ) کی حالت میں (ایسا کرتے) حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا ضفف کیا ہے؟ تو اس نے کہا لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## موزۂ مبارک

عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادے موزے تحفتہً بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَهْدٰى دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَ قَالَ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيَّةٌ هُمَا اَمْ لَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کئے آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جبہ بھی (پیش کیا) آپ نے انہیں پہنا یہاں تک کہ وہ (پرانے ہو کر) پھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کے ہیں یا نہیں؟

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## نعلین مبارک

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں (نعلین مبارک میں) دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے جو دوہرے تھے۔

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت



marfat.com

فَقَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو پاپوش (جوتے) جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھائے (یعنی کسی صندوق وغیرہ سے) راوی کہتے ہیں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا.

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا (کیا وجہ ہے) میں آپ کو بغیر بالوں والی جوتیاں پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انہی میں وضو فرماتے تھے اور میں (بھی) وہی (نعلین) پہننا پسند کرتا ہوں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو (دوہرے) سلے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّاْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے (کھانا) کھانے اور ایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے پس دایاں پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیئے۔



marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے ، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں (سے ابتداء) کو پسند فرماتے تھے ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا (حبش کے عقیق وغیرہ کا تھا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی ۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهٗ مِنْهُ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بتایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں (راوی کہا) آپ کی ہتھیلی مبارک میں اس کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں ۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ایک سطر "محمد" ایک سطر "رسول" اور ایک سطر "اللہ"

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ ، قیصر اور نجاشی کی طرف



marfat.com

النَّجَاشِيُّ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

خط لکھا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ (گھیرا) چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ" نقش کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی پھر (بالترتیب) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں اریس کے کنوئیں میں گر گئی اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابورافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ

حضرت ابوالصلت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے



marfat.com

اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَلَا اُخَالُہٗ اِلَّا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

ہیں:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا ہی خیال ہے کہ انہوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

---

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ وَجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَنَہٰی اَنْ یَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَیْہِ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خادم) کے ہاتھ سے اریس (نامی) کنوئیں میں گر گئی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِھِمَا۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَسَارِہٖ وَھُوَ حَدِیْثٌ لَا یَصِحُّ اَیْضًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (یہ حدیث صحیح بھی نہیں ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَلْبَسُہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## تلوار مبارک

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ قَبِیْعَۃُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا



marfat.com

مِنْ فِضَّةٍ.

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

(بنا ہوا تھا)

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت ہود اپنے دادا حضرت سعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے۔ طالب (راوی کہتے ہیں میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

---

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کی طرح بنوائی اور سمرہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز پر بنوائی ہے اور وہ (تلوار) بنو حنیف قبیلہ (کی تلواروں) کی ساخت پر تھی۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## زرہ مبارک

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں۔ آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن (زخموں کی کثرت کے سبب) آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (راوی کہتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کرلی۔

عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں۔

.....



marfat.com

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

## خود مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطل (مرتد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کرو۔

.....

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ (راوی کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا یہ ابن حظل کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کردو" ابن شہاب کہتے ہیں" مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

## دستار مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

۴ (فتح مکہ کے دن سر انور پر سیاہ عمامہ اور اس کے اوپر خود تھا بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خود اتارے ہوئے عمامہ شریف کے ساتھ دیکھا لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔ مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَآءَ۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمرو بن حریث (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔



marfat.com

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَّسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ اِزَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## تہبند مبارک

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ہمیں دکھانے کے لیے) ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

---

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ فَحَدَّثَتْ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِيْ يَقُوْلُ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهُ اَتْقٰى وَاَبْقٰى فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مُلْحَاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهُ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ.

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک ایک آدمی پیچھے سے کہہ رہا ہے "اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیزگاری ہے اور کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے" میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ایک معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے۔ تب میں نے دیکھا تو آپکا تہبند پنڈلیوں کے نصف تک تھا۔



marfat.com

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَاْتَزِرُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَ قَالَ هٰكَذَا كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ایاس اپنے والد سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی کے نصف تک تہبند باندھتے تھے۔ اور فرمایا اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مبارک تھا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو کچھ نیچے اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## رفتار مبارک

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرۂ انور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لیے زمین سمیٹی جاتی تھی۔ ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ.

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں:۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا "جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو (یوں معلوم ہوتا) گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

marfat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

## قناع (رومال) مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیگا ہوا ہوتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا رَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ اِلْقُرْفُصَآءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

## نشست مبارک

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ دبائے دوزانو بیٹھے دیکھا (آپ فرماتی ہیں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر میں ہیبت اور خوف سے کانپ اٹھی۔

---

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى.

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پاؤں رکھے چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ (اگر ایسی صورت میں لیٹنے سے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو پھر ممنوع ہے ورنہ جائز)

عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ اِحْتَبٰى بِيَدَيْهِ.

حضرت ربیح اپنے والد عبدالرحمٰن کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت ابوسعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ

## تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا لیے ہوئے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے



marfat.com

اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَآئِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مُتَّکِئًا قَالَ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُہَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ .

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے (بھی) بڑا گناہ نہ بتاؤں ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا راوی کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی بھی یا فرمایا جھوٹی بات ۔ راوی کہتے ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہہ اٹھے کاش! آپ خاموش ہوجائیں ۔

---

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا .

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تکیہ لگاکر (کھانا) نہیں کھاتا ۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَیْفَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا .

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگاکر (کھانا) نہیں کھاتا ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ .

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے دیکھا ۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِتِّکَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## تکیہ لگانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّاُ عَلٰی اُسَامَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِہِمْ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یمنی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی ۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک



marfat.com

فِيهِ وَعَلَى رَأْسِهِ عِصَابَةٌ صَفْرَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اشْدُدْ بِهٰذِهِ الْعِصَابَةِ رَأْسِي قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مَنْكِبَيَّ ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

پر زرد رنگ کی پٹی (لپٹی ہوئی) تھی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ پٹی میرے سر پر زور سے باندھ حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا (یعنی پٹی باندھی) پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## کھانا تناول فرمانا

عَنِ ابْنِ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنِ ابْنِ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلٰثِ وَيَلْعَقُهُنَّ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور (پھر) ان کو چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوعِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

.....

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## روٹی مبارک



marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر پیٹ بھر کر جو کی روٹی (بھی) نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ.

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی (بھی) نہیں بچا کرتی تھی۔ (یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَاَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَآءً وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے۔ (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقِيْلَ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَثَرَّ نَعْجِنُهٗ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدہ کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا پوچھا گیا (حضرت سہل سے) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا! تم جو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے اس سے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکا لیتے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو چوکی پر رکھ کر (کھانا) کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت



marfat.com

مَاكَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ.

قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا (تو پھر) تم کھانا کس پہ رکھ کر کھاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا اس (چمڑے کے) دستر خوان پر۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ طَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشْتَهِيْ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ.

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

.....

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ اِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## سالن مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهٖ نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہترین سالن سرکہ ہے" حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان اپنی روایت میں کہتے ہیں "اچھے سالن" یا "اچھا سالن" سرکہ ہے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:۔ "کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی



marfat.com

بَطْنَهٗ.

کھجور نہیں تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ بہترین سالن ہے"

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا نَتَنَهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهَا قَالَ اُدْنُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ.

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا حاضرین میں سے ایک آدمی دور ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى.

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حبارٰی (چکور) کا گوشت کھایا۔

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِيْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اُدْنُ فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِنْهُ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهٗ اَبَدًا.

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنی تیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے، راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو (اور کھا) کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز (نجاست) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اس کو مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور



marfat.com

كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٌ.

بدن پر (بھی) لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ اَوْ دُعِيَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهٗ دُبَّاءً يُقْطَعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا.

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہم اس کے ذریعے اپنے کھانے کو زیادہ کرتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ.

حضرت عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور (نمک لگا کر) سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا



marfat.com

قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَیَ الْقَصْعَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمَئِذٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّاَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بھنا ہوا پہلو پیش کیا آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

.....

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَکَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِی الْمَسْجِدِ۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاُتِیَ بِجَنْبٍ مَشْوِیٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَۃَ فَجَعَلَ یَحُزُّ لِیْ بِہَا مِنْہُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہُ بِالصَّلٰوۃِ فَاَلْقَی الشَّفْرَۃَ فَقَالَ مَالَہٗ تَرِبَتْ یَدَاہُ وَقَالَ وَکَانَ شَارِبِیْ وَفَّی فَقَالَ لَہٗ اَقُصُّہٗ لَکَ عَلٰی سِوَاکٍ اَوْ قُصَّہٗ عَلٰی سِوَاکٍ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) مہمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ محبت بھرا کلمہ ہے بددعا نہیں) راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک رکھ کر کاٹ لو۔

---

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَہَشَ مِنْہَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو شانہ (بازو) پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔



marfat.com

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِی الذِّرَاعِ وَکَانَ یُرٰی اَنَّ الْیَھُوْدَ سَمُّوْہُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (بکری کا) بازو مرغوب تھا راوی کہتے ہیں اور آپ کو اسی میں زہر ملا کر دیا گیا، صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا تھا۔

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَ کَانَ یُعْجِبُہُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُہُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَمْ لِلشَّاۃِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ سَکَتَّ لَنَاوَلْتَنِی الذِّرَاعَ بَعَدَدِ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ.

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی آپ بازو پسند فرماتے تھے میں نے آپ کو بازو دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں (یعنی دو ہی بازو ہوتے ہیں اور وہ میں نے آپ کو پیش کر دیئے) تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کہتا رہتا تو دیتا رہتا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا کَانَتِ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنَّہٗ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَکَانَ یَعْجَلُ اِلَیْھَا لِاَنَّھَا اَعْجَلُ نَضْجًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا (ان کے خیال کے مطابق) لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت پاتے تھے اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے آپ اس کی طرف جلدی فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَطْیَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّھْرِ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "بے شک پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے"۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ اچھا سالن ہے"۔

عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَکِ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ یَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ ھَاتِیْ مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِیْہِ خَلٌّ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے میں نے عرض کیا صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ نبی



marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر (گوشت اور روٹی ملا کر جو مجموعہ تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ ثُمَّ رَاٰهُ اَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا (صرف ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے اور وضو نہیں فرمایا اس لیے یا تو آپ نے صرف ہاتھ مبارک دھوئے، یا ویسے ہی تازہ وضو فرمایا) پھر (دوبارہ) دیکھا کہ آپ نے بکری کے بازو کا کچھ گوشت کھایا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِتَمْرٍ وَسَوِيْقٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (سے شادی) پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى اَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَتَوْهَا فَقَالُوْا لَهَا اصْنَعِيْ لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهٗ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلٰى اصْنَعِيْهِ فَقَامَتْ فَاَخَذَتْ شَيْئًا مِنَ الشَّعِيْرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ اور اسے آپ چاہت سے تناول فرماتے تھے انہوں (حضرت سلمیٰ) نے فرمایا اے میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا۔ عرض کیا کیوں نہیں (یعنی ضرور کھائیں گے) آپ ہمارے لیے وہ (کھانا) پکائیں اس پر حضرت سلمیٰ نے تھوڑے سے جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈی میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے کوٹ کر اس میں ڈالے۔ اور پھر (یہ کھانا) ان کے قریب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے کھاتے تھے۔



marfat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهٗ شَاةً فَقَالَ كَاَنَّهُمْ وَعَلِمُوْا اَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (اپنے صحابہ کرام) سے فرمایا گویا کہ یہ (گھر والے) جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔ اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔ آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھایا اور پھر ظہر (کی نماز) کے لیے وضو فرمایا اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ (انصاری عورت) آپ کے خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی آپ نے اسے کھایا اور (دوبارہ) نماز پڑھی۔

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهٗ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ.

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے! ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کردیں جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی! تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمزور ہے۔ (یعنی آپ کا معدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا) (حضرت ام منذر کا بیان ہے) کہ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (راویہ کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو کو ملایا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ تمہارے لیے بہت موافق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَآءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَآئِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کا کھانا ہے (آپ فرماتی ہیں) میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے



marfat.com

يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ.

میں نے روزے کی نیت کرلی[ف] پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے (میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کہیں سے) تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا "کھجور کا حلوہ" آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار ہوں پھر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ فَاَكَلَ.

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ (کھجور) اس کا (روٹی کا) سالن ہے اور پھر تناول فرمایا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ثُفل" پسند تھا۔ حضرت عبداللہ (راوی) کہتے ہیں (ثفل سے مراد) ہنڈیا کا بقیہ ہے

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ.

## کھانا کھانے کے لیے وضو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے (باہر) تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ لَهٗ اَلَا تَتَوَضَّاُ فَقَالَ اُصَلِّيْ فَاَتَوَضَّاُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے (باہر) تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں؟

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ (کھانا) کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

---

ف:۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے سے کی جا سکتی ہے۔

ف:۔ نفلی روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور پھر اس کی قضا واجب ہے۔



marfat.com

وَ اَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَأْتُ فِی التَّوْرٰةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ.

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا، یعنی ہاتھ دھونا، کھانے کی برکت ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا یَفْرُغُ مِنْهُ.

## کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَیْهِ طَعَامٌ فَلَمَّا رَاٰ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِیْ اٰخِرِهٖ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِیْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّیْطَانُ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں اس جیسا آغاز کے لحاظ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا (کبھی) نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی (لیکن) پھر اسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی طَعَامِهٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ الفاظ کہے "بسم اللہ اولہ وآخرہ" میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ فَقَالَ ادْنُ یَا بُنَیَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَكُلْ بِیَمِیْنِكَ وَكُلْ مِمَّا یَلِیْكَ.

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا آپ نے فرمایا بیٹے! قریب ہو جا اور اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو (یہ کلمات) فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا و جعلنا مسلمین (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا)



marfat.com

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبُّنَا.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھادیا جاتا (یعنی آپ کھانے سے فارغ ہوجاتے) تو آپ فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک جسے نہ چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الطَّعَامَ فِیْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام (کی مجلس) میں کھانا تناول فرمارہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس (کھانے کو) دو لقموں میں ہی کھاگیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاُكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَدَحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## پیالہ مبارک

عَنْ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيْظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيْدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لا کر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَآءَ وَ النَّبِيْذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی نبیذ جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں، شہد اور دودھ پلایا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## پھل تناول فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تر کھجور کے ساتھ خربوزہ



marfat.com

الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْكُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْخُرْبِزِ وَالرُّطَبِ.

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَفِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِیْدٍ یَرَاهُ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ بَعَثَنِیْ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ وَعَلَیْهِ اَجْرٍ مِّنْ قِثَّآءٍ مُّغْبِرٍ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْقِثَّآءَ فَاَتَیْتُهٗ بِهٖ وَعِنْدَهٗ حُلَیَّةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَیْهِ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَمَلَاَ یَدَیْهِ فَاَعْطَانِیْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ وَاَجْرٍ

تناول فرمایا کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، ترکھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور ترکھجور (کھانے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترکھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے۔ آپ اسے لے کر یہ دعا کرتے "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما ہمارے مدینہ، صاع اور مد میں برکت دے۔ (صاع اور مد غلے کا وزن کرنے کے دو پیمانے ہیں) اے اللہ! بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور اس کی مثل، دعا کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) آپ پھر کسی چھوٹے بچے کو جو سامنے نظر آتا، بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں: مجھے (میرے چچا) معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال دے کر بھیجا جس کے اوپر روئیں دار خربوزے رکھے ہوئے تھے۔ میں یہ تھال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپ کو خربوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیور رکھے ہوئے تھے۔ اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی



marfat.com

زُغْبٍ فَاَعْطَانِیْ مِلْاَ کَفِّہٖ حُلِیًّا اَوْ قَالَتْ ذَھَبًا۔

اللہ عنہا سے فرماتی ہیں :۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال جس کے اوپر چھوٹی چھوٹی روئیں والے خربوزے تھے، لے کر آئی تو آپ نے مجھے ہاتھ بھر کر زیورات دیئے یا (راویہ نے کہا کہ) سونا دیا۔

---

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ شَرَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## مشروبات مبارکہ

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَجَآءَتْنَا بِاِنَآءٍ مِّنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَخَالِدٌ عَلٰی شِمَالِہٖ فَقَالَ لِیَ الشَّرْبَۃُ لَکَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِھَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ عَلٰی سُؤْرِکَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ طَعَامًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ وَسَقَاہُ اللّٰہُ لَبَنًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِیُٔ مَکَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَیْرَ اللَّبَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ آپ، دودھ کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ میں (حضرت ابن عباس) آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب۔ آپ نے مجھ سے فرمایا "پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے"۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا"۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس میں برکت پیدا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔ (پھر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی (دونوں کی جگہ) کفایت کرتی ہو۔

---

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## پانی نوش فرمانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی



marfat.com

وَهُوَ قَائِمٌ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّآءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَاَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَآءِ ثَلَاثًا اِذَا شَرِبَ وَيَقُوْلُ هُوَ اَمْرَءُ وَاَرْوٰى.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَآئِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ.

کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے (دونوں حالتوں میں) پانی پیتے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دارالقضا، میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا۔ آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تین سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے دو مرتبہ سانس لیتے۔ ف:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) "حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں نے مشکیزے کا منہ (کاٹ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا) کاٹ لیا۔

ف: پانی کی کمی یا زیادتی کی بنا پر یا بیان جواز کے لیے کبھی ایسا کرتے ورنہ عادت مبارک تین مرتبہ سانس لینے کی تھی اور یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے درمیان والے دو سانس مراد لیے اس لیے روایات میں کوئی تعارض نہیں۔



marfat.com

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَرَبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہوکر مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) کھڑے ہوکر پانی نوش فرماتے تھے۔ (ف)

---

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## خوشبو لگانا

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا.

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو (کے تحفے) سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا تحفہ) رد نہیں کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں

---

(ف) ضرورت کے تحت اور بیان جواز کے لیے کبھی کبھی کھڑے ہوکر پانی پیتے ورنہ آپ کا معمول، بیٹھ کر پانی پینا تھا (مترجم)۔



marfat.com

لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَالطِّيبُ وَ اللَّبَنُ.

یعنی تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِيْحُهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی ہو۔

عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ.

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان (خوشبو) دی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَیْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَلْقٰی جَرِيْرٌ رِدَآءَهٗ وَ مَشٰی فِیْ اِزَارِهٖ فَقَالَ لَهٗ خُذْ رِدَآءَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ صُوْرَةً مِّنْ جَرِيْرٍ اِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُوْرَةِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صرف تہبند میں چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہمیں جو خبر ملی ہے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں)

## بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## اندازِ گفتگو

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسا) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

.....

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلٰثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ وہ آپ سے سمجھی جا سکے



marfat.com

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ ابْنَ أَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا فَلْتُ صِفْ لِيْ مَنْطِقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَآئِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهٗ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السُّكُتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ وَالْكَلَامَ وَيَخْتِمُهٗ بِأَشْدَاقِهٖ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهٗ فَصْلٌ لَا فُضُوْلٌ وَلَا تَقْصِيْرٌ لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهٗ وَلَا تُغْضِبُهٗ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهٖ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهٗ يَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهٖ كُلِّهَا وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهٗ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔

حضرت حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے اور آپ کو (کسی وقت بھی) چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی خاموشی دراز تھی اور بغیر ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہا منہ بھر کر (واضح) ہوتی اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام مفصل ہوتا (لیکن) نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ نہ تو سخت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ آپ کسی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو دنیا اور اس کا مال ومتاع غضب ناک نہیں کرتا تھا۔ جب (کہیں) حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر سکتی جب تک آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو ہاتھ الٹ لیتے جب گفتگو فرماتے تو دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے۔ جب آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور کنارہ کش ہو جاتے جب آپ خوش ہوتے آنکھ مبارک بند فرما لیتے آپ کی ہنسی عام طور پر مسکراہٹ ہوتی اور اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہوتے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ضِحْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## تبسّم فرمانا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں میں قدرے باریکی تھی۔ اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی جب میں آپ



marfat.com

إِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَثِيرًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ ضِحْكُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا.

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَتُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

---

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا

کو دیکھتا تو آپ کی چشمہائے مبارک سرمہ لگائے بغیر سرگیں معلوم ہوتیں۔

حضرت عبدالحارث بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں، سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) کو لایا جائے گا حکم ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ چھپائے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے فلاں دن، ایسا ایسا عمل کیا ہے؟ وہ بغیر کسی انکار کے اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں (کے سبب) سے ڈر رہا ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو ہر برائی کے بدلے ایک نیکی دو وہ کہے گا میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس بات پر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب سے میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب سے میں مسلمان ہوا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں بھی حاضر ہونے) سے نہیں روکا اور آپ



marfat.com

تَبَسَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا وَّاٰخِرَ رَجُلٍ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ يَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا ایک آدمی سرینوں کے بل باہر آئے گا اس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا (آپ فرماتے ہیں) پھر وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا۔ جب دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہ پُر کر لی ہے تو واپس آکر عرض کرے گا اے رب! لوگوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے۔ اس سے کہا جائے گا کیا تجھے اپنا گذشتہ زمانہ (دنیا) یاد ہے وہ کہے گا ہاں رب! کہا جائے گا تمنا کر (یعنی کچھ مانگ) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے وہ ملے گا جو تو نے تمنا کی اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور بھی۔ وہ عرض کرے گا (اے رب!) کیا تو مجھ سے استہزا فرماتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ (حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) میں نے دیکھا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِدَآبَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس ایک چار پایہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے رکاب میں پاؤں رکھتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جب اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر آپ نے فرمایا "وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں"۔ پھر آپ نے تین مرتبہ "الحمد للہ" اور تین بار "اللہ اکبر" پڑھا پھر کہا "(اے اللہ!) تو پاک ہے بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں"۔ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرائے (راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ حضرت علی



marfat.com

ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذْ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اَحَدٌ غَيْرِيْ.

مرتضیٰ رضی اللہ فرماتے ہیں! میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیونکہ ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخش دے" (کیونکہ) وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ضِحْكُهٗ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَّعَهٗ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُخَطِّيْ جَبْهَتَهٗ فَنَزَعَ لَهٗ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَذَتَرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهٖ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهٗ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهٖ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهٖ بِالرَّجُلِ.

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ) خندق کے دن دیکھا آپ (اتنے) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے" (حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا" اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی انہوں نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا، اسے دے مارا (تیر) اس کی پیشانی پر لگا وہ الٹا گیا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی (اس واقعہ) پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک نظر آنے میں (حضرت عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ مِزَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۶ خوش طبعی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهٗ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے دو کانوں والے"! حضرت محمود بن غیلان (راوی) کہتے ہیں حضرت ابو اسامہ (راوی) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابو عمیر! تیرے بلبل کو کیا ہوا؟ (ابو عمیر کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ نے از راہ خوش طبعی دریافت فرمایا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" صحابہ کرام



marfat.com

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَآ اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا تُدَاعِبُنَا يَعْنِيْ تُمَازِحُنَا.

نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔ (یعنی باوجود مزاح کے جھوٹی بات نہیں کہتا)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ اِلَّا النُّوْقُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ، اونٹنی ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اِسْمُهٗ ظَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِّنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ظَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَلَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا اَرْسِلْنِيْ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَأْلُوْا مَا اَلْصَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَّاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ اَوْ قَالَ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) اسے سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ) وہ (بظاہر) بدصورت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان بیچ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اسطرح بغل گیر ہو گئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے کہا کون ہے مجھ چھوڑ دے! (اسی اثناء میں) مڑکر دیکھا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے برکت کے لیے ملنا شروع کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں یا آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیش قیمت ہو۔



marfat.com

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتِ عَجُوْزٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِيْ فَقَالَ اَخْبِرُوْهَا اَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوْزٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا.

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہوگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو جاکر بتاؤ کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی (کیونکہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" بے شک ہم نے ان کو (عورتوں کو) ایک خاص طریقے

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۳۷ شعر گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ ؎

وَيَأْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا (ہاں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے" وَيَأْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ (اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائیگا جس کو تو نے اجرت نہیں دی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ.

؎ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک بہت سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لبید بن ربیعہ کا یہ شعر ہے ؎

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

اور قریب ہے کہ امیہ بن ابوالصلت اسلام لے آئے"

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ ؎

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ

وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جسکی وجہ سے خون جاری ہوگیا تو آپ نے فرمایا۔

" تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے

اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پائی ہے"

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھ سے) ایک شخص نے پوچھا اے ابوعمارہ! کیا



marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ سَرْعَانَ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَاَبُوْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ؎

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

تم (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ (بھاگ گئے) کیونکہ وہ ہوازن قبیلہ کے تیروں کی زد میں آ گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے سفیان نے اس کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "میں نبی ہوں" اس (بات) میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ.

حَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَقُوْلُ شِعْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے۔

" اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی مار، ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے کہنے دو بے شک یہ شعر (کافروں کو) تیر برسانے سے بھی زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَالَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ اَصْحَابُهٗ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے بھی زیادہ بیٹھا۔ آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے) بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔



marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ ؎

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ رَدِفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدَتْهُ مِائَةَ قَافِیَةٍ مِنْ قَوْلِ اُمَیَّةَ بْنِ الصَّلْتِ کُلَّمَا اَنْشَدَتْهُ بَیْتًا قَالَ لِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدَتْهُ مِائَةً یَعْنِیْ بَیْتًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَادَ لَیُسْلِمُ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَآئِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُنَافِحُ اَوْ یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّمَرِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ نِسَآءَهُ حَدِیْثًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ کَاَنَّ الْحَدِیْثَ حَدِیْثُ خُرَافَةَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا خُرَافَةُ اِنَّ خُرَافَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام، لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے۔

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے۔"

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو امیہ بن خلف کے کلام سے ایک سو بیت سنائے۔ جب میں ایک بیت سناتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنائے۔ (پھر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ وہ (امیہ بن صلت) ایمان لاتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر آپ کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل فخریہ (کفار سے مدافعت کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

## باب ۳۸ رات کے وقت قصہ گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک (عجیب) قصہ سنایا ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خرافہ کے واقعہ سے واقف ہو (پھر خود ہی



marfat.com

كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْعَجَائِبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ.

فرمایا) خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانۂ جاہلیت میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنائے جو اس نے جنوں میں دیکھے پھر لوگ (ہر عجیب بات کو) کہتے یہ تو خرافہ کی بات ہے۔

## حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ

## ام زرع کی حدیث:۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ إِمْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَلَّا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أُثْنِي خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَلَا بُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں نے مل بیٹھ کر آپس میں پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں چھپائیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے کہا "میرا خاوند، دشوار گزار پہاڑی پر دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جا سکے اور نہ ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ محنت سے لایا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے) دوسری عورت نے کہا میرا خاوند (ایسا ہے) کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان کروں تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات ناقابل بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند (بے تکا) لمبا ہے اگر میں کچھ کہوں تو مجھے طلاق دی جاتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکائی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کی نہیں رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند، مکہ مکرمہ کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند معتدل مزاج ہے) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھر آئے تو چیتا اور باہر جائے تو شیر ہے۔ وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں کرتا۔ چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پیئے تو سب چڑھا لیتا ہے جب لیٹتا ہے تو کپڑا خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے میں ہاتھ ڈال کر (میرے) رنج و راحت کو معلوم نہیں کرتا (یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند سست



marfat.com

الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ
أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ
قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ
الْعِمَادِ عَظِيمُ النِّجَادِ طَوِيلُ
النِّجَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ
قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ
وَمَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ
لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ
قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ
صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةُ
عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا
أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ
وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَ
بَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي
وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ
فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَ
أَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ
أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ
فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ
أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ
وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ
شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ
بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ
طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ
كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ
أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي
زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا

ہے (یا اس عورت نے کہا) ناکارہ بیوقوف ہے وہ ہر بیماری میں مبتلا ہے تجھے زخمی کردے یا تیری ہڈی توڑ دے یا تیرے لیے دونوں جمع کردے (یعنی وہ بیوقوف اور ناکارہ شخص ہے) آٹھویں عورت نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا خرگوش کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے (نہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔ نویں عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستونوں والا (عالی نسب) بہت بڑی راکھ والا (سخی) لمبے پرتلے والا (دراز قد) اور اس کا گھر مشورہ گاہ کے قریب ہے (یعنی معتبر آدمی ہے) دسویں عورت نے کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک؟ وہ مالک اس (نویں عورت کے خاوند) سے بہتر ہے وہ اونٹوں کا مالک ہے اور اس کے اونٹ اکثر باڑے میں رہتے ہیں اور بہت کم چراگاہ میں جاتے ہیں، جب وہ (اونٹ) گانے بجانے کی آواز سنتے ہیں (مہمانوں کے استقبال سے کنایہ ہے) تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں۔ (یعنی یہ شخص امیر بھی ہے اور مہمان نواز بھی) گیارہویں عورت نے کہا میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع کیسا ہے؟ اس نے زیورات سے میرے کان ہلا دیئے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے (خوب کھلایا پلایا) اس نے مجھے خوش کیا تو میں اپنے آپ سے خوش ہوئی۔ اس نے مجھے تھوڑی سی بکریوں والوں (غریب خاندان) میں پایا تو مجھے ان میں لے آیا جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی ہیں اور گاہنے والے بیل اور بھوسہ جدا کرنے والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال) میں بات کرتی ہوں تو برا نہیں منایا جاتا جب میں سوتی ہوں تو صبح تک سوتی رہتی ہوں اور پیتی ہوں تو سیراب ہو کر پیتی ہوں ابوزرع کی ماں بھی کیسی (باکمال) عورت ہے اس کے برتن بڑے بڑے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابوزرع کے بیٹے کی شان بھی عجیب ہے اس کا پہلو کھجور کی بے پھل ٹہنی کی طرح ہے اور اسے صرف بکری کے بچے کا ایک بازو سیر کر دیتا ہے، ابوزرع کی بیٹی بھی کیا ہی (لائق تعریف) ہے ماں باپ کی فرمانبردار اور چادر کو بھرنے والی ہے (یعنی موٹی تازی) اور اپنی ہمسایہ



marfat.com

تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَلَا وَطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ حَضْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ.

عورت (یعنی سوکن) کو جلانے والی ہے۔ ابوزرع کی لونڈی بھی کیا ہی (قابل ستائش) ہے نہ ہمارے راز ظاہر کرتی ہے نہ ہمارا غلہ چوری لے جاتی ہے۔ اور نہ ہی ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے بھرتی ہے۔ ام زرع نے کہا کہ ابوزرع گھر سے نکلا اس وقت دودھ کی مشکین بلوئی جارہی تھیں (یعنی دودھ سے مکھن نکالا جارہا تھا) اس نے ایک عورت سے ملاقات کی جس کے ساتھ اس کے پہلو میں دو انناروں (اس کے) چیتے کی طرح دو بچے سے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد) ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور پھر میں نے بھی ایک ایسے سردار سے شادی کرلی جو گھوڑے پر سوار ہوتا، ہاتھ میں خطی نیزہ ہوتا (مقام خط جو بحرین کی بندرگاہ کے پاس ہے، کا نیزہ خطی نیزہ کہلاتا ہے) اور سہ پہر کو وہ میرے پاس کثرت سے چوپائے لے آتا اس نے مجھے ان چوپایوں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام زرع! تو خود بھی کھا اور اپنے اقارب کو بھی غلہ دے (اس کے باوجود) اگر میں اس کے دیئے ہوئے تمام عطیات جمع کروں تو (پھر بھی) ابوزرع کے چھوٹے چھوٹے برتن کے برابر نہیں ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابوزرع، ام زرع کے لیے تھا (یعنی نہایت شفیق، اور مہربان)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۳۹ آرام فرمانا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے رب! مجھے (اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے "اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے موت آئے گی اور تیرے نام سے ہی زندہ رہتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار



marfat.com

اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

**عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَءَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَءُ بِهِمَا رَاْسَهٗ وَوَجْهَهٗ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ.

ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو دعا کے انداز میں اکٹھا فرما کر ان میں پھونک مارتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور ابتدا سر انور، چہرۂ مبارک اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔

* * *

.....

**عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرمایا اور آپ نے معمولی خراٹے لیے اور (آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ) جب بھی آرام فرماتے معمولی خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر نماز کی خبر دی آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی (حالانکہ) آپ نے وضو نہیں فرمایا اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے۔ اف

**عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے "تمام تعریفوں کے لائق اللہ ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کفایت کی اور جگہ دی کیونکہ (دنیا میں) ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی جگہ دینے والا۔

**عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے (کچھ وقت) پہلے اترتے تو (دائیں) کلائی کھڑی کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے۔

---

ف:- نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ مترجم)



marfat.com

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ فَقَالَ فَقِيْلَ لَهٗ تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ جَآءَكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يُصَلِّيْ حَتّٰى يَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَاِذَا كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

## باب ۴۰ عبادت فرمانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آگئے عرض کیا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے تمام اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے آپ فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سنتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔



marfat.com

وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ.

اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِيَ الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ مَعْنٌ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد، ابوکریب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب آرام فرما ہوئے (لیٹے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے نیند (کے اثرات) دور فرمانے لگے پھر آپ نے سورہ آلِ عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور نماز شروع کر دی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (بھی اُٹھ کر) آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑنا شروع کر دیا پھر آپ نے کئی مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی۔ حضرت معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھ مرتبہ۔ پھر آپ نے وتر پڑھے آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر، تین رکعت وتر پڑھے) پھر موذن کے آنے پر آپ اٹھ کھڑے ہوئے دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا اونگھ کے غلبہ کی وجہ سے



marfat.com

يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً.

رات کو نماز (تہجد) نہ پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا (میں نے دیکھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں، پھر چار مرتبہ دو، دو رکعتیں پڑھیں، ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت سے مختصر ہوتیں۔ پھر آپ نے وتر پڑھے اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

---

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيدَ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ ام المومنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) چار پڑھتے اور تو ان کی عمدگی اور لمبا کے بارے میں مت پوچھ پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ



marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

اور دراز ہوتی تھیں پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو رکعتوں کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر وتر بناتے نہ یہ کہ صرف ایک رکعت ادا کرتے) جب آپ فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (یعنی کبھی کبھی)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ حَتّٰى قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شُعْبَةُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں (حضرت حذیفہ) نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو فرمایا "اللہ بہت بڑا ہے جو بادشاہت، حکومت بڑائی اور بزرگی والا ہے۔"

پھر آپ نے سورۂ بقر تلاوت فرمائی اور قیام جتنا رکوع فرمایا آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکوع کے برابر قومہ کیا اور "لربی الحمد" بار بار پڑھا۔

پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا آپ سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پڑھتے تھے۔ پھر سر انور اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے جیسا جلسہ فرمایا اور آپ "رب اغفرلی" پڑھتے رہے۔ پھر آپ نے سورہ بقر، آل عمران، النساء، مائدہ یا سورۂ انعام تلاوت فرمائی۔ حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے کہ سورہ مائدہ تھی یا سورۂ



marfat.com

الَّذِیْ شَكَّ فِی الْمَآئِدَةِ وَالْاَنْعَامِ.

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاٰیَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَةً.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ لَیْلَةً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ قَآئِمًا حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرٍ سُوْءٍ قِیْلَ لَهٗ وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَءُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَآءَتِهٖ قَدْرُ مَا یَكُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَءَ وَهُوَ قَآئِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَآئِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَءَ وَهُوَ قَآئِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَآئِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَیَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ

الانعام۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی (نماز تہجد میں) قرآن پاک کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی، آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ فرمایا؟ آپ نے جواب دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں قرأت فرماتے اور تیس چالیس آیات کا اندازہ قرأت رہ جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے۔ پھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

❊ ❊ ❊

حضرت عبداللہ ابن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے قرأت فرماتے تو اسی صورت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی طرح

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور (کوئی) سورۃ نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ سورت اپنے سے لمبی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی۔



marfat.com

وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلِ مِنْهَا.

(یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (نفلی نماز) اکثر بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ بَيْتِهٖ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاشانۂ مبارکہ میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

❊ ❊ ❊

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب صبح ہوتی اور مؤذن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی) کہتے کہ میرے خیال کے مطابق حضرت نافع نے "خفیفتین (یعنی ہلکی سی ابھی)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِرَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ وَلَمْ اَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی نماز) سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ (آپ کی ہمشیرہ) رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

.....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء



marfat.com

وَالْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ (راوی کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے کہا جو ہم میں سے پڑھ سکے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا جب سورج ادھر (مشرق) میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح عصر کے وقت ادھر (مغرب میں ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر مشرق میں، اس طرح ہوتا جس طرح۔ ظہر کے وقت ادھر (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے درمیان (مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر) سلام کے ساتھ جدائی کرتے۔

## بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

## باب ۴۱ نماز چاشت

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت یزید رشک سے مروی کہ میں نے حضرت معاذ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے آپ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں یا جتنی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا، کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت



marfat.com

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں اتنی مختصر پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو (اس وقت کے علاوہ) اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں (پڑھتے تھے) البتہ جب سفر سے واپس تشریف لائیں (تو پڑھتے تھے)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز چاشت ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں ترک فرمائیں گے اور (کبھی اس طرح) چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے (شاید) اب نہیں پڑھیں گے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُدَامِنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّكَ تُدَامِنُ هٰذِهِ الْأَرْبَعَ الرَّكَعَاتِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ أَفِيْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمیشہ زوال شمس کے وقت چار رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا کہ سورج ڈھلنے کے وقت۔ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میری کوئی بڑی نیکی اوپر کو (خدا کے حضور) چڑھے۔ میں نے عرض کیا، کیا ہر رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہاں! پھر میں نے عرض کیا کیا ان کے درمیان سلام؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں (نفل) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اوپر



marfat.com

يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيْهَا.

کو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے ؛ ؛ ؛

## بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

## باب ۴۲ گھر میں نفل۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ بَيْتِيْ وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً.

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے بارے میں) گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) آپنے فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے، پھر بھی میں مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں البتہ اگر فرض نماز ہو۔ (یعنی فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ضروری اور نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے)

## بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۴۳ روزے رکھنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی اس قدر مسلسل) روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے جائیں گے اور کبھی (اس طرح مسلسل) افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

---

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم،



marfat.com

الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ مِنْهُ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَآءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا اَنْ رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَآئِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَآئِمًا.

(کبھی) کسی مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ ہمیں گمان ہوتا شاید اب (آپ کا) افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور اگر (اے مخاطب!) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت میں دیکھے گا اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرما ہی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اور (کبھی) مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور آپ نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورا مہینہ روزے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعِيْنَ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا شعبان کے مہینے میں اکثر اور رمضان کے مہینے میں مکمل روزے

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُ كُلَّهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزے رکھتے۔ (ام المومنین نے اکثر پر کل کا حکم دیا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعۃ المبارک کا روزہ چھوڑتے۔

عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ.

حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے (ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پرواہ نہیں کرتے تھے (یعنی جن



marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصداً رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کو اعمال اخداوند تعالےٰ کے حضور ) پیش کئے ہوئے ہیں پس (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے، ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَآءُ يَوْمًا يَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُتِرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَآءُ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دور جاہلیت میں قریش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (بھی) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ (کا فرض روزہ) چھوڑ دیا گیا۔ جس نے چاہا عاشورہ کا روزہ (نفلی) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا۔ (یعنی عاشورہ

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟



marfat.com

مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ.

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک دائمی ہوتا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح (عبادت کی) طاقت رکھتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ؟ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبَّ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت) میرے پاس ایک عورت تھی۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام لیا) جو رات بھر نہیں سوتی (یعنی عبادت کرتی ہے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تنگ نہیں پڑتا ثواب دینے میں یہاں تک کہ ہم (عمل سے) تنگ آجاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند فرماتے تھے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے، زیادہ پسندیدہ ہے)

عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَادِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ.

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس عمل کو ہمیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

❊ ❊ ❊

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهٖ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهٖ وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے مسواک کی، وضو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقر کے ساتھ قرأت شروع کی جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو ٹھہر جائے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب پر پہنچتے تو پناہ مانگتے پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اور پڑھا "حکومت، بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (اب) پاک ہے" پھر آپ نے بقدر رکوع، سجدہ فرمایا اور پڑھا "حکومت، بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے" پھر آپ نے (دوسری رکعت میں) سورہ آل



marfat.com

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَءَ الٓمّٓ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً سُوْرَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

عمران پڑھی پھر (تیسری رکعت میں) سورۂ النساء اور (چوتھی رکعت میں) سورۂ مائدہ پھر (باقی رکعتوں میں) آپ اسی طرح کرتے (یعنی پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجود ہوتا)

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۴۴ قرآت فرمانا

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

حضرت یعلی بن مملکت نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت مبارکہ کے بارے میں پوچھا پس انہوں نے سنا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا، صاف صاف اور جدا جدا حروف (کی) قرأت بیان فرمانے لگیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے)

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ حسب ضرورت (حروف کو) کھینچ کر پڑھتے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَءُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک (کی آیات) جدا جدا کر کے پڑھتے، فرماتے الحمد للہ رب العالمین" پھر وقف فرماتے اور پھر "الرحمن الرحیم" پھر آپ وقف فرماتے اور پڑھتے۔ "مالک یوم الدین"

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَآءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَآءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا اَجْهَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً.

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت فرماتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تعریف کے لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت رکھی ہے۔



marfat.com

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَآءَةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِیْ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت (اپنے گھر کی) چھت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت سنا کرتی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَءُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَءَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلَا اَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَیَّ لَاَخَذْتُ لَكُمْ فِیْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ اَوْ قَالَ اللَّحْنِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اونٹنی پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ الخ (بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ سبب آپ کے پہلے اور بعد والوں کے گناہوں کو بخش دے) آپ خوش آوازی سے قرأت فرماتے عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں (میرے استاد) معاویہ بن قرہ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو تمہیں اسی آواز میں (یا کہا اسی لہجے میں) سنانا شروع کرتا۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) خوب رُو اور خوش آواز تھے۔ اور آپ قرأت میں (ہمیشہ) خوش الحانی نہیں فرماتے تھے۔ (یعنی خوش الحانی سے پڑھنا آپ کی عادت مبارکہ نہیں تھی بلکہ کبھی کبھی آپ اس طرح پڑھتے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ قِرَآءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُ مَنْ فِی الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِی الْبَيْتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (اتنی بلند ہوتی) کہ صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا حالانکہ آپ گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بُكَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۴۵ آنسو مبارک

عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت مطرف اپنے والد ماجد عبداللہ بن شخیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے



marfat.com

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَآءِ.

**عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْرَءُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ.

**عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهٗ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ

پاس حاضر ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارکہ سے ہنڈیاں کے جوش کی طرح رونے کی آواز آ رہی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں دوسرے آدمی سے سننا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی اور جب میں "وجئنا بک علی ھؤلاء شھیداً" پر پہنچا (فرماتے ہیں) تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک دن سورج کو گہن لگ گیا (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی (اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے، پھر آپ نے رکوع فرمایا (اور اتنا لمبا رکوع فرمایا) گویا کہ آپ رکوع سے سر انور نہیں اٹھائیں گے پھر نہایت لمبا قومہ کیا، اور پھر سجدہ فرمایا تو اس میں کافی دیر ٹھہرے رہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرمانے کے بعد آپ نے دوسرا سجدہ فرمایا (اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے)، گویا کہ آپ سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی "اے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار! کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ (اتنی) بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ (اے اللہ!) ہم تجھ سے بخشش کے طلب گار ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ



marfat.com

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب ان کو گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پناہ چاہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهٗ تَقْضِيْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْكِيْ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَبْكِيْ اِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو نزع کی حالت میں تھی بغل میں لیا۔ اور پھر اپنے سامنے رکھ دیا۔ (چنانچہ) آپ کے سامنے ہی وہ انتقال فرما گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا (صدمے کی وجہ سے چیخ پڑیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے روتی ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نہیں رو رہے آپ نے فرمایا، میں رو نہیں رہا بے شک یہ (آنسو) رحمت ہیں اور یقیناً مومن تو ہر حال میں بھلائی پر ہوتا ہے بے شک اس کی جان دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ وَعَيْنَاهُ تُهْرِقَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ بھی دے رہے تھے اور رو بھی رہے تھے یا (راوی نے کہا) آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا قَالَ اُنْزِلْ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جماع نہ کیا ہو۔ (تو) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں ہوں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اترو! پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر میں اترے (اور انہیں دفن کیا۔



marfat.com

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّمَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْہِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُہٗ لِیْفٌ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سُئِلَتْ عَآئِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِکِ قَالَتْ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُہٗ لِیْفٌ وَسُئِلَتْ حَفْصَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِکِ قَالَتْ مِسْحًا ثُنِّیْہِ ثَنْیَتَیْنِ فَبَنَامُ عَلَیْہِ فَلَمَّا کَانَ ذَاتُ لَیْلَۃٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَّیْتُہٗ اَرْبَعَ ثَنْیَاتٍ کَانَ اَوْطَأَ لَہٗ فَثَنَّیْنَاہُ بِاَرْبَعِ ثَنْیَاتٍ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْنِیْ اللَّیْلَۃَ قَالَتْ قُلْنَا ھُوَ فِرَاشُکَ اِلَّا اَنَّا ثَنَّیْنَاہُ بِاَرْبَعِ ثَنْیَاتٍ قُلْنَا ھُوَ اَوْطَأُ لَکَ قَالَ رُدُّوْہُ لِحَالِہِ الْاُوْلٰی فَاِنَّہٗ مَنَعَتْنِیْ وَطَاَتُہٗ صَلٰوتِیَ اللَّیْلَۃَ

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ

## باب ۴۶ بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا۔ اور اس میں کھجور کی موٹھ بھری ہوئی تھی۔

حضرت جعفر بن محمد (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے حجرہ مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا، ام المومنین نے فرمایا چمڑے کا بنا ہوا گدا تھا اور اس میں کھجور کی موٹھ بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایک ٹاٹ تھی جس کو ہم دوہرا کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس ٹاٹ کی چار تہہ کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ نرم ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کو چار تہہ کر دیا۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے رات کو کونسا بستر بچھایا تھا (آپ فرماتی ہیں) ہم نے کہا بستر تو وہی تھا لیکن ہم نے اسکی چار تہیں کر دی تھیں (کیونکہ) ہمارے خیال میں وہ آپکے لئے زیادہ نرم ہے آپنے فرمایا اسے پہلی حالت پر ہی بدل دو کیونکہ اسکی نرمی نے مجھے رات

## باب ۴۷ انکساری فرمانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس طرح (حد سے) نہ بڑھاؤ، جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو حد سے بڑھایا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، لہذا مجھے "اللہ کا بندہ"

marfat.com

وَرَسُوْلُهٗ.

اور اس کا رسول کہو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَآءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ اَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَيْكِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک عورت نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے آپ سے ایک کام ہے آپنے فرمایا تو مدینہ طیبہ کے جس راستہ میں چاہے چل کر بیٹھ میں بھی وہاں بیٹھتا ہوں۔ (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کر دے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرْضٰى وَيَشْهَدُ الْجَنَآئِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے جنازوں میں تشریف لے جاتے دراز گوش پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول فرماتے۔ (جنگ) بنی قریظہ کے دن آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے جس کی رسی اور پلان کھجور کی مونجھ کے تھے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّخَنَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جَو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرما لیتے آپکی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپنے وصال فرمانے تک اسکو چھڑانے کے لئے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیاری کی شان تھی)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَآءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر ایک کمبل پڑا ہوا تھا) حج فرمایا، اس کمبل کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی "اے اللہ! اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا (حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی) جب صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

marfat.com

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ أَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْتَهِيْ أَنْ يَصِفَ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ الْحَسَنُ فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهِ وَعَنْ مَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُوْلَهُ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْءً لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءً لِأَهْلِهِ وَجُزْءً لِنَفْسِهِ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْءَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سِيْرَتِهِ فِيْ جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيْثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهِ وَقَسْمُهُ عَلٰى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّيْنِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا، آپ (ہند بن ابوہالہ) حلیہ مبارکہ سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ذیشان معزز تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کے طرح چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کردی (مکمل حدیث صفحہ نمبر پر گزر چکی ہے۔) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپانے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ) پہلے ہی ان (اپنے ماموں ہند) سے پوچھ چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا اس سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں۔ (اور مجھے یہ معلوم ہوا) کہ انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر جانے اور آپ کے طور طریقوں کے بارے میں پوچھ لیا ہے۔ اور کوئی بات بھی (بلا تحقیق) نہیں چھوڑی، امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو اپنے گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ (کی عبادت) کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے (حقوق کی ادائیگی کے لئے) اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے پس (اپنے فیوض و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچا دیتے اور ان سے کوئی چیز روک کر نہ رکھتے۔ امت کے حصہ (وقت) میں آپکی عادت مبارکہ تھی کہ علم و عمل والوں کو (گھر کے اندر آنیکی) اجازت

marfat.com

بِهِمْ وَ يُشْغِلُهُمْ فِيمَا يُصْلِحُهُمْ وَالْاُمَّةَ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ اِخْبَارِهِمْ بِالَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَ يَقُوْلُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَ اَبْلِغُوْنِيْ حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ اِبْلَاغَهَا فَاِنَّهُ مَنْ اَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ اِبْلَاغَهَا ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. وَلَا يُذْكَرُ عِنْدَهُ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ غَيْرَهُ يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُوْنَ اَدِلَّةً يَعْنِيْ عَلَى الْخَيْرِ قَالَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهٖ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ اِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ. وَيُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَطْوِيَ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهُ وَيَسْاَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ الْاَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ وَلَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ اَنْ يَغْفُلُوْا اَوْ يَمِيْلُوْا لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ وَلَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ اَلَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ اَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ

فرماتے اور انکی دینی فضیلت کے اعتبار سے ان پر وقت تقسیم فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک ضرورت ہوتی، کوئی دو ضرورتیں والا ہوتا، اور کسی کی بہت سی حاجتیں ہوتیں۔ آپ ان (کی ضروریات) میں مشغول ہوتے اور ان کو انکی اپنی اور باقی امت کی اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حاضر کو غائب تک (سنے ہوئے مسائل) پہنچانے چاہئیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت بھی پہنچایا کرو جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجات، کسی صاحبِ اختیار کے پاس پہنچاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات کا ذکر کیا جاتا تھا۔ آپ اسکے خلاف (یعنی فضول بات) قبول نہیں فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس (علم وفضل) کی چاہت لے کر آتے اور جب واپس جاتے تو (علم وفضل کے علاوہ) کھانا وغیرہ بھی کھا کر جاتے اور بھلائی کے راہ نما بن کر جاتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (اپنے والد ماجد سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے جانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو صرف بامقصد کلام کے لئے استعمال فرماتے صحابہ کرام کو باہم محبت سکھاتے اور ان کو جدا نہ ہونے دیتے، آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور اسے ان پر حاکم مقرر کرتے لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈراتے اور ان سے اپنی حفاظت فرماتے، لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے خندہ روئی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے رہتے۔ آپ اچھے کو اچھا سمجھتے اور اس کی تائید فرماتے، برے کو برا سمجھتے اور اسے ذلیل وکمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے، اور (صحابہ کرام سے) بے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ



marfat.com

أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً وَ أَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُوَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ وَ إِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ فَجَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لَا يَحْسِبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَ أَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ بَلْ كَانُوا يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوٰى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَ يُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ.

غافل یا سست نہ ہو جائیں۔ آپکے پاس ہر حالت کے لئے مکمل سامان ہوتا۔ آپ نہ تو حق سے قاصر رہتے اور نہ آگے بڑھتے (یعنی حق پر رہتے) لوگوں میں بہترین افراد آپ کے ہم نشین ہوتے۔ جو لوگوں کا زیادہ خیر خواہ ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا، آپکے نزدیک وہ بڑے مرتبے والا ہوتا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان سے (اپنے والد ماجد سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ کے مجلس مبارک کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے جب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی فرماتے۔ ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے (یعنی سب سے برابر پیش آتے) کوئی بیٹھنے والا یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ باعزت ہے۔ جب کوئی شخص آپکے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ اسکی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیدیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور حسن اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے لئے باپ کی طرح تھے اور تمام لوگوں کے حقوق آپکے نزدیک برابر تھے آپکی مبارک مجلس، بردباری حیا، صبر، اور امانت کی مجلس ہوتی تھی۔ نہ تو وہاں آوازیں بلند ہوتیں اور نہ ہی (معزز لوگوں کی) عزتوں پر عیب لگایا جاتا۔ اس مجلس مبارک کی غلطیاں (یا لغزش کسی سے صادر بھی ہو جاتی) پھیلائی نہیں جاتی تھیں اہل مجلس آپس میں برابر ہوتے تھے، (ایک دوسرے پر فخر نہیں کرتے تھے) صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔ (اہل مجلس) عاجزی کرتے، بڑوں کی عزت کرتے اور چھوٹوں پر رحم کرتے، حاجتمندوں کو ترجیح دیتے اور مسافر (کے حقوق) کا خیال رکھتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ تحفۃً دیا جائے تو میں قبول کرلوں اور اگر اس کی دعوت (بھی) دی جائے تو (پھر) بھی قبول کرلوں۔



marfat.com

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِرَاکِبٍ بِغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر (بلکہ پیدل تشریف لائے جو آپکی تواضع کا واضح ثبوت ہے۔

عَنْ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْسُفَ وَاَقْعَدَنِیْ فِیْ حِجْرِہٖ وَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِیْ۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔ (یعنی بچپن میں)

* * *

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰی رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِیْفَۃٍ کُنَّا نَرٰی ثَمَنَھَا اَرْبَعَۃَ دَرَاھِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَالَ لَبَّیْكَ بِحَجَّۃٍ لَا سُمْعَۃَ فِیْھَا وَلَا رِیَآءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر (جو اونٹنی پر تھا) اور ایک کمبل پر (جو اس پالان پر تھا۔) جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی، حج فرمایا جب آپ اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے پکارتا ہوں جو شہرت اور نمائش سے پاک ہے۔

* * *

وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَہٗ ثَرِیْدًا عَلَیْہِ دُبَّآءٌ قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُ الدُّبَّآءَ وَکَانَ یُحِبُّ الدُّبَّآءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) یَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّصْنَعَ فِیْہِ دُبَّآءٌ اِلَّا صُنِعَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے ثرید (روٹی اور گوشت) جس میں کدو (بھی) لاکر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھاتے (کیونکہ) آپ کدو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جائے تو میں جہاں تک ممکن ہوتا اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

عَنْ عَمْرَۃَ قَالَتْ قِیْلَ لِعَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مَاذَا کَانَ یَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے



marfat.com

فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَ يَحْلِبُ شَاتَهٗ وَيَخْدِمُ نَفْسَهٗ.

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے، بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود کرتے (آپ نہایت پاکیزہ تھے اسکے باوجود جوئیں دیکھنا اسوجہ سے تھا کہ کہیں سے لگ نہ گئی ہو۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۴۸ اخلاق حسنہ

**عَنْ** خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا اُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت خارجہ بن زید (بن ثابت) رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ اور جب (آپ پر) وحی نازل ہوتی مجھے بلا بھیجتے اور میں (وحی) لکھ لیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے، جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔

**عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلٰى اَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَاَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّيْ خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَوْ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُثْمَانُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے شریر آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طریقے) سے ان کا دل (نیکیوں کی طرف) نرم ہو جائے، اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب! میں نے پوچھا کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، آپ نے فرمایا عثمان غنی! چونکہ میرے پوچھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتادی (اس لئے) کاش! میں آپ سے نہ پوچھتا (آنحضرت



marfat.com

قَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَّقَنِيْ فَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ۔

صلی اللہ علیہ کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس لئے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی "اُف" تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر مجھے فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے زیادہ ملائم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ تو ریشم ملا کپڑا، نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں سونگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكَادُ يُوَاجِهُ أَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَهُ يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس (کے کپڑوں) پر زعفران کا (کچھ) رنگ تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو (بھی) منہ پر ایسے بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو (اس لئے) جب وہ چلا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زردی کے چھوڑنے کا کہتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعی طور پر فحش کہنے والے تھے، اور نہ بتکلف فحش گو تھے، (اسی طرح) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے



marfat.com

يَصْفَحُ

اور درگزر فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا ضَرَبَ خَادِمًا وَ لَا امْرَأَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم کو پیٹا، اور نہ ہی کسی عورت کو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَلَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک کہ اللہ تعالےٰ کے محارم کو نہ توڑا جائے (یعنی شریعت کی خلاف ورزی) اور جب اللہ تعالےٰ کے محارم کو توڑا جاتا (یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تجاوز کرتا) تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو جاتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ وَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ لَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر (گھر) آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا بڑا بیٹا اور بڑا بھائی (ہے) پھر آپ نے اجازت فرمائی، اور جب وہ داخل ہو تو آپ نے نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) بیشک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شریر ہے جس کو لوگ اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

marfat.com

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ سِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَآئِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍّ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُجِيْبُ فِيْهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ اَلْمِرَآءِ وَالْإِكْبَارِ وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلٰثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ اَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا فِيْمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَاِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَآؤُهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ وَاِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِيْثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ اَنْصَتُوْا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيْثُ اَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَارْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَآءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيْثَهُ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَهُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم خو، نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدخو تھے، نہ سخت دل، نہ چلّانے والے، نہ بدگو، نہ عیب جو اور نہ ہی تنگی کرنے والے، آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے، اس سے خود تو چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو مایوس نہ کرتے اور خود اس کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا ہوا تھا اور تین (ہی) چیزوں کو لوگوں سے بچا رکھتے (یعنی) نہ تو کسی کی برائی کرتے نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ (ہی) کسی کا عیب تلاش کرتے۔ آپ صرف وہی کلام کرتے جن میں ثواب کی امید رکھتے، جب آپ گفتگو فرماتے آپکے ہم نشین سر جھکا لیتے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے (بیٹھے ہوئے) ہیں اور جب آپ خاموش ہو جاتے تو وہ (اہل مجلس گفتگو کرتے (اہل مجلس) آپکے سامنے کسی بات پر نہ جھگڑتے اور جب کوئی شخص آپ کے سامنے (آپ کی اجازت سے) بات کرتا تو باقی لوگ خاموش رہتے جب تک کہ وہ فارغ نہ ہو جاتا۔ ان سب کی گفتگو آپکے نزدیک پہلے آدمی کی گفتگو کیطرح ہی ہوتی (یعنی سب کی گفتگو ایک طرح سماعت فرماتے) جس بات سے باقی لوگ ہنستے آپ بھی تبسم فرماتے اور جس بات پر دوسرے تعجب کرتے آپ بھی متعجب ہوتے کسی اجنبی آدمی کی (سوال کرنے میں) بدتمیزی اور بیباکی کو برداشت فرماتے یہانتک کہ صحابہ کرام پردیسی آدمیوں کو آپکے پاس لے آتے تاکہ (انکی بے تکلف گفتگو سے) وہ بھی فائدہ اٹھائیں آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی حاجتمند کو طلب حاجت میں دیکھو تو اسے دیدیا کرو۔ آپ اپنی تعریف صرف اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے بدلے میں تعریف کرتا۔ آپ کسی کی گفتگو کو نہ کاٹتے البتہ اگر وہ حد سے بڑھ جاتا



marfat.com

بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ

تو اسے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی (بھی) کسی چیز کے مانگنے پر "لا" (یعنی نہیں") نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سخی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں پہلے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس (رمضان شریف میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ انکو قرآن پاک سناتے، جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کرکے نہیں رکھتے تھے،

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر کچھ مانگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو۔ جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کردوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بنایا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خرچ فرمائیں اور عرش والے سے محتاجی کا فکر نہ کریں (اس پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ



marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ.

وسلم مسکرا پڑے اور انصاری کی اس بات سے آپکے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَاَجْرٍ زُغْبٍ فَاَعْطَانِيْ مِلْءَ كَفِّهٖ حُلِيًّا وَذَهَبًا.

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں والے خربوزوں کا ایک تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے مٹھی بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حَيَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۴۹ حیاء مبارک

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِيْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ میں (بیٹھنے والی) کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء فرماتے تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہو جاتے۔

عَنْ مَّوْلًى لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا نَظَرْتُ اِلٰى فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک (آزاد کردہ) غلام سے روایت ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے (کبھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر کی طرف نظر نہیں کی یا آپنے فرمایا میں نے (کبھی بھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حِجَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۵۰ سنگی لگوانا

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ



marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهٗ اَبُوْطِيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَآئِكُمُ الْحِجَامَةُ.

علیہ وسلم نے ابوطیبہ (غلام) سے سنگی لگوائی اور اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا۔ نیز آپ نے اسکے مالکوں سے سفارش کرکے کچھ خراج (جو اس نے اپنے مالک کو دینا ہوتا تھا) کم کروایا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سنگی لگوانا ہے یا (فرمایا) تمہاری بہترین دوا سنگی لگوانا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَاَمَرَنِيْ فَاَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور میں نے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت دی۔

---

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) اَظُنُّهٗ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهٖ.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک کی دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ (اجرت) حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهٗ وَسَاَلَهٗ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَاَعْطَاهُ اَجْرَهٗ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے؟ اس نے کہا تین صاع (ناپنے کا ایک پیمانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسکے مالک سے سفارش فرماکر) ایک صاع کم کرادیا اور پھر اسکو اس کی اجرت (بھی) دیدی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں سنگی لگوایا کرتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سنگی لگوایا کرتے تھے،

* * *

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ملل میں بحالت احرام پاؤں کی پشت پر سنگی



marfat.com

عَلٰی ظَاهِرِ الْقَدَمِ.

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَسْمَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَّاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ.

لگوائی۔

## باب ۵۱ اسماء مبارکہ

حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام "محمد" ہے "احمد" ہے اور میرا نام "ماحی" ہے کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام "حاشر" ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر (میرے بعد) اٹھائے جائیں گے اور میرا نام "عاقب" (سب سے پچھلا) ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفِّیْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِیُّ الْمَلَاحِمِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تو آپ نے فرمایا (اے حذیفہ!) میں "محمد" اور "احمد" ہوں۔ نبی رحمت اور نبی توبہ ہوں اور میں مُقفّی (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں نبی ملاحم (خدا کی راہ میں جنگ کرنے والا) ہوں،

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۵۲ گزراوقات

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَهٗ.

حضرت سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو!) کیا تم اپنی پسند کے مطابق کھانے اور پینے کی چیزیں نہیں حاصل کرتے ہو۔ بیشک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکے پاس اتنی ردی کھجوریں بھی نہیں تھیں جن سے آپ پیٹ بھر لیتے (آنحضرت صلی

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا

کا فقر اختیاری تھا، اضطراری نہ تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) ایک ایک مہینہ (گھر میں) آگ نہیں جلاتے تھے، اور صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا۔



marfat.com

التَّمْرُ وَالْمَآءُ.

عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر باندھے ہوئے ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم انور سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر (باندھے ہوئے) دکھائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ عُمَرُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا عُمَرُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰی مَنْزِلِ اَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّآءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِاِمْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ (یعنی معمول نہیں تھا) (اسی اثناء میں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! کیوں آئے ہو؟ عرض کیا (یارسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلم) آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور (اس لئے تاکہ) آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) بھوک کی وجہ سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی کچھ کچھ (بھوک) محسوس کی ہے پھر (تینوں حضرات) حضرت ابوالہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، حضرت ابوالہیثم، بہت سی کھجوروں درختوں اور بکریوں کے مالک تھے (لیکن) آپ کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم (اس وقت) گھر پر نہیں تھے چنانچہ ان کے بارے میں ان کی زوجہ محترمہ سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابوالہیثم تشریف لے آئے، آپکے

ف ۱:- حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اہل بیت میں شامل ہیں۔

marfat.com

لَنَا الْمَآءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَ اُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَآءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ

پاس ایک مشک تھی جس کو آپ نے بمشکل اٹھایا ہوا تھا۔ آتے ہی (پانی رکھ کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر ان (تینوں حضرات) کو اپنے باغ میں لے گئے، ان کے لئے فرش (کوئی کمبل وغیرہ) بچھایا پھر گئے اور کھجور کا ایک پورا خوشہ لا کر حاضر کر دیا۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان میں سے ہمارے لئے پختہ کھجوریں کیوں نہیں چن کر لایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم میں نے چاہا کہ آپ خود حسب مرضی پختہ یا کچی کھجوریں منتخب فرمالیں پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں کھائیں اور اس پانی میں سے پیا (جو وہ لائے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا! یہ ٹھنڈا سایہ، تازہ و عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم (گھر) تشریف لے جانے لگے۔ تاکہ کھانا تیار کر کے لائیں تو (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے دودھ والی بکری ہرگز نہ ذبح کرنا چنانچہ انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا (نر یا مادہ) پھر مہمانوں نے کھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا (پھر کچھ عرصہ بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام آئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک پسند کر لو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ خود ہی منتخب فرمالیں (اس پر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہی ہوتا۔ تو اس (غلام) کو لے جا۔ کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تجھے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر



marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِمْرَاَتُهٗ. مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ حَقَّ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِاَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ فَهُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ.

حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر جاکر اپنی زوجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے جو حقوق پورا کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم اسے آزاد کر دو (اس پر) حضرت ابوالہیثم نے فرمایا وہ آزاد ہے (یعنی آزاد کر دیا) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبر ملنے پر) فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لئے دو باطنی مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو نیکی کا حکم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا ہے، اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو شخص برے مشیر سے بچایا گیا وہ (ہر قسم کی برائیوں سے) محفوظ رکھا گیا۔

* * *

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْا فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا حَتّٰى اَنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ.

حضرت قیس بن ابو حازم روایت کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں (اس امت میں) پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں (کسی کافر کا) خون بہایا اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والا (بھی) میں ہوں۔ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں ہم صرف درختوں کے پتے اور خاردار درختوں کے پھل کھاتے تھے یہانتک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک قضائے حاجت کرتا تو بکری اور اونٹ کی طرح مینگنیاں باہر آتیں (اس کے باوجود) اب قبیلہ بنو اسد مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے اعمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔



marfat.com

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسٍ أَبِي الرُّقَادِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَقَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصَى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَدْنٰى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ فَاقْبَلُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْمَرْبَدِ وَجَدُوا هٰذَا الْكَدَّانَ فَقَالُوا مَا هٰذِهِ قَالُوا هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوا حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيرِ فَقَالُوا هٰهُنَا أُمِرْتُمْ فَنَزَلُوا فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ أُولٰئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ أَمِيرُ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

حضرت خالد بن عمیر اور شُوَیس (ابوقادہ) (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو (لشکر کا سردار بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اور تمہارے ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے آخر اور عجمی شہروں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو) پھر وہ تمام روانہ ہوئے اور جب مربد (جہاں اب بصرے کی بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے نرم و سفید پتھر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی پتھر) ہیں اور جب (دجلہ کے) چھوٹے پل کے برابر پہنچے تو (آپس میں) کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے (پھر راوی نے سارا واقعہ بیان کیا) راوی کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت میں (پہلے) سات (مسلمانوں) میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں کے پتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے پھر مجھے ایک (گری ہوئی) چادر ملی جسے میں نے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (اور اب) ہم ساتوں کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا تم تجربہ کر لو گے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُونَ مِنْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِي إِبْطَ بِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا گیا اور بیشک مجھ پر (ایک دفعہ) تیس دن اور رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال (رضی اللہ عنہما) کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھائے، صرف اتنی چیز جو حضرت بلال کی بغل میں آجائے (یعنی سی تھوڑی سی چیز)



marfat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهٗ وَلَاعِشَاءٌ مِّنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْاَيْدِيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب ضفف اجتماع ہو حضرت عبداللہ کہتے بعض اہل لغت کے نزدیک "ضفف" سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے (یعنی کئی آدمیوں کا مل کر کھانا)

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُزَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهٗ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُوْتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهٖ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اُرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّنَا.

حضرت نوفل بن ایاس ہزلی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہما) ہمارے ہم مجلس تھے۔ اور یہ بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے، غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (ملا ہوا) بڑا پیالہ لایا گیا۔ جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے میں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی (روٹی) (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوش حالی) کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۵۳ عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور ترلیسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی



marfat.com

(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّیْنَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّیْنَ سَنَۃً.

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترلیسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی ترلیسٹھ برس کا ہوں۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ترلیسٹھ برس کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّ سِتِّیْنَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا (پیدائش اور وصال کے سالوں کو ملاکر ورنہ ترلیسٹھ سال)

عَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ غُفَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّ سِتِّیْنَ سَنَۃً.

حضرت حنظلہ بن غفیل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَبِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَ تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ.

حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے پچاس برس کی عمر میں آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا پھر دس برس مکہ مکرمہ میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوگیا (عربی دستور کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا گیا ورنہ آپ کی عمر مبارک ترلیسٹھ برس تھی) اور (وصال کے وقت) آپکے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔



marfat.com

## بَابُ مَاجَآءَ فِی وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰی وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَكَادَ النَّاسُ اَنْ يَفْتَتِنُوْا فَاَشَارَ اِلَی النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَاَبُوْبَكْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) يُؤَمُّهُمْ وَاَلْقَی السِّجْفَ وَتُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِیْ اَوْ قَالَتْ اِلٰی حِجْرِیْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَآءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِی الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَآءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰی سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۵۴ وصال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (کھڑکی سے) پردہ ہٹایا میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا (تو ایسا معلوم ہوا) گویا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صحابہ کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوتی، آپ نے انہیں (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اسی دن پچھلے پہر آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے یا (آپ نے فرمایا) میری گود سے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرمانے کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر (کچھ دیر بعد دعا مانگتے مانگتے) آپ کا وصال مبارک ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے اور چہرۂ انور پر ملتے پھر آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! موت کی سختیوں پر یا آپ نے فرمایا) موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

* * *

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی کی آسانی موت پر رشک نہیں آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال (کے وقت) کی تکلیف دیکھ چکی ہوں۔



marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا (اس پر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے۔ جو مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہٰذا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى سَاعِدَيْهِ وَقَالَ وَانَبِيَّاهُ وَاصَفِيَّاهُ وَاخَلِيْلَاهُ.

حضرت ابن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلائیوں پر رکھا اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست! (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا مِنْ تُرَابٍ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (انوار نبوت سے) ہر چیز روشن ہوگئی اور جس دن آپ کا وصال مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ابھی ہم نے (مرقد انور کی) مٹی مبارک سے ہاتھ جھاڑے بھی نہیں تھے اور ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی معلوم ہوئی (شدت غم کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ میرے



marfat.com

(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَمَکَثَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَ لَیْلَۃَ الثَّلٰثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّیْلِ وَقَالَ سُفْیَانُ وَ قَالَ غَیْرُہٗ سُمِعَ صَوْتُ الْمَسَاحِیْ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ.

والد حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور منگل کی رات (انتظام خلافت وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ کو دفن کیا گیا سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ رات کے آخری حصہ میں کدالوں کی آواز سنی گئی۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثَّلٰثَاءِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا، اور منگل کو تدفین ہوئی۔

❊ ❊ ❊

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اِنَّ اَبِیْ رَجُلٌ اَسِیْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِکَ الْمَقَامَ بَکٰی فَلَا یَسْتَطِیْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَیْرَکَ قَالَ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ یُوْسُفَ قَالَ فَاَمَرَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر (دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ حاضرین نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل ہیں جب وہ اس جگہ کے مقام (انور پر) کھڑے ہوں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کسی اور کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو (پھر) فرمایا بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو (ازواج مطہرات) یوسف



marfat.com

بِلَالٌ فَاَذَّنَ وَاُمِرَ اَبُوْبَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا لِيْ مَنْ اَتَّكِئُ عَلَيْهِ فَجَآءَتْ بَرِيْرَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّكَاَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبَ لِيَنْكُصَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ اَنْ يَّثْبُتَ مَكَانَهٗ حَتّٰى قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا قَالَ وَكَانَ النَّاسُ اُمِّيِّيْنَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهٗ فَاَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالُوْا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ اِلٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهٗ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَيْتُهٗ اَبْكِيْ دَهِشًا فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ لِيْ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَجَآءَ هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو راوی کہتے ہیں پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے لیے ایسا شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا لوں چنانچہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) بریرہ اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ لکھے پڑھے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا۔ (اس لیے) لوگ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے سالم! جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ (آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے۔ میں حیرانگی (کی حالت) میں رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا؟ میں نے عرض کیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ورنہ میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اندر) داخل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔



marfat.com

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْرِجُوا لِي فَأَفْرَجُوا لَهُ فَجَاءَ حَتَّى أَكَبَّ عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُدْفَنُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا أَيْنَ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبَضَ اللهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَغْسِلَهُ بَنُو أَبِيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نُدْخِلْهُمْ مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر جھکتے ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ نے آیت پڑھی "بے شک آپ بھی وصال فرمانے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں"، پھر صحابہ کرام نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا اے یار غار رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم رسول اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا ہاں (پڑھو) پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا ایک جماعت (اندر) داخل ہو، تکبیریں کہیں دعا کریں، درود شریف پڑھیں اور باہر آجائیں۔ پھر دوسری جماعت داخل ہو، تکبیریں کہیں دعا کریں اور درود شریف پڑھتے ہوئے باہر آجائیں یہاں تک کہ (تمام) لوگ فارغ ہو جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں؟ آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک، پاک جگہ پر قبض فرماتا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے خاص برادری والے غسل دیں۔ ادھر مہاجرین جمع ہو کر (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرنے لگے۔ پھر انہوں نے (مہاجرین نے) آپ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔ تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ (جب وہاں گئے تو) انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں



marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَّهٗ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهٗ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيْلَةً.

**عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِّنْهُ اَحَدًا اَلْوَفَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطٌ لِّاُمَّتِيْ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ

---

سے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کس شخص میں یہ تین صفات ہیں (جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں) وہ دو میں سے دوسرا تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے" پھر آپ نے فرمایا وہ دو کون ہیں؟ (یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور ان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت (طبعی تکلیف (جیسا کہ آپ کے شایان شان تھی) پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے تکلیف! (یعنی آپ کو کس قدر تکلیف ہے) (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔ تیرے والد ماجد کے پاس وہ چیز (موت) حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب قیامت کے دن ملاقات ہو گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے دو فرط (نابالغ بچے جو مر جائیں اور ماں باپ صابر شاکر ہوں) ہوں اسے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہاں جس کا ایک نابالغ فوت شدہ بچہ ہوں (وہ بھی جنتی ہے) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعۂ نجات ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے پہنچتی ہے۔

---



marfat.com

## بَابُ مَاجَآءَ فِي مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهٗ وَبَغْلَتَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ يَّرِثُكَ فَقَالَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ فَقَالَتْ مَالِيْ لَا اَرِثُ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنِّيْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ.

عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ اَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) يَخْتَصِمَانِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَنْتَ كَذَا اَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ اِلَّا مَا اَطْعَمَهٗ اِنَّا لَا نُوْرَثُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

## باب ۵۵ وارثت

حضرت عمرو بن حارث، جو حضرت جویریہ (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) کے بھائی تھے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا، فرماتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار، خچر اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (راہِ خدا میں) صدقہ فرما دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا، (امیر المومنین، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتون جنت نے فرمایا (تو پھر) میں اپنے والد ماجد کی وارث کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو سکتا (یعنی نبی کا وارث نہیں ہوتا) پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر گیری کرتا رہوں گا جس کی خبر گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے، میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما (خلافت فاروقی میں) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے سے فرما رہے تھے تو ایسا ہے! (اس پر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے البتہ جو اس نے (دوسروں کو) کھلایا پلایا بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔



marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں ہوتے ہیں، اپنی ازواج مطہرات کے اخراجات اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو (کچھ) بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ.

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا۔ (اسی اثناء میں) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صحابہ کرام سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں، صدقہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ! ہاں (ہم جانتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ (چھوڑے) راوی کہتے مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ.

## باب ۵۶ خواب میں زیارت

عن عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ



marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِيْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میری شبیہ نہیں بن سکتا نہیں اپنا سکتا یا (راوی کو شک ہے کہ)

عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ.

حضرت ابومالک اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُنِيْ قَالَ أَبِيْ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ شَبَّهْتُهُ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ.

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی۔ اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے) اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہ پایا (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَتَشَبَّهَ بِيْ فَمَنْ رَآنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِيْ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اَسْمَرُ اِلَى الْبَيَاضِ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضَّحْكِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ فَقَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهٗ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهٗ قَالَ عَوْفٌ وَلَا اَدْرِيْ مَا كَانَ مَعَ هٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ رَاَيْتَهٗ فِي الْيَقْظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ اَنْ تَنْعَتَهٗ فَوْقَ هٰذَا.

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِيْ يَعْنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ.

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ قَالَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا، (اس لیے) جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کیا تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرتا اس کا جسم اور گوشت دو آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا (نہ بہت فربہ نہ بہت پتلا نہ بہت لمبا اور نہ ہی بہت پست) گندم گوں سفیدی مائل رنگ سرگیں آنکھیں، دلپسند مسکراہٹ خوشنما کناروں والا چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پُر کرنے والی داڑھی حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔

(یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔ اور (یہ بھی) فرمایا کہ مومن کی خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے



marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَآءِ فَعَلَیْكَ بِالْاَثَرِ.

ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَكُمْ.

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ دین ہیں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو۔ یعنی دین دار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی چاہیئے)

---

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین کے وسیلۂ جلیلہ سے آج بتاریخ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۸۱ء ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد للہ علیٰ ذٰلك

بندہ نابکار :۔ محمد صدیق ہزاروی متوطن موضع چھڑہ ڈاک خانہ چٹہ بٹہ تحصیل وضلع مانسہرہ (ہزارہ)

حال :۔ مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور۔



marfat.com

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھ رکھتے ہیں

(ترجمہ کنزالایمان)

# ریاض الصالحین

(عربی۔اُردو)

قیمت۔مکمل سیٹ (دو جلد)

طلب فرمائیں


تصنیف: شیخ الاسلام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی مدظلہ

{۶۳۱ھ ——— ۶۷۶ھ
{۱۲۳۳ء ——— ۱۲۷۷ء

ترجمہ: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ

(مترجم جامع ترمذی، شمائل ترمذی و مؤلف تعارف علمائے اہل سنت)



ناشر

فرید بکسٹال، ۳۸۔اردو بازار لاہور



marfat.com